ما شاء اللہ کان و ما لم یشاء لم یکن

تصویر حال گذشتگان مرآت مآل نشگان آئینہ احوال ماضی برائے آئندگان نقش پند عبرت گزینان طرز معیشت ہندوستان و انگلستان

یعنی کتاب لاجواب موسوم بہ

تاریخ طرز معاشرت ہند و انگلستان

معروف بہ

تاریخ تراب

من تالیف شریف عالم المعی و فاضل لوذعی جناب مولانا شیخ محمد تراب علی پروفیسر لشکر کالج گوالیار۔ مصنف گلشن فیض۔ مبادی المناظرہ۔ اصول مناظرہ۔ تنویر العیون۔ کشف المعما۔ تعلیم نیل۔ اعجاز مسیحی۔ مقل المعروف۔ ابن جناب شیخ محمد غلام الحق صاحب ابن شیخ عالیجناب محمد نور علی صاحب عرف نور الدین قریشی صدیقی خانپوری قدس اللہ اسرارہم و غفر لہم

باہتمام پنڈت امان چرن صاحب

در مطبع عالیجاہ لشکر گوالیار طبع گشت

وعادات و ہنرون اور صنعتون اور حرفتون اور نسبون کا بیان ہوتا ہے (بس تاریخ بینئی ج مدن)

نہین دیکھ سکتا اور اللہ پاک ہر خیال مین آنیوالی چیزون سے الطف اور لطیف تر ہے) - پھر مین نے
کہا کہ آپ نے اپنی آٹھوین پشت کے دادا کو یقیناً نہین دیکھا اور نہ اب دیکھ سکتے ہو تو فرماسے انکا ر
کیجیگا - جواب دیا نہین اپنے بزرگون سے سنتے آئے ہین - مین نے معارضہ کیا کہ ایک لاکھ چوبیس
ہزار مقدس نبی اور لاکھوں علما و حکما اور کروڑون عقلا اور بیدہون مخلوق خدا اسکی خدائی پر
گواہی دیتے چلے آئے ہین اور وجود انسان ہی نہین بلکہ کل مخلوق اپنے خالق کے وجود کی ایک بین
دلیل ہے (چنانچہ اس مضمون کو مینے اپنی کتاب گلشن فیض مین کچھ توضیح سے بیان کیا ہے) دیکھو یہہ
چاند سورج جیسے صدہا روشن تارے اور زمین سے زیادہ وزنی کرے ادھر اور یہ آسمان نیلی چھت الا
اور یہہ زمین کے چوگرد چہ تک فضا لا انتہا ہی اور یہہ ہرے بھرے درخت جن پہ پھول پھل رنگ برنگ
کے اور پھلون مین ہزارے انواع اقسام کے اور انکا ہر ہر پتا اپنے خالق کے وجود اور اسکے اعلیٰ
حکمتون کے بیان مین زبان کا کام دیرہا ہے - **بیت** وفی کل شیٔ لہ آیۃ ٭ تدل علی انہ واحد ٭
شعر برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ٭ ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار ٭ **بیت**
ہر گیاہے کہ از زمین روید ٭ وحدہ لا شریک لہ گوید ٭ **بیت** سبے وحدت پر دلیل آنے کیا زتر
ہر ایک سبزہ ہے انگشت شہادت ٭ پھر معارض صاحب نے یہہ اعتراض کیا کہ ہر چیز کیواسطے کوئی
نہ کوئی ٹھور ٹھکانا اور تعین ہے اور خدا بھی ایک شے ہے تو فرمائے کہ اسکا تعین و مقام کہان
ہے - مین (محمد تراب علی) نے جواب دیا کہ وہ لامکان ہے اُس کا مکان کہان ہے علاوہ ازین
تعین و مکان ممکن کیواسطے ہوتا ہے نہ واجب کے لیے - اور حق تو یہہ ہے یہہ قاعدہ بھی سب جگہ
صادق نہین آتا - آپ اپنی جان اور روح کو دیکھیے جو ذرا سے خالق کی ایک ادنےٰ مخلوق ہے
نہ کسی جزو بدن کے ساتھ خاص ہے نہ کسی خاص عضو مین اسکا مقام ہے نہ ایک جوڑ مثلاً
ہاتھ پیر سر دل و دماغ وغیرہ مین تعین و مقام ہے لیکن ہے بدن مین ہی اسیطرح خدا تعالےٰ بھی
ضرور ہے لیکن مکان و تعین سے پاک و منزہ ہے (اے عزیز جب تو اپنی ہی ذات و صفات کی

طبقات قاریون اور مفسرون اور محدثون اور سیر صحابہ اور تابعین کے اور طبقات مجتہدون

شناخت مین اکثر خطا کرتا ہے تو اُس پاک ذات کے عرفان مین نیرے دنیوی حجاب اور تعلقات حاجب اور مانع ہون تو کیا تعجب ہی۔ انسان کی کیا بساط ہے کہ اُس کے کسی صفت کو بھی اپنی مدت العمر مین بیان کر سکے۔ **قطعہ** ای برتر از خیال وقیاس وگمان ووھم ٭ وز ہرچہ گفتہ اند وشنیدیم وخواندایم ٭ دفتر تمام گشت وبپایان رسید عمر ٭ ماہمچنان دراول وصف تو ماندہ ایم ٭ پھر مین (محمد تراب علی) نے کہا کہ خداے پاک کے ماننے والون اور قیامت کے برحق جانیوالون کو کسیطرح یہ نقصان نہین کیونکہ ہونے کی صورت مین (یقیناً دونون امر برحق ہین اور میرا ایمان اُن کے ہونے پر ہے۔ آمنت باللہ والیوم الآخر) تو اقرار کرنے والے سراسر فائدہ مین ہی ہین اور فرض محال (نعوذ باللہ من سوء العقائد) اگر نہون تو لون اُن سے باز پرس کریگا۔ اور نمانیوالے ہر طرح نقصان اور زیان مین ہین کیونکہ ہونے کی صورت مین تو دنیا مین مطعون وملعون اور ہونے کی صورت مین دنیا وآخرت مین مردود ومطرود (خسر الدنیا والآخرۃ ذلک ہو الخسران المبین) ملحد معارض نے کہا کہ ہم لوگ یقینی امور کو مانتے ہین اور یہہ امر یقین کے مرتبہ کو اس تقریر سے نہین پہنچتا لہذا قابل تسلیم نہین۔ مین (تراب علی) نے کہا اول تو یہہ امر ضروری یقینی ہے دوسرے بڑے بڑے عقلمند ذرا سے نقصان شک کو اپنے لیے روا نہین رکھتے اور اُس سے پرہیز کرنا پسند کرتے ہین۔ دیکھو ایک شخص چلکر آیا اور ایک اندھیری کوٹھڑی مین جاکر کچھ نکالا چاہتا ہی اور اُس کوٹھری کے پاس جو پہلے سے ایک آدمی بیٹھا ہے اُس نے کہا۔ اے جناب ذرا ہوشیار اور دیکھتے بھالتے جانا اس کوٹھری مین ابھی آپ سے ذرا پہلے ایک کالا سانپ گیا ہے۔ مجھے بھی کام تھا لیکن ڈر کے مارے نہین گیا اب فرمائیے یہہ حضرت اندر تشریف فرما ہون گے یا نہین۔ (یقیناً نہین ہون گے)۔ یا ایک شخص خردمند مالدار خاصہ نوش فرمانے کو تیار ہوا اور رکابدار نے کہا کہ اے حضور اس قاب مین بچھو پکا ہوا نکلا ہے۔ یا اس کھانے مین سانپ نے میرے روبرو منھہ ڈالا ہے تو ارشاد کیجیے کہ وہ کھانا نوش فرمائیگا یا نہین (بالتحقیق نہین کھائیگا۔

اور حکیموں اور طبیبوں اور نحویوں صرفیوں اور نجومیوں و شاعروں وغیرہ کے اور اخبار انبیاء اللہ

پس جبکہ انسان اپنے فائدہ کے واسطے ایک شخص کی بات کو یقین کر لیتا ہے اور تھوڑے سے نقصان کے وہم گمان پر اپنے تئین بچاتا ہے تو جن امور کی گواہی ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء راستباز اور لاکھوں علماء اور حکماء اور کروروں عقلا اور سنکھوں مخلوق خدا دے۔ اور اُسکا نقصان بھی عظیم ہو اور آپ اُسکو نمانین تو جناب کی عقل کی جانچ یہاں ہی بخوبی ہو سکتی ہے۔ حق تو یہہ ہے

اثبات وجود واجب بدلیل عقلی ۔ پھر اس دلیل پر بحث کو ختم کیا کہ عقل کے نزدیک وجود (جسکی معنے فارسی میں بودن اور اردو میں ہونا) میں تین احتمال پیدا ہوتے ہیں یعنی وجود تین قسم پر تقسیم ہو سکتا ہے ایک وجود واجب یعنی جس کا ہونا واجب اور ضروری ہے۔ دوم وجود ممتنع یعنی جس کا نہونا لازمی و ضروری ہے جیسے اجتماع نقیضین۔ تیسرے وجود ممکن یعنی جس کا ہونا اور نہونا مساوی و برابر ہے اگر کوئی اُس کے ہونے کی علت ہوا تو موجود ہو گیا ورنہ معدوم رہیگا۔

قسم دوم یعنی ممتنع تو واجب اور ممکن کے وجود یعنی ہونے کی علت ہوئی نہین سکتا کیونکہ ممتنع خود ہی وجود نہین رکھتا پس نہونا ہونے کی علت کیونکر ہو سکتا ہے۔

قسم سوم یعنی ممکن جسکا ہونا اور نہونا برابر مانا گیا ہے اور اُس کا ہونا یا نہونا دوسرے کے وجود یا عدم پر موقوف ہے پھر وہ علت اپنی وجود یعنی ممکن یا واجب کے وجود کی کیونکر ہو سکتا ہے بلکہ ممکن تو اپنی ہونے مین واجب کی طرف محتاج ہے۔

جبکہ یہہ بات ظاہر ہو گئی کہ ممتنع وجود ہی نہین رکھتا اور ممکن اپنے وجود مین واجب کا محتاج ہے تو اب رہی قسم تیسری یعنی واجب کہ جسکا وجود یعنی ہونا ضروری مانا گیا ہے۔ پس وہ ہی وجود ممکن کی علت ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

دلیل اثبات توحید بعد اثبات واجب یہہ بھی نزدیک عقل کے بدیہی اور عقلا کے نزدیک ثابت ہو گیا ہے کہ دور و تسلسل باطل ہین اور جب دور و تسلسل باطل ہین تو وجود واجب مین بھی دور و تسلسل باطل ہین۔ اور جب وجود واجب مین دور و تسلسل باطل ہین تو واجب واحد یعنی ایک ہی ہونا چاہیے۔ پس وہ ہی علۃ العلل یعنی تمام علتون کی آخری علت ہے جو خالق جمیع مخلوقات کا اور موجد کل موجودات کا اور صانع جملہ کائنات کا ہے جس کا نام خدا اور جسکو ہم اللہ کہتے ہین۔

اور رسولوں علیہم السلام اور اولیاء کرام کے اور اخبار مغازی اور حکایات صالحین اور احوال ملوک و سلاطین اور پند و نصایح اور ضرب المثل (کہاوت) اور غرائب ملکون اور اقلیموں اور عجائبات شہروں وغیرہ کے اور ہر علم کے اصول و فروع)۔

موضوع تاریخ کا احوال گذشتہ انبیا اور اولیا اور علما اور حکما اور شعرا و ملوک و سلاطین وغیرہ کا ہے۔

غرض و غائت۔ غرض تاریخ سے احوال ماضی پر آگاہی پانا اور پھر فائدہ اوٹھانا کہ بدون کے بد افعال اور اقوال جن سے وہ خراب اور ہلاک ہوے بچنا اور نیکوں کے نیک اعمال اختیار کرنا اور فانی چیزوں سے پرہیز کرنا اور بقا پذیر اشیاء کے حصول مین ساعی ہونا۔

فوائد تاریخ۔ پس خردمندوں کی روشن راے سخن سنج پر کہ نکتہ نگار صحیفہ دانش اور معنی آراے حقایق و دقایق ہے پوشیدہ نہین کہ تاریخ ہی وہ علم شریف ہی کہ ہر وقت اور ہر زمانہ مین انسان کی بہتری اور نصیحت کیواسطے افضل ناصح اور عمدہ آئینہ با تصویر ہے کہ وہ اپنی موجودہ حالت کو متقدمین کے مقابلہ مین اور اپنے اطوار کو پہلے لوگوں کے آثار سے جانچے۔ اور اس ہی دیکھنے اور جانچنے سے یہہ امتیاز نصیب ہوتا ہی کہ اپنی حالت پہلے آدمیوں سے بہلی ہے یا بری اگر بہلی ہو تو خالق مطلق کا شکر گذار ہو اور بری ہو تو اپنے تئین ننگ سلف خیال کر کے ایسی سعی کرے جس کے ذریعہ سے ساعت کا خلف ہو جاے۔ اور تواریخ ہی انسان کو دنیا کی ترقی اور تنزل کے اسبابوں کو نہائت توضیح سے واضح کرتی ہے جسکے سمجھنے اور جانچنے سے انسان اسباب ترقی دریافت کر کے دنیا کے مہذب آدمیوں اور اہل ترقی مین شامل ہو سکتا ہے۔ اور تواریخ ہی اون علوم و فنون اور کمالات کو بتاتی ہے جن کے علم و عمل سے انسان اپنے اقران مین لایق و فایق ہوتا ہے اور تاریخ ہی ہر شخص کو یہہ بات بتاتی ہے کہ گذشتہ قوموں اور شاہان سلف نے کس کس طریق سے دوسری قوموں پر غلبہ حاصل کیا اور کون کون سے قواعد کی پابندی سے

ملک پر قبضہ و تسلط پایا۔ اور تاریخ ہی اس امر کو باحسن وجوہ ظاہر کرتی ہے کہ کون کون
سے اصولون اور قانونون کے عدم پابندی اور چشم انداز کرنے کے باعث ممالک
منتزع ہوگئے اور ملوک مغلوب اور قومین محکوم بن گئین ۔ اور تاریخ ہی اس حال کو
بخوبی روشن کرتی ہے کہ کن کن ضوابط اور قوانین کے دستور العمل بنانے اور اوسکے
دائرہ سے سرمو تجاوز نکرنے کی بدولت ملک پر نیکنامی سے سلف نے حکمرانی کی ہے اور
خلف اب کر سکتے ہین اور اون دستورون کو عمل مین لانے سے ممالک پر متصرف
و متسلط رہے ہین اور رہ سکتے ہین ۔ اور تمدن کے طریقے اور حسن معاشرت کی حالات
اور علوم و فنون اور ہنر و کمالات ان قومون کے جو سنین ماضیہ مین گذری ہین بلا ملے جلے
ان قومون کے صفحات تاریخ سے حاصل کر کے اپنی قوم اور اپنے زمانہ مین جاری کر سکتا ہے
اور علم تاریخ کا جاننیوالا ایسا ہے کہ گویا آغاز زمانہ سے باعتبار اپنی واقفیت کی زندہ ہے
اور اوسکی تصنیف سے اوسکا ذکر قیامت تک رہیگا ۔ اور تاریخ دانی وہ عجیب چیز ہے کہ
کہ اوسکے معلومات خرد کو ہزار گونہ زیادہ کر سکتی ہین اور واقعات نادیدہ کو مثل واقعات
دیدہ برای العین مشاہدہ مین لاتے ہین ۔ اور تاریخ ہی وہ فن لطیف ہے کہ اوس کے ذریعہ سے
مصالح معاش اور معاد حاصل ہو سکتے ہین اور اوسکے وسیلہ سے امور دینی اور دنیوی
کے مقاصد پر آگاہی پا سکتے ہین اور پہنچ سکتے ہین ۔ اس لیے کہ اصحاب طبع سلیم اور
ارباب ذہن مستقیم نے اس فن سے ایسے نتایج پیدا کیے ہین کہ اون پر عمل کرنے سے حال
اور مال کی اطلاع ہو سکتی ہے اور اسیواسطے عقلمندون نے اپنی اوقات عزیز کو تاریخ
دانی مین صرف کیا ہے اور سلف کے حالات پر آگاہی پانے سے فائدہ اوٹھایا ہے ۔ پیش خاطر
فاطرین اس نیازمند درگاہ خدائے عز و جل **محمد تراب علی** عربی و فارسی پروفیسر شکر
کالج گوالیار (بن جناب شیخ محمد غلام العلی صاحب بن شیخ عالیجناب محمد نور علی صاحب عرف فخر الدین
قرشی صدیقی خانپوری قدس اللہ اسرارہم و غفر لہم) کے یہہ آیا کہ تمام روئے زمین کی تاریخی

سلطنتون کی تواریخ اس طرز پر لکھون کہ جسمین حتی الامکان سب واقعات سلطنت اور طرز معاشرت اور کیفیت معیشت ہر زمانہ اور ہر طبقہ کے لوگون کی مفصل مسطور ہون لیکن اس ارادہ کی نسبت میرے ایک لائق دوست نے یہہ فرمایا کہ اس کام کا انجام ایک سلطنت کی طاقت سے باہر معلوم ہوتا ہے بس اس فقرہ نے میرے ارادہ کو بدلدیا۔ اور ایک نیا خیال پیدا کیا کہ بادشاہون اور وزیرون کی کہانیان جسطرح اگلون نے تواریخ مین لکھی ہین نہ بیان کرون اور اگر ضرورتاً بیان ہو تو نہایت موجز اور کم۔ مگر ایسی کتاب کا چھپوانا اور شائع کرنا بھی مین نے اپنے حوصلہ اور طاقت سے بہت زائد پایا اور اہل دل مین سے کسیکو بھی اسطرف متوجہ نہین پایا۔ پھر یون طبیعت مین آیا کہ صرف طرز معاشرت پر کل ممالک کے اکتفا کرون لیکن اسکو بھی بدون مختصر واقعات بیان کرنے کے بے لطف دیکھا۔ آخرکار مجبور خاص مناسبت سے یہہ امر اختیار کیا کہ مختصر وقائع اور طرز معاشرت ہندوستان اور انگلستان بیان کرون تاکہ ہر طبقہ (اعلیٰ اور اوسط اور ادنیٰ) کے آدمی علےحسب مراتبہم اُس سے بہرہ مند اور مستفید ہون اور اپنی طرز معاشرت کو متقدمین کی طرز معیشت سے مقابلہ کرکے درست اور عمدہ بنائین۔ لیکن چونکہ طرز معاشرت تواریخ مین ایک نئی بات ہے اور اگلے مورخون نے اس راہ مین قدم تک نہین رکھا اور اس ضروری بات کو اچھوتا چھوڑ دیا۔ فلہذا مجھکو بڑی جستجو اور تردد کرنا پڑا۔ بس اسواسطے مین نے صدہا کتابون کو مطالعہ کیا اور طرز معاشرت کو کتب تواریخ سے خوشہ چینون (سلاً بیننے ولون) کیطرح انتخاب کیا اور اسکو ترتیب دیا اور اسکا نام تاریخ طرز معاشرت ہند و انگلنڈ معروف بہ تاریخ تراب رکھا۔ اسمین مقدمہ

سلہ اول ہند کو انگلنڈ سے جو تعلق ہے وہ معلوم ہے۔ دوم جسطرح ہند پر جو حملہ آور آیا کامیاب گیا اوسیطرح انگلنڈ اپنے حملہ آورون کا مدام پامال رہا۔ سوم ہند و انگلنڈ کا تاریخی زمانہ دو برس کے تفاوت سے شروع ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

اول مین آغاز ظہور حضرت آدم ع سے نبی آخر الزمان تک جو جو ایجادین دنیا مین ہوئین وہ اور انکا موجد اور جاے ایجاد جتنے الامکان بیان ہوئی ہین اور دوسرے مقدمہ مین قبل تاریخی زمانہ ہند و انگلنڈ کے حالات اور مختصر واقعات کل یورپ کی سلطنتون کی مسطور ہین - اور چند ابواب مین تاریخی زمانہ کا حال ہے جو کہ ہند مین بکرماجیت اور انگلنڈ مین جولیس قیصر سے شروع ہوتا ہے اور ہر باب کے آخر مین طرز معاشرت ہے جسمین ہر زمانہ کی معاشرت کا پورا نقشہ کھنچا گیا ہے اور نئی ایجادین بیان ہوئی ہین اور دونون تواریخ کے نتایج اور مقابلہ ذہن رسا کے حوالہ ہے - اور اس تاریخ کا اتفاق بعد تحریر چند رسائل علم کلام - و گلشن فیض - و مبادی المناظرہ - و اصول مناظرہ - وغیرہ و تنویر العیون - و کشف المعا - و تعلیم نیل - و اعجاز مسیحی - و مفتاح الصرف وغیرہ کے ہوا - ناظرین سے امید ہے کہ میری سعی پر نظر فرما کر دعاء خیر سے یاد فرمائین اور مقتضاے بشریت سے جو خطا ہو اسکو عفو یا ذیل اصلاح مین لائین - سنہ ۱۳۱۹ ہجری قدسی سنہ ۱۹۰۱ عیسوی -

سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم -

مقدمہ اول مین آغاز ظہور حضرت آدم ع سے نبی آخر الزمان علیہما السلام تک جو جو ایجادین دنیا مین ہوئین وہ اور انکا موجد اور جاے ایجاد مذکور ہین -

اللہ تعالے نے حضرت آدم ع ابو البشر علی نبینا و علیہ السلام کو اول علم تعلیم فرمایا قرآن مجید

طرز معاشرت حضرت آدم علیہ السلام

سلہ حضرت آدم علیہ السلام کی ابتدائی طرز معاشرت تو یہہ ہوگی کہ کھانے کو بناس پتی (پھل پھول) اور ستر پوشی (پہننے) کو درختون کی چھال پتے اور بجاے مکان نیلے آسمان کا خیمہ اور بجاے بستر روے زمین کا فرش - حضرت حوا کے فراق و تلاش مین روز کسیطرف دس بیس کوس چلے جب تمازت آفتاب سے بے چین ہوے تو کسی درخت کی سایہ مین کچھہ آرام کیا اور دن ڈھلے پھر چلدے اور دس بیس کوس چل لیئے اور شام ہوتے ہی رات مین کسی جگہ بسر اوقات کیا پھر تربیت رحانی اور تعلیم الہامی سے اونپر علوم و فنون کے پھاٹک کھل گئے اور وہ رجل فاضل اور مرد کامل ہوگئے -

مین ہے۔ وَعَلَّمَ آدَمَ۔ تاریخ الحکماء مین علامہ سہروردی نے نقل کیا ہے کہ آدم علیہ السلام کو خط وکتابت کا علم عطا ہوا۔ اور اونھون نے اکثر علوم مین کتابین تصنیف فرمائین۔ اور درس تدریس کی آغاز کی اور اپنی اولاد کو۔ علوم وفنون کی تعلیم دی۔

اور امام شمس الدین محمد نے اپنی کتاب نزہتہ القلوب تاریخ حکماء مین رقم کیا ہے کہ صنائع اور پیشون کی اختراع اور ترتیب آلات اور اوزار اور ہتیارون کی ایجاد کی توفیق اول آدم ع کو ہوئی اور اُسنے اپنی اولاد کو تعلیم دی اور سکایا۔ اور امام مذکور کا بیان ہے کہ مین نے بعض کتابین آدم ع کی تصنیفات سے دیکھی ہین اور پڑھی ہین اور موصوف الذکر کی عبارت ہے کہ عَاشَ آدَمُ دَہراً طَوِیلاً وَکَانَ رجلاً فاضلاً عظیم القدر جلیل الشان اَوَّلُ انبیاء اللہ ورسلہ۔

تعلیم زراعت اور پکانا اور کاتنا بنا بیبل (توریت) مین مرقوم ہے کہ کہ آدم ع کو فرشتہ خدای پاک نے زراعت وحراثت (کاشتکاری) اور دِراس (گیہون کے کھلیان کو گاہنا) اور طحن (غلہ کا آٹا کرنا) اور نخل (آٹا چھاننا) تعلیم کیا اور حضرت حوا کو عجن (آٹا گوندھنا اور خمیر کرنا) اور روٹی پکانا اور کاتنا اور کپڑا بنا سکایا اور تنور بھی اُس ہی عہد کی ایجاد ہے۔

اختراع علم ریاضی وغیرہ ۔ اور تاریخ روضتہ الصفا اور روضتہ الاحباب مین مسطور ہے کہ حضرت آدم ع کے عہد مین علم ہندسہ اور حساب اور علم طب اور علم موسیقی اور علم طبعیات والٰہیات وغیرہ ایجاد ہوئے۔ اور علم اسماء وخواص اشیاء کی ایجاد ہوئی۔ اور تاریخ بدایہ ونہایہ مین رقم ہے کہ تسمیہ (نام رکھنا) اور لقب اور کنیت نے آدم ع سے آغاز پایا۔ کیونکہ نام آپکا آدم ع اور کنیت ابو البشر اور لقب صفی اللہ تھا۔

اختراع علم وآلات

تعلیم زراعت اور پکانا اور کاتنا بنا

اختراع علم ریاضی وغیرہ

ایجادِ تیل و اختراعِ برتن وغیرہ

ایجاد تیل و اختراع برتن وغیرہ - اور نہ تواریخ مین مذکور ہے کہ نکاح کا قانون آدمؑ سے آغاز ہوا - اور نہ بیتون کا تیل اور لکڑی کے برتن اختراع ہوے - اور اول مسجد مکہ کی زمین مین بنائی اور عبادت خداے واحد کی کی - اور توحید کا وعظ کیا - اور مسجع عبارت اور سخن کی موزونیت ایجاد فرمائی - اور آدمؑ نے کاشتکاری کی اوزار تیار کرنے کو لوہا زمین کی مٹی سے نکالا - اور اونھون کے عہد مین ہابیل اور قابیل کے مقدمہ مین قتل کی بابت قصاص (خون کے عوض خون) کا قانون جاری ہوا - اور کرتہ اور عمامہ - اور تہ بند - اور نعلین (جوتہ) آدمؑ کی ایجاد ہین اور عصا بھی آپ کے عہد سے ہے - اور عین المعانی وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ قبہ اور خیمہ بھی اُس ہی زمانہ کا اختراع ہے - اور مناہج السالکین اور جامع اعظم سے مفہوم ہوتا ہے کہ نیزہ وغیرہ ہتیار بھی تیار ہو گئے تھے - اور چراغ اور ڈول کا کام عصا دیتا تھا - اور لباب التفاسیر مین مرقوم ہے کہ صندوق و تابوت آدمؑ کے عہد مین شمشاد کی لکڑی سے بنایا گیا تھا - اور غسل اور تجہیز اور تکفین کی رسم ایجاد ہوئی -

ایجادِ شکار و شراب

ایجاد شکار و شراب - اور قابیل نے شکار کی رسم اختراع کی اور تدفین (دفن کرنا) غراب سے سیکا - اور مزامیر اور طنابیر (جمع طنبور باجے) وضع کئے اور شراب ایجاد کی - اور حضرت شیثؑ نے اول مسائل شریعت اور علوم حکمت کی تعلیم و تدریس شروع فرمائی - اون کے صحیفے علوم حکمت اور ریاضی اور الہیات اور اکسیر (علم کیمیائی جسمین مرکبات کے خواص معلوم ہوتے ہین کمسٹری) وغیرہ سے لبریز تھے اور اونھون نے رات اور دن کے گھنٹون کی تقسیم اس غرض سے آدمؑ سے سیکھی تھی کہ ہر ساعت مین کیا عبادت واحد حقیقی کی کرنی چاہیے - اجارہ رِدا (چادر) کی ایجاد کی -

آغازِ بادشاہت وغیرہ

آغاز بادشاہت وغیرہ - تاریخ اہل عالم اور تاریخ حافظ آبرو وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت انوشؑ نے دنیا مین بادشاہت کی طرح ایجاد کی اور اول ملک ایران مین

بموجب تواریخ ایران کے کیومرث نے اور تاریخ معجم و نظام التواریخ و روضۃ الصفا وغیرہ مین مرقوم ہے کہ اُوس نے گھوڑے کا زین اور لگام اوسی کی ایجاد ہیں - اور بادشاہ کیواسطے ایک ممتاز ٹوپی (تاج) اور تخت ایجاد ہوا -

آغاز آبادی اور عمارت - ابتدائی پیدائش مین آدمی جنگلون اور غارون اور پہاڑون کے دامن مین بسر کرتے تھے - جب آدمیون کی کثرت ہوئی تو زمین مین پھیل گئے مُنجملہ اُنکے سے اول قینان اور اُس کے بیٹے مہلائیل نے آبادی اور عمارت کی ایجاد کی اور اول جوار ملک شام مین شہر بابل اور شہر سوس بسایا -

ایجاد ہتھوڑہ و تعلیم سگ - اور تاریخ معجم مین ہے کہ ایران مین ہوشنگ نے پتھر سے لوہا نکالا اور گلایا اور ہتھوڑا اور روباہ کے پوست سے پوستین بنایا اور درخت کٹواے اور تازی کتون کو تعلیم دیکر بھیڑ بکری کی حفاظت کیواسطے تیار کیا -

دریا سے فائدہ اوٹھانا - یرد بن مہلائیل نے قدرتی چشمون اور دریاؤن اور ندیون سے فائدہ اوٹھانے کی رسم ایجاد فرمائی اور دریائی فوائد پر اولاد آدم کو رہبری کی -

ایجاد علم نجوم - وخوشنویسی - وجہاد - تاریخ حکما امام شمس الدین شہرزوری اور دیگر تواریخ مین مذکور ہے کہ اول دنیا مین اختراع علم نجوم کا حضرت ادریس نے کیا اور اصول اختر شناسی (نجوم) کو رواج دیا اور خط وکتابت مین خوشنویسی کے اصول اور صنعت خیاطت مین عمدہ طرز تراش ایجاد فرمائے - اور نیز اُنکے نافرمانون سے جہاد کرنا اور اُنکی اولاد کو قید (غلام) کرکے توحید اور اصول فرمان برداری سکھلانے کا طریقہ جاری کیا اور عید اور نوروز کے ایام مقرر فرمائے -

آغاز بُت پرستی - حسب اقوال مورخین کے دنیا مین بُت پرستی کی بنیاد

یون قایم ہوئے کہ ملک یمن مین قابیل نے اپنے باپ آدم علیہ السلام کی صورت مجسم بنوائی اور ادریس کے ایک دوست نے افریقہ کے حصہ ملک مصر مین ادریس کی مورت تیار کرائی ۔ اور شام مین پانچ نیک آدمیون ۔ ود ۔ سواع ۔ یغوث ۔ یعوق نسر ۔ نامی کی وفات کے بعد اونکی اولاد نے تصویرین بنائین اور ملک عراق مین سارویہ کے عہد مین اور ملک ایران مین طہمورث کے زمانہ مین اہل زمانہ نے اپنے یارون اور بزرگون کی صورتین اور مورتین فرط محبت سے بنائین اور انکی اخلاف نے تصویرون کو مزین کیا اور بعد ایک مدت کے بیوقوف ان مورتون کو خدا کے مقرب جانکر پوجنے لگے پھر روئے زمین پر اصنام پرستی اور اوثان پرستی پھیل گئی ۔

آغاز آتش پرستی ۔ اور آتش پرستی کی مذموم رسم یون واقع ہوئی کہ یمن مین قابیل کے عہد مین اور ملک آسری مین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ مین جب وہ آگ مین ڈالے گئے اور بحکم خدا صحیح وسالم آگ سے نکل آئے تو بیوقوفون کے دلمین یہہ خیال گذرا کہ جو آگ کو پوجے گا تو آگ اُسکو نہین جلائیگی ۔

آغاز آتش پرستی

سلہ ام خانون نے اپنی بچی جو کہ صورت وسیرت مین حور تھی اور جسنے دس برس کی عمر مین ان اوصاف کی ساتھ جنت کی راہ لی کہ اول قران شریف پڑھا اور اُس مقدس کتاب کو ایسی لحن داودی سے پڑھتی تھی کہ سامعین کے دل اُس سے روحی قوت حاصل کرتے تھے ۔ اور کچھ اردو ہی کی نظم ونثر نہین بلکہ فارسی کی بھی ابتدائی کتابین ازبر تہین ۔ اور اپنی عمر کے مطابق زبہی لکھہ بھی لیتی تھی ۔ اور ضروری عقائد اور مسائل کو کچھہ علمی طور پر حاصل ہی نہین کیا تھا بلکہ عملی طرز پر نماز روزہ کو فرض جانکر اپنی وقت پر خوشدلی سے ادا بھی کرتی تھی ۔ اُسکی تصویر کی دوری ضروری اور مہجوری مجبوری اور محبت طبعی مادری کی وجہہ سے دل سے خواہان تھی لیکن یہی امر شرع اُسکے عکس لینی مین مانع آیا اور رب العالمین اُس بہشتی روح کو غریق رحمت فرما ۔ آمین ۔ اُسکی پاکیزہ عادتین لعب دلاویز باتین بہت یاد آتی ہین ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اور انبیا کے جو مخالف تھے اونھون نے یہہ خیال کیا کہ نبی آگ کے عذاب سے ڈراتے ہین جو آگ کو پوجین گے اُنکو آگ نہ جلائے گی اور زردشت نے گشتاسپ کی عہد مین اپنی تصنیفات مین یہہ لکھدیا کہ جو دنیا مین آگ کو پوجیگا آخرت مین خدا اُسکو آگ کا عذاب نہین دیگا۔ اور اسفندیار نے اِس رسم مذموم کو بزور تلوار ہند و سندھ اور روم اور شام اور یونان مین تسلیم کرادیا۔ جسطرح شاہنامہ اور ناسخ التواریخ وغیرہ مین مرقوم ہے۔

اختراع جہاز و کشتی و روغن اور سنگ پر کندہ کرنا۔ اور حضرت نوح نے فن درودگری کو رونق دی اور جہاز کی دنیا مین بنا قائم فرمائی اور کسائی کی تفسیر مین مرقوم ہے کہ قیر (درخت صنوبر کا گوند) اور زفت (جو روغن جہازون پر ملا جاتا ہے) اوس جہاز پر لگایا گیا تھا تاکہ اُسکے جوڑون سے پانی اندر نہ آے اور لکڑی پر پانی کا اثر نہو پس جہازون کی حفاظت کا مصالحہ اور رنگ و روغن بھی اُس ہی عہد کی ایجاد ہین۔ مورخون کا بیان ہے کہ حضرت نوح نے اپنے جہاز کو تین درجہ کا بنایا تھا مثل سہ منزلے مکان کے اور اسطرح مخلوق خدا کو سوار کرایا تھا نیچے کے درجہ مین مویشی (چوپائے) اور بیچ کے درجے مین انسان اور اوپر کے درجہ مین پرند۔ اور نوح نے پتھر پر عبارت کندہ کرنی کی رسم ایجاد فرمائی۔ چنانچہ روضۃ الصفا مین مسطور ہے۔

اختراع چھپر و مکان و خیمہ و نمک۔ اور ترک بن یافث نے وسط ایشیا مین اول لکڑی اور پھوس سے چھپر چھایا اور مکان بنایا اور خیمہ اور خرگاہ کا اختراع کیا۔ اور بھیڑ بکری کی اون اور بہایم (حیوانات) کے پوست سے لباس احداث و ایجاد کیا اور اُس ہی عہد سے نمک کا استعمال شروع ہوا۔ اسطرح کہ تونک بن ترک شکار دوست تھا ایک روز جنگل مین شکار کے کباب کرتا کھاتا تھا

اختراع جہاز و کشتی و روغن اور سنگ پر کندہ کرنا۔ ۲۰

اختراع چھپر و مکان و خیمہ و نمک ۲۱

ایک لقمہ نمک سار مین گر گیا وہ لقمہ نمکین نہایت لذیذ معلوم ہوا - اُس روز سے نمک کھانے مین شامل ہونے لگا -

اختراع ریشم - روضۃ الصفا مین منقول ہے کہ چین بن یافث نے فن مصوری اور نقاشی اور رنگ برنگ کے کپڑے پہننے اختراع کئے اور ریشم کے کیڑے کو اول چین نے بہم پہونچایا اور اُس سے فائدہ حاصل کیا - اور تاریخ چین مین مرقوم ہے کہ ہوانگ تی نے ریشم ایجاد کیا - لیکن ہوانگ کی معنی مالک روے زمین کے ہین شاید چین بن یافث اور بادشاہ ہوانگ تی سے شخص واحد ہی مراد ہو -

اختراع مشک اور سر مین پر رکھنا - اور کتاب مذکور مین مزبور ہے کہ ماچین بن چین (جسکے نام پر ملک ماچین متصل ملک چین آباد ہے) نے مشک اسطرح دنیا مین دستیاب کیا کہ ایک روز ایک ہرن شکار کیا اور اُسکے نافہ کے مقام پر ایک گرہ نمایان دیکھی اُسکو نکالا اور توڑا تو خوشبودار پایا اور سکا کر سونگھا تو زیادہ خوشبودار پایا پھر تو حکم دیدیا کہ جو اس قسم کا ہرن مارے وہ مشک نافہ جمع کرے - اور خوشنما پرندون کے پر جتنک کر وقت سر مین رکھنے کا اُس نے اختراع کیا -

اختراع باغات - اور اس زمانہ مین پائین باغ اور بستان سرا کا اختراع اسطرح ہوا کہ سیر پسند اور گلگشت دوست طبیعت کے آدمی اُس قدرتی قانون کے موافق کہ گل و ریحان اور سبزہ زار اور آب رواں ہر انسان کو فطرتی طور پر بھلا معلوم ہوتا ہے

سلہ ایک تماشہ گاہ مین چند احباب مختلف خیالات اور متباین مذاہب اور متباین تحقیقات کی صنائع بھائ خدا تعالے پر غور کرتے پھرتے اور اپنے اپنے علم کے موافق اُسکا بیان کرتے تھے - اُنمین ہی ایک صاحب جو ظاہر مین برادری کی خوف سی اپنے تئین ہندو کہتے تھے اور باطن مین قید مذہب سے آزاد اور ہندوی رسومات اور عبادت تقلید کو خیرباد (جسطرح آجکل کالجون کے تعلیم یافتہ ہندو ہوتے ہین) کہی ہوئے نئی سنس (طبیعات) کے اصولون کو غور کر اور ڈاروں کے رکیک خیالات اور تصنیف کو سننے سنانے فرمانے لگے کہ

اختراع ریشم
اختراع مشک اور سر مین پر رکھنا
اختراع باغات
مناظرہ

جب کوہ و صحرا کی سیر و شکار کو جاتے تو خوش نما اور گلدار درخت اور بیلیں پھولدار اور پھلوں سے کی بیشتر دن گذ

میان سنو کہ اس کرے زمین مین اول جمادات پیدا ہوئے - پھر اُن سے نباتات نمایان ہوئے - اور نباتات
مین جب عمدگی آگئی تب اونسے حیوانات نے ظہور کیا اور حیوانات کی اقسام جب بندر کے نوع تک پہونچی اور
کسی بندر مین جب شائستگی بڑھگئی تو وہ دم بریدہ مہذب انسان ہوگیا - اور ایسا چند ہزار برس مین ظہور ہوتا ہے
مین (محمد تراب علی) نے کہا کہ صانع مطلق نے ہر جنس کو آغاز پیدایش سے ہی جداگانہ پیدا کیا - اور اُسکا
پیدا کرنا آدمی کی ایجاد کی مانند نہین ہے مثلاً انسان نے تیل کے بعد مٹی کا دیا ایجاد کیا بعدہ کاٹھ کی ڈیوٹ
اختراع فرمائی اوس کے بعد نبیہ پیتل اور چاندی سونے کے فتیل سوز اور شمعدان طیار ہوئے اور اب
انواع اور اقسام کے لیمپ موجود ہین - یہہ انسان کا بتدریج ترقی کرنا اُسکے علم کا نقص ہے اور
خدائے تعالے عالم غیب ہر نقص سے منزہ و مبرا ہے -

علاوہ ازین اس عالم کو ایسے اسباب کے سلسلون سے جکڑا ہے کہ اگر ایک کڑی اُنمین سے کھلجائے تو
تو تمام عالم درہم برہم ہوجاے -

لیکن قادر مطلق نے اپنے اختیارات کو معطل نہین کیا چنانچہ ہم دن رات اُسکے تصرفات کو دیکھتے ہین
اور فقط منوزین (عجائبخانہ) ہی اُس کے تصرفات کا مظہر نہین ہے بلکہ خردمند کو تمام عالم اُسکا مظہر نظر آتا ہے
پھر مین (محمد تراب علی) نے کہا کہ متھرا اور بندرابن کے بندر نسلاً بعد نسل کرشن جی کے زمانہ سے جسکو بقول
عقیدہ ۵۰۰۰ برس کی مدت ہوئی چلے آتے ہین اور آجتک اُنمین سے کوئی یقیناً انسان نہین ہوا
پھر آپکا قول کیونکر صحیح مانا جائے -

اور اگر چند قدم اور چلیے تو اجودھیا کا میدان نظر آئیگا وہان پر رام چندر جی کے زمانہ سے پہلے کے جسکو بقول
ہنود قریب ۸۶۳۸۷۵ برس ہوئے نسل کے بندرون کی اولاد ہنوز چلی آتی ہے اور اُسمین آجتک کوئی انسان
نہین بنا - اور ایک حیوان گوریلا (چمپانزی) نامی ہم شکل انسان جو افریقہ کے بعض مقامات مین پیدا ہوتا ہے
اور حبشیون سے بہت مشابہت رکھتا ہے - اور برما اور آسام مین بھی پایا جاتا ہے اور ہزار برس سے
اُسکی نسل چلی آتی ہے - لیکن اُنمین کوئی انسان نہین ہوا - [illegible]

اپنے ہمراہ لاتے اور قرینہ سے مکانون مین اور مکانون کے نزدیک لگاتے ۔ رفتہ رفتہ وہ باغ گلستان و بوستان ہو گئے ۔

اختراع خوشبو ۔ تاریخ ملوک الارض مین منقول ہے کہ ملک ایران مین منوچہر نے اول پہاڑون سے خوشبودار اور گلدار درخت اور بیلین لاکر آبادی کے نزدیک لگائین اور وہ باغ کہلائین ۔ اور معادن اور رواج دریافت کئے ۔

اختراع سنگ تراشی ۔ اور سنگین مکان اور نہر ۔ جمہور اہل تاریخ کا بیان ہے کہ فن سنگ تراشی اور سنگین ستونون پر پتھر کی عمارت بنانا قوم عاد نے حضرت ہود ؑ کے عہد مین ایجاد کیا ۔ اور زمانہ مذکور مین عمدہ باغ اور اسمین نہرین اور باغ مین مکانات بننے کا اختراع شداد بن عاد نے کیا جو عربی النسل کا تھا ۔ اور ملوک الارض مین ہے کہ ایران مین اول منوچہر نے نہر کھدوائی ۔

ایجاد چاہ و اسلحہ ۔ آغاز عالم مین انسان دریا کے کنارون پر اور آبشارون کے قرب وجوار مین پانی کی آسانی کے باعث بود و باش اختیار کرتے تھے جب اونکی کثرت ہوئی تو اونھون نے مرغزار جنگل آباد کیے اور کنوون کی طرح ڈالی ۔ اخبار الزمان وغیرہ مین منقول ہے کہ قوم ثمود نے پتھر سے کوے کھودے اور لوہے کے اوزارون اور ہتیارون سے کام لیا اور تاریخ الارض مین مرقوم ہے کہ ملک ایران مین طہمورث نے لوہے کا استعمال شروع کیا اور اسلحہ تیار کرائے اور اوزار بنائے اور درندون کو اون کے ذریعہ سے قتل کیا ۔

ایجاد فصیل ۔ ہوطہمورث نے فصیل (شہر پناہ) کی ایجاد کی ۔ اور عجائب الاخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ شہر پناہ کا رواج ذوالقرنین جسکو مسعودی نے اخبار الزمان مین ہناحس ہرمس لکھا ہے اور حضرت ابراھیم ؑ سے جس کا زمانہ قبل ہے ۔ دیا ہے اور اور وہ باوجود بادشاہ ہونے کے زنبیل بافی سے اپنی روزی حاصل کرتا تھا

اختراع خوشبو ۲۰

اختراع فن سنگ تراشی اور سنگین مکان اور نہر ۲۰

ایجاد چاہ و اسلحہ ۲۰

ایجاد فصیل ۲۰

اور بعض مورخون کا قول ہے کہ ایران مین چاہ اور شاہراہ کا رواج جمشید نے دیا اور حوض اور تالاب کی ایجاد اور اختراع کا یہہ سبب ہوا کہ جب انسان نہایت کثرت سے ہوگئے اور ریگستان (ریتیلی صحراؤن) اور جنگلون مین آباد ہوئے اور کوئے بدشواری کھودے اور پانی تلخ اور کھاری نکلا تو انھون نے زمین کھودکر مربع او مستطیل صورت و شکل وغیرہ کے حوض و تالاب تیار کرکے بارش کا پانی اونمین جمع کیا اور اپنا کام اُس سے نکالا۔ تاریخ روضتہ الصفا مین منقول ہے کہ ایک حوض حضرت موسےؑ نے تیار کرایا تھا جسنے بنی اسرائیل کو بہت فوائد حاصل ہوئے وہ حوض ایک معجزہ تھا۔

اختراع فن مناظرہ و ابحاث

اختراع مناظرہ اور ابحاث۔ اور روضتہ الاحباب و روضتہ الصفا سے مفہوم ہوتا ہے کہ فن مناظرہ اور ابحاث کو حضرت ابراہیمؑ نے آغاز عمر سے ہی خوب رونق دی اُس تاریک زمانہ مین کہ تمام عالم مین بت پرستی پہلی ہوی تھی اور نمرود آپکو اور لوگ اُسکو پروردگار عالم مانتے تھے اور چاند اور سورج اور تارون کی پوجا پاٹ کرتے تھے۔ ابراہیمؑ نے چند مناظرون مین لوگونکو لاجواب کرکے خداے واحد کی توحید کو ثابت کر دیا۔

پہلا مناظرہ

پہلا مناظرہ ابراہیمؑ کا یہہ ہے کہ ابراہیمؑ نے عہد طفلی مین اپنی ماسے دریافت کیا کہ میرا پروردگار کون ہے مانے کہا کہ مین ہون ابراہیمؑ نے پوچھا کہ تیرا پروردگار کون ہے مانے کہا کہ تیرا باپ ہے ابراہیمؑ نے دریافت کیا کہ میرے باپ کا پروردگار کون ہے مانے جواب دیا کہ بادشاہ نمرود اُس نے کہا کہ بادشاہ کا پروردگار کون ہے مانے کہا کہ چپ بادشاہ نمرود بڑا پروردگار ہے اُس سے کوئی بڑا نہین ہے پھر ابراہیمؑ نے ماسے دریافت کیا کہ میرا مُنھہ بہتر ہے کہ تیرا مانے جواب دیا تیرا ابراہیمؑ نے کہا تیرا چہرہ بہتر ہے یا میرے باپ کا مانے کہا میرا ابراہیمؑ نے کہا میرا باپ زیادہ خوبصورت ہے

یا بادشاہ اسنے کہا تیرا باپ ابراہیم نے کہا اسے ما اگر آفریدگار میرے باپکا بادشاہ
ہے تو کیون اُسکو اپنے آپ سے بہتر پیدا کیا اور اگر میرا باپ تیرا آفریدگار ہے تو
تجھکو اپنے آپ سے زیادہ کیون حسین بنایا اور اگر میری آفریدگار تو ہے تو مجھکو
اپنے آپ سے حسین تر کیون پیدا کیا پس ماکولا جواب کردیا ۔

دوسرا مناظرہ ۲
دوسرا مناظرہ ابراہیمؑ کا اپنے باپ آزر سے بت پرستون کی جہالت ثابت
کرنے کے واسطے بت پرستی ہوا ۔ ابراہیمؑ نے اپنے باپ سے کہا کہ اے میرے
باپ ایسی چیز کو کیون پوجتا ہے کہ نہ سنتی ہین اور نہ دیکھتی ہین اور نہ تجھکو کسی
چیز سے غنی کر سکتی ہین یہ مناظرہ قران مجید مین مذکور ہے ۔ آیت ۔ یا ابت
لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنكَ شَيْئًا ۔ باپ لاجواب ہوگیا ۔

تیسرا مناظرہ ۳
تیسرے مناظرہ مین ابراہیمؑ نے ستارہ پرستون کو لاجواب کردیا اول
زہرہ اور چاند اور سورج کیطرف علی سبیل تعاقب دیکھا پہلے ہر ایک پر رب کا
نام اطلاق کیا پھر الوہیت (اللہ ہونا) کو اونکی اسطرح باطل ٹھہرایا کہ جو چیز
طلوع وغروب سے تغیر پذیر ہوتی ہین قابل پرستش کے نہین ۔ اور کہا یا قوم
اِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ ۔

چوتھا مناظرہ ۴
چوتھا مناظرہ حضرت ابراہیم کا نمرود سے ہوا جو اپنے تئین پجواتا تھا اور وہ
اور رب الارباب کہلواتا تھا ۔ نمرود نے حضرت ابراہیمؑ کو طلب کیا جب آپ دربار
مین گئے تو موافق رسم اہل زمانہ کے نمرود کو سجدہ نہین کیا نمرود نے اُسکا سبب
دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ مین بجز اپنے پروردگار کے اور کسیکو سجدہ نہین
کرتا ہون ۔ نمرود نے کہا تیرا پروردگار کون ہے آپ نے فرمایا کہ میرا پروردگار
وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مار ڈالتا ہے نمرود نے کہا مین ایسا کرتا ہون اور
دو قیدی جیلخانہ سے نکلوا کر ایک مار ڈالا اور دوسرے کو رہا کیا ۔ پھر ابراہیمؑ نے کہا

دیکھو ایک مارڈالا اور دوسرے کو مین نے زندہ کیا۔ حضرت ابراہیم ؑ نے اُسکی کم فہمی اور مخلوق کی کج عقلی کو غور فرما کر ایک روشن دلیل پیش کی اور فرمایا کہ میرا پروردگار مشرق سے آفتاب طلوع کرتا ہے تو مغرب سے نکال۔ نمرود اِس معارضہ کے جواب مین چپ اور متحیر ہوگیا۔ قرآن مجید مین یہہ موجود ہے۔ فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ۔

اختراع منجنیق و منارہ ۔ تاریخ نفح الطیب اور طبری وغیرہ مین مرقوم ہے کہ منجنیق کا اختراع حضرت ابراہیم ؑ کے عہد مین ہوا۔ اور ڈھینکلی ایجاد ہوئی۔ اور منارہ نمرود نے بنوایا اور تاریخ ارض مین ہے کہ ذوالمنارہ نے اول منارہ بنوایا اور موجد اُسکا ایک عرب ہے۔ اور منارہ یادگار کی اختراع ملک شام مین حضرت یوشع ؑ سے ہے کہ جو آب اردن کے کنارہ پر بنایا تھا۔

ایجاد مکان پتھر و گارہ ۔ جامع اعظم اور روضۃ الاحباب سے معلوم ہوتا ہے کہ گارے اور پتھر کے مکان بنانے کا آغاز حضرت ابراہیم ؑ اور اسمٰعیل ؑ نے اسطرح کیا کہ شہر مکہ مین جو حضرت آدم ؑ کا بنایا ہوا خانہ کعبہ تھا وہ منہدم ہوگیا تھا اُسکو دوبارہ گارے اور پتھر سے تیار کیا۔

اختراع جاسوس ۔ صحیفون مین حضرت ابراہیم ؑ کی ہدایت ہے کہ سلاطین سچے اخبار کے بہم پہونچانے کو مخبر صادق مقرر کرین۔

سنن ابراہیم ۔ اور اکثر تواریخون مین مرقوم ہے کہ ضیافت کی عادت اور ختنون کی سنت اور پاپیجامہ کی رسم حضرت ابراہیم ؑ کا اختراع ہے اور لبون کے بال لونا اور بغل و زیر ناف کے بال صاف کرنا اور ناخن کٹوانا اور مسواک اور مضمضہ کرنا اور استنجا پانی سے پاک کرنا حضرت خلیل ؑ کا پسندیدہ طریق ہے اور تواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ دستار (پگڑی) عہد ابراہیمی مین جاری تھی۔

اختراع تلوار خود زرہ وغیرہ ۔ اور ایران مین جمشید نے لوہے سے شمشیر (تلوار) اور خنجر (چھری) اور زرہ ، اور خود (لوہے کی ٹوپی) اور چاندی و سونے اور جواہرات سے عورتون کے زیور اور پادشاہون کی آرایش اختراع کی اور ریشمین کپڑے کو رواج دیا اور مفرد اور مرکب دوایون کا امتحان کیا اور اُس امتحان سے ہر ایک کی طبیعت کو دریافت کیا اور پھر ان سے نافع اور نقصان رسان کو جُدا جُدا کر دیا۔ اور عہد مذکور مین ضحاک نے کوڑے مارنے اور سولی دینی اور مُثلہ (ناک و کان کاٹنا) کی سزا سیاست ایجاد کی۔

ایجاد اسطرلاب وچنبر ۔ اور فن اسطرلاب ایجاد ہوا۔ اور تاریخ اخبار الزمان سے معلوم ہوتا ہے کہ چنبر کی ایجاد حضرت اسمعیلؑ کے زمانہ سے ہے۔

تعبیر خواب وغیرہ ۔ اور جمہور اہل تاریخ کا اتفاق ہے کہ فن تعبیر خواب کو حضرت یوسفؑ نے پایۂ کمال کو پہونچایا اور زبدۃ التواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ رنگ برنگ کے رنگین لباس حضرت یوسفؑ کے عہد مین مصر مین جاری ہوے اگرچہ اختراع اُن کا کچھ پہلے ہوچکا تھا اور اکثر کتب تواریخ سے مفہوم ہوتا ہے کہ اکثر پیشہ مثل ساقی اور خوانسالار اور طباخ اور حاجب اور صاحب دواب (داروغہ مویشی) اور دار وغہ جیلخانہ وغیرہ کچھ قبل عہد یوسفؑ سے قرار پاچکے تھے۔ اور طوق اور زنجیر اور بیڑی وغیرہ کا اختراع کچھ قبل سے ہولیا تھا۔

ایجاد آئینہ وغیرہ ۔ اور تاریخ الزمان اور روضۃ الصفا وغیرہ سے یہہ تو معلوم ہوتا ہے کہ کانچ کے گلاس (پیالہ) اور آئینہ اور شیشہ آلات ملک مصر مین بادشاہ ریان بن ولید کے عہد مین جسکے زمانہ مین حضرت یوسفؑ مصر مین موجود تھے ملک شام سے آتے تھے اور گران قیمت پر فروخت ہوتے تھے۔ اس بات سے یہہ امر مستنبط ہوتا ہے کہ اشیائے مذکورہ کی ایجاد ملک شام اور اہل شام سے ہے

اختراع تلوار خود زرہ وغیرہ ۲
ایجاد اسطرلاب وچنبر ۳
تعبیر خواب وغیرہ ۴
ایجاد آئینہ وغیرہ ۲

لیکن یہہ امر پردہ خفی مین رہا کہ وہ کس زمانہ مین ایجاد ہوئی اور اُن کا موجد کون بندہ خدا ہے۔

ایجاد نقاب و پردہ - نقاب چہرہ پر ڈالنے کی رسم شاید حضرت یوسف ؑ سے جاری ہوئی کیونکہ اُنسے پہلے کی ہوتی تو تاریخ کچھہ تو اُسکے چہرہ کی پردہ کشا ہوتی - نقاب حضرت یوسف ؑ نے اپنے چہرہ پر اس غرض سے ڈالا تھا کہ اُنکا رانہ اُنکی بہائیون پر پردہ کتمان مین رہے اور یہہ بھی کہتے ہین کہ اُنکے حسین چہرہ کو دیکھکر آدمی محو تماشا ہو جاتے تھے اور کاروبار سے معطل اس وجہہ سے اِس رسم کو پسند کیا اور دروازہ پر پردہ آویزان کرنے کا زمانہ اور اُسکا موجد دنیا مین ٹھیک نہین معلوم لیکن قدیم تاریخ مصر مین اُسکا ذکر بادشاہ ریان بن ولید کے عہد مین جو حضرت یوسف ؑ کا معاصر تھا کیا گیا۔

اختراع معدنیات و اختراع سکہ - قدرت نے انواع اور اقسام کے فلزات (دہات) زمین کے معدلون مین پیدا فرماکر نیچر (فطرت) کو اُنکے روز افزون پرورش کے واسطے مقرر فرمایا ہے - اور ہر طرح کے زر و جواہر کا خزانہ زمین کے مخزنون مین مدفون کردیا ہے - جب کہ اولاد آدم ؑ کو اپنے پیشون اور حرفون مین کامیابیان حاصل ہوئین اور ہر شخص کو تمام پیشون کا حاصل کرنا اور فائدہ اوٹھانا دشوار معلوم ہوا تو انھون نے بطریق تمدن کے آپس مین ایک دوسرے کے حرفت و صنعت کا فائدہ اسطور سے اوٹھانا چاہا کہ ہر چیز مصنوعی اور صنعت کشیدہ کیواسطے کچھہ عوض ہونا چاہیے - اُسکے واسطے ایسے عادل کی تلاش ہوئی کہ بلاکسی وسواس کے اُسکو ہر وقت مین سب تسلیم کرین اور ہر ایک کی کارروائی بخوبی ہو جاسے - اِس بارہ مین انسانون کا زمین کے معدنی اشیار کی طرف اسوجہ سے خیال گیا - کہ حضرت آدم ؑ نے لوہا تو پہلے ہی زراعت کے آلات کیواسطے زمین کا پیش

ایجاد نقاب و پردہ

اختراع معدنیات و اختراع سکہ

چھیر کر نکال لیا تھا - اب اُنکی اولاد نے غور کیا اور جو تھیلیان لعل و جواہر سے بھری اور
اور جو ہمیانیان زر و نقرہ سے پہاڑون کی کمر مین بند ہین تھین اُنکو کھود نکالا اور پھر
اونپر غور کیا تو میزان عقل مین سونا اور چاندی کو ہمیشہ ورزکی محنت کے معاوضہ
کے واسطے عادل معقول قیاس کیا اور یہہ وہ عادل ہے کہ جسکے انفصال سے
کوئی فرد بشر انحراف نہین کر سکتا - اور اُس کے فیصلہ سے فریقین راضی ہو جاتے
ہین اُسکے ریزون اور ٹکڑون سے اول اول لین دین اور تجارت کی کارروائی
چلائی - پھر رفتہ رفتہ اُس سے زیور کے اقسام ایجاد ہوے اور یوسف علیہ السلام
کے عہد مین تو چاندی سونے سے ہر قسم کی چیزین بننے لگین چنانچہ مصر کی تاریخ قدیم
کے ماہرون پر بخوبی روشن ہے اور روضۃ الصفا مین بھی اِس امر کو ظاہر کیا ہے - پھر
چاندی سونے پر سکہ نے اپنا رنگ جمایا اور وہ زر مسکوک درہم و دینار (روپیہ اشرفی)
کہلایا حق تو یہہ ہے کہ پھر اونھون نے اپنے سرخ و سفید حسین چہرہ سے اہل دنیا کو
اپنا غلام بنایا - اور تاریخ عجم اور نظام التواریخ اور روضۃ الصفا وغیرہ مین مرقوم ہے
کہ ملک ایران مین اول ہوشنگ شاہ نے کان سے چاندی اور سونا اور دیگر جواہرات
نکلوائے اور تاریخ چین مین مرقوم ہے کہ بادشاہ ہوانگ ٹی نے روپیہ اور پیسہ کو
رواج دیا اور چاندی تانبے کو مسکوک کیا -

جس خدائے قادر نے زمین اور پہاڑون سے چشمہ اور نہرین اجرا فرمائین ہین اُس
نے اپنے خاص بندہ حضرت ایوبؑ سے ملک شام کے شہر دمشق اور رملہ کے
وسطی میدان مین موضع ثنیہ کے قریب چشمہ جاری کرایا اور علامہ قیتی نے اپنی
کتاب معارف مین تحریر کیا ہے کہ وہ چشمہ ہنوز جاری ہے اور اُس چشمہ سے دور
دور کے لوگ فائدہ اوٹھاتے ہین گویا علامہ قیتی کے زمانہ تک وہ چشمہ جاری تھا -
اور اُس سے قبل حضرت اسمٰعیلؑ کے قدم کی برکت سے عرب کے ریگستان مین ایک چشمہ

اخراج فرمایا۔ جو زمزم کے نام سے شہرۂ آفاق ہے اور شہر مکہ میں جو حجاز عرب کا
دارالحکومت ہے خانہ کعبہ کے قریب آجتک موجود ہے جسکا پانی راقم الحروف (محمد نواب علی) نے پیا ہے

آئینہ

آئینہ۔ اہل تاریخ کا بیان ہے کہ حضرت موسےؑ سے قبل ولید بن معصب فرعون
بادشاہ مصر کے عہد میں بنی اسرائیل آئینہ کا کام خوب کرتے تھے اور آئینہ بناتے
تھے اور تجارت انواع واقسام کی کرتے تھے۔

ایجاد دایہ و نعرۂ خوشی و آتش سنگ

ایجاد دایہ اور نعرے خوشی و آتش سنگ۔ اور جمہور مورخون کے
بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ پیشہ قابلہ (وہ عورت جو عورات کا علاج معالجہ کرتی
ہے خصوصًا بچہ جنانے میں نہایت قابل ہوتی ہے اور دوا دارو بچون کی خوب
جانتی ہے) کا اختراع حضرت موسٰی کے عہد سے جاری ہوا۔ اور ایک رسم پیدا یعنی ایجاد
ہوئی کہ خوشی کے وقت خوشی کے نعرے مارنا (ہرا بولنا) اور سنگ چقماق سے
آگ نکالنے کا اختراع درصورت نمجھانے اور نہ دستیاب ہونے آگ کے کیونکر
مین ہوا ہو لیکن حضرت موسٰی کے زمانہ مین موسٰی کی بی بی اور حضرت شعیبؑ
کی بیٹی صفورا نامی نے ملک شام مین وادی طوی کے قریب سنگ سے
آگ نکالنے کے عمل کو کام مین لائی چنانچہ تاریخ عین الاخبار اور روضۃ الصفا
مصنف خاوندشاہ اس خبر کو واضح وظاہر کرتے ہین۔

اختراع خضاب و چیچک

اختراع خضاب و چیچک۔ قدیم زمانہ کی تاریخ اس امر کو ظاہر کرتی ہے کہ
خضاب جو سفید بالون کو رنگین کرنیوالا ہے اُس کے اختراع کا عہد عہد موسٰی معلوم
ہوتا ہے۔ اور حضرت موسٰی کے خضاب کے عمل کو اہل تاریخ نے بیان بھی کیا ہے
اور اُنسے پہلے کسی شخص کا خضاب کرنا بیان نہین کیا گیا۔ اور تاریخ الکامل ابن
مرقوم ہے کہ وسمہ (نیل) کا خضاب عبدالمطلب نے ایجاد کیا اور وسمہ ومہندی
کا خضاب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے۔ اور چیچک کے مرض کی نسبت

مورخون کا بیان ہے کہ حضرت موسیٰ کے زمانہ سے اس مرض کا ظہور ہوا۔

مٹی کی اینٹ - اور مٹی سے اینٹ تیار کر کے مکان بنانے مین مورخون کے اقوال مین اختلاف ہے بعض کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت یوسف کے عہد سے اس کا قالب بنا اور بعض کا بیان ہے کہ حضرت موسیٰ کے زمانہ مین فرعون نے ایک اینٹ پتھر کا مکان بنوا تھا اور چاندی و سونے کی اینٹ کا ایجاد شدید و شداد نے کیا چنانچہ ائمہ تواریخ کا اسپر اتفاق ہے۔

اختراع زرہ - ایجاد زرہ کی اگرچہ حضرت داؤدؑ سے کچھ پہلے ہوئی تھی لیکن حضرت داؤدؑ نے اُسمین وہ صنائع بدائع اختراع فرمائے کہ جن کے سبب سے وہ آپ کی ہی ایجاد خیال کی جاتی ہے - باوجود اس تمام صنعت کے جسمین حفاظت منظور ہے آپنے کبھی جنگ کی حالت مین زرہ نہین پہنی - شاید اسواسطے کہ مورخون کا بیان ہے کہ آپکے ہاتھ مین لوہا مانند موم کے نرم ہوجاتا تھا اور آپ لوہے کا کام بلا ہتھوڑے اور اہرن کے بناتے تھے - اور احیاء العلوم اور کیمیاء سعادت مین مرقوم ہے کہ زرہ بنانا حضرت داؤد علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے تعلیم فرمایا۔

اختراع قانون اور اطمینان عدالت - ائمہ تواریخ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ انفصال مقدمات کیواسطے حضرت سلیمانؑ نے عدالت مین یہہ اختراع فرمایا کہ بروقت ادائے شہادت کے گواہ ایک دوسرے سے علحدہ بلائے جائین اور حکام کے روبرو اپنے اپنے علم کے موافق گواہ راست بازی سے گواہی دین اور حاکم عدالت ہر گواہ سے سوالات جرح فرما کر اپنا اطمینان کرے اور بعد اطمینان تام کے رائے قایم فرمائے۔

اختراع پچکاری - اور تاریخ بنائے گیتی اور روضۃ الصفا مین مرقوم ہے کہ حضرت سلیمانؑ نے پتھر کی عمارت مین یہہ اختراع فرمایا کہ سنگ سفید اور سبز اور

مٹی کی اینٹ

اختراع زرہ

اختراع قانون اور اطمینان عدالت

اختراع پچکاری

زمرد وغیرہ کی چٹائین دیوارون مین لگا کر خوشنما کر دیا اور ستون شفاف پتھر کے ایجاد فرمائے - اور چھت اور دیوارون کو انواع اور اقسام کے جواہرات سے مرصع فرمایا گویا بیت المقدس کو جوہری کی دکان بنا دیا -

اختراع شیش محل - اور حضرت سلیمانؑ نے ایک محل لب دریا فقط آبگینہ (آئینہ) کا تیار فرمایا گویا دیکھنے والا پانی کا ایوان خیال کرتا تھا پس شیش محل بھی آپ ہی کی دنیا مین ایجاد ہے اور دوسرا شیش محل اور بنوایا تھا جسمین بقول شاہ ولی اللہ شاہ کے وقائع پائی اور چونے سے سوائے دیگر امور کے بال صاف کرنا اختراع فرمایا -

اختراع فرش و عرش کرسی - اور خالص سونے کا فرش اور عرش (تخت) سلیمانؑ نے اختراع فرمایا - اور کرسی کی نشست اپنے وزیر آصف بن برخیا کیواسطے دربار مین ایجاد فرمائی - اور کرسی سونے کی جواہرات سے مرصع اور مکلل تھی اور علاوہ کرسی مذکور کے چار ہزار اور کرسیان دربار مین امرا کیواسطے موجود رہتی تھین -

اختراع آرہ - اگرچہ لوہار اور بڑھی کے اوزار حضرت آدمؑ کے عہد مین تیار اور مستعمل ہو گئے تھے لیکن آرہ عمدہ طور پر حضرت اشعیاؑ کے زمانہ مین تیار ہوا -

اختراع پہیا گاڑی ورتھ وغیرہ - گاڑی کے پہئے کا موجد بھی دنیا مین بہت تعظیم اور نہایت تعریف کے قابل ہے افسوس کہ موجد کا نام اور ایجاد کا زمانہ ٹھیک نہین معلوم ہوا لیکن اسقدر تواریخ سے مفہوم ہوتا ہے کہ حضرت دانیالؑ اور ارمیاؑ کے عہد مین گاڑی کا رواج ہوا - اور ظن غالب ہے کہ رتھ اہل ہند کی ایجاد ہے - ہنود کے عہد کی تاریخ ایسی خراب ہے کہ کسی چیز کی نسبت بطور یقین دعوے نہین کر سکتے کہ یہہ ہند کی ایجاد ہے - لیکن ملک خطا کے مورخون کا بیان ہے کہ بادشاہ ہوانگ ٹی نے چھکڑا اور گاڑی اور رتھ ملک خطا مین ایجاد کیا -

صوم - اگرچہ توحید کے بعد صوم وصلوۃ پر عمل اور اُنکی ہدایت حضرت آدمؑ کے عہد سے شروع ہوئی ہے لیکن ملک عراق کی تاریخ ظاہر کرتی ہے کہ شاہ سارویہ کے عہد مین اوپاس (روزہ) بسبب کم پیداوار غلہ کے فقیر یوداسف کے مریدون نے دن مین رکھنا شروع کیا اور جب اُسمین ایک نوع کی یاد الٰہی زیادہ معلوم ہوئی تو وہ مذہب مین ریاضت کے طور پر مان لیا گیا - اور ملک ایران مین طہمورث کے عہد مین ایک بڑا قحط پڑا تھا اُسمین ارکان دولت نے یہہ تجویز کیا کہ امیر دولتمند شام کے وقت کھانا کھائین اور دن کا کھانا محتاجون کو دین پھر بعد دور ہونے قحط کے روزہ مذہب مین شامل کیا گیا -

ایجاد پل - اور تاریخ ملوک الارض مین مرقوم ہے کہ شاہ سارویہ کے زمانہ مین دریائی دجلہ کا دنیا مین اول پل بنا - اور محرران اوراق محمد تراب علی کی رائے ہے کہ اول پل جزیرہ سیلون مین حضرت آدمؑ نے تیار کیا جسکو اہل جغرافیہ آدمؑ کا پل کہتے ہین - اور ہنود کا بیان ہے کہ رامچندر کا پل ہے -

اختراع سحر و تریاق وغیرہ - تاریخ کے ماہرون پر یہہ امر روشن ہے کہ حضرت ادریسؑ کے عہد سے سحر و نیرنجات کی آغاز ہوئی - لیکن تواریخ ایران سے یہہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ ملک ایران مین فریدون کے زمانہ مین سحر و افسون ایجاد ہوا - اور تاریخ ارض سے معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ مذکور مین تریاق سانپون کے زہر دفع کرنے کو اور نباتات کے خواص اجسام ذی روح سے آفات دور کرنے کیواسطے اختراع کیے گئے -

پیدائش خچر - اور تاریخ مذکور مین مسطور ہے کہ فریدون نے گدھے کو گھوڑی پر ڈالکر خچر بہم پہونچایا -

اختراع خراج ولگان وکوس - اور تواریخ ایران مین ہے کہ کیقباد والد ملوک کیانی نے ایران مین اول پیداوار کا دسوان حصہ خراج قایم کیا اور فوج پر اُسکو تقسیم کر دیا - اور نظام التواریخ اور تاریخ گزیدہ مین مرقوم ہے کہ کیقباد نے حضرت الیاس

صوم ۲

ایجاد پل ۲

اختراع سحر و تریاق وغیرہ ۳

پیدائش خچر ۳

اختراع خراج ولگان وکوس ۲۰

عہد میں زمین کے فرسنگ (تین کوس یا میل کا ہوتا ہے) مقرر و مشتعین کئے - اور
لہراسپ نے فوج کا اول دفتر اختراع کیا اور ایران میں دروازوں پر پہرے
اور نگہبان کیے -

قصد نامہ بر و قاصد - اور داراب ابن بہمن نے گھوڑے اور خچر کی دم کاٹنے
کی رسم اسواسطے ایجاد کی کہ اون میں تیزی زیادہ ہو - اور داراب نے نامہ بر
اور قاصد مقرر کیے -

یونان کی تہذیب - تاریخ قدیم یونان - اور تاریخ حکما اور فلاسفہ اور تاریخ
سلاطین یونان میں مرقوم ہے کہ جب شاہ سکراپ ساکن مصر اپنے علم و ہنر کے
ذریعہ سے یونان میں تخت کو رونق بخش ہوا تو اُس کے عہد دولت میں ملک یونان
میں آلات دہات اور اسباب خلزات سے تیار ہونے آغاز ہوے - اور معادن
(کان) سے اشیا نکالنے کا رواج ہوا - اور شاہ ممدوح نے ملک مذکور میں فن
کتابت کا رواج دیا - اور کتابت کا اختراع سیدھے ہاتھ کی طرف آغاز ہوا - (گویا
یونان میں تہذیب مصر سے آئی)

اختراع دھریہ - سنہ ۳۲۹۰ میں بعد ہبوط آدم ؑ کے ملک یونان میں فیلسوف
انقسا قلیس اپنی کج فہمی کیوجہ سے دھریہ مذہب کا مخترع ہوا -

آغاز تعلیم نسوان - اور سنہ ۴۱۰۰ میں بعد ہبوط آدم ؑ کے حکیم فیثا غورس نے شہر
سوس وغیرہ میں اول تعلیم پر عورتوں کی تحریص کی اور ترغیب دی چنانچہ
تاریخ الحکماء میں مسطور ہے -

آغاز تعلیم اطفال - اور تاریخ چین میں مرقوم ہے کہ بادشاہ ڈیکو نے مدارس
اور تعلیم اطفال کا رواج چین میں دیا -

رواج کلاہ - اور کیکاؤس شاہ کے عہد دولت مہد سے ملک ایران میں کلاہ

(ٹوپی) زرین کا رواج ہوا۔

سیاہ ماتمی لباس۔ اور تاریخ عجم اور ایران مین مرقوم ہے کہ کاؤس نے اپنے بیٹے سیاوش کے ماتم مین سیاہ لباس پہنا تھا پس اُس روز سے ایران مین ماتمی لباس سیاہ قرار پایا (اور اہل یورپ نے بھی ایران سے اس رنگ کو اڑایا)

اختراع نقشہ۔ اور قدیم تاریخ چین اور ختا سے معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ یو نے ملک کا نقشہ ایجاد کیا اور اول تو پرگنہ کا نقشہ پیتل پر کھدوایا۔

بازار ہاٹ۔ تاریخ چین مصنفہ کاکونین مسطور ہے کہ شن ننگ بادشاہ نے چین مین بازار ہاٹ اور میلا اور طبابت کا اختراع کیا۔

اختراع رصد۔ تواریخ ختا مین مرقوم ہے کہ اینٹ اور اُسکی عمارت کا ایجاد بادشاہ ہوانگ ٹی نے ملک ختا مین کیا اور رصد بنوایا اور تقویم کو درست کرایا۔

دریافت سورج و چاند گرہن۔ قدیم تاریخ یونان اور تاریخ الحکما مین مرقوم ہے کہ حکیم تالینوس یونانی نے اول کسوف و خسوف (سورج و چاند گرہن) کے اسباب کو دریافت کیا۔ اور ایک افریقی مصری حکیم نے اپنے آبا اور اجداد کے تجربہ سے جو اونھون نے کسوف و خسوف کی بابت لکھا تھا ایسے اصول قایم کیے کہ جن کے ذریعہ سے کسوف و خسوف کی تاریخ اور وقت ٹھیک دریافت ہونے لگا۔ اور تالینوس حرکت زمین اور سکون آفتاب کا قایل تھا اور تالینوس سنہ [illegible] مین بعد ہبوط آدم ع کے ہوا ہے۔

ایجاد موسیقی۔ اور تاریخ ایران مین مرقوم ہے کہ فیلسوف فیثاغورس نے فن موسیقی کو ایک جزو سے اجزا ریاضی سے استنباط کیا۔ اور فیثاغورس ہبوط آدم کے سنہ ۴۴۹۱ مین ہوا ہے۔ اور تاریخ یونان سے معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۴۸۹۲ مین بعد ہبوط آدم ع کے حکیم اندروماوس فن موسیقی کا موجد ہوا (قول آخر صحیح معلوم ہوتا ہے)

اور چین کی تاریخ مین ہے کہ موسیقی کا موجد چین مین بادشاہ فوہ ہوا ہے۔

اختراع جھنڈا - اور کاؤ نے جھنڈا اور فوج کے نشان کو ایران مین فریدون کے زمانہ مین ایجاد کیا جب کہ یورپ کا اول مہذب ملک روم قدیم بھی غیر مہذب تھا اور اہل ایران کے ماتحت اور باج گزار جسمین عیص بن اسحاق نے جاکر تہذیب کا سلسلہ جاری کیا اور پھر روم بن عیص نے اُس ملک کو مہذب بنا دیا۔

ایجاد حمام و علم ہوا و علم آب - اور تاریخ یونان سے معلوم ہوتا ہے کہ حکیم سقراط کے عہد سے جو کہ ۱۹۱۰ برس بعد ہبوط آدم کے ہوا ہے اُس سے پہلے حمام تیار ہوگیا تھا - اور حکیم بقراط نے ۴۱۱۲ھ مین بعد ہبوط آدم کے علم ہوا - اور علم آب مین ایک کتاب لکھی اور فواید و مضار اُنکے ظاہر کیئے۔

اختراع اقلیدس - اور تاریخ حکما مین اور یعقوب بن اسحاق کندی نے اپنی کتاب اغراض مین لکھا ہے کہ اول ابلونیوس نجار نے ایک کتاب رومی زبان مین تحریر کی اُسکی وفات کے بعد ۲۱۵ھ مین بعد ہبوط آدم کے حکیم اقلیدس نے کتاب مذکور کی شرح تیرہ مقالہ مین لکھی اور اُس شرح کا نام اپنے نام پر رکھا - پھر اسقلاوس اقلیدس کے شاگرد نے چودھوان اور پندرھوان مقالہ اصل کتاب سے بہم پہونچاکر اُنکا ترجمہ کر دیا اور وہ پندرہ مقالہ اقلیدس کے نام سے مشہور خاص و عام ہوئے۔

ایجاد سرمہ - اور حکیم ویسقوریدوس نے چشم جہان مین (آنکھ) کیواسطے سرمہ لگانا ایجاد کیا۔

اختراع ارغن - اور حکیم مسطوطس نے ایک آلہ مسمی ارغن بوقی - اور ایک آلہ ارغن نہری ایسا اختراع کیا تھا کہ جسکی آواز ساٹھ میل جاتی تھی - واللہ اعلم بالصواب۔

ایجاد طاقت دخانی - مورخین کا بیان ہے کہ دخانی اور بخاری تاثیرات کو جسکے ذریعہ سے دخانی جہاز اور ریل گاڑی اور دخانی کلین آجکل عالم مین جاری ہین اول

اول ہیرون اسکندری افریقی نے اکیسو بیس ۱۲ برس پہلے حضرت عیسیٰ سے دریافت کیا تھا اور مفصل حال اسکا اس تاریخ کے حصہ انگلنڈ مین بیان ہوگا۔

سکہ پر صورت ۔ تاریخ آثار العجم اور مفاتیح العلوم اور تاریخ ابوحنیفہ دینوری اور کامل التواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ گشتاسپ نے سکہ پر ایک جانب آتشکدہ اور دوسری جانب اپنی صورت تاجدار مسکوک کرائی۔

ایجاد پل آہنی ۔ اور کتب مسطورہ مین مذکور ہے کہ شاپور بن اشک نے پل آہنی اول دجلہ پر تیار کرایا وہ پل بادشاہ کسرے کے عہد تک موجود و قایم رہا۔

چنگ ۔ اور شاپور کے عہد مین رامین عاشق ویسہ نے چنگ باجہ ایجاد کیا۔

ایجاد خانہ چوبین وغیرہ ۔ اور تاریخ گزیدہ مین مرقوم ہے کہ بلاش بن بلاش نے طارم (خانہ چوبین اور خانہ بلند اور بالاخانہ وجنگلا) ایجاد کیا۔

اختراع پٹکا وغیرہ ۔ اور مفاتیح التواریخ مین مرقوم ہے کہ اردشیر ملقب احمر نے کمر کا پٹکا اختراع کیا اور اپنی کمر پر باندھا اور احمر مذکور نے پرچہ نویس اور جاسوس و مخبر ممالک مین مقرر فرمائے جنکے ذریعہ سے روزانہ خبر اُسکو ممالک محروسہ کی آتی رہتی تھی۔

اختراع چھاپہ ۔ اور تواریخ چین اس امر کو ظاہر کرتی ہے کہ چھاپہ قبل ۵۲۳ھ مین بادشاہ اودان ٹی کے عہد مین جو خاندان ہان کا تھا ایجاد ہوا۔ اور اوائل مین اُسکی صورت یہہ تھی کہ اول لکڑی کے کندہ پر حروف کاٹ کے چھاپے جاتے تھے پھر سات سو برس کے بعد ۹۲۵ء مین بہت صفائی حاصل ہوئی پھر ۱۴۴۲ء مین گتن برگ نے سیسہ کے حروف بنائے اور ۱۴۵۰ء مین بلین کا چھاپہ ایجاد ہوا اور ۱۵۴۲ء مین اسکو یفر کے ڈھالے ہوئے حروف استعمال مین آئے پھر ہوتا ہوتا اُسمین وہ صفائی و ایجادین ہوئین جو آجکل تم دیکھتے ہو۔

سکہ پر صورت ۱

ایجاد پل آہنی ۲

چنگ ۳

ایجاد خانہ چوبین وغیرہ ۴

اختراع پٹکا وغیرہ ۵

اختراع چھاپہ ۶

اختراع کاغذ - اور تاریخ ذلرومی سے مفہوم ہوتا ہے کہ کاغذ اہل عرب نے اختراع کیا اور اُس نے ایسا فائدہ دیا جیسا کپڑے نے - اور اہل عرب کے اختراعات مثل کپڑے وغیرہ کا حال اس تاریخ کے حصہ ہند مین انکی طرز معاشرت کے بیان مین کچھ بیان ہوگا - اور تاریخ ختا مین مرقوم ہے کہ قبل ۳۰۰ھ مین کاغذ ایجاد ہوا -

اختراع شطرنج و بازی نرد - نوشیروان کے عہد مین ہند سے سیاہ خضاب اور شطرنج بطور تحفہ ایران مین گیا تھا مگر خضاب تو مصر مین حضرت موسیٰ کے عہد مین ایجاد ہو چکا تھا لیکن شطرنج البتہ اہل ہند کی اختراع ہے چنانچہ حیوۃ الحیوان اور تاریخ ابن خلکان مین مذکور ہے کہ سنسہ ولد داہر نے رای سہرام کیواسطے ایجاد کی تھی اور دہ جو اور تواریخون مین مسطور ہے کہ اُس کو ابوبکر محمد بن یحییٰ معروف صولی شطرنجی نے جو کہ بڑا فاضل اور ادیب تھا اختراع کیا وہ محض غلط ہے (لیکن ہنود کی تاریخ مثل دیگر واقعات کی یہان بھی تیرہ و تار ہے) اور حکماء ایران نے شطرنج کی مقابلہ مین بازی نرد اختراع کی -

اختراع سیسہ و رانگ - تاریخ بہنا مین مرقوم ہے کہ سو رید ابن شہلون نے مغرب کی زمین سے سیسہ اور رانگ نکالا اور اُسکو گلا کر بجائے چونہ اور گارا پتھر کی عمارت مین لگایا بعض اہل تاریخ کا بیان ہے کہ وہ ہی اہرام مصری کا اول بانی ہے - اور شہلون نے اول اول سنگ مرمر کی عمارت کا اختراع کیا او

اختراع بارود و توپ - تاریخ جہان آرا اور دیگر تواریخ مین مرقوم ہے کہ سکندر ذوالقرنین نے اول توپ اور بارود کو اختراع کیا ہے لیکن اُسکو مخفی رکھا - پھر ایک شخص علم کیمیا کی جستجو مین تھا کہ ایک روز وہ شورہ اور گندک اور کوئلے کو اوکھلی مین کوٹ رہا تھا کہ ناگاہ اُس سے آگ پیدا ہو گئی اور اُسکو جلا دیا اُس شخص نے یہ فقرہ اپنی کتاب مین بطور رمز کے لکھا کہ اگر کوئی شخص شورہ کو دوسری دو چیزون کی ساتھ کوٹیگا

تو ایک چیز اُس سے روشن مثل بجلی کے پیدا ہوگی اُس کی تحریر سے ہر شخص متحیر اور حیرت زدہ سا تھا۔ حتی کہ ایک حکیم نے اس رازِ نہفتہ کو آشکارا کیا کہ ایک حصہ گندک اور کوئلہ کو چھ حصہ شورہ میں جو باہم پیس کر ملایا جائیگا تو بارود بن جائیگی اور آئینہ فرنگ میں مرقوم ہے کہ ۱۳۳۲ء میں پادری شاہ رینہ نے بارود یورپ میں ایجاد کی۔ اور اہل اسلام کی طرز معاشرت میں معلوم ہوگا کہ بارود ایشیا میں ۹۰۰ھ کے پہلے سے مستعمل تھی۔

اختراعِ آتشِ رومی و بارود۔ روم کے دانشمندوں نے جسطرح نفط اور گندک اور صنوبر کی رال سے ایک مرکب جس کا خاصہ ہوا لگکر شعلہ زن ہوتا (بتی سے اوڑنا) تھا بنایا تھا وسیطرح چین کے عقلا نے بارود کے اجزا (گندک شورہ کوئلہ وغیرہ) سے بارود کو اختراع کیا۔

اختراعِ آتش و بارود ۲۰

ہدایات۔ نبی امی یعنی پیغمبر آخر زمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مخلوق کی بہتری اور فلاحیت کے اصول بیان فرمائے ہیں منجملہ اون کے چند یہاں بیان ہوتے ہیں۔

ہدایات ۲

آغاز آزادی غلام۔ اول حضرت ادریسؑ کے زمانہ سے جو غلامی کی رسم مذموم روئے زمین پر ہر قوم میں عالمگیر ہوگئی تھی اور چلی آتی تھی اُس کے لیے اول آزادی کے طریق قائم کئے۔ بعض گناہ کے کفارہ (عوض) میں آزاد (ی) غلام کی تحریک فرمائی۔ اور باندی غلاموں کے ساتھ میں اِس سلوک کی ہدایت کی کہ جو آقا پہنے وہ غلام کو پہنائے۔ اور جو آپ کھائے اوسے کھلاے۔ اور جسقدر کہ محنت کر سکے اُس سے زیادہ محنت اُنسے نلو۔ یہہ بھی فرمایا کہ یہہ تمہارے بہائی ہیں اُن معاملات سے صاف ثابت ہوگیا کہ غلاموں کی آزادی کی رسم اُس عہد سے جاری ہوئی۔

آغاز آزادی غلام ۲

دوسرے ممانعت شراب۔ غلامی سے بدتر جو انسان کی ایک حالت انسان ہی کے فعل سے ہوتی ہے اور وہ قابیل کے عہد سے چلی آتی تھی یہہ ایک ایسی بری حالت تھی کہ انسان انسانیت کے مرتبہ سے گذر کر حیوان سے بدتر ہو جاتا تھا۔ اور وہ حرکتیں

ممانعت شراب ۱

ناشایستہ کرتا تھا جو بعض حیوان بھی نہیں کرتے ۔ وہ کیا ہے یعنی شراب پینا اُسکو فقط حرام ہی نہیں فرمایا بلکہ اُس کی خرید فروخت کو بھی منع فرمایا اور اُسکو ایسا ناپاک قرار دیا کہ اگر وہ کپڑے یا بدن سے لگ جائے تو وہ پاک کیا جائے (انما الخمر والمیسر رجس) ور حقیقت جو انسان کہ انسانون کے غلام ہوتے ہین اُنسے یہہ غلامی شراب کی ذریعہ سے نفس امارہ کی ہوتی ہے زیادہ ہے کیونکہ یہہ غلامی بیہوشی کی ہے اور وہ غلامی ہوش و تمیز کی ۔

تیسرے خودکشی کی رسم نامعقول کو کہ جسکو لوگ جنت کا وسیلہ جانکر بعض دریاؤن مین ڈوب مرتے تھے ۔ اور بعض آگ مین اپنے آپ کو جلاکر خاک سیاہ کردیتے تھے اور بعض کسی حاد (تیز) آلہ پر اپنے آپکو گراکر دو ٹکڑے کرڈالتے تھے اور بعض برفستان اور ناہموار رستون مین چلکر اپنی جان کھوتے تھے ۔ اُسکی ممانعت اس مضمون سے ظاہر کی کہ رضامندی خدا کے طریق نہین ہین نہ خدا ایسے افعال سے ملتا ہے نہ اُنسے راضی ہوتا ہے ۔

چوتھے ممانعت ستی ۔ جو عورات کہ اپنے شوہر کے تعشق مین جو بعد وفات شوہر کے اپنے تئین ہلاک کرنا چاہتی تھین (اُن ملکون کی عورتین شوہر کے ساتھ مرنا زیادہ پسند کرتی ہین کہ جنمین عورتون کی طرف سے راگ ورنگ مین مردون پر تعشق ظاہر کیا گیا ہے جیسے ہندوستان مین کہ عورت کی جانب سے مردون پر تعشق کا اظہار ہوتا ہے اور اُس اظہار کی بدولت بموجب قول اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا کے شوہر کے ساتھ ستی ہوجاتی ہین) اُنکو خودکشی کے اصولون سے باہر کرکے باز رکھا اور عقد ثانی کے جواز کو قایم فرماکر تسکین دی ۔

پانچوین دخترکشی کی بدرسم کو کہ جو جہلا اور غیر مہذب قوم کے لوگ کسیکے سالے سسر ہونے کی عار سے یا دان و جہیز کے دینے کی وجہ سے یا خورد و نوش کے فکر سے بیگناہ بچیون کو مار ڈالتے تھے اُسکو اس مضمون سے منع فرمایا ۔ اِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ بِاَیِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ

(اور جب لڑکی جیتی گاڑی پوچھے کس گناہ پر ماری)

چھٹے ازدواج کا طریق جو ایک مدت مدید سے غیر محدود تھا اور بندہ نفس

سیکڑون اور ہزارون عورتین اپنی قید مین لاکر اُن غریبون کو بیجا بند رکھتے تھے اُس طریق کو گھٹا کر ایک خاص حد مین محدود کر دیا اور اُسمین بھی ایک عدل کی قید ایسی لگائی کہ سوائے ایک کے دو عورتون سے نکاح کرنا معمولی آدمی کا کام نہین - فَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَۃً -

[امر پردہ ۲]

ساتوین پردہ کا حکم فرمایا کہ بیجا میل جول عورت اور مرد کا کم کر دیا - جن ملکون اور جن قومون مین کہ جا بیجا پردہ یعنی عورتون کے واسطے تجویز نہین کی گئی ہے اور عورت اور مرد مخلا بالطبع ہو کر ملتے ہین اُن قومون اور ملکون کا حال اُس میل وجول کے بارہ مین عقلا پر روشن ہے عورت اور مرد کا مخلا بالطبع ہو کر ملنا ایسا ہے جیسے آگ اور بارود کا -

[ممانعت رہبانیت ۲]

آٹھوین ممانعت رہبانیت - جو لوگ اسطرح پر عبادت کرتے تھے کہ گوشہ مین بیٹھکر خویش و اقارب کو چھوڑ کر نکاح اور بیاہ سے اجتناب کر کے قطع تناسل کے سبب ہوتے تھے اُنکو ان الفاظ سے ہدایت فرمائی - لا رہبانیۃ فی الاسلام

[ممانعت جوا ۲]

نوین ممانعت جوا - قماربازی (جوا) کہ جسمین انسان اپنے مال ہی کو نہین بلکہ اپنی پیاری ہمجلیس (زوجہ) کو بھی نکی پر دھر دیتے تھے اور سب کچھ ہار کر کورے قلاش رہجاتے تھے اور صدہا طرح کے گناہ جو مفلسی کو لازم ہین کرتے تھے اُسکی ہار اور جیت دونون کو ناجائز قرار دیکے حرام فرمایا - انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون -

[حرمت سود ۲]

دسوین ممانعت سود - ربا (سود) جسکو ظاہری عقل مثل بیع و شری کے قرار دیتی ہے لیکن عرفان نورانی (قوت ولایت) اور نور نبوت جو قوت عقل سے بالا اور اعلیٰ ہے اور اُنکی معلومات کے روبرو عقل ہنوز مثل اُس بچہ کے ہے جو گہوارہ مین پرورش پا رہا ہے - اور ایسا ہونا کچھ بعید نہین ہے دیکھو حواس خمسہ ظاہری اور باطنی کے معلومات کو اگر آپسمین ایک کے دوسرے پر پیش کرین تو دریافت نہین کر سکتا مثلاً زبان کی معلومات (مذوقات) آنکھ کے روبرو پیش کرین تو آنکھ اُنکا ادراک نہین کر سکتی

اور کان کے معلومات (مسموعات) کو زبان پر پیش کرین تو زبان اُسکو دریافت نہین کر سکتی
اور قوت تمیز (جو حواس خمسہ سے بالا ہے) کے معلومات کو حواس کے آگے پیش کرین تو
تو حواس اُنکی دریافت نہین کر سکتے ہین - اور اگر عقل کے مدرکات (معلومات) قوت تمیز
کے سامنے پیش کرو تو اُنکے ادراک سے تمیز عاجز ہے اسی طرح پر نور نبوت کے معلومات
کو ادراک کرنے مین عقل عاری ہے - پس انبیاء اللہ خصوصًا محمد رسول اللہ نے بیاج کو
حرام فرمایا اور حقیقت مین بیاج پر روپیہ چلانا ایک بڑی کنجوسی ہے اور نوع انسان کے ساتھ
سود لینے مین ایک بڑی بدسلوکی ہے - روپیہ والے کو اسمین زیادہ خدا کا شکر ادا کرنا حاصل ہو سکتا
ہے کہ غریبون کو بے سود روپیہ قرض دیکر حاجت روائی کرائین اور علاوہ ازین سود خواری خدا کی
راہ مین جان نہین دینے دیتی مرد کو نامرد کر دیتی ہے - کیونکہ جب سود خور اپنا مال بلا سود
نہین دیتا تو جان کس طرح دیگا - اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا -

حرام ہونا سور کا - گیارھوین اگرچہ سور کے حرام ہونے کو اگلے عقلا اور اہل مذاہب نے بیان
کیا تھا لیکن اُسپر عمل درآمد بہت کم ہوا تھا اسوجہ سے نبی خاتم نبوت نے اس ناپاک جانور کا
گوشت ہی صرف حرام نہین فرمایا بلکہ اُسکی خرید و فروخت کو بھی ناجائز قرار دیا - اور حقیقت
مین یہہ جانور ایسا ہی ہے کہ یہہ حرام ہو کیونکہ مخزن الادویہ اور دیگر کتب طبیہ مین جہان خواص
اشیاء کا بیان کیا ہے وہان سور کے خواص مین لکھا ہے کہ گوشت سور مورث حرص شدید
اور باعث مخنثی و فساد عقل اور زوال مروت اور مزیل غیرت و حمیت ہے پس جو لوگ سور
کھاتے ہین اُنمین مادہ غیرت اُسیقدر ہے جسقدر اس جانور مین ہے -

بارھوین متبنی کرنا - تبنیت (دوسرے کے بچے کو اپنی اولاد قرار دینا) کو ناجائز ارشاد فرمایا
کیونکہ ہر ایک شخص کا حق اُسکی قربت کی قدر ہوتا ہے اور قرابت کے درجے ہین اور حقوق اُن
درجون کے قدر ہوتے ہین پس متبنی کرنا (کو لینا) تمام حقداروں کی حق باطل و عاطل کرتا ہے
اور ایک غیر آدمی کو حقدار بنا دیتا ہے کہ جو خلاف عقل سلیم و رائے مستقیم ہے -

اصلاح جہاد

اصلاح جہاد۔ تیرھوین جس جہاد کو کہ حضرت ادریس علی نبینا وعلیہ السلام نے خداے پاک کی راہ سے بھٹکے ہوے کفار کو راہ راست پر لانے اور ایک خدا کا رستہ دکھانے کو اور جو درحقیقت کفر و شرک کے بیمارون کیواسطے ایمان اور توحید کی راہ پر لانے اور ہدایت کرنے کو مانند کڑوی دوا کے شفا بخش ہے قایم کیا تھا - اور وہ غیر محدود شرایط کے ساتھہ چلا آتا تھا - اور حضرت موسیٰ اور ہارون اور یوشع اور نون اور داؤد اور سلیمان وغیرہم علی نبینا وعلیہم السلام نے جس کو بہت زور و شور کے ساتھہ کیا - اُسکو جناب رسالتمآب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معقول شرطون سے محدود کر دیا - جسکا کچھہ ذکر اہل عرب کی جنگ اور طرز معاشرت مین متفرق مقامات مین ضمناً آئیگا -

ممانعت ناچ رنگ وغیرہ

چودھوین ناچ رنگ اور رقص سرود اور دیگر ملاہی کو جو تہذیب کے دایرہ سے خارج ہین حرام فرمایا - دیکھو ناچ کے جلسون مین باپ اور بیٹا اور پوتا اور چچا اور بھتیجا - ماموں اور بھانجا - آقا اور ملازم وغیرہ شریک جلسہ ہوتے ہین اور اُس حالت محرک خواہش بہیمی مین جس نظر سے دیکھتے ہونگے وہ معلوم - پھر اُنمین کیا رشتہ ناتا ہوا اور دوسری خیالات اِس جلسے کے جو تہذیب کی گردن پر چھری چلانے والے ہین - وہ عقلمند و نکی روشن راے پر ظاہر ہین -

محبت خلق اللہ

پندرھوین محبت خلق اللہ - آدم کی پیدایش سے کچھہ روز بعد جو تفرقہ آدمیون مین واقع ہوا تھا - اور ہر ملک کے لوگ اور ہر گروہ اپنے تئین دوسرون سے بہتر اور دوسرون کو اپنے سے کمتر سمجھنے لگا تھا - اور یہہ آفت قومون کے قایم ہونے سے اور زیادہ ہو گئی تھی اور جن قومون مین جسقدر جہل زیادہ تھا اُسیقدر یہہ آفت اُنمین زیادہ تھی اور اب بھی جن قومون مین جسقدر جہل موجود ہے اُسیقدر یہہ آفت موجود ہے دیکھو تاریخ چین اہل چین اپنے تئین شیخی سے اہل آسمان کہتے ہین - اور بعضی قومین اپنے تئین سورج اور چاند کی نسل سے قرار دیتے ہین - اور بعضی قومون کا قول تھا اور

اب بھی ہے کہ نیچ قوموں (شودر) کا مال دیکھو اونچ قوموں کو ہر طرح اپنے تصرف
مین لانا روا ہے پس اس تفرقہ دور کرنے کیواسطے اور تاج شاہی اور کلاہ گدائی
کو مساوی حالت مین رکھنے کے لیے نبی امی نے فرمایا۔ الخلق عیال اللہ فاحب الخلق
الی اللہ من احسن الے عیالہ۔ اسکا مطلب حالی نے اپنے مسدس مین بیان کیا ہے

یہہ پہلا سبق تھا کتاب ہدیٰ کا ؛ کہ ہے ساری مخلوق کنبا خدا کا
وہی دوست ہے خالق دوسرا کا ؛ خلائق سے ہے جسکو رشتہ ولا کا
یہی ہے عبادت یہی دین ایمان ؛ کہ کام آئے دنیا مین انسان کے انسان

دیکھو جو اس قول کے پیرو ہین وہ جس طرح نماز کی ایک صف مین امیر و فقیر
اور درویش و بادشاہ شانہ سے شانہ اور ساق سے ساق ملا کر برابر کھڑے
ہوتے ہین اوسیطرح ہر حال مین انسان کو بلا کسی قید کے اپنے سے کم
نہین جانتے۔ بنی آدم اعضائے یک دیگر اند ؛ کہ در آفرینش بہ یک
جوہر اند ؛۔

حیوانات اور نباتات کے ساتھ سلوک۔ حضرت انسان کے
سوا ے حیوانات کے حق مین یون ارشاد فرمایا کہ بیجا اور مالا یطاق تکلیف
نہ دیے جائین۔ اور نباتات کے نسبت فرمایا کہ سایہ دار درخت اور
پھول و پھلدار شجر (پیڑ) نہ کاٹے جائین۔ پس گویا آپ پورے رحمۃ للعالمین
کے مصداق ہین۔

حیوانات و نباتات کے ساتھ سلوک

مقدمہ دوم

قبل تاریخی زمانہ ہندو انگلینڈ کے حالات اور مختصر واقعات کل یورپ کی سلطنتون کے بیان مین

ہندوستان برّ اعظم ایشیا کے جنوب مین بہ شکل مثلث واقع ہے اُسکے شمال مین کوہ ہمالیہ جنوب مین۔ بحر ہند مشرق مین۔ خلیج بنگال مغرب مین۔ بحیرہ عرب ہے۔ توریت[1] سے معلوم ہوتا ہے کہ حام بن نوح ع کی اولاد سے دو بیٹے تھے ایک کا نام ہند دوسرے کا نام سندھ تھا اور اُنھون نے اِس زمین کو آباد کیا پس سندھ سندھ کے نام سے اور ہند ہند کے نام سے موسوم ہوا۔ ہندوستان کے قدیم باشندون کے بارہ مین جو اہل ہند نے بیان کیا ہے وہ قابل اطمینان نہین ممالک غیر کے مورخ بیان کرتے ہین کہ قدیم باشندے ہند کے **حام بن نوح** ع کی اولاد ہین۔ اور توریت سے بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ اور اُنکی شکار کے گوشت اور صحرائی چیزون پر گذر تھی اور وہ شکار کھیلنے اور لڑنے کے ہتیار اور دیگر اوزار سنگ چقماق[2] کے بناتے تھے چنانچہ

[1] اور حام کے بیٹے حبشہ اور مصریم اور نفت اور کنعان تھے۔ حبشہ کے بیٹے سبہ اور زمیلا اور زغادہ اور خاقوا اور دمشق تھے اور ریجا کے بیٹے سند اور ہند تھے پس حام کے بیٹے اپنے خاندانون اور اپنی زبانون کے موافق اپنے ملکون اور اپنے گروہون مین

[2] جزیرہ بیوا مین جو اسٹریلیا کی پشت پر واقع ہے ہنوز آلات جنگ سنگ چقماق اور استخوان کے ہوتے ہین۔

حدود اربعہ ۱

یورپ کے حدود اربعہ اور اُسکی سلطنتین شمال مین بحر منجمد مشرق مین کوہ یورل دریاے یورل بحیرہ خضر جنوب مین کوہ قاف بحیرہ اسود بحیرہ روم مغرب مین بحر اوقیانوس۔

سلطنت الیطالیہ (اٹلی) یعنی روم قدیم

اٹلی

وجہ تسمیہ ۲

وجہ تسمیہ۔ اس ملک کو اٹلی اِس وجہ سے کہتے ہین کہ جب تاتاری قومین یورپ مین ٹیڑی دَل کیطرح پھیل گئین اور اُنھون نے اٹلی کی سرزمین پر بھی تسلط کر لیا اور اُن اقوام کا سردار اٹلا نامی تھا لہذا ملک مسطور سردار مذکور کے نام پر مشہور ہوا چنانچہ تاریخ تاتارا مر مذکور کو ظاہر کرتی ہے اور ملک ہنگری کے مورخ اہل فرنگ اٹلا کو اپنے بادشاہون کے زمرے مین داخل کرتے ہین لیکن یہہ بات اول سے زیادہ محقق ہے کہ قوم ہن کی جو ایک تاتاری قوم ہے اُس ملک مین بود و باش کرتے تھے

مزید انکی گھاٹی سے انکی چھریان اور ہتیار سنگ چقماق کے نکلے ہین اور وہ اپنے مردون کو دفن کرتے تھے اور انکی قبرون کے ناتراشیدہ پتھرون حلقہ دار اور پلشتے کی سلون سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حروف وعلامات سے ناواقف تھے بعض کی رائے ہے کہ کچھ لوگ ہند مین ملک آسیری کے جسکا دارالسلطنت بابل تھا اور ملک مصر[1] کے جو مصریم بن حام بن نوح کی اولاد تھے اور ترقی پذیر تھے اور سمندر کے کنارے آباد تھے۔ گوشہ جنوب وغرب سے دریا کی راہ سے آئے یہہ مصری چرند اور پرند کو پوجتے تھے تناسخ کے قایل تھے ڈاڑھی اور سر کے بال منڈانا رسم انکی قدیم تھا ویہی معلوم ہوتا ہے گوشہ شمال ومغرب سے بہت گروہ الوالعزم

[1] حضرت موسےؑ کے زمانہ مین جو قبطی بت پرست تھے بعد غرق فرعون کے ہند مین آئے از مطلع الانوار۔ اسنا ابن جنید ابن سلیمان کے زمانہ مین ملک شام کے بت پرست ہند مین دریا کی راہ سے آئے کہ شام مین بت پرستی کی بدولت جا نا ممکن تھا از تاریخ طبری۔ اور توریت کے سلاطین کی پہلی کتاب مین لکھا ہے کہ آسا ابن ابیام ابن رحبعام ابن سلیمان نے سدومیون کو ملک سے خارج کیا اور ان بتون کو جنہین انکے باپ دادون نے بنایا تھا نکال پھینکا۔

نام اُس ملک کا ہین گری ہوا۔ اور اُسکے پایہ تخت روم کا وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ اُسکو روم بن عیص بن اسحاق نے آباد کیا ہے۔ قبل رواج دین مسیحیؑ کے اس ملک مین بتون کی پوجا پاٹ ہوتی تھی اور آدمیون کے وحشیانہ برتاؤ تھے سنہ ۴۲ع مین سینٹ پطر حضرت عیسیٰؑ کا ایک حواری روم مین ہدایت کو گیا اور حسب الحکم نیرو بادشاہ روم کے دار پر کھینچا گیا اور اُسکے بعد آٹھ آدمی اور توحید کی اشاعت مین شہید ہوے پھر سنہ ۱۳۹ع مین سینٹ ہی جنیوس روم پر غالب آیا اور اُس نے پاپ لقب پایا اور دین مسیحی کا رواج دیا۔ اُسکے بعد اہل یورپ [illegible] اپنا پیشوا کو [illegible] اور [illegible] کا ماننے لگے اور پوپ [illegible] نائب عیسیٰ بلکہ نائب خدا کل شاہان یورپ سے تسلیم کرایا [illegible] تمام

کہ جنکا ذکر حتی الامکان اس مختصر مین بطریق ایجاز
کیا جائیگا فتحمندانہ وارد ہوئے فارسی تواریخ سے معلوم
ہوتا ہے۔ کہ اول ہوشنگ سیامک کا بیٹا کیومرث
کا پوتا دوسرا بادشاہ وسط ایشیا کا ہندوستان پر حملہ
آور ہوا اور بغیر فتح وفیروزی واپس گیا۔ پھر ضحاک
بادشاہ عربی نژاد وسط ایشیا کو فتح کر چند بار ہند مین
آیا چنانچہ **اسدی** مورخ اپنی تاریخ مین لکھتا
ہے۔ **نظم**

ہمان سال ضحاک کشورستان
ز بابل بیامد بکابلستان
بہ ہندوستان خواست بردن سپاہ
گرفتی بدان بوم ہر چند گاہ

گرشاسپ نامہ مین مرقوم ہے کہ شاہ گرشاسپ ابن
اترط ہندوستان مین فتحمندانہ آیا۔ سام وزیریان
کے قبضہ مین پنجاب مدتون رہا۔ کہتے ہین کہ افراسیاب
شاہ توران ہند مین آیا اور راجہ **شنگل** کو ترہت
تک ہزیمت دیکر راجہ مذکور کو ہمراہ لیکر گنگ دژ کو جو
مابین خطا و ختن ہے روانہ ہوا۔ اسفندیار روئین تن
پسر گشتاسپ بن لہراسپ اپنے باپ کے فرمان کے
بموجب زردشت کے دین کی اشاعت کیواسطے
ہندوستان پر فوج لایا اور آتش پرستی کا مذہب

سلاطین پوپ کو خدا کا نائب زمین
مین اپنی خوش عقیدگی سے تسلیم
کرتے رہے۔ اور نذر بھینٹ دیتے
رہے۔ اور بغیر سند پوپ کے یورپ
مین کوئی بادشاہ نہین ہو سکتا تھا
اور جو بادشاہ یورپ کا پوپ سے
سرتابی کرتا تھا اُسکو رعایا اُسکے ملک
کی تخت سے معزول کر دیتی تھی
اور اہل یورپ کا یہہ بھی عقیدہ تھا
کہ پوپ جس شخص سے راضی نہوگا
وہ ضرور معذب ہوگا۔ اور جام
جم اور تاریخ اسکاٹ مین مرقوم ہے
کہ جو بادشاہ یورپ کے کسی حصہ ملک کا
قریب الموت ہوتا تھا تو ایک صوبہ
اپنے ملک کا پوپ کو نذر کرتا تھا تاکہ
پوپ اُسکو بہشت عطا فرمائے اور
مال نذر بہشت کا مول ہوجائے اور
اسطرح عذاب آخرت سے نجات پائے
اور دیگر تواریخ مین منقول ہے کہ
پاپ بادشاہون کے ہاتھ ملک کے
صوبے لیکر بہشت فروخت کرتا تھا

(رسوم ہذا کچھ کمی سے اب بھی جاری ہین) بازارین شراب
بے تکلف بکتی تھی - اور کسبیان بر ملا اپنا پیشہ جاری رکھتی
تھین۔

منوسمرت مین یون اقسام لڑکون کے مرقوم ہین ایک
وہ جو شوہر کے پردیس رہنے پر عورت کسی غیر مرد سے
پیدا کرے دوسرا وہ جو بیاہ سے پہلے کواری نے پیٹ
رکھوا لیا تیسرا وہ جو بیاہ ہونے سے پہلے ایسے آدمی سے
ہو گیا ہو جسکے ساتھ اُسکا بیاہ کیا جائے - چوتھا وہ جو
بیوہ عورت سے پیدا ہو - پانچوان وہ جو ایک شوہر چھوڑکر
دوسرے سے پیدا ہوا ہو چھٹا وہ جو شودری سے پیدا
ہو جائے - اسیطرح اور بہت طریق کے فرزند ہین (یہہ
ست جگ کا حال ہے) اور منوسمرت سے معلوم ہوتا ہے
کہ اُس زمانہ مین سونا چاندی گویا نایاب تھا - اور کوڑیون
کا رواج تھا کیونکہ سخت جرمون کا جرمانہ استی کوڑی
لکھا ہے - اور استعمال حروف سے یہہ لوگ اسوقت
تک ناواقف تھے اس عہد مین ہند مین تین قسم کے آدمی
آباد تھے - ایک اصلی باشندے دوسرے بیرونی جدید
باشندے تیسرے قدیم وجدید کی اولاد مخلوط النسل ہنود
کا بیان ہے کہ اجودھیا مین پہلا راجہ اکشواکو ہوا مگر
اُسکا زمانہ اسقدر بتاتے ہین کہ میزان عقل مین برابر
نہین اوترتا - اور نہ اُس عہد کا کچھ آئین وقانون معلوم

مملکت یونان

عرب اور یورپ کے مورخ بیان کرتے
ہین کہ یونانی یافث بن نوحؑ کی اولاد
ہین اور قدیم تاریخ یونان سے معلوم ہوتا
ہے کہ زمانہ سلف مین وہان کی باشندے
حیوان منش تھے - غارون اور گنجان
درختون مین رہتے سہتے تھے اور درختون
کے پھل پھول اور نباتات کی جڑ بوٹی
اُنکی غذا تھی اور زراعت اور فن فلاحت
سے بالکل ناواقف تھے - قوم تھیقین کا
سردار فلاسغوس نام آکر اول بادشاہ
ہوا - اور اُس نے بلوط (سیتا سیپاری)
کی غذا لذیذ اور کواکب سبعہ (سورج
چاند عطارد زہرہ مشتری مریخ زحل)
کی پوجا پاٹ ایجاد کی پھر پیلسلی سیوم
قوم کا بادشاہ ہوا - اور اُس نے حشرات
اور حیوانات کے پوست کا لباس اختراع
کیا اور زراعت کا رواج دیا - اُسکے
بعد یونان بن عابر جو قحطان کا بھائی
تھا ایک بھیڑ لیکر اِس ملک پر قابض
ہو گیا - یونان کے بعد اُسکا بیٹا جریوس

ہوتا ہے۔ پُرانون سے اتنا معلوم ہوتا ہے کہ
اکشواکو سے رامچندر جی تک جو راجہ دسرتھ کے
بڑے بیٹے تھے چھپن راجہ ہوئے۔ اور ان دونون راجاؤن
کے درمیانی زمانہ کے راجاؤن کا سلسلہ وار حال مفقود
ہے۔ بالمیک منی نے رامائن کی چوبیس ہزار
اشعار مین جسکی تصنیف کا زمانہ قبل سنہ ع قریب اکہزار
برس ہے۔ اول سورج بنسی راجہ رامچندر جی کے
لڑکپن اور شادی کا حال اور پھر انکی سوتیلی مان کی
سازش سے چودہ برس جنگل کا قیام اور جنگل سے
انکی رانی سیتا جی کو اُنکے پرانے طالب لنکا کے
راجہ راون کا جبرًا پکڑ کر لنکا کو لیجانا اور پھر غمزدہ
شوہر کا بندرا اور ریچھ کی مدد سے راون کو شکست
دیکر اپنی محبوبہ سیتا کو رہا کرنا اور بعد تمام ہونے مدت
جلاوطنی کے رامچندر جی کا مع سیتا جی کے
اجودھیا مین واپس آنا اور عرصہ تک راج کرنا اور
گھوڑے کی قربانی ہندو اپنے فرمان روا ہونے کے ثبوت
مین کرنا اور سخت قحط اور ایک تیلی یا دھوبی کے طعن دینے
کے سبب سے رامچندر جی کے جی مین سیتا جی کی عصمت
کی نسبت ایام اسیری مین شک گذرنا اور اس مظنون
پر اپنی باوفا بیوی کو جلاوطنی کی سزا دینا اور اُس وفادار
کا حیران و سرگردان پھرنا لکھا ہے اور اوسی رامائن سے

حکمران ہوا۔ اور اُس نے اپنے باپ
کے نام سے ملک کو مشہور کیا اور بعد ہبوط
آدم کے [illegible] تک یونان کی اولاد
ملک یونان مین حکمران رہی سنہ [illegible] مین
سکراپ قبطی قوم کا مصری یونان مین
مین آیا اور اُس نے لکھنا پڑھنا اور
دیگر فنون کو یونان مین سکھلایا چنانچہ
اسکا اور پھر کور ہوا اور جو واقعہ اُسکے
بیٹے کے زوجہ کے ساتھ ہوا وہ بھی
آگے مسطور ہوگا۔

اور سوائے کواکب سبعہ کے یونانی بیشمار
بتون کی پوجا کرتے تھے اور سب سے
بڑا معبود اُنکا جیوپیٹر تھا۔ اور اُسکا دربار
پہاڑ اولمپس پر جانتے تھے اور جب بادل
گرجتا اور بجلی کوندتی تو اُنکا اعتقاد تھا
کہ جیوپیٹر غصہ مین ہے اور اپنی آگ کے
شعلہ ہر طرف پھینکتا ہے اور یہ عقیدہ
حضرت عیسیٰ کے بعد تک رہا جب
پولس مسیح کا شاگرد یونان مین گیا
اور دین مسیح کا رواج دیا لیکن چند روز
بعد تثلیث (باپ بیٹا روح قدس) کو خدا جانا

چھال اُس زمانہ کا معلوم ہوتا ہے دیکھو باجر و بہ مختصر
کے چند بیویان تھین اور وہ عورت کے کہنے مین تھے
وسی کی خاطر راجہ چندر جی کو جلا وطن کیا۔ ملک
جنگل اور درندون سے معمور تھا لیکن اجودھیا
آباد تھی اور اُسکی سڑکون پر چھڑکاؤ ہوتا تھا مگر
اسکے باہر ایسا جنگل تھا کہ اسمین راجہ بسر ہتھہ ہاتھی
کا شکار کھیلتے تھے۔ رتھ کی سواری تھی نشست اور
کسبیان ہر طرف موجود تھین مردونکا نیندین بالا بازو پر
بازو بند گلے مین مالا پہنتے تھے راجہ جنک نے
سیتا جی کے جہیز مین ریشمی کپڑے دیئے (تواریخ
الصین زبان عربی اور تاریخ چین زبان فارسی
اور تاریخ چین زبان اردو اور تاریخ چین زبان
انگریزی مصنفہ ایکسوس مین مرقوم ہے کہ ریشم کی
ایجاد اول چین مین ہوئی حضرت عیسےٰ علیہ السلام
سے دو ہزار چھ سو چھتیس برس پہلے اور ہند کی
تاریخ ایجاد ریشم کی ہند مین شہادت نہین دیتی دوم
ریشم کی کمی پیداوار ہند مین اس بات کو ظاہر کرتی
ہے کہ ریشم ہند کی ایجاد نہین ہے۔ سوم سنسکرت
مین ریشمی کپڑے کا نام چینا نگ شکم لکھا ہے جسکے
اول جزو سے معلوم ہوتا ہے کہ اول ریشمی کپڑا
ہند مین چین سے آیا۔ چہارم ریشم کے کیڑون

کے دام مین پھنسکر مشرک سے مشرک
ہوگئے ۱۴۵۳ع کے بعد مسلمان تم
یونان پر حکمران ہوئے اور توحید نے
اپنے نورانی چہرہ سے تثلیث کی تاریکی
کو روشن کیا مگر ۱۸۲۹ع سے دولت
عثمانی نے اُسکو بصوابدید انگلینڈ
وغیرہ گونہ آزادی مرحمت فرمائی۔

سلطنت ڈنمارک

ڈنمارک مین اول بادشاہی کا دعویٰ اوڈن
نے کیا اور وہ زرلنڈ کا تھا حضرت
عیسےٰ سے ایکسو اڑتیس برس قبل
ہوا ہے۔ اس سے پہلے ڈنمارک
جنگلون مین گروہ گروہ ہوکر بسر کرتے
تھے اور کچھ اپنے امیرون کی ماتحتی
مین رہتے تھے۔ اور دین سے
سے بے بہرہ تھے اور کوئی عبادت
انکو پسند نہین تھی بلکہ عبادت کو حقیر
و خوار جانتے تھے لیکن اُنکے بڑے
عابدون کی یہ عبادت تھی کہ کنجان
درخت بوتے تھے اور اون مین خود پسند

اور انکی خوراک کے واسطے ہند کی آب وہوا چین کے
مانند مناسب نہیں ہے اسواسطے ریشم کے کیڑے جہان
کہین اب ہندوستان مین ہین تعجب انگیز نظرون سے
دیکھے جاتے ہین - اور جونئی شکل کا ایک ریشمی کیڑا ہند
کے کسی حصہ مین کمیابی کے ساتھ پایا جاتا ہے جسکا
ریشم نہایت خراب اور سخت ہوتا ہے بلکہ درحقیقت ریشم
کے دایرہ سے اہل بصیرت کی نظر سے خارج ہے اُسکو
ایک صدی پہلے کوئی بھی نہین جانتا تھا اسی سنہ ۱۸۹۰ع مین
اُس سے فائدہ اوٹھایا گیا ہے - پس تحقیق مذکورہ بالا
سے واضح ہوتا ہے کہ رامچندر جی کا زمانہ چار ہزار برس
کے لگ بھگ ہے) اور پشمینے اور مرگ چھالے بھی دیے گئے
ہین بھرت کی دعوت مین ہرن بھیڑ جنگلی سور
اور تیتر اور مور کا گوشت اور چند قسم کی شرابین تھین
گنگا کی منت مین سیتا جی نے ہزار گھڑے شراب
چڑھانا مانا تھا گویا اس زمانہ مین شراب وکباب ہی
تحفہ تھا علم وہنر کی ہر شخص کو ممانعت تھی رامچندر جی
بسوامتر کے شاگرد تھے (اگر رامچندر جی حاملہ
سیتا کو جنگل مین نہ نکال دیتے اور دھوکے سے
بالی کو نہ قتل کر ڈالتے اور خودکشی نکرتے تو ہند کی
تاریخ مین اپنا نظیر آپ ہوتے) بالمیک کی رامائن مین
مرقوم ہے کہ جب رامچندر جی کے پاس جم راج (ملک الموت)

آداب جیسے کہ جانتے تھے اپنی اپنی
طبیعت کے موافق بجا لاتے تھے - اور
درود (بھاٹ) جو جنگ پر آمادہ کرتے
تھے اور ترغیب تحریص دیتے تھے انکو
بڑا جانتے تھے اور بہوتی تعظیم وتکریم
کرتے تھے اور انکا بڑا کام مخلوق خدا
کی خونریزی اور لوٹ کھسوٹ تھا -

ممالک سوئٹزرلنڈ

یہہ ملک سابق مین ضمیمہ فرانس کا تھا اور
جولیس سیزر کے زمانہ سے لین پی تین
کے عہد تک رومیون کے ماتحت رہا سنہ ۴۰۶ع
مین اس ملک کو اہل برگندی نے فتح
کر لیا اور سنہ ۱۰۳۲ع مین اہل جرمن کے قبضہ
مین آیا - جرمن والیون نے اُنپر سخت
ظلم وستم کیے منجملہ اُنکے ایک یہہ تھا کہ
بادشاہ گیسلر نے بازار مین لکڑی
نصب کرا کے اپنی ٹوپی اُسپر معلق کرا دی
اور یہہ حکم دیا کہ اُسکی تعظیم وتکریم شاہانہ
کیجائے - اور خفیہ مخبر مقرر کر دیے کہ جو
ادائے تعظیم مین درگذر کرے اُسکی
اطلاع دو پھر نہ تعظیم کرنے والون کو

کتے کی شکل مین آیا تو اُس کے واسطے تخلیہ کیا اور
لچھمن اپنے بہائی کو پہرے پر کھڑا کرکے کہا کہ اگر کوئی
اس مکان مین آئیگا تو تمہاری سزا موت ہے۔ دُرباسا
رشی لچھمن جی سے نہین رکا اور سخت وسست کہکہ
مکان مین چلا گیا۔ رامچندر جی لچھمن پر بہت خفا ہوئے
اور بجاے موت کے فرمایا کہ اپنا منھہ مت دکھاؤ۔
لچھمن جی یہہ سنکر دریاے سرجو (گھاگرا) مین ڈوب مرے
اور بعدہ رام چندر جی نے خودکشی کی یعنی دریاے مذکور
مین جا ڈوبے اور اُنکے بعد اس موت کو نیک جانکر اور
بہتر مانکر سیکڑون اور ہزارون مرد
اور عورات متمناے سرگ (بہشت) غرق دریا
ہوئے۔ بیاس[1] جی نے مہابھارت مین منجملہ ایک لاکھہ
دس ہزار اشعار چوتھائی حصے مین چندربنسی خاندان
کے دو چچازاد بہائیون کے جنگ کا حال لکھا ہے جو بدولت
قطعہ زمین کے کورچھتر کے میدان مین تھانیسر کے مقام
پر اوتیس روز ہوئے تھے اور سو کورون معہ لشکر کے
قتل ہوے اور پانڈون کا لشکر بھی بہت تہ تیغ
ہوا اس جنگ مین پانچ پانڈے اور کرشن جی اور چار شخص
اور بچے مہابھارت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ جنگ

[1] تاریخ کملی کے ترجمہ اور مفتاح التواریخ مین مسطور ہے کہ فریدالدین
مرودکی کے اشعار کی تعداد دس لاکھہ تین سو بیس بیت تک پہونچی ہے۔

وہ سزائین دیجاتی تھین جنکی برداشت
قوت بشری سے باہر تھی۔ ایکبار
ولیم ٹیل تیرانداز کو اس تعظیم کرا دو اگر
باعث گریس لر نے قتل کا حکم دیا۔
ارکان دولت نے اُسکی سفارش کی
گریس لر نے اس شرط پر اُسکو رہائی
دینا قبول کیا کہ وہ اپنے لڑکے کے
سر پر سیب رکھکر تیر سے نشانہ کرے
اگر کامیاب ہوگا تو خلاصی پائیگا ورنہ
قتل کیا جائیگا ولیم ٹیل نے ایسا ہی
کیا اور کامیاب ہوا لیکن اُسوقت
اُسکے ہاتھہ مین دوسرا تیر اور تھا
گریس لر نے ولیم ٹیل سے دریافت
کیا کہ دوسرا تیر کسواسطے لیا تھا۔
ولیم ٹیل نے دلیرانہ جواب دیا کہ اگر
میرا لڑکا مرجاتا تو دوسرے تیر سے
اُس بیگناہ کے خون کا تجھسے عوض
لیتا گریس لر نے غضبناک ہوکر ولیم ٹیل
کو جیل کیطرف قید کو روانہ کیا۔ ولیم ٹیل
محافظون سے رہا ہوکر کوہ الپس مین
مستور ہوگیا اور چند روز کی قید جھوٹ تھی

عظیم خانہ جنگی تہی نہ کسی ظالم بادشاہ کے معزول کرنے کے لیئے تہی اور نہ بیرونی غنیم کے مدافعت کیواسطے بلکہ اس جنگ کا سبب باہمی حسد تہا اول کوروں نے اپنے باپ کو مجبور کرکے چچیرے بہائی پانچ پانڈوں کو جلاوطن کیا پہر موقع پاکر جنگل مین پانڈو کی جہونپڑی مین دہوکے سے آگ لگادی لیکن وہ بچ گئے ارجن نے سوئمبر مین **دروپدی** کو حاصل کیا اور وہ پانچون بہائیون کی بیوی ہوی (اب بہی یہہ ہند کی بعض قومون مین جاری ہے کہ ایک عورت سب بہائیون کے خرچ مین رہتی ہے) پہر کوروں کے باپ **دہرت راشٹر** نے اپنے بہتیجون پانڈوں کو جمنا کے کنارے وہ زمین دی جہان اب دہلی ہے وہان پانڈو نے اندر پرست بسایا اور جگ کیا **دریودہن** کوروں کا بڑا بہائی بہت چڑا اور **یدہشٹر** پانڈوں کے بڑے بہائی کو جوئے پر آمادہ کرکے معہ ملک اور بہائیون اور انکی رانی دروپدی کے جیت لیا بموجب حکم **دہرت راشٹر** کے بارہ[۱۲] برس پانڈوں نے معہ دروپدی جنگل مین کاٹے تیرہوین برس اس جنگ کا آغاز ہوا جسکا نتیجہ اوپر مذکور ہے اس جنگ مین **بہیم** نے **دوشاسن** اپنے چچازاد بہائی کا سر کاٹ ایک چلو خون پی لیا اور ٹہٹھا مار کر بولا کہ ایسا شیرین شربت کبہی نہین پیا جب **گاندہاری**

کریس نے[۱] کو قتل کیا اور یہہ فساد چہتالیس برس تک ملک مین جاری رہا۔ القصہ ۱۸۲۹ع کے عہدنامہ استنبولیہ مین آزادی انکی تسلیم کی گئی اور اُس روز سے وہ سلطنت جمہوری ہوگئی دین مسیح کے پہلے اس ملک کے لوگ بت پرست تہے اور اب صلیب پرست اور تثلیث کے شرک مین مبتلا ہین۔

سلطنت فرانس[۱]

اُسکے باشندے کومر (یافث بن نوح) کی اولاد ہین۔ یہہ لوگ جولیس سیزر کے عہد سے پانسو برس تک رومیون کے ماتحت رہے اور رومی فرانس کو پہلے گال کہتے تہے پہر ۴۸۶ع مین اوسیر فرامند بادشاہ مسلط ہوا اسلیئے اُسکا

سلہ کوہ ہمالیہ کے سلسلہ مین۔

سلہ فرانس کے جنوبی حصہ کو جو اندلس کی حدود سے ملا ہوا ہے اسکو اہل عرب کے اہل اسلام نے بہت سا فتح کرلیا تہا جسکا زمانہ وہی ہے کہ اندلس مین انکی عملداری تہی مدت تک اہل اسلام کی فرانس مین عملداری رہی تاریخ نفح الطیب عن غصن اندلس الرطیب مین مرقوم ہی کہ وہانکے حاکم ناربونہ (نربون) کی جسکا نام ابن ہبیرہ ہی تنخواہ ماہواری ایک ہزار دینار یعنی پانچ ہزار روپیہ تہی۔ اور اسیطرح تاریخ فتوحات اسلامیہ میں ہی۔

اسکی چچی نے اُسے لعنت دیکر کہا کہ ارے تو میرے بیٹے کا لہو پی گیا تو بولا کہ نہیں چچی صاحب بیٹے ذرا سا منھہ سے لگا لیا تھا دریودھن زخمی جب خاک و خون مین زمین پر غلطان تھا بھیم نے اُسکے سر پر لاتین ماری تھین

طرز معاشرت - ہتھیار اور سامان جنگ مہا بھارت کے عہد مین وہی تھے جو راماین کے زمانہ مین تھے سانپ اور بچھو اور گرم تیل کے گھڑے برجون پر بجائے توپون کے ہوتے تھے - ملک کی آبادی ترقی پر تھی اصلی باشندے یعنی ان آریا کچھہ غلام تھے کچھہ غلامون سے بدتر آریا ان آریون کو ذلیل و خوار جانتے تھے اور ان سے ہمیشہ بیگار لیتے تھے اور انکی عورتون کو اپنے کام مین لاتے تھے اور وہ پڑھنے کا ارادہ کرتے تو اُنکے حلق مین کھولتا تیل ڈالا جاتا ان کا مال کیا وہ خود مال آریون کا تھے - مردہ شوہر کے ساتھہ زندہ عورت جلائی جاتی تھی دروپدی کو کیچک کی لاش کے ساتھہ جلانے کو لیئے جاتے تھے اگر بھاگتی تھی تو تلوار سے مارتے تھے ایک راجہ کی ہزار ہا رانیان ہوتی تھین - کرشن جی نے جب بھیل کے تیر کے صدمہ سے انتقال کیا تو بہت انکی عورتون کو بھیل لوٹ لیگئے کچھہ جل مرین باقی تتر بتر

تمام فرانس ہو گیا چنانچہ تاریخ فرانس مین مرقوم ہے - پھر شہزادہ چارلس نے ۸۰۰ء مین شمالی جرمن کو فتح کیا اور مذہب عیسوی کا رواج دیا گویا اس تاریخ سے اس ملک مین تہذیب کا بیج بویا گیا چارلمین روم کے تخت و تاج کیواسطے بھی منتخب ہوا - اور دیگر ممالک کو اُسنے فتح کیا لیکن مرتے وقت اپنی سلطنت کو اپنی اولاد پر تقسیم کر گیا یہہ اندرونی تقسیم بیرونی فتنہ اور ظاہری نزاع کا باعث ہوئی پس اُسکے ممالک مفتوحہ غیر مفتوحہ ہو گئے اور غیرون کے ہاتھہ مین چلے گئے - اور بعد مدت کے وہ سلطنت جمہوری ہو گئی اور ۱۸۰۰ء مین نپولین بونا پارٹ نے روس اور آسٹریہ کو شکست دی اور اس جنگ مین چالیس ہزار بندگان خدا کی جان ناحق ہلاک ہوئے ۱۸۰۶ء مین بونا پارٹ نے لشکر پروشیہ کو ہزیمت دی اور اُس لڑائی مین پروشیہ کے تیس ہزار سپاہی قتل ہوئے اور دو ... نپولین

ہو گئین[1] شاکیہ منی گوتم بدھ جسکا انتقال ۵۴۳ برس پیشتر سنہ ع سے ۸۰ سال کی عمر مین ہوا اسکے نئے مذہب کی تعلیم نے جو بید کے برخلاف تھی ایک نیا نقشہ جمایا۔

[1] راجہ شیو پرشاد لکھتے ہین کہ دواپر جگ مین جو دھرم ہوا وہ ابھی کچھ تو دیکھو بیاس جی کا باپ پراشر ایسے رکھے کا ایک مچھوی کی عورت کو رکھنا بیاس کا دہرتر کی بیوہ رانی اور لونڈی سے لڑکے پیدا کرنا بلرام اور بھیم کا شراب سے مست ہونا دراشٹ کے عین دربار مین اسکے سالے کیچک کا دروپدی کو جھونا پکڑ کر لات مارنا اور یہہ دیکھکر دراشٹ کا خاموش رہجانا خود دھرم راج مہاراج یدہشٹر کا جوے مین اپنی عورت ہار دینا اور دریودھن کا راج دربار مین اپنی بہاوج دروپدی کو بلا کر زانو پر بیٹھنے کو کہنا اور پھر اُسکے بہائی دشاسن کا دروپدی کو جھونٹا پکڑ کر گھسیٹنا اور اُسکا کپڑا اوتارنا کرشن کا جراسندھ کو فریب سے مار ڈالنا یدہشٹر کا جھوٹ بولکر اپنے گرو دروناچارج کی جان لینا اور یدہشٹر کا اپنے سولہ برس کے بھتیجے ابھمنیو کو چکر بیوہ مین بھیجکر قتل کروانا اور پھر شرم کے مارے ارجن سے اپنے اس حکم کو چھپانا یا ارجن سے یہہ کہنا کہ تو کرن سے ڈر کر بھاگ گیا اپنے ہتھیار اوتار دے اور اسی بات پر یدہشٹر کے قتل کو ارجن کا تلوار کھینچنا۔ بھیم کا دریودھن کو جنگ گرز کی رسم کے برخلاف زانو سے نیچے چوٹ مارنا کلجگ مین بھی خراب سمجھا جاویگا۔ بیاہ کا تو کچھ ٹھکانا نہین تھا تین بہن ایک آدمی ہی اور پانچ بہائی ایک عورت سے بیاہ کر سکتے تھے۔ علاوہ اسکے منو جی کی عورتین تو گویا اپنی ہی بیاہتا تھین منوجی دھرم شاستر مین بیاہ کی یہہ بھی ایک قسم لکھتے ہین کہ ڈاکوون کیطرح گھروالون کو مار باندھکر روتی اور چلاتی ہوئی عورت کو لے بھاگے۔ (از تاریخ آئینہ نما)

چھنگئین پھر سنہ ۱۸۱۳ء مین دو لاکھ چار ہزار سپاہ سے اسٹریہ و روسیہ و پروشیہ نے بوناپارٹ کی ایک لاکھ ساٹھ ہزار سپاہ سے مقابلہ کیا اور لشکر فرانس مغلوب ہوا۔ اسی ہزار طرفین کی جانین تلف ہوئین۔

ممالک جرمن

جرمن کی قدیم تاریخ مثل ہند اور برہما اور چین اور دیگر ممالک یورپ وغیرہ کے ایک افسانہ معلوم ہوتی ہے لیکن یہہ امر تحقیق ثابت ہے کہ ممالک جرمن کو آباد ہوے بہت تھوڑا زمانہ ہوا۔ اول اول اہل جرمن اہل روم کے ماتحت رہے اور جب رومیون سے لڑ مر کر خلاصی پائی تو ایک مدت تک جہالت کی حالت مین سرگردان رہے۔ پھر سنہ ۴۸۶ء مین اہل فرانس جرمن مین داخل ہوے اور غالب آگئے سنہ ۸۰۰ء کے بعد تک جرمن کا حال سابق بدستور رہا۔ آغاز سنہ ۸۰۰ء مین چارلس جرمن پر مسلط ہوا۔ اور اُسنے جدید بادشاہی قایم کی لیکن اُسمین تہذیب و شایستگی ندارد تھی سنہ ۸۴۳ء مین بادشاہ

اسکے زمانہ مین صوبہ بنگالہ مین وشالی کی رانی ہوا تھی بیاہ کا دستور نہین تھا عورت خود مختار تھی گویا تریا راج تھا اس رانی نے بدھ سے دھرم کا کلمہ سنا اور مرید ہوگئی۔ برہمنون کی غلامی سے عوام وخواص کو آزادی دی اور علم وہنر جواب تک محدود تھا اسکو غیر محدود کر دیا۔ جب اسنے تمام مین تعلیم عام کر دی اور کہا کہ نجات خیالی معبودون کی پوجا پاٹ سے نہین ہوتی بلکہ اپنے اعمال پر موقوف ہے اور برہمن درمیان خدا اور انسان کے شفیع نہین ہین تو برہمن اسکے دشمن جانی وایمانی بنگئے شاکمنی گوتم (بدھ) کے مذہب نے برہمنون کے مت کو مدتون مغلوب رکھا اور ۵۰۰ برس قبل سے سنہ ۱۰۰۰ع تک دونون دین باہم غالب ومغلوب ساتھ ساتھ جاری رہے۔

سکندر اعظم شاہ یونان **فیلقوس** کے بیٹے نے ۳۲۷ برس قبل سنہ ع کے ہند پر اس غرض سے فوج کشی کی کہ جو خراج ہند سے دارا شاہ ایران کے حضور مین جاتا تھا راجہ فور نے اسکے دینے مین سرتابی کی تھی اسلیے سکندر نے فوراً ہند مین داخل ہو کر جہلم کے کنارے راجہ فور (پورس) کو شکست دی مگر اطاعت قبول کرنے پر **فور** کو تاج بخشی کر کے سندھ واپس گیا تاتاری قوم ستھین جو ہند پر ایک مدت سے حملہ آور تھی اسکا

بہمیہ نے جرمن کی شاہنشاہی قایم کی اور وہ سنہ ۱۸۰۶ع تک قایم رہی نپولین بوناپارٹ نے اس شاہنشاہی کو برباد کر دیا۔ اور مذہبی جھگڑے اسمین سنہ ۱۶۴۸ع تک جاری وساری رہے قبل اختیار کرنے مذہب مسیحی کے انکا کوئی مذہب نہین تھا اور اب وہان صلیب پرستی اور تثلیث کا دور دورہ ہے اسے خدا تو اپنی توحید کا وہان بول بالا کر۔

سلطنت سویڈن وناروے

اہل سویڈن کی تاریخ نہایت مجہول ہے اگرچہ ان کی اور اس ملک کی تاریخ سے آثار معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسے سے ستر برس پہلے اوڈن نام کہ اصلی نام اسکا سیگم ہے جب وہ اسکندریہ پر مسلط ہوا تو اسنے سویڈن مین سلطنت کی بنا قایم کی لیکن اہل سویڈن کا کوئی مذہب نہین تھا اور آپس کی خونریزی اور لوٹ مار مین برابر مشغول رہتے تھے۔ یہان تک کہ سنہ ۱۵۲۳ع مین گستاوس (گسٹاوس) بادشاہ تخت نشین ہوا

پہلا راجہ چندر گپت ہوا جو نایین کے شکم سے پیدا ہوا تھا اس زمانہ کے راجہ شراب مین متوالے اور کسبیون کے جھنڈ کے جھرمٹ مین بیٹھے رہتے تھے چنانچہ رومی سیاح کونتس کرٹیس بیان کرتا ہے کہ ہندی بڑے شراب خوار ہین راجہ کے ہمراہ سفر مین کسبیون کے جھنڈ کے جھنڈ رہتے ہین اور جب راجہ متوال ہوجاتا ہے تو یہی کسبیان مہاراج کو اوٹھا کر پلنگ پر لیجاتی ہین۔ اسی چندر گپت کا پوتا **اشوک** اپنے ننانوے بھائیون کو قتل کرکے راجا ہوا۔ آغاز مین وید کا پیرو رہا اور پھر بدھ مت کا پیشوا ہوا۔ جان کشی کی رسم جگ سے دور کی سڑک پر درخت لگوائے **اشوک** ہندوستان کا مہاراج تھا اُسنے بدھ کے دین کو بہت رونق دی تھی اشوک کی ایک منظور نظر رانی **تشیہ رکشتا** نام اپنے بیٹے **کنال** پر عاشق ہوگئی اور اوس سے آشنائی چاہی **کنال** نے اعراض کیا جب **کنال ٹکشلا** کو گیا تو رانی نے راجہ کی مہر ہر وانے پر کر فوج کے نام روانہ کیا کہ **کنال** کو اندھا کردو۔ جب یہہ راز اشوک پر ظاہر ہوا اشوک نے رانی کو زندہ جلا دیا اشوک نے ۲۲۲ قبل سنہ عیسوی کے انتقال کیا۔

باب اول
ہندوستان مین منجملہ ہنود کی سلطنتونکا زمانہ

جب اُس ملک مین امن نے منھ دکھایا

مملکت اسٹریہ

مملکت اسٹریہ

اسٹریہ کو رومی گال بلجیک کہتے تھے اور ۱۸۰۴ء مین اسکو اسٹریہ کا خطاب دیا گیا۔ باقی اُسکے حالات جرمن کی مانند ہین اور وہان کے قدیم باشندون کے باپ دادا گم نام ہین پھر عوام کالانعام کس شمار و قطار مین ہین چارلس پنجم نے اُسکی بادشاہی کو استحکام دیا۔

سلطنت نیدرلینڈ یعنی ہالنڈ و بلجیم

سلطنت نیدرلینڈ یعنی ہالنڈ و بلجیم

یہہ ملک رومیون کے زمانہ مین گال کا ایک حصہ شمار کیا جاتا تھا اور اُسکے باشندون کے حالات جرمنی باشندون کے قریب ہین

سلطنت پروشیہ

سلطنت پروشیہ

پروشیہ کی تاریخ سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہہ ملک دوسرے ملک کی بادشاہون کے قبضے و تصرف مین رہا ہے لیکن ۱۷۰۱ء مین فریڈریک بادشاہی لقب سے ملقب ہوا۔ اور فریڈریک دوم کے

از سنہ ۵۷ قبل مسیح تا سنہ ۱۲ء کل ۶۹ سال

راجہ بکرم ملقب بکرماجیت شکاری گند ھرب سین جو اپنے باپ اندر کی محبوبہ پر عاشق ہونے کی گستاخی مین گدھے کی صورت بنا (وسکا بیٹا تھا (فسانہ معلوم ہوتا ہے) سنہ ۵۷ء سے ۵۷ برس قبل اجین مین جو ملک مالوہ مین واقع ہے مشہور شیو پرست راجہ ہوا ہے۔ اُسنے دہلی کو فتح کر کے کشمیر تک اپنا عمل قایم کیا۔ انہین فتوحات کی یادگار مین ہندوستان مین طریقہ تاریخ شماری کا مقرر ہوا جسکا نام سمت ہے۔ وہ سنہ مسیحی سے ۵۷ برس قبل شروع ہوا ہے اگرچہ اس لقب کے اور بھی راجہ ہند مین گذرے ہین لیکن یہہ سب سے زیادہ نامور ہے بکرم نے ستھین کو ملک سے نکالنے مین بعد خون ریزی بے شمار کے ناموری حاصل کی

ملک پورتگال

عہد مین پروشیہ مین ترقی و تہذیب ہوئی

ملک پورتگال

اس ملک کی بنیاد بادشاہت ہنری برگندی نے قایم کی اُس سے پہلے اندلس کے ماتحت تھا (جب کہ اندلس عرب کے مسلمانون کے زیر حکومت تھا تو پورتگال اُسکا ایک صوبہ تھا) پورتگالون نے سنہ سولہ سو اور سترہ سو عیسوی مین ترقی کا پایہ پایا تھا اور شاہ الیوکویرک کے عہد مین پورتگال نے کمال کو پہنچکر رو بزوال کیطرف رکھا۔ بقول شخصیکہ ہر کمال را زوال۔

مملکت روس

مملکت روس

روس کو پہلے مسکوی کہتے تھے۔ روس کی قدیم تاریخ سے ظاہر ہوتا ہے کہ روس مین غیر ممالک کے لوگ آکر آباد ہوئے ہین اور مدتون بے سر سے جنگلی بنکر رہے اور وحشیانہ بسر کرتے رہے۔ تزک تیموری اور ظفر نامہ مین مرقوم ہے کہ امیر تیمور نے اُسکا پاے تخت تک فتح کر اپنا ماتحت کر لیا تھا سنہ ۱۳۹۶ء مین باریک نامی نے جو اسکندری نوبیکا رہنے والا تھا

ا شہر ہور۔ ۲ دشمن ستہین۔ ۳ انکا راجہ کنشک تھا اسکی راج دہلی کشمیر تھا اُسنے سنہ ۴۰ء مین بودھون کا جو تھا جلسہ منعقد کیا تھا ستہین ہند مین بے شمار تھے انکے دو فرقے تھے ایک گیتی دوسرا داہی۔ بعض اہل فضل کی رائے ہے کہ جاٹ کی قوم قدیم قوم گیتی کی اولاد سے ہے اور داہی کی قوم داہی کی نسل سے ہی اور بعض فضلا کی یہہ رائے ہے کہ ستہین کی نسل سے کچھہ فرقہ راجپوتون کے ہین۔ تحمد ستہین ہند مین تاتار سے آئے تھے راج ترنگنی مین جو کہلا نا پنڈت کی تصنیف ہے مرقوم ہے کہ کشمیر مین تین راجہ ترشک (ترک) ہوئے اور تاریخ لنکا مین مسطور ہے کہ انکا نام ہشک جشک اور کنشک تھا۔

اور بدھ

اور بدھ مذہب کی مت کو بڑا صدمہ پہونچایا جو کہ ہند کی عام
تہذیب و تعلیم کا منبع تھا اور برہمنون نے زور پاکر پھر علم
برہمنون اور چھتریون مین محدود کردیا۔ اسی راجہ نے پنڈتون
کا نورتن بنایا کالیداس سب کا سردار تھا۔ شکنتلا کی عمدہ
ناٹک کی تصنیف بھی نورتنون مین سے ایک کی طرف منسوب ہے
راجہ بکرم کے ہی عہد مین تاتاری قومون شک[1] و ہن[2]
و جاٹ وغیرہ نے ہند پر بڑے زور شور سے حملے کئے لیکن ناکامیاب
رہے۔ تگمیسن مسیحی سے قریب چھبیس برس قبل سندھ
سے مالوہ تک تاتاری قومون کا راج ہوگیا ہیروڈوٹس
قدیم مورخ یونانی اپنی تاریخ مین لکھتا ہے کہ قوم شک
اپنے تئین ایسی عورت کی نسل سے بتاتے ہین کہ جسکا نیچے
کا حصہ سانپ کا تھا۔ (اور یہہ لوگ ناگ کو بھی پوجتے تھے)
شاید یہی لوگ ہند کی ناگ بنسیون کی اصل ہون چنانچہ
راجگدھ اور سرگجا کے ناگ بنسی راجا ابتک اپنی سرحدون مین

بادشاہت کی بنیاد کو استحکام دیا اور سنہ ۱۶۵۸ع
تک اُسکا حال خراب رہا لیکن سنہ ۱۶۸۲ع
مین جب پطر کبیر تخت نشین ہوا تو اُس نے
تبدیل لباس کرکے ممالک کی سیر کی اور
قوانین و رسوم مین غیر ملکون کی آگاہی
بہم پہونچائی اور وہ بادشاہ حرفت اور
صنعت کا ایسا شوقین تھا کہ خود ادنی
درجہ کے کاریگرون مین داخل ہوکر جہاز
سازی کے مکان مین جہاز بنانے کا
کام ولایت ہالنڈ اور انگلنڈ مین سیکھا اور
جب واپس آکر تخت پر بیٹھا تو اُس نے
ملک کی آبادی اور اہل ملک کے ہنر
سکھانے اور مہذب بنانے مین کوشش کی

سلطنت اسپانیہ (اسپین) یعنی اندلس

سلطنت اسپانیہ (اسپین) یعنی اندلس ۲

تاریخ نفح الطیب عن غصن اندلس الرطیب سے
ظاہر ہوتا ہے کہ اندلس کی تہذیب کا آغاز
سنہ ۹۱ ہجری سے ہوا جب کہ اہل عرب نے
محمد طارق کی سپہ سالاری مین اُسکو فتح
کیا۔ اور اہل عرب نے اندلس مین مدارس
قایم کئے پس اکثر اہل یورپ نے بلا واسطہ اور

[1] چین کی پوتھیون مین لکھا ہے کہ سنہ عیسوی سے ۱۶۰ برس پہلے دہارا اس
کے راجہ کی لڑکی گنا کر سور کی چیلی کالکا چاریہ کی بہن اجین کے گردبیل راجہ نے
لی تھی اسپر کالکا چاریہ دریا سندھ کے پار جاکر شکون کے راجہ کو اجین پر چڑھا لایا
اور اپنی بہن کو چھڑا لیا۔ غالباً لفظ شک سے شاکیہ نکلا اور شاکیہ منی بھی اسی قوم کا
ہوگا۔ راج پانے کے بعد یہہ چھتریون مین گنے گئے اور انکو یہہ وہی شاکیہ چھتری کہلاتا ہے۔
[2] سنہ ۵۰ مین قوم یورپ پر حملہ آور ہوئی اور فتح پاکر اپنے نام پر ہنگری آباد کی
اور اٹیلا نامی تاتاری نے شہر اٹلی کی بنیاد ڈالی (از تاریخ چین)

آگ کا نشان ہوا تے ہین (یہہ تاریخین آتش پرست بھی تھین کیونکہ انکے سکّہ جو ملین ہین اپر انکے معبود اردی تھرو (اگن دیو) کی صورت ہے اور اُسکے کندھون سے شعلۂ آتش نکل رہا ہے اور پھر بعد کے سکّون پر شیو کی تصویر ہے ترشول ہاتھ مین نندے بیل کے سہارے کھڑے سر پر آگ کا شعلہ بھڑکتا ہوا۔

آخر عمر مین شالباہن راجہ دکن سے محاربہ ہوا بکرماجیت قید ہوگیا شالباہن نے کہا جو آرزو ہو بخشون بکرم نے کہا میرے سال کا رواج رہے۔ شالباہن نے ویساہی کیا لیکن راجاولی اور راج ترنگنی مین مرقوم ہے کہ سمندپال جوگی نے راجہ کو خلع کا عمل سکھایا اور جب راجہ خلع سے کے ذریعہ سے خوبصورت جوان کے قالب مین گیا تو جوگی راجہ کے جسم مین آگیا اور بکرماجیت کو قتل کر سریر آرائے خلافت ہوا (اسکی فسانہ عجائب کی حکایت سے زیادہ وقعت نہین)۔

راجہ شالباہن سمٹ ۱۳۵

۱۳۵ء مین راجہ شالباہن قوم تشک کی نسل کا سو برس کے بعد ہندوستان مین جانب دکن قوم ستہین کی مخالفت پر آمادہ ہوا۔ اور اُسنے اپنے نام سے ۱۳۵ء مین ایک نیا سمت جاری کیا۔ اُسکو سمت شاکہ یا ستہین کہتے ہین۔ یہہ دو سمت جن سے ہندوستان مین تعلق ...

باواسطہ اون مدارس سے تعلیم پائی چنانچہ اُس زمانہ کی تواریخ اس امر کو ظاہر کرتی ہے کہ اُس عہد کے اہل یورپ اپنے تئین اہل عرب کی شاگردی مین داخل کرنے کو فخر کا باعث جانتے تھے۔

اور وہان پر اہل عرب کی حکومت سات پانچ برس رہی ۱۴۹۲ء مین فرڈیننڈ اول اہل عرب پر آپس کی نزاع کی بدولت غالب آیا ۱۸۰۸ء مین فرانس کا لشکر اُسپر غالب آیا۔ چارلس چہارم نے مجبورًا بادشاہت سے ہاتھ اوٹھایا۔ اور وہ قید ہوکر فرانس گیا اور بوناپارٹ کے ماتحت ہوگیا ۱۸۱۴ء مین پھر فرڈیننڈ بادشاہ ہوا۔

سلطنت روم قبضہ مین اہل اسلام (ترکی) کی یورپ مین

یہہ ولایت قبل ولادت عیسٰی کے اہل روم کے تصرف مین تھی اور اُسمین بت پرستی کی بدرسم جاری تھی ۳۲۳ء مین بعد بربادی پیرن ہلیوس کے کانس ٹین ٹین نے شہر قسطنطنیہ آباد کیا اور اُسکو پائے تخت قرار دیا پھر اُسپر یونانی مسلط ہوگئے ۱۴۵۳ء ...

تاریخ شماری ہوتی ہے ایک سنہ عیسوی سے ۵۷ برس قبل شروع ہوتا ہے اور دوسرا **شاکہ** سنہ ۷۸ء کے بعد شروع ہوتا ہے ہنوز مشہور ہین راجہ **شالباہن** کو برہمن لوگ ایک کمہار کا لڑکا بتاتے ہین اور ایک نئی داستان بناکر اسکا قوم شک سی ہونا چھپانا چاہتے ہین -

گپت راجہ - شاید یہہ آخری بدھ پرست چکروتی راجہ ہے اسکا سن جلوس محقق نہین معلوم ہوا - جیسے اور واقعات تاریخی ہنود کی عدم واقفیت فن تاریخ کی وجہ سے قبل زمانہ اہل اسلام کے نہین معلوم ہوتی - تعجب کی بات ہیکہ ابوریحان مورخ اور صاحب تاریخ استخری یعنی مورخ ادریسی اور ابوزید اور ابن بطوطہ سیاح عرب اور افریقی اور فاہیان اور ہاین شانگ بدھ کے زایر چینی اور ہمراہیان سکندر اعظم و یونانی سفیر مگاسِتھنیز اور مورخین جیسا طوس وغیرہ او طوس و طیسیاس و اہل فارس وغیرہ ہندوستان کا حال اپنے سفرنامون اور تاریخون مین زیب رقم فرمائین لیکن افسوس ہند کے گیانی اُنسے سبق تک نہ لین - الآخر گپت خاندان کے بادشاہ ملک اودھ اور شمالی ہند مین سنہ ۳۱۹ء سے سنہ ۴۷۰ء تک حکمران اور مخالف ستہین رہے - اور ساہ خاندان کے راجہ جو بمبئی کے شمال و مغرب مین سنہ ۶۰ء سے سنہ ۲۳۵ء تک اور ولبھی خاندان کے راجہ جو کچھ اور مالوہ و بمبئی کے شمال و مغرب مین سنہ ۴۸۰ء سے سنہ ۷۲۲ء تک (جنکو اہل عرب نے

عبداللہ ابن عباسؓ اور عبداللہ ابن زبیر اور ابوایوبؓ انصاری رضوان اللہ علیہم نے ممالک روم کو قسطنطنیہ تک فتح کیا - ابوایوبؓ انصاری کا مزار قسطنطنیہ کے زیر فصیل ہے اور سنہ ۵۲ھ مین محمد ابن مالک نے جزیرہ ازواد کو جو مجمع الجزایر مین سے ہے فتح کیا چنانچہ روضۃ الصفا وغیرہ مین مرقوم ہے اور تاریخ عثمانیہ کے فیروزنامہ مین ہے کہ سنہ ۱۴۴۴ء مین مرادخان ثانی نے شہر وارنا تک فتح کیا اور آٹھ روز کے اندر باسینیا کے ستر قلعون پر قبضہ کیا اور سرویہ اور باسینیا کے لوگون نے دین محمدی اپنی دلی رغبت سے قبول کیا اور سلطان محمد خان نے سنہ ۸۵۷ھ مین قسطنطنیہ کو فتح کیا اور سنہ ۸۸۲ھ مین سلطنت وینس کو فتح کیا سنہ ۹۳۲ھ مین سلطان سلیمان خان اول نے ملک ہنگری فتح کیا اور شاہ ہنگری شہر موہاج مین ہزیمت پاکر زخم کھاکر مرگیا اور پھر سلطان نے شہر او فن اُج ایسٹاہ جیانا

پایمال کیا) فرمانروا اور ستہین کے مخالفت پر قایم
سے اس زمانہ مین ہند کے باشندے تین طرح
کے تھے ایک اصلی ان آریہ دوم آریہ سوم مخلوط النسل
اور مذہب بھی اسیطرح مرکب ایک وید کے مسایل
سے دوسرے بدھ کے اصول سے تیسرے ان آریہ کی رسوم سے

طرز معاشرت عہد ہنود

لباس خاص - سر پر پگڑی کمر مین کمری (بنڈی) بجاے پیجامہ دہوتی امیرون کے گلے مین گنتہا کان مین کنڈل بازو پر بازوبند اور جوتی پیر مین - اور عام لباس ایک دھوتی اور چادر ہوتی تھی (جسطرح عام بنگالی آجکل بنگالے کے دیہات مین دیکھنے مین آتے ہین گویا یہ بنگالی اسوقت کا نمونہ ہین) عورت کا لباس فقط ساڑہی تھی کرتی وغیرہ ندارد -

خوراک - عام کھانا پیداوار زمین اور چھتریون کے لیئے کچھ شکار اور سوم لتا کی شراب -

تعلیم دینی خاص برہمنون کے لیئے اور دنیاوی چھتریون کے واسطے باقی سب محروم - شودر اگر پڑھنا چاہتا تو منوجی کے قانون کے موافق کھولتا تیل اسکے حلق مین ڈالا جاتا -

ستی ہونے کی تمام اقوام ہنود مین رسم عام تھی -

فتح کیا - اور شہر گراڈوس کا معہ تین شہرون کے سلطان کے قبضہ مین آیا - اور اہل البنیہ نے بطوع و رغبت دین اسلام قبول کیا اور اس عہد مین پوری ہنگری مشرقی اور مغربی پر قبضہ کر لیا سنہ ۹۷۹ھ / ۱۵۷۱ع مین سلطان سلیم ثانی نے جزیرہ قبرس اور روس کا دار السلطنت ماسکو تک فتح کر لیا اور سلطان احمد خان اول نے شہر قسطنطنیہ مین ایک جامع مسجد عالیشان نہایت خوش وضع منقش بنوائی اسمین دو سو طلائی تختیان جنپر آیات قرآنی اور اسماء پیغمبران علیہم السلام کندہ اور ہر لوح مین الماس کے اسقدر نگین جڑے ہین اس مسجد مین لگائین - ہر ایک لوح کی قیمت پچاس ہزار ڈالر (آجکل تین روپیہ پانچ آنہ کا ہے) قرار پائی سنہ ۱۰۳۰ھ / ۱۶۲۰ع مین سلطان عثمان ثانی نے ملک پولنڈ مین شہر قوطن فتح کیا سنہ مین شہر کہانڈیا

راجہ کی بے انتہا رانیاں ہوتی تھین - بیاہ کی بہت قسمین تھین ایک گندھرب بیاہ تھا (تعشق) کا اور مغلوب شدہ قومون کی عورتین تو گویا اپنی ہی بیاہتا تھین - ایک قسم بیاہ کی منوجی نے دھرم شاستر مین یہہ بھی تحریر فرمائی ہے کہ گھر والون کو مار باندھ کر ڈاکون کیطرح روتی چلاتی عورت کو لے بھاگے - اور ایک ذات کو دوسری قوم مین بیاہ شادی کی اجازت نہین تھی (اب بھی نہین ہے)

پردہ — پردہ رانیان تک نہین کرتی تھین بلکہ منھ پر نقاب بھی نہین ڈالتی تھین -

غلامی — آن آریہ آریون کے ان مول غلام تھے - اور ان آریون کے مال کے مالک آریہ تھے - منوسمرات سے معلوم ہوتا ہے کہ شودرون کو مال دار ہونا نہایت نامناسب ہے اور اونکو برہمنون کی خدمت کرنا ہر حال مین واجب ہے - اور منوسمرت مین مرقوم ہے کہ برہمن اور چھتری اور ویش پر حسب مراتب رعایت کیجائے اور شودر پہ ظلم و تعدی روا رکھا جائے -

دیوانی فوجداری کا قانون برہمنون کی زبان تھی - برہمنون کے واسطے کسی جرم پہ کوئی سزا نہ تھی برہمن سخت جرم مین معہ اہل و عیال اور مال گھر سے باہر کردیا جاتا تھا -

جوا اور چوری — جوا ایک مذہبی رسم تھی - چوری کرنا بھی علم مین گنا جاتا تھا

سلطان محمد خان چہارم نے فتح کیا - سنہ ۱۰۸۳ھ مین اسٹریا کی دارالسلطنت شہر ویانا کو مسخر کیا اور صوبہ ٹرانسلوینیا فتح کیا - اب یورپ مین اہل اسلام کے بارہ صوبہ ہین - بعد آن اقلاق - بلگیریہ - مقدونیہ - ہنگرنیہ مونٹی نگرو - سسلی - سرویہ - بوسنیہ - رومیلیہ - کردینیہ - البنیہ - اور سلطنت مذکور کے جو برّ اعظم ایشیا اور افریقہ مین ممالک ہین وہ صوبجات یورپ سے بہت زیادہ ہین - اور سلطنت مین یہود اور نصاریٰ اور گبر اور مسلمان باشندے ہین لیکن اہل اسلام اور قومون سے زیادہ ہین اب اسمین سلطان عبد الحمید خان حکمران ہین -

شمس الاخبار اور مہر نیمروز وغیرہ مین مرقوم ہے کہ ساٹھ لاکھ سے زیادہ نومسلم یورپ کے ممالک سے سلطان المعظم کی عملداری مین آگئے ہین جنکو سلطان نے آباد کرکے اُنکی شہرون کے نام دار الہجرہ اور دار الحجرہ رکھے ہین اور

دیکھو کتاب مرچھکٹک جو سنہ ۶ع کی شروع صدی مین تصنیف ہوئی ہے ایک برہمن چور کا حال مرقوم ہے کہ دیوار مین جنیو سے ناپ کر شاستر کے بموجب سیندھ (نقب) لگاتا تھا۔

ناچ۔ ناچنا گانا عبادت مین داخل تھا بغیر اسکے دیوتا راضی نہین ہوتے۔

عبادت۔ سورج اور آگ کو پوجتے تھے۔ دریاؤن پر چڑھاوے چڑھائے جاتے تھے۔ بعضے حیوانات پوجے جاتے تھے۔ اکثر چرند و پرند مقدس مانے جاتے تھے۔ بہت دیوتاؤن کے نام کے سنگ تراشیدہ گڈول و سڈول کی پرستش ہوتی تھی۔ شیو کی لنگ (تذکیر) اور (تریا) کی تانیث پوجی جاتی تھی (اب بھی ۳۳ کے بجاے ۳۳ کرور دیوتا پوجے جاتے ہین۔ اور چند اوتار بھی پوجے جاتے ہین۔ ہر گروہ کا معبود جدا ہے۔

انسان کی قربانی۔ بعضے فرقہ اپنی دیوی پر آدمی بل (قربانی) کرتے تھے ہندا پرس میدھ انسانی قربانی کا نام ہے (سنہ ۱۸۶۶ع کے قحط مین بھی ہنگلی کی دیوی پر ایک سر پھولون سے آراستہ اور کلکتہ سے جو کالی سو میل کے فاصلہ پر ہے اوسپر ایک لڑکے کا گلا کٹا ہوا چڑھا ہوا تھا۔

(۱) راجسو جگ اور اشو میدھ اور سومیہ کا بہت رواج تھا

سلطنت برطانیہ

انگلستان (جزایر برطانیہ[1]) بتمامہ اعظم یورپ کے

انکی خبر گیری و مدد باب عالی سے ہوئی ہے اور پرستندگان تصویر شیطان ساکن کوہستان حلب جو ایک کرور سے زیادہ تھے اونھون نے اُس تصویر کا پوجنا چھوڑا اور پیشواے اسلام کے سامنے اُس تصویر کو ذلت کے ساتھ گھسیٹ کر لا ئے اور بطوع و رغبت اسلام قبول کیا۔ اور افریقہ مین ملک داودی لنکا کا بادشاہ مع اپنی تیس لاکھ رعایا اور فوج کے مسلمان ہو گیا۔

[1] برٹن۔ البین۔ ویلس۔ اسکاٹلینڈ۔ ان نامون کی اصل بخوبی معلوم نہین بعضون نے یہ گمان کیا ہے کہ لفظ برٹن۔ برونس کے نام سے نکلا ہے اور برونس سکنیس کا بیٹا اور شہر ٹرائی کا رہنیوالا تھا بعضے کہتے ہین کہ گال لوگون نے اس جزیرہ کا نام البین یعنی سفید جزیرہ رکھا تھا اس وجہ سے کہ اسکے جنوب و مشرق کے کنارے پر کھریا کے پہاڑ تھے چنانچہ ہائی لینڈ کے لوگ اسکاٹلینڈ کو اتبک اسی نام سے پکارتے ہین۔ لیکن اسکے اصلی معنی کو نہ فرق کر دیا ہے اور البابن

اور ان قانونون کے پابند تھے ایک جو کوئی کسیکو
لڑنے کے لیے لوکدیتا تو اس سے لڑنا واجب ہوجاتا۔
دوسرے دو لڑنے والون مین تیسرا شخص مداخلت
نکر سکتا۔ تیسرے جو شخص کسی عورت کے خاوند کو مغلوب
و زیر کر لیتا وہ شخص اوس عورت کو جیت کر لیجاتا۔ چوتھی
موت کو بیغیرتی سے بہتر سمجھتے۔ پانچوین انتقام لینا
ثواب مین داخل جانتے تھے۔

اور تمام ہنود ہم خیال یا قریب قریب ہم خیال اس سبب
سے رہے کہ وہ غیر قومون سے حتی الامکان الگ تھلگ
رہے۔ اور جو کہ اہل ہند مین تقلید کا مواد بہت ہے
لہذا مدام تقلیدی رسمیات کے بحر مین غرق رہے
اور تحقیق کی سیدہی سڑک سے محروم۔ اور جو کہ
ہندوستان گرم اور سیر حاصل ملک ہے اسواسطے
اوسکے باشندے سست اور آرام طلب ہین جسپر
ہین پانیپر جو حملہ آور آیا فتحمند ہوا۔
ایک انگریزی مورخ نے اپنی تاریخ مین سکندر کے
زمانہ کا حال ہند کے متعلق یون رقم کیا ہے۔
کہ سکندر کے ہمراہیون نے اس زمانہ کے ہندوستان
کے رہنے والون کی سادہ ورسم کا حال لکھا ہے ذیل
کی لکھی ہوئی باتون سے جو کہ انتخابی ہین اون لوگون
کو جو کہ ہندوستان کے حال سے واقف ہین یہ بات

گوشہ شمال و مغرب مین واقع ہے۔

یا البین کہتے ہین۔ یہہ لفظ (البین) سلٹک
زبان کا ہے اور اسکے معنی سفید جزیرہ ہے اغلب ہے
کہ لفظ البس اور الب سے نکلا ہے۔ ملک ویلس کے
رہنیوالے ویلش کہلاتے ہین اسواسطے کہ سکسن
لوگون کا قاعدہ تھا کہ جن لوگون کو وہ نہ جانتے
تھے اونہین ویلش کہتے تھے کیا عجب ہے کہ یہ لفظ
کچھہ سنسکرت لفظ سے نکلا ہے جسکے اصلی معنی
شخص اجنبی یا باشندہ ملک غیر ہین۔ ویلس کو
کمبریا بھی کہتے تھے مگر یہان کے لوگ ہمیشہ
سے اپنے تئین سمری کہتے ہین اس نام سے یہ
معلوم ہوتا ہے کہ یہہ لوگ قدیم سمبری سے علاقہ
رکھتے ہین۔ اسکاٹ لینڈ کا نام ایک قوم کے نام
سے مشتق ہے جسے اسکوٹی کہتے ہین۔ شاید اس قوم مین
اور سدینیس مین جو یورپ کے شمالی ملکون مین رہتے تھے
کچھہ مناسبت ہے یہ لوگ (اسکوٹی) اوایل قرن مسیحی
مین ایرلینڈ کے شمال سے برٹن مین آئے تھے لیکن
کئی سو برس کے بعد اسکاٹ لینڈ انکے نام سے مشہور ہوا
جب ... رومیون نے انگلستان پر حملہ کیا تھا اُس
زمانہ مین اس ملک کے جنوب کے باشندے شمال کے
لوگون کو کیدل ڈیون یعنی جنگل کے رہنے والے کہتے تھے

دریافت ہوگی کہ قدیمی باشندے حال کے باشندون سے
کتنے ملتے ہین اول ہندوستانیون کا بدن نازک ہوتا تھا۔
دوسرے وے صرف اناج اور ترکاری کھاتے تھے۔
تیسرے وے ذاتون اور گروہون مین منقسم تھے اور
خاندانون مین پیشے موروثی جاری تھے۔ چوتھے وہ
سات برس کی عمر مین شادی کردیتے تھے اور غیر ذات
مین شادی کرنا منع تھی۔ پانچوین مرد کانون مین بالے
پہنتے تھے اور رنگ برنگ کے جوتے اور برقعے بھی پہنا
کرتے تھے اور سر اور کندھون پر کپڑا اوڑھتے تھے۔
چھٹے وہ منھ پر رنگ ملا کرتے تھے۔ ساتوین انھین یہ
قاعدہ تھا کہ صرف بڑے آدمی چھتری لگایا کرتے تھے۔ آٹھوین
دوبارہ تلوارین اور کمانین جو کہ پیرون سے کھینچی جاتی
تھین رکھا کرتے تھے۔ نوین وہ جنگلی ہاتھی ایسی تدبیرون
سے پکڑا کرتے تھے جسطور پر اب بھی پکڑتے ہین۔ دسوین
وہ بہت سفید روئی کے کپڑے پہن لیتے تھے۔ گیارہوین
کاٹھ کے گھر بڑے دریاؤن کے کنارے پر واقع ہوتے
تھے جنکو کبھی کبھی دریا کے بہاؤ کی تبدیلی کے وقت
مٹا دیتے تھے بارہوین ہندوستان مین تاڑ کا درخت
ہوتا تھا۔ تیرہوین بڑ کا درخت اکثر ہوتا تھا جسکے نیچے جوگی
لوگ بیٹھے رہا کرتے تھے۔

ان باتون سے ثابت ہوتا ہے کہ جو دستور ہندؤن مین

اور قدیم باشندے انگلستان
(جزایر برطانیہ) کے یافث بن نوح
کی اولاد مین گود قبیلہ ہوے۔ سلٹ اور گوتھ

چنانچہ اسی وجہ سے رومیون نے اسکاٹ لینڈ کا
نام کیلیڈونیا رکھا۔ لفظ انگلینڈ کے مشتق
منہ مین کچھ شک نہین ہوسکتا کہ یہ لفظ انگل لینڈ
کی دوسری صورت ہے اور انگل لینڈ انگلی سے
مشتق ہے کہ اقوام سیکسن مین سب سے بڑی
قوم کا نام تھا۔ چھوٹا جزیرہ یعنی آیرلینڈ اگلے زمانہ
مین ایرنی کہلاتا تھا یہ نام سلٹک لفظ ایر سے
نکلا ہے جسکے معنی مغرب ہین۔ رومی لوگ
اس جزیرہ کو ہائی برنیا اور ونسیولا سیکرا بھی
کہتے تھے لیکن اب اسکا نام آیرلینڈ اور ایرن
مشہور ہے اس نام سے اسکے اسم قدیم کا
پتہ مل سکتا ہے۔ (از وقایع نگار)

لہ ٹرائی ایک بڑا شہر ایشیاے کوچک مین تھا
یہانکے بادشاہ پرایم کے بیٹے پارس پر اسپارٹا کی
شاہزادی عاشق ہوی اور اپنے معشوق یعنی
پارس کے ساتھ بھاگ گئی اہل اسپارٹا اپنی
شاہزادی کو ایک شخص غیر کے ساتھ بھاگ جانیکو
بڑی ہتک عزت سمجھے اور بہت سی فوج لیکر

اب رائج ہین وہ اِن دستورون سے جوکہ سکندر کے وقت مین اور دو ہزار ایک سو برس اب سے پہلے رواج رکھتے تھے بہت مختلف نہین ہین)۔

عورت کا نام مرد کے ساتھ۔ جو عورات مرد کے ساتھ تعشقانہ طرز معاشرت رکھتے تہین تو اون عورات کا نام مرد کے نام سے قبل وصل کر کے بولا جاتا تھا خواہ اُسکو شوھر نے کسی خاص وجہہ سے جدا کر دیا ہو جیسے سیتارام کہ سیتا جی کو رام جی نے ایک شخص کے طعن اور شبہہ کی وجہہ سے جدا کر دیا تھا۔ خواہ عورت خود اپنے خاوند سے جدا ہو گئی ہو جسطرح رادہاکشن کہ رادہا نے اپنے پہلے شوھر کو چھوڑ کر کشن جی کے ساتھ رہین۔ اور یا مرد عورت سے قرط محبت برتتا ہو جسطرح گوری شنکر کہ شنکر جی گوری جی سے کمال محبت رکھتے تھے۔

عمارت مین درمیان کا صحن کم ہوتا تھا اُنکی محرابین زیادہ نوکدار ہوتی تھین اور عمارتون پر نقش و نگار کرتے تھے اور پٹاؤ اُنکے چھتون کے بہت نیچے ہوتے تھے اور وہ گنبد کی ساخت سے ناواقف تھے چنانچہ اُنکے پرانے مندرون کی مقرنسی بناوٹ اور مخروطی صورت اس امر کی ظاہر شہادت ہے۔

باب دوم

طلوع نیر اسلام ہندوستان مین

تاریخ عرب مین مرقوم ہے کہ جب اسلام کا فتحمند جھنڈہ

سلٹ مقام ویلس کارنوال مین۔ اسکاٹ لینڈ۔ ایرلینڈ۔ وغیرہ مین رہتے ہین۔ اور قبیلہ گوتہ مقامات مذکورہ کے سوائے اضلاع شاداب اور بقاع پست ترین سکونت پذیر ہین

ٹرائی پر چڑہائی کی دس برس تک لڑائی رہی آخر سنہ ۱۱۸۴ قبل حضرت مسیح کے اسپارٹا والون نے اہل ٹرائی کو شکست دی اونہین سے ایک شاہزادہ انیس نامی اپنے بڈھے باپ انچریز کو اپنی پیٹھ پر لادکر بھاگا اور یورپ کے ملکون مین آوارہ و سرگردان رہا اسکنیس اسی انیس کا بیٹا تھا۔ اس لڑائی کے حال مین ہومر شاعر یونانی نے جسے ابو الشعرا کہتے ہین ایک بڑی کتاب نظم کی ہے اُسکا نام الیڈ ہے اور اُسکا ترجمہ انگریزی اشعار مین پوپ شاعر نے کیا۔ (از مترجم وقائع نگار)

سلہ قوم سلٹ کے قریب ہی قریب **بریٹان** لوگ ہین یہہ لوگ صوبہ **برٹانی** کے رہنے والے ہین جسے اگلے زمانہ مین **ارموریکا** کہتے تھے اور وہ فرانس کی انتہائی مغرب مین واقع ہے۔ (از وقائع نگار)

ہندوکش پہاڑ کی چوٹیون پہ اپنا پھریرہ لہرانے لگا اور توحید کے سورج نے اپنی روشن شعاعون سے شرک کی تاریکی زابل اور کابل سے زابلستان کی ا ... سیلون (لنکا) مین بسبیل دریا آفتاب توحید پرتو افگن ہوا تو ہنود نے اپنے ہمسایہ اہل اسلام کو ستانا شروع کیا پس سنہ ۴۴ھ مین امیر معاویہ بن ابی صفیان کے عہد مین۔ اول امیر مہلب بن ابی صفرہ ہند مین داخل ہوا۔ اور بموجب اصول اسلام کے اول اسلام (توحید) کی دعوت کی جب جواب مین انکار ہوا تو جزیہ (خراج) چاہا جب ہنود نے دونون سے انکار کیا تو صف آرائی کی ٹھہرائی اس لڑائی مین ہندی اہل اسلام سے کئی چند زیادہ تھے لیکن عرب نے اہل ہند کو شکست دی اور دس ہزار انفار گرفتار کیئے پھر تو گروہ کے گروہ بت پرستون کے خدای واحد کی وحدانیت پر ایمان لائے۔ مہلب بن ابی صفرہ ملک مفتوحہ کو اہل اسلام کے حوالہ کر واپس گیا پھر ہند کے ہندو اور نئے مسلمانون مین امیر ناصر الدین سبکتگین کے عہد تک خفیف چھیڑ چھاڑ رہی۔ جن مورخون نے سنہ ۳۳ھ مین حضرت عثمانؓ کی خلافت مین اہل عرب کا حملہ ہند پر ...

[1] تاریخ ملوک الارض مین ہے کہ قوم حمیر کے ایک بادشاہ الحارث الرائش نے ہند پر حملہ کیا جو اول حملہ اہل عرب کا تھا مگر یہہ حملہ قبل قبول اسلام کے معلوم ہوتا ہے۔

یونانی مورخ **ہیروڈوٹس** نے اپنی تاریخ مین قبل ۴۵۰ حضرت مسیح کے اون معادن ٹین کا ذکر کیا ہے جنکے لالچ مین افریقیہ اور اسپانیہ کی جہازران انگلستان مین آئی تھی۔ جرمنی مورخ **ٹاسیٹس** اور **ڈریوڈس سکیولس** اور **جولیس** قیصر روم نے انگلستان کا حال سابق یون بیان کیا ہے کہ اس ملک مین جنگل اور ترائیان بہت ہین اور سمندر کے کنارے چند قطعات مزروعہ ہین۔ وسط مین زراعت بالکل نہین ہوتی لوگون کی اوقات بسری صرف دودھ اور گوشت سے ہوتی ہے۔ شمال کے رہنیوالے درختون کی جڑ اور پتے کھاکر بسر کرتے ہین اور جانورون کی کھال پہنتے ہین۔ دست و پا بدن کو نیل سے رنگین کرتے ہین **جولیس** کا قول ہے کہ یہہ لوگ پیدل اور گھوڑون اور رتھون پر لڑتے ہین۔ اُس زمانہ کی زندگا سے جو اشیا برآمد ہوئی ہین اُنسے معلوم ہوتا ہے کہ لڑائی کی گاڑی کی دھرون مین ہنسیان جڑی ہوتی تھین اور

لکھا ہے خطا کی ہے کیونکہ حضرت عثمان رضؓ ۲۴ ھ مین منصب خلافت پر منصوب ہوئے تھے۔

حجاج نامہ اور حاجی محمد قندہاری کی تاریخ مین مسطور ہے کہ آدم علیہ السلام کے زمانہ سے عرب اور سراندیپ (لنکا) مین آمد و شد تھی۔ آغاز اسلام مین حاکم سیلون نے اسلام کے حالات دریافت کر کے بت پرستی سے توبہ کر صحابہ کے عہد مین اسلام اختیار کیا تھا اُسنے خلیفہ ولید عبد الملک کے واسطے تحفے جہاز مین روانہ کیے تھے اور کچھہ حاجی بھی جاتے تھے راجہ دیول (ٹھٹھہ) نے جہاز کو لوٹ لیا اور آدمیون کو قید کیا بچے ہوؤن نے حجاج بن یوسفؒ حاکم عراق سے فریاد کی حجاج نے خلیفہ سے غزا و انتقام کی اجازت لے سترہ برس کے نوجوان عماد الدین محمد قاسم بن عقیل ثقفی کو معہ سامان قلعہ کشائی اور ملک گیری کے چھہ ہزار فوج پر سپہ سالار کر شیراز سے ۹۳ھ مین روانہ کیا۔ محمد قاسم مقام دیول (ٹھٹھہ) کہ دریا کنارے سے ہے پہنچکر ادھر آیا اور ٹھٹھہ کا محاصرہ کیا اُسمین ایک بتخانہ کہ درحقیقت قلعہ تھا جسمین چار ہزار راجپوت اور تین ہزار برہمن مسلح اور ایک طلسم جسکو برہمنون نے اس غرض سے

اُنکے برچھی کے پھل اور تیرون کے پیکان سنگ چقماق اور برنج کے تھے چوبیس کا قول ہے کہ یہہ وحشی ہزارہا آدمیون کو بڑے بڑے جھانکڑون مین بند کر کے جلا دیتے ہین۔ اور چور اور مجرم کی قربانی اکثر کرتے ہین کیونکہ اُنکے عقیدہ مین اُنکے معبود مجرم کی قربانی کو زیادہ پسند کرتے ہین اور اگر مجرم نہین ملتا تو بے گناہون کو بے تکلف قربان کر ڈالتے ہین۔ لہذا اُنکے مذبح آدمیون کے خون مین رنگین رہتے تھے۔ مذہب انکا **ڈرواڈ** تھا اور اُنکے ملاؤن کا نام **ڈرواڈس** تھا۔ یہہ لوگ سوائے خدا کے سورج چاند اور سانپ اور درخت **بلوط** کی بھی پوجا پاٹ کرتے تھے۔

باب اول

انگلستان مین رومیون کی سلطنت کا زمانہ ۵۵ برس قبل مسیح سے سنہ ۴۰۹ع تک تمام ۴۶۵ سال۔

چوبیس[1] قیصر روم جبکہ انگلستان یعنی فرانس

[1] سلہ یہہ اول تحصہ مین جنہون نے دریا عبور کر کے ہند پر حملہ کیا۔

بنایا تھا کہ کوئی اسیر غالب نہ آئے پہلے محمد قاسم نے
جبجہ نامی منجلیق انداز کو حکم دیا کہ اس نشان پر سنگ
باری کرو۔ جبجہ نے بم کے سے گولے ایسے پتھر مارے کہ
نشان اور طلسم سب ٹوٹ پھوٹ گیا طرفین سے گھمسان
کی لڑائی ہوئی اہل عرب نے فتح پائی چار دیواری کو مسمار
کیا بہت غنایم ہاتھ آئے اور صدہا آدمی گرفتار ہوئے
غنائم کا خمس حجاج کو روانہ کیا اور باقی لشکر پر بانٹ دیا۔
پھر شہر **ہرون** (نیرون) کی طرف متوجہ ہوا راجہ ہرون
کا بمن آباد کے قلعہ مین جا چھپا شہر فتح ہوگیا۔ محمد قاسم
نے ہرون کو ایک مسلمان کے حوالہ کر شہر **سیوان**
کی راہ لی راجہ **کچرائی** نے مقابلہ کیا راجہ کو شکست
ہوئی **نیرون** نے راہ فرار لی محمد قاسم ظفرمند ہوا
اہل شہر کو امان دی پھر **سلہم** کے قلعہ کو فتح کیا اس
اثنا رمین دو ہزار سوار عربی حسب طلب محمد قاسم حجاج
کے روانہ کیئے ہوئے پہونچے۔ ادھر راجہ نے پچاس
ہزار سوار راجپوت اور سندی اور مقامی جمع کر کے
محمد قاسم سے لڑائی کی ٹھہرائی محمد قاسم بھی چھہ
ہزار سوار سے مقابل ہوا پھر بیچ مین کھڑے ہو کر
کہا کہ اے اہل اسلام اے فاتحان سند تمہارے
بزرگون نے عزت کی زندگی پر بھی شہادت کے شربت
کو پسند کیا ہے پھر کیا تمکو منظور نہو گا بڑھو چند مجاہد

فتح کر چکا تو اُس نے ۵۵ قبل مسیح اسی
جہازون مین بارہ ہزار فوج لیکر آبنائے
ڈوور سے عبور کر انگلستان پر حملہ کیا
لیکن طوفان کیوجہ سے ناکام گیا۔ گرمی
کی فصل مین پھر چالیس ہزار کا لشکر لایا
اور **کیسیولانس** کو شکست دی
اور چند آدمی یرغمال کے طور پر لیکر اور
کچھ خراج سالانہ مقرر کر کے **گال** کو
واپس گیا۔
سنہ ۴۳ع مین رومیون نے دوسرا
حملہ کیا اور اپنی رعایا انگلستان ہو ہتیار
چھین لیے۔ (جیسے گورنمنٹ انگریزی
نے بعد غدر ۱۸۵۷ء کے رعایا ہندوستان
سے) ۷۸ء مین قیصر **ڈومشین** کی
طرف سے **اگریکولا** انگلستان کا گورنر یعنی
حاکم مقرر ہوا۔ اور اُسنے انگلستان کے
وحشی بے ہنرون کو عمدہ عمدہ ہنر اور فنون
سکھا کر انسان بنائے اسی گورنر کے زمانہ مین

اور یہہ موافق اصل زبان رومی و یونانی کے ہے کیونکہ
حرف یائے رومی اور یونانی کو انگریزی مین
حرف جیم سے تبدیل کر لیتے ہین۔

آورد

آروڑ (راور) کے میدان میں ہوئے لیکن کسی کا غلبہ نیز یقین سے معلوم نہیں ہوا۔ آخیر لڑائی میں راجہ داہر ہاتھی پر سوار ہو کر میدان جنگ میں آیا محمد قاسم نے بھی قادر مطلق پر اعتماد کر فوج کی صف آرائی کی اور بہادران عرب نے اشعار رجز پڑھنے شروع کئے اول فرداً فرداً بہادران عرب و ہند نے ہنر دکھائے اکثر عرب کے ایک ایک جوان نے ہند کے دس دس اور بیس بیس پہلوانوں کو برچھی اور تلوار سے قتل کیا۔ جب لڑائی مغلوب نظر آئی تو راجہ داہر نے خود حملہ کیا عرب کے نفط اندازوں نے ایسی آگ برسائی کہ ایک شعلہ جوالہ کے صدمہ سے راجہ کا ہاتھی راجہ کو لے بھاگا اور دریا میں گھسگیا۔ محمد قاسم کے لشکر نے تعاقب کیا اور راجہ داہر کو مارلیا باقی ہنود نے قلعہ آروڑ (راور) میں پناہ لی۔ اہل عرب نے قلعہ کے تسخیر کی فکر کی راجہ کا لڑکا برہمن آباد کے قلعہ میں بھاگ گیا لیکن راجہ کی بیوی پندرہ ہزار راجپوت لے قلعہ سے نکل اہل عرب سے آلڑی محمد قاسم نے تو عورت سے جنگ عار خیال کر التفات نکی لیکن فوج کو جنگ کی اجازت دی۔ اہل عرب نے ظفر مند ہو کر قلعہ راور کا محاصرہ کیا قلعہ والے محاصرہ سے عاجز ہو کر اپنی عورت اور بچوں کو آگ میں جلا کر ایسے لڑے کہ سب مارے گئے جب عرب کے سوا

اہل انگلستان نے رومیوں کا لباس اور زبان اور طرز معاشرت اختیار کیا۔ آخر میں اول صدی عیسوی کی پطرس یا پولوس حواری نے انگلستان میں مذہب مسیح کا رواج دیا۔ کچھ مدت کے بعد بعض اہل انگلستان یعنی اسکاٹ لینڈ نے سرتابی کی رومیوں نے خوب گوشمالی کی۔ یہہ لوگ بالکل وحشی تھے ایک خنجر ایک تلوار بڈول بجائے یکہ لوہے کے زنجیر میں معلق رکھتے تھے اور ایک برچھی جسکے ایک جانب گھنٹی لگی رہتی تھی اور ایک لمبے ڈول چمڑے کی ڈھال اپنی حفاظت کے واسطے رکھتے تھے (تیر کمان کے استعمال سے نابلد تھے) چھٹے صوبو نپر رومیوں نے انگلستان کو منقسم کیا انگلستان کی اس زمانہ کی کیفیت اور تاریخ (مثل ہندوستان کے) مجہول و نامعلوم ہے کیونکہ باشندا اور وحشی قوموں کے ان لوگوں کو تاریخ سے کچھ مناسبت نہیں رہی۔ رومیوں کی بدولت کچھ حالات معلوم ہوتی ہیں

قلعہ مین داخل ہوئے تو چھ ہزار راجپوت نے مقابل
ہو کر عدم کی راہ لی اور تیس ہزار گرفتار ہوئے اور دو
لڑکیاں بھی راجہ کی اسیر ہوئین جنکو حجاج کے پاس
خلیفہ کے لیئے روانہ کیا اور دیول (ٹھٹھہ) کے تمام ملک
کو امراء عرب پر تقسیم کر دیا - اور بعض آباد اور **ملتان**
کو فتح کر ملتان کو دار الملک قرار دیا - اور مسجدین بنائین
اس وقت اہل اسلام یورپ مین دریا ابرو کے
گرد کے ممالک اور ہند مین دریائے گنگا تک فتح
کر چکے تھے - ایک سو چودہ برس تو اہل عرب خصوصًا
بنی تمیم سندھ مین حکمران رہے پھر قوم سومرکان
اور ستمگان کے مسلمان فرقہ فرمان روا رہے -
اور تاریخ خلفا مین امام سیوطی نے لکھا ہے کہ اہل
عرب نے المہدی ابو عبد اللہ محمد بن المنصور کے
عہد خلافت ۱۶۰ھ مین **جبل اربد** پہاڑ اربلی وغیرہ
کو فتح کیا - اس وقت اہل اسلام کے تحت تصرف
مین کل عرب اور اکثر حصہ افریقہ کے تھے اور ایشیا
مین - عراق - شام - ایران - خراسان - مازندران -
طبرستان - آذربایجان - سجستان - مکران -
(بلوچستان) سیستان - کرمان - قہستان -
غزنستان - زابلستان - ترکستان - مغربی
خیوہ - بخارا - ترکمان - وغیرہ اور ترکستان شرقی

(جیسے مسلمانون کی بدولت ہند کے)
۲۸۹ء مین **کاراشیس** بادشاہ
بن بیٹھا اور زبردستی اپنے دعوے کو
سلاطین روم سے قبول کرایا ۲۹۷ء مین
کاراشیس کو برٹن کے ایک
شخص **الکٹس** نے کٹار سے مار کر سلطنت
انگلستان پر قبضہ کیا - وہ بھی تین برس
کے بعد رومیون کی لڑائی مین مارا گیا -
اور انگلستان مین رومیون کی دوبارہ
سلطنت قایم ہوئی رومیون کی تعلیم
نے اہل انگلستان کو تجارت و زراعت
وغیرہ کے طریق اور ہنرکون پر کنکر
پچھلنے کے اصول بتائے - سکہ کے
رواج کا بھی یہی زمانہ معلوم ہوتا ہے
اور اس زمانہ مین سکہ پر چیونٹون کی
شکلین مسکوک ہوتی تھین - رومی
انگلستان مین اپنی چھاونیون مین
(مثل انگریزون کے ہندوستان مین)
الگ تھلگ رہے لیکن تعلیم و تلقین
مین اونھون نے اہل انگلستان کے
تجمل نہین کیا (جیسا آج یہان اور

تاتار - کرکان - کیش - نخشب - فرغانہ - چاچ - اور قتیبہؒ نے خوارزم - وسمرقند - اور چین فتح کیا چنانچہ تاریخ طبری مین مسطور ہے - آرمینیہ اور اُسکے ملحقات اور ہند مین سندھ اور دریا گنگ تک اور سیلون (لنکا) اور یورپ مین اسپین اور نصف فرانس اطالیہ روم تھی اندلس (اسپین) کو ۹۱ھ مین طارق نے فتح کیا تھا -

طرز معاشرت اہل عرب

طرز معاشرت اہل عرب

طرز معاشرت خوراک خرما - گیہون کی روٹی - چاول اور پیداوار زمین اور گوشت مرغ دنبا بھیڑی - بکری - شتر - وغیرہ کا مذبوح - شراب کا استعمال مطلق موقوف خرید و فروخت ممنوع شرعًا حرام - اور عمدہ غذایون سے فالودہ روغن پستہ مین ترکیب دیکر تیار کرنا کھانا - اور ادنیٰ سے بڑھا ہوا یہہ کھانا تھا کہ مغز استخوان کو شہد مین معہ مصالحون کے پکانا کھانا -

لباس

لباس سر پر کلاہ اُسپر عمامہ عربی - سردی مین عمامہ کے تلے نیمہ - گلے مین قمیص (کرتہ) زانو تک اُسپر صدری پھر اُسپر ردا - یا عبا (چوغا) عربی نیم ساق یا قد سے نیچا - ٹانگون مین تہ بند یا پاجامہ ٹخنون تک اور امام ابو یوسفؒ[۱] نے اپنے عہد قاضی القضاۃ مین

بیدوالون نے اہل ہندوستان کے ساتھ عمل کیا) ۱۲ء مین بادشاہ ہونوریس نے اہل انگلستان کو اپنی حکومت سے آزادی دی -

طرز معاشرت اہل انگلستان

طرز معاشرت اہل انگلستان کی رومیون کے عہد مین

انگلستان کے عہد عتیق کی تاریخ تو مثل ہندوستان کے قدیم زمانہ کی مانند وحشی قومون کے بے نام و نشان ہے لیکن جو غیر ممالک کے مورخون نے لکھا ہے اُس سے جو حال معلوم ہوتا ہے لکھا جاتا ہے -

خوراک

خوراک - جولیس قیصر روم کا بیان ہے اور اسیطرح تاریخ کالیر مین مرقوم ہے کہ اس زمانہ مین خوراک شمال کے رہنے والون کی درختون کی جڑ اور اُنکے پتے تھے اور زمین کی جڑی بوٹی پر بسر کرتے تھے - اور وسط ملک کے لوگون کی اوقات بسری صرف چوپایون کے دودھ اور جانورون کے گوشت پر ہوتی تھی

[۱] اسلام مین اول قاضی القضاۃ کا خطاب امام ابو یوسفؒ کو ملا

عوام اور علما کے لباس مین یہہ امتیاز تھا کہ علما ر
طیلسان اوڑہا کرین اور خلفاے عباسیہ کے
عہد مین فوج کا لباس (وردی) سیاہ تھا اور باقی
شرفا کو سبز لباس پسند تھا۔ پاؤن مین جراب پہنا جاتا
تعلیم۔ اہل اسلام کی تعلیم مین کسی قوم اور
مذہب کی قید نہین عام ہے بتون کو توڑنا شرک
و کفر سے اور ون کو بچانا اونکا شعار۔ عورتین
برقعہ پہنکر خداے واحد کی عبادت نمازین مردون
کے شریک جماعت فرض ہوکر ادا فرض کرتی تہین
آداب حرب۔ لشکر حضرت صدیق اکبر کے نصایح
کا کار بند رہتا تھا وہ یہہ ہین بارآور سایہ دار
درخت نہ کاٹے جائین۔ کھیتیان پامال نہ کیجائین۔
عورتین۔ بچے۔ بوڑھے۔ اور ضعیف اور مریض
ہرگز نہ قتل کیجائین اور راہب اور مقتدایان دین
جو معبد مین عزلت گزین ہوگئے ہین انپر تلوار نہ بلند
کیجاے۔ اور بھاگتون کو قتل نہ کیا جاے۔ اور
اہل عرب کی سپاہ مین جو مسجد کے مصلے پر نمازیون
کی صفون کے آگے نماز کی امامت کرتا تھا وہ
ہی میدان جنگ مین بہادران اور دلاور جانبازون
کی صفون کے روبرو اعلے درجہ کی سپہ گری کے
ساتھ افواج کو حسن تدبیر سے لڑاتا اور خود لڑتا تھا

کیونکہ زراعت سے کم واقف تھے
صرف سمندر کے کنارے چند
قطعات مزروعہ ہوتے تھے۔
رومیون نے کھیتی کیاری کو انگلستان
مین رواج دیا۔
مورخ ٹاسیٹس اور جولیس کا بیان
ہے کہ لباس مین قطعہ جانورون
کی کھال پہنتے تھے اور چند پرند
کے بال اور پرون سے بھی اپنی
پوشاک بناتے تھے اسطرح تاریخ
انگلنڈ اسکاٹ مین مرقوم ہے۔
اور جولیس قیصر روم کی تصویر کے
معاینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس زمانہ
مین بادشاہ تک گھٹنون کی برابر
گھگھرا پہنتے تھے۔ اور نیچے کا حصہ
برہنہ رہتا تھا۔ اور سر کے بال
بڑے بڑے مانند عورتون کے اور
دونون جانب سینہ پر چھوٹے ہوئے
رکھتے تھے۔ اور برٹن کے جنوبی
لوگ جو اہل فرانس سے میل جول رکھتے
تھے وہ چند رنگ کے اونی کپڑے پہنتی تھی

اور اپنی شبیہ ہوتی تو اس سے زیادہ دوست رکھتا کہ جیسا سر و پائی کو دیتا تھا
ہے۔ اور ہر وقت لڑائی کے اگر امیر فوج کو بھی مخالف
فوج کا کوئی شخص اپنے مقابل لڑنے کیواسطے بلاتا تو
سردار تنہا اُس سے جنگ کرتا اور مدد اور تنہا نہ لڑنے کو
اپنی عار کا باعث جانتا تھا۔

آلات جنگ[1] جو اہل ہند کے پاس تھے وہ ہی اہل عرب کے
ساتھ تھے لیکن قلعہ کشائی کا آلہ **منجنیق** جو بجائے گولہ
قلعہ پر کام دیتا تھا اور آلہ **نفط اندازی** (باروت وغیرہ)
جسکے شعلہ جوالہ سے گھوڑے دشمن کے بھڑک جاتے تھے
اور ہاتھی منہ موڑ میدان جنگ سے بھاگ جاتے تھے
اہل عرب ہند میں لائے تھے۔ اور روضۃ الصفا میں ہے
کہ خلیفہ مامون کے عہد میں عرادہ (توپ) کا نقشہ جم گیا تھا۔

طرز حکومت۔ ملکی انتظام نہایت خوب تھا کیونکہ
اہل اسلام کے اصول شریعت کی رو سے یہہ امر ضرور ہے کہ

[1] مدارج النبوۃ۔ روضۃ الاحباب۔ مواہب اللدنیہ۔ احسن القصص۔ تیغ شمشیر
کرتلوار سفدرہ۔ خود۔ تلوارکی چند قسمیں تھیں باعتبار ساخت کے دودھاری اور
سیف عمدہ تھی۔ قبضے انکے سونے اور چاندی کے اور جواہرات سے مرصع۔
زرہ کئی نوع کی تھیں بعض میں چاندی اور سونے کے حلقے عمدہ طور پر لگائے جاتے تھے۔
خود کئی قسم کے تھے سونے اور چاندی کا کام اوسپر نفیس ہوتا تھا۔
سپر (ڈھال) چند طرح کی تھیں مدور و گول مستطیل اور بشکل مثلث اُسپر
انواع اقسام کے نقش۔ سکتان اور بیت قسم کے تھے۔

وہ سونے اور چاندی اور بھرت کی زنجیرین
پہنتے تھے اور ہاتھ اور گردن اور سر مین
زیور پہنتے تھے۔ اور قیصر روم جولیس کا
بیان ہے کہ اہل انگلنڈ بجائے روپیہ
چاندی اور سونے کی انگوٹھیان اور زیور
استعمال کرتے ہین۔ اور تاریخ گارڈنر
اور وقائع نگار انگلستان مین مسطور ہے کہ
یہان کے لوگ دست و پا برہنہ کو نیل سے
رنگین کرتے تھے (جیسے ہند کی نیچ قوم)
اور تاریخ یورپ مصنفہ ولیم پینک اور
تاریخ جام جم مین مرقوم ہے کہ ہاتھ پیر کو
گل ارمنی مین بھی رنگتے تھے اور تاریخ تاج
انگلنڈ مین مرقوم ہے کہ اس عہد کی آدمی
مثل جنگلی آدمیون کے جنگل مین بلا جھونپڑیان
اور مکانون کے وحشی ملکون کی وحشیون
کی طرح وحشیانہ بسر کرتے تھے۔

ہتھیار۔ مورخ ڈیوڈ ورس البرجولیس کا
قول ہے اور نیز تاریخ کالیمرن مین مرقوم ہے
کہ انکے برچھون کے پھل اور بعد کو تیرون
کے پیکان سنگ چقماق اور برنج کے
ہوتے تھے۔ اور تاریخ وقائع نگا

ایک عام جماعت کے اجماع اور اتفاق سے ایک ایماندار خدا ترس متقی اور پرہیزگار حکمران اور حاکم مقرر کیا جائے یہانتک کہ اگر حاکم بعد تقرر کے قران شریف اور حدیث لطیف کے برخلاف عمل کرے تو قابل عزولی ہے اور اہل اسلام کی حکومت قانون پر منحصر تھی یعنی قانون حکومت کے تابع نہین تھا بلکہ خود حکومت قانون کے تابع تھی۔ اور قانون ایسا کہ جسمین تاج اور برکی (قیصری) ٹوپی اور دوشالہ اور کمبل برابر ہین۔ اور محکمہ دیوانی اور فوجداری اور مال کے حاکم امین (منصف) قاضی (جج) مفتی وغیرہ تھے۔ اور مرافعہ کی عدالت (اپیل) اور بڑے کامون کے لیے مجلس شوری (کونسل) تھی۔ قومی پنچ بھی فیصلہ کرتے تھے۔ ذمی یعنی وہ رعایا جو اہل اسلام کے سوا سے اسلامی حکومت مین رہتے تھے اُنکے معاملون کا تصفیہ اُنکی قوم کے بزرگون کے سپرد کیا جاتا تھا شاید جب ہی سے ہند مین پنچایت کی بنا ہوئی۔ اور جو معاملہ عدالت مین پیش ہوتا تھا وہ موافق اصول قوم کے ہوتا تھا (اسٹامپ کی علت سے رعایا بری تھی) ذمی کے حقوق وہی تھے جو مسلمانون کے تھے صرف جزیہ (خراج) دینا پڑتا تھا جسکو حق حفاظت کہنا چاہیے۔ ذمی اپنی مذہبی رسوم بے روک ٹوک حسب دلخواہ ادا کرتے تھے اور جو پہلے خزانہ

انگلستان مین ہے کہ یہ لوگ بالکل وحشی تھے ایک خنجر (چھری) ایک تلوار پیڈل اور بجائے یکہ لوہے کی زنجیر مین معلق رکھتے تھے اور ایک برچھی جسکے ایک طرف گھنٹی لگی رکھتے تھے اور ایک پیڈل چمڑے کی ڈھال اپنی حفاظت کیو اسطے رکھتے تھے۔

عبادت۔ سوائے خدائے واحد کے اہل انگلنڈ چاند سورج اور سانپ اور درخت بلوط وغیرہ کو پوجتے تھے جولیس کا بیان ہے کہ یہ وحشی اپنے معبودون باطلہ (دیوتاؤن) پر بے گناہ انسانون کو بے تکلف قربان کرڈالتے ہین۔ اور پھر بعد مسیحی نے یہان رواج پایا لیکن اول صدی مین ہی اُسکے توحید کے نورانی چہرہ کو تثلیث کی تاریکی نے تیرہ و تار کردیا۔ مورخ سکیوس رقم طراز ہے کہ رومیون نے اِس ملک مین زراعت اور تجارت کا رواج دیا اور زر مسکوک اور سکہ جاری کیا۔ اور راستون کے نشیب و فراز کو ہموار کرایا۔ تاریخ یورپ

سلطنت سے مقرر ہوتا تھا اُسکو حکومت اہل اسلام
جاری رکھتے تھے دیکھو سندھ کے برہمنون نے
جب محمد قاسم سے عرض کیا کہ خزانہ راج سے ہمکو مندرون
کے لیے آدھ آنہ روپیہ ملتا تھا اب انکی مرمت کیواسطے
درکار ہے مرحمت فرمائی محمد قاسم نے اسکے دینے
مین تردد کیا اور خلیفہ کو لکھا خلافت سے جواب آیا
کہ جو سابق سے مقرر ہے اُسکو بحال رکھو۔ محمد قاسم
نے برہمنون کو بلاکر جو حساب سے آمد ہوتا تھا عطا کیا۔
امام غزالی علیہ الرحمتہ نے لکھا ہے کہ خلافت کے زمانہ
مین خلفاے رسول اللہ اور بعد اُنکے بادشاہ اسلام
اس بات کو پسند کرتے تھے کہ لوگ انکی خطا پر گرفت کرین
گو وہ منبر ہی پر کیون نہ بیٹھے ہون چنانچہ ایک مرتبہ
حضرت عمرؓ بن الخطاب منبر پر خطبہ پڑھنے مین فرمانے
لگے کہ اے لوگو جو شخص تم مین سے مجھہ مین کچھہ کجی دیکھے
وہ میری کجی کی اصلاح کردے اس بات کو سنتے ہی
ایک نوجوان اُنمین سے اُٹھا اور اُسنے کہا کہ ای عمرؓ
قسم ہے خداے پاک کی اگر ہم تجھہ مین ذرا بھی کجی دیکھتے
تو ہم اس تلوار کے زور سے سیدھی کر دیتے حضرت
عمرؓ نے یہہ سنکر خدا کا شکر کیا اور فرمایا کہ الحمد للہ اس
امت مین ایسے لوگ موجود ہین کہ عمرؓ سے شخص کی
کجی کو تلوار کے زور سے سیدھا کر سکتے ہین۔ اور مدعی

مصنفہ ولیم پننگ اور تاریخ جام جم
مولفہ فرہاد میرزا کا بیان ہے کہ جولیس
کی آمد کے زمانہ مین اہل انگلستان
سترہ قبیلہ مین منقسم تھے اور ہر گروہ
کا سردار جُدا جُدا تھا اور سب لکھنے پڑھنے
سے ناواقف تھے رومیون نے اُنکو لکھنا
پڑھنا سکھایا۔ تاریخ وقائع نگار انگلستان
مین مرقوم ہے کہ اُنکی ملاؤن کا نام ڈرواڈس
تھا۔ اور وہ بلوط کے درختون کے نیچے
رہا کرتے تھے اور وہین اپنا پوجا پاٹ
کرتے تھے۔ اور ہر سال مین تین دن عید
کرتے تھے ایک عید جب کرتے تھے کہ
جب اناج [illegible] جاتا ہے۔ اور ایک عید
اُسوقت کرتے تھے جسوقت اناج پکتا ہے
اور ایک عید اُسدن جسدن غلہ کاٹا
جاتا تھا۔ علاوہ ان تین عیدون کے
ہر سال مین اُس مہینے کی چھٹی تاریخ
جو قریب دسوین ماہ مارچ کے شروع
ہوتا تھا اُنکے یہان نوروز ہوتا تھا
اس عید مین یہہ دستور تھا کہ اُنکے
ملاؤن مین سب سے بڑا ملا سونے کی چھری

اور مدعا علیہ عدالت مین ایک حالت مین ہوتے تھے چنانچہ حدیث مین آیا ہے کہ ایک یہودی حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور اُسنے حضرت علیؓ پر کچھ دعوی کیا حضرت علیؓ اُسوقت حضرت عمرؓ کے برابر بیٹھے تھے پس حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اے ابوالحسنؓ تم بھی مدعی کے برابر جا کھڑے ہو پس حضرت علیؓ حضرت عمرؓ کے ارشاد کے موافق کھڑے تو ہوگئے مگر چہرہ آپکا متغیر ہوگیا لیکن جب مقدمہ فیصل ہوگیا اُسوقت حضرت علیؓ سے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ مدعی کے برابر ہونے سے خفگی کے کیا معنی تھے حضرت علیؓ نے فرمایا کہ مین مدعی کے برابر کھڑا ہونے سے نہین خفا ہوا بلکہ مین اس سبب سے خفا ہوا کہ آپنے دشمن کے سامنے میری کنیت کے ساتھ مجھکو پکارا۔

مقریزی کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ ملک کا دورہ رعیت کے حال کے دریافت کے واسطے اہل عرب نے اختیار کیا اور اقوم المسالک مین منقول ہے کہ خلفائی راشدین کے عہد مین ملک مصر کا خرچ ستر کرور روپیہ تھا۔ پس اسپر قیاس کرو اُن ممالک کو جو سوائے ملک مصر کے اہل عرب کے قبض و تصرف مین تھے۔ اور ابن خلدون کی تاریخ مین مسطور ہے کہ رشید عباسی کے زمانہ مین جو محصول سلطنت کا بیت المال مین آتا تھا وہ سات سو سانت شہرار قنطار سونا تھا جو ایک پدم چالیس کرور سکہ

بلوط کے درخت پر کی بیل کاٹ کاٹ کر نیچے پھینکتا تھا اور جب اُس مقدس بیل کی ٹہنیان گرنے لگتی تھین تو اور ملا اپنے سفید قباؤن کے دامن پھیلا کر اونہین لے لیتے تھے۔ ان رسوم کی علامتین ابتک موجود ہین خصوصًا انگلستان کے جنوبی صوبون مین کہ وہان کے لوگ ابتک مئی کی عید مین خوشیان مناتے ہین اور تماشے کرتے ہین۔ اور جب اناج کاٹا جاتا ہے تو اُسوقت بھی ایک عید کرتے ہین۔ اور وسط گرما کی عید مین شام کو آگ کی روشنی کرتے ہین۔ اور کرسمس (یعنی روز ولادت حضرت مسیح) کو درخت پر سے بیلین کاٹتے ہین۔

تعلیم اہل تواریخ کا بیان ہے کہ اہل انگلستان قبل آنے جولیس قیصر روم کی لکھنے پڑھنے سے بالکل نابلد تھے اور نوشت و خواند انکو مطلق نہین آتی تھی اور تاریخ انگلستان مصنفہ گارڈنر مین مرقوم ہے کہ رومیون نے اہل انگلنڈ کو

نظیری کے برابر ہوتا ہے (افسوس ہند کا اس زمانہ کا جدا
ماحصل ہمکو معلوم نہین ہوا) اور قرۃ العیون مین مرقوم
ہے کہ جسکو فرانسیسی زبان سے شیخ احمد زراقی نے
ترجمہ کیا ہے کہ مسلمانون نے آٹھ برس کے زمانہ مین جسقدر
ممالک فتح کئے اُسقدر ملک رومیون نے آٹھ صدی مین
بھی فتح نہین کیئے

صنعت

صنعت :- اور تاریخ اقوم المسالک فی معرفتہ احوال
الممالک مین مذکور ہے کہ اکثر اہل اسلام ہی کی صناعیان
اہالیان یورپ کے ہان ہنوز رائج ہین اور جو لوگ مین
منصف مزاج ہین وہ مسلمانون کے قدیمی علم و فضل
کو اور صناعی مین سب قومون سے انکے سابق ہونے
کو تسلیم کرتے ہین - اسیطرح تاریخ ڈروی مین مرقوم ہے
جو فرانس کے وزیر اعظم کی تالیف ہے -

ایجاد پیمایش وغیرہ

ایجاد پیمایش وغیرہ - اور اہل عرب نے کرے کی پیمایش
کا آغاز کیا اور صحرائی سنجار کی مسافت کو ناپ کر بغدادی
علما نے خلیفہ ہارون رشید کے عہد مین کرویت زمین
کو ثابت کر دیا اور وہ ہی مورخ لکھتا ہے کہ اقلیدس
کی شرح اول اہل عرب نے کی اور زیج بطلیموس کو
درست کیا - اور اعتدال اوقات کا اختلاف اور
منطقتہ البروج کی تقریج کا حساب اور سنین شمسی اور
زمنی کا اختلاف لکھا اور اُسمین چند دقیقون کا فرق نکالا
لکھنا پڑھنا سکایا اور وحشی حیوانون
سے انسان بنایا -

باب دوم

زمانہ قوم سکسن کا انگلستان مین سنہ ۴۴۹ع سے سنہ ۱۰۶۶ع تک تمام ۶۵۷ سال

زمانہ قوم سکسن کا انگلستان مین

رومیون نے جب انگلستان کو آزاد
کیا تو اہل انگلستان اپنی کم لیاقتی سے
ملک کا انتظام نکر سکے اور اہل انگلستان
کا سقیم حال دیکھکر ڈینمارک اور جرمنی
اور پکٹ اور اسکاٹ لوگ شمالی و
مشرقی ملک کو غارت اور تاراج
کرنے لگے - اور بستیون کو جلا کر خاک سیاہ
کر دیا اور اس زمانہ مین باہم اہل انگلستان
مین نفاق کا مادہ مشتعل تھا - مدتون
یہی کیفیت انگلستان کی رہی -
پھر سو برس تک دریائے **اِلب** اور
رہاین کے دوآبہ کے لٹیرون کے
گروہ کے گروہ جو قوم **جوٹس** اور
انگلس اور **سکسن** سے تھے
انگلستان مین آئے اور اوسپر قابض

ایجاد کاغذ - اور کاغذ اہل عرب نے ایجاد کیا اور اُسنے ایسا فائدہ دیا جیسا کپڑے کی ایجاد سے تھا
تقطیر آب - پانی کی تقطیر کے طریق عمدہ ایجاد کئے -
اور علم جغرافیہ مین اہل عرب نے اپنی سیر و سیاحت اور دور دراز ممالک پر فتح نصیب ہونے سے عمدہ نکات اور مقامات ظاہر کئے - اور عمدہ حوض اور اور فوارے اور سنگمرمری نقاشی کی بنیاد قایم کی -
اور تجارت کو اہل عرب نے کوہ ہمالیہ سے کوہ پیرنی تک جو فرانس اور اسپین کے مابین ہے پہونچا دیا -
اور تاریخ **ڈروی** مین ہے کہ ایام ماضیہ مین کوئی سلطنت اسقدر وسعت و فسحت مین نہین ہوئی -
اختراعات علوم - اور اہل عرب نے اور بہت ایسے علوم ایجاد کئے کہ جنکے نظیر اور قومون مین باوجود شایستگی کے اب تک موجود نہین - علم اسمای رجال اُن ہی کی ایجاد ہے جسپر کتب تواریخ اور کتب سیر وحدیث کی روایات کے صحت وسقم کا دار و مدار ہے ڈاکٹر اسپرنگر کا قول ہے - کہ علم اسماء الرجال پر مسلمان جسقدر ناز کرین زیبا ہے - ہمکو پانچ لاکھ عالمون کا تذکرہ اُنکی کتابون مین ملتا ہے - علم سیر کے اول یہی موجد ہین جسمین سیر النبی اور سیرت شامی وغیرہ ہے - اور علم اصول کے یہی مخترع ہین جسمین

ہوگئے اور اونھون نے سات ریاستین قایم کین - جو ہفت ریاستہائے سکسن مشہور ہین -
ان ریاستون کے بادشاہ آپس مین لڑتے جھگڑتے رہتے تھے اور لڑائی کے زمانہ مین جو حال رعایا کا ہوتا ہے وہ معلوم - پس ان لڑائیون مین لوگ عیسائی مذہب کو بھی بھول گئے تھے -
۵۹۶ء مین پوپ گریگری نے کچھ نوجوان قوم **انگلس** کے خرید اور اونھین پڑھا لکھا کر واسطے ترویج دین مسیحی کے روانہ کرنا چاہا لیکن بجائے اونکے **اگسٹاین** راہب کو مع چالیس راہبون کے واسطے تعلیم مذہب مسیحی کے انگلستان کو روانہ کیا -
اول دین مسیحی **اتھلبرٹ** بادشاہ **کینٹ** نے قبول کیا - اور کچھ دنون کے بعد **سبرٹ** بادشاہ **اسکس** نے بھی دین مسیحی قبول کرکے **اپالو** دیوی اور ڈیانا کا مندر کھدوا کر پیٹرس اور پولوس حواریوں کا گرجا بنوا دیا -

توضیح۔ وتلویح ۔ و تصریح وغیرہ ہین ۔
علم مناظرہ کے بہی بانی ہین جنمین ابحاث باقیہ اور رشیدیہ
اور اصول مناظرہ وغیرہ ہین۔ علم کلام کے بہی موجد
ہین جنمین شرح عقاید نسفی وجلالی وغیرہ ہین ۔ اور
علم فقہ اور علم حدیث اور علم تفسیر جنمین صدہا کتب
موجود ہین اہل اسلام سے مخصوص ہین علم جبر و
مقابلہ کی اختراع ابو موسیٰ سے ہے چنانچہ اہل یورپ
ہنوز الجبرہ بولتے ہین جو عربی لفظ[1] ہے اور اہل عرب
نے سفر نامے اور احوال سفر کے قلمبند کرنے کی ابتدا
کی اور مشاہیر اور معروف لوگون کی زندگی کے حالات
تواریخ مین درج کرنا اختراع کیا[2] اور علم معنی اور علم بیان

دور شاہ اڈون نے بعد عیسائی ہونے
کے دین مسیحی کی بہت اشاعت کی
اور قدیم دیوتاؤن کی پرستش
قطعاً ترک کر دی اور کوتھبرٹ مجتہد نے
بت شکنی مین سبقت کی ۔
جزیرہ آیونا مین راہب کولمبا نے
ایک عیسائی مدرسہ قایم کیا تھا اور
اُسکے توابع نے اسکاٹلینڈ اور انگلینڈ
مین مدارس جاری کیے تھے ۔ کولمبا
راہب موحد تھا اور کلیسائی رسوم
کے (کیونکہ یہہ صلیب پرست اور
تثلیث کے قایل ہین) مخالف تھا ۔
لہذا پھر صلیب پرست موحدون
کے سدّ راہ ہوئے ۔ اور باطل
(برعکس) حق پر غالب آیا ۔
القصہ گھٹ کر یہہ سلطنتین تین یا سین
رہگئین اور اُنکے بادشاہون مین بادشاہ
اُفا قدرے اچھا تھا اور اُسکے
سکّون اور تحفون سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ
مہذب بھی تھا ۔

سلطنت بادشاہ ہیوبرٹ

[1] چنانچہ مورخ فرانس سدیو نے اپنی تاریخ مین لکھا ہے ۔
[2] شہری الیسٹ نے ایکسو انچاس جلد کتاب تواریخ مصنفہ اہل اسلام
متعلق پندرہ جلدون کی تھین اور دوسو سے زیادہ کی تلاش تھی جسکی فہرست
چھاپکر تقسیم کی تھی اور وہ اُسکے مرنے کے بعد انگلستان بھیجی گئین
تاریخ جبروتی مین مرقوم ہے کہ اہل اسلام نے ایک ہزار تین سو
کتابین تواریخ کی لکھین جنمین سے تاریخ ابن اثیر بارہ
جلد مین اور تاریخ بغداد مصنفہ ابوبکر پندرہ جلد مین اور تاریخ
مرو بیس جلد مین اور تاریخ مرات الزمان چالیس جلد مین اور
تاریخ حافظ ابن عساکر ستاون جلد مین ہے وغیرہ وغیرہ اور جب سے
اب تک ہزارہا اور تصنیف اور تالیف ہوئی ہین ۔

۱۲۸۸

اور علم بدیع جسمین اسرار البلاغت اور معیار البلاغت وغیرہ کتب ہین اس عمدگی سے بیان کیا کہ جسکا نظیر اور رضہ بالمون مین کالمعدوم ہے -

ایجاد گھڑی - اور اہل عرب نے دریافت اوقات کا آلہ بنایا جسکو گھڑی کہتے ہین ابو عبداللہ نے ایک عجیب و غریب گھڑی ایجاد اہل عرب کا حال لکھا ہے وہ یہہ ہے کہ کمرے مین دن کی گھڑیون کے شمار کے موافق چھوٹے چھوٹے طاق ہین اور ان طاقون مین شیشے لگے ہین - ان شیشون کے بیرونی رخ پر زرد رنگ دیا ہے اور اندر کیطرف سبز - اور یہہ صنعت رکھی ہے کہ دن کی ایک ایک گھڑی جب جو گذرتی ہے وہ وہ ایک ایک طاق کے شیشے کا اندرونی سبز رنگ باہر کیطرف ہوجاتا ہے اور بیرونی زرد رنگ اندر کیطرف ہوجاتا ہے گویا یہہ گھڑی ہے اور اسی سے دن کا اندازہ کیا جاتا ہے - اور بعض اہل تواریخ کا قول ہے کہ خلیفہ مامون رشید کے عہد مین ایک عرب نے ایک گھڑی اس قسم کی تیار کی تھی کہ ہر گھنٹہ پر اسکا پردہ خود بخود کھلتا تھا اور اس سے ایک پتلا بصورت انسان نکلتا تھا اور اوقات کی مقدار

بعد وفات انگا کے ہیوٹرک نے سلطنت غضب کر کے ایڈبرگا انگا کی بیٹی سے شادی کر لی۔ ایڈبرگا اپنے شوہر کو زہر دیکر فرانس کو بھاگ گئی اور اٹلی مین پہنچکر بھیک مانگ مانگ کر مر گئی

بادشاہت اگبرٹ

بعد وفات بیوٹرک انگلستان پر اگبرٹ قابض ہوا - اب جو سلطنت قایم ہوئی اسکا نام انگلینڈ رکھا گیا - کیونکہ جن تین قومون نے انگلستان پر حملہ کیا تھا انمین قوم انگلی سب سے قوی تھی -

طرز معاشرت اہل انگلستان کی عہد قوم سکسن مین

اس عہد کی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل انگلستان نے کچھ خوراک اور پوشاک وغیرہ مین صنعت - اختراعات اور ترقی نہین حاصل کی تھی کیونکہ ایک تو باہمی نفاق اور آپس کے لڑائی جھگڑا وان مین

ایجاد گھڑی
بادشاہت اگبرٹ
طرز معاشرت اہل انگلستان کی عہد قوم سکسن مین

کو مناسب گھنٹہ بجاتا اور پھر پردہ مین چھپ جاتا تھا۔

ایجاد دھوپ گھڑی - دھوپ گھڑی (سن) کی ایجاد فقہا نے اسطرح کی کہ جب جنگل مین ظہر و عصر کے وقت کی شناخت دشوار ہوی تو زمین کا سطحہ صاف کرکے ایک لکڑی نصب کی اور جب اُسکا سایہ کم ہوتے ہوتے کم ہونا موقوف ہوگیا تو اُسکا نام سایہ اصلی رکھا اور جب اصلی سے زیادہ ہونے لگا تو ظہر کے وقت کا آغاز مانا اور سایہ اصلی پر جب ایک مثل یا دو مثل زاید ہوگیا علی اختلاف القولین تو عصر کا وقت ہوگیا ۔

لیکن ریت گھڑی اور پانی گھڑی کی ایجاد کا زمانہ صحت کے ساتھ معلوم نہین ہوا۔

ایجاد گھوڑدوڑ و علم اصول - آدرا اعلام الوری اور روضتہ الصفا مین مرقوم ہے کہ شتر اور گھوڑدوڑ وغیرہ اہل عرب مدینہ کی ایجاد ہین - اور علم اصول محمد حنیفہؒ نے ایجاد کیا۔

ایجاد ڈاک و ہرکارہ - منتظم ابن جوزی اور اعثم کوفی اور روضتہ الصفا مین ہے کہ حضرت عمرؓ کے عہد خلافت مین قادسیہ کے مقام پر جو لڑائی جسمین شہر مداین فتح ہوا سعد بن ابی وقاص اور یزدجرد آخری بادشاہ ایران کے سپہ سالار رستم

مبتلا تھے اور دوسرے باہر کے حملہ آوروں سے جو کہ بستیون کو جلاتے اور مالون کو لوٹتے اور آدمیون کو قتل کرتے اور مخلوق خدا کی جانون کو بہت بیرحمی سے تلف کرتے تھے - نہایت بے چین اور بے آرام تھے - کم سے کم چارسو برس تک تو سارے ملک مین یہی لوٹ کھسوٹ اور لڑائی جھگڑے رہے اور یہہ بات ظاہر ہے کہ جدال و قتال آداب اور اخلاق کے خلاف ہے پس وہ اُنکا مصلح اور تہذیب کنندہ کیونکر ہوتا - اور اگر اُنکے امرا کو قتال و جدال اور لڑائی جھگڑون سے کچھ تھوڑی سی بھی مہلت ملتی تھی تو وہ اپنا جی ہرن کی شکار اور باز کے شکار اور کھیل کود وغیرہ سے بہلا لیتے تھے پس اُس زمانہ کے عمدہ سے عمدہ شایستہ اور اچھے سے اچھے مہذبون کی

ایجاد دھوپ گھڑی - ایجاد ریت گھڑی و پانی گھڑی - ایجاد گھوڑدوڑ و علم اصول - ایجاد ڈاک و ہرکارہ -

فرخندہ اوسکے واقع ہوئی تھی اُسمین جلد خبر آنیکے لیواسطے ہرکارے کی ڈاک قایم کی گئی تھی جو تیلی قوم کی مانند خبررسان تھی ۔ اور اسیطرح تاریخ ابن اثیر مین مرقوم ہے ۔

ایجاد اسپائے بادی ۔ مستقصی اور غنیہ اور روضتہ الصفا سے ظاہر ہوتا ہے کہ آسیائی ہوا (ہوائی چکی) کا رواج و ساخت حضرت عمرؓ کی خلافت کے پہلے سے تھا

دربان ۔ مقصد الوری اور مقصد اقصیٰ اور روضتہ الصفا مین منقول ہے کہ خلفاء رسول اور اُنکے عہد کے حکام اپنے دروازہ پہ دربان اور چوکی پہرا اس غرض سے نہین رکھتے تھے کہ اہل معاملہ بے تکلف آئین اور اپنی داد رسی چاہین ۔

ایجاد شفاخانہ وغیرہ ۔ عبد اللہ بن سہیل نے کتاب اوایل مین نقل کیا ہے اور نیز روضتہ الصفا مین مرقوم ہے کہ اول حجاج ابن ابو یوسف نے ایجاد کیا ۔ ولید ابن عبد الملک نے ہر نابینا کیواسطے ایک آدمی راستہ چلانے اور پھرانے کو مقرر کیا اور جذامیون کو جدا مکان مین رکھنا قرار دیا اور اُنکی خدمت کیواسطے ہر ایک کے لیے ایک خدمتگار مقرر کیا اور اُنکی خوراک اور پوشاک اور علاج کا انتظام خزانہ سرکاری سے کرادیا اور جیسے دونون پیر

طرز معیشت اس زمانہ کے نیم وحشی قومون سے بھی گئی گذری اور بیہودہ تھی

اسلحہ ۔ تاریخ انگلنڈ کالیر مین مرقوم ہے کہ دزدان غارت گر انگلستان جنہین سلطان البحر کہتے تھے اور جن ہتیارون سے مارتے دھاڑتے اور کاٹتے چھانٹتے تھے وہ کلہاڑی اور برچھی اور گرز تھے ۔

پرستش ۔ اس لوٹ مار اور بے جینی کے ایام مین لوگ مذہب عیسائی کو بھی بھول بسر گئے تھے اور مذاہب باطلہ جاری ہوگئے تھے ۔ لیکن ایک مدت کے بعد پھر بت توڑے گئے اور مندر اور کفار کے معبد مسمار کیے گئے چنانچہ وقائع نگار انگلستان اور تاریخ جام جم مین مرقوم ہے ۔ اور آپالو دیبی کا مندر جو ویسٹ منسٹر مین تھا اور ڈیانا دیبی کا مندر بھی کھدواڈالا اور بجائے اُنکے پیٹرس حواری اور پولوس حواری کے نام کا گرجا بنایا گیا ۔

سکہ و تمغہ ۔ اور بادشاہ اِفا نے

تھے تھے اُسکو بھی ایک خدمتگار دیا اور روضۃ الصفا
مین منقول ہے کہ ہشام ابن عبد الملک نے ضعیف
مردون اور عورتون اور اندھون وغیرہ کے واسطے
ایک ایک خدمتگار اور خوراک اور پوشاک اور طبیب
مریضون کے علاج کیواسطے خزانہ شاہی سے مقرر کیا۔

مجلس شوریٰ ۔ اگرچہ مجلس شوریٰ اہل اسلام کے احکام
الٰہی سے ثابت اور مقرر تھی لیکن ولید ابن عبد الملک نے
دس فقہا اور اونپر ایک میر مجلس مقرر فرماکر انفصال مقدمات
کے لیے ارباب جلسہ (کونسل) قرار دی تھی چنانچہ
روضۃ الصفا مین منقول ہے۔

لگان زمین ۔ موضح قرآن اور دیگر کتب تفاسیر
مین مشرح مسطور ہے کہ اہل عرب مسلمان لگان زمین
کی پیداوار پر بیسوان حصہ اُس زمین کا جسکو پانی دیا
جاتا تھا یعنی چاہی پر اور دسوان حصہ بارانی پر لیتے تھے
اور باقی انیس حصہ حق زمیندار تھا اہل اسلام کا دستور
تھا کہ جو زر لگان جس ملک اور جس موضع کا ہوتا اُسکو
اوسی موضع کے مناسب امور مین صرف کرتے اور جب
مصارف سے زیادہ ہوتا تب بیت المال مین جمع کیا جاتا۔

امن ۔ اہل عرب کی سیرت مین داخل تھا کہ جسکو
اپنی امن مین لیلیتے تھے اگرچہ اُسکا دشمن سلطان
زمان ہوتا اور اُسکو طلب کرتا تو اپنی جان دینے مین

سکون اور تمغون کا رواج دیا جسے اُسکا
زمانہ کچھ شائستہ اور مہذب معلوم ہوتا ہے۔

عمارت اور پتھرون کو تلے اوپر
رکھکر بڑی بڑی عمارتین بناتے تھے چنانچہ
اون بیڈھنگی عمارتون مین سے استونہنج
ضلع ولٹ شیر مین اور اسٹنس جنڈایبرہ
ارکنی مین ابتک موجود ہین جو اگلے
زمانہ کے لوگون کی یادگار ہین اور
اُس عہد کی کیفیت کو زبان حال سے
مفصل بیان کرتی ہین ـــ

باب سوم

عہد بادشاہان سکسن ۸۲۷ء سے ۱۰۶۶ء تک تمام ۱۹۰ سال

جرمنی کے جنگلی جو ملک ڈینمارک مین
خانہ بدوش تھے اونھون نے اگبرٹ
کے زمانہ مین انگلستان پر حملہ کرنے
شروع کیے اور ملک کی لوٹمار مین
مشغول رہے (کیا خدا کی شان ہے
یہی قوم انگلستان پر چند روز بعد
فرمان روا ہوئی) ۸۳۷ء مین شاہ
اگبرٹ مرگیا اور اُسنے چار بیٹے پہلی بی بی

انکو وہ لیتے نہین ہوتا تھا لیکن مہمان اور سامان سواری کو نہین دیتے تھے۔

بیجا ڈاک و لنگرخانہ و غریب خانہ و حوض چاہ وغیرہ۔ مسعودی کا بیان ہے کہ خلیفہ ہارون رشید نے بر سر راہ چاہ اور حوض اور تالاب اور مسافرون کے قیام کو مکان بنوائے اور زبیدہ رشید کی زوجہ نے اشیاء مذکورہ اور سفرین اور لنگرخانہ اور رباط وغیرہ تیار کرائے۔

ڈاک۔ روضۃ الصفا اور دیگر کتب تواریخ مین منقول ہے کہ سنہ ہجری مین خلیفہ ہارون رشید نے ڈاک جاری کی تھی کہ روزانہ خبر امیر لشکر کو پہونچتی تھی اور سرائے اور غریب خانہ غربا کیواسطے بنوائے۔

عجیب بناوٹ۔ اور دوسری صدی ہجری مین محمد ابن سہل کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ خلیفہ معتصم باللہ کے عہد دولت مین کپڑے کی بناوٹ مین یہہ اختراع ہوا تھا کہ اس مین عبارت اور ہیئت و صورت چیز مطلوب کی بنجاتی تھی۔ اور خلیفہ مذکور نے شفاخانہ اور دار القرارت بنوائے (پڑھنے کا مکان)۔

کتب خانہ و مدارس۔ اور تاج الدین علی مورخ بغدادی نے اپنی تاریخ مین لکھا ہے کہ خلیفہ ناصر الدین نے ضیافت خانہ اور مسافرخانہ بنوائے اور عام کتب خانہ رفاہ عام کے واسطے کھلوایا

اوسبرگا سے ہوا اسکے ساتھی کی بیٹی تھی چھوڑی اور وہ چارون بترتیب بادشاہ ہوئے تاریخ کارڈنر مین مرقوم ہے کہ اگبرٹ کے عہد مین انگلستان مین کثرت سے خونریزی اور ابتری پہلی ہوئی تھی۔ اگبرٹ نے چھوٹی ریاستون اپنی ماتحت سے یہہ معاہدہ کرایا کہ اُس سے اور آپس مین نہ لڑین جھگڑین اُسکے زمانہ مین ڈنمارک وغیرہ سمندر کی راہ سے کشتیون مین آتے تھے اور کنارے کے ملک کو جلاتے اور آدمیون کو قتل کرتے اور مال کو لوٹ کر واپس چلے جاتے تھے۔ اور مونکون (زاہدون) کو زیادہ لوٹتے تھے اور مثل بھیڑ ون کے ذبح کرتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ مونک زیادہ مالدار ہین اور لڑ نہین سکتے۔

بادشاہ اتھلولف

اول اتھلولف بادشاہ ہوا۔ اسی بادشاہ کے عہد مین انگلستان کی رعایا پر پوپ نے اس غرض سے ٹیکس

اور مدرسون کو بارونق وار کر دیا۔

نمونہ تکلفات عرب۔ مسرف اہل عرب کے تکلفات بھی جہان سے نرالے تھے۔ دو شخصون کا مشت نمونہ کی طور پر یہان ہم بیان کرتے ہین۔ سنہ ۲۰۹ھ مین حسن ابن سہل نے اپنی لڑکی فوران کی شادی جو مامون بن ہارون رشید کے ساتھہ کی تھی اُسکے بے نہایت تکلفات مین سے دو باتین نقل ہوتی ہین۔ ایک یہہ کہ کاغذ کے پرچون پر قیمتی مال و اسباب لکھکر مجلس عقد مین لوٹائے گئے تھے اور جسکے جو پرچہ ہاتھہ آیا اُس نے پرچہ مذکور کی تحریر کے موافق وکیل حسن سے جو اس کام کے واسطے مقرر ہوا تھا وصول کر لیا۔ اور دوسرے یہہ کہ زرلبفت کے فرش پر دولھن کے سر پر ہزار موتی چڑیا کے انڈے کے برابر سونے کی کشتی مین نثار کیے گئے تھے۔

دوسرے خلیفہ مستغنی کے زمانہ مین بعض امرا کے بیت الخلا (پاکخانہ) مین سونے کی زنجیر اس غرض سے معلق رہتی تھی کہ بعد آبدست کے اُس سے ہاتھہ ملین اور برابر مین مشک رہتا تھا کہ دماغ معطر رہے۔

ایجاد مہر لاک و چل آہن وغیرہ۔ اور اہل عرب خط پر مہر لاک وغیرہ سے لگا کر روانہ کرتے تھے جسطرح آجکل پارسل روانہ ہوتے ہین۔ اور نیچے کا حصہ نیزہ کا

باندھا کہ روم مین ایک انگریزی مدرسہ قایم کرے (اسے بھی یہہ امر مزید ہے کہ چرچ انگلستان کا خرچ ہندوستان پر سرکار انگریزی نے مقرر کر رکھا ہے) اور یہہ رسم بھی جاری ہوی کہ ہر شخص اپنے مال کا دسوان حصہ پادریون کو دے (کیا خوب کون کمائے کون اوڑائے) اور چہارشنبہ مخصوص تھا کہ ڈینس لوگون سے محفوظ رہنے کے لیئے دعا کی جاوے۔ اور اتھلولف کا جانشین اتھلبالڈ ہوا۔

شاہ اتھلبالڈ

اور وہ اپنی سوتیلی مان جوڈتھ کو اپنے کام مین لایا پھر وہ بالڈون کے ساتھہ بھاگ گئی۔ اور یہہ جھگوڑی ولیم منصور کی زوجہ کے بزرگون مین ہے (کیا مہذب مان اور بیٹا تھا) شاہ اتھلبرٹ کے عہد مین ڈینمارک سنہ ۸۶۶ء مین جزیرہ تھنیٹ پر چڑھ آئے۔ شاہ اتھلرڈ پر ڈینمارک کی بڑی یورش رہی اور مرشن کی

سکات کے کرانے مین لگاتے تھے - اور اُنکے ممالک مفتوحہ مین لوہے کے پُل تیار ہوگئے تھے - اور آلہ پیمایش آب اگرچہ مصر کی ایجاد ہے لیکن اہل اسلام نے اسکو عام کردیا تاریخ مصر مین مرقوم ہے کہ آجتک یہہ رسم شہر قاہرہ مین جاری ہے کہ ایک مسجد کے صحن مین ایک مینار ہے اور اُسپر دریائے نیل کے چڑھاؤ کے درجون کے نشان بنے ہوئے ہین شہر کی ہر گلی کوچہ مین ہر روز منادی ہوتی ہے کہ دریائے نیل مین اسقدر چڑھاؤ ہوا -

۲ پیمایش آب

ایجاد تار بافی جوتی اور عنبر کی بتی - اوخاتون زبیدہ نے موم بتی کی بجائے عنبر کی بتیان اور تار بافی موتی کی جھالردار جوتیان ایجاد کین - اور اہل عرب نے کاروان سرائین تیار کرائین -

۳ ایجاد تار بافی جوتی و عنبر کی بتی

سیرت اسلام - اہل عرب کی عادت تھی کہ جس ملک مین وہ گئے وہان انھون نے اپنی زبان اور اپنے علوم اور اپنا دین اور اپنے اخلاق مہذب کو شایع کرنا شروع کیا اور جس قوم نے اسلام قبول کیا تو اُس قوم سے بت پرستی اور ارواح پرستی اور آدم کشی اور اطفال کشی او سیوتت چھوٹ گئی - اوجا وو گرون اور نجومیون اور ڈائینون اور دیویون پر اعتقاد ایک لخت دور ہوا - اور اسلام نے

سیرت اسلام

لڑائی مین بادشاہ کے زخم کاری لگا الفرڈ کو اول انگلستان مین ارل یعنی امیر کا خطاب ہوا - اڈمنڈ کو ڈینمارک نے مار ڈالا اسی عہد مین قحط و وبا آئی جس سے انسان و حیوان انگلستان کے دونون ہلاک ہوئے -

شاہ الفرڈ

۸۷۱ع مین الفرڈ ملقب بہ اعظم بادشاہ ہوا - اس بے علم کو اسکی ماں نے اسطرح شوق دلایا کہ جس دیوان مطلا پر اُسکے بیٹے راغب تھے اُسنے کہا کہ جو تم مین سے اسکو پہلے پڑھے یہہ اوسیکا مال ہے - اس انعام کو الفرڈ نے پایا اور علم کا شوقین ہوگیا الفرڈ کو ڈینس نے ولٹن مین شکست دی اور زرخطیر لیکر ویسکس چھوڑ کر مرسیا کا قتل و غارت نہایت بیرحمی سے شروع کردیا ۸۷۸ع - الفرڈ کی گرفتاری کیلیئے

شراب خواری و قمار بازی اور رنڈیون کو معدوم کر دیا اور دیگر امور فحش مثل رقص وغیرہ کی ممانعت کر دی اور مردون اور عورتون کا بیجا میل و جول دور کر کے ایک حد تک پردہ قایم کر دیا جو کہ عفت اور عصمت کا بڑا سبب ہی اور کثرت ازدواج کو جو ہر مذہب مین بکثرت چلا آتا ہی اُسکو ایک عمدہ قاعدہ سے محدود کیا اور اُس حد مین بھی عدل کی قید کو شریک کیا جسکا نباہ سوا اے عاولان کے غیر ممکن ہے ۔

ایجاد رخصت ۔ اور جلال الدین سیوطی کی تاریخ الخلفا مین مرقوم ہے کہ خلیفہ ثانی کے زمانہ سے ہر سپاہی کو چھ مہینہ کے بعد ایک ماہ کی رخصت کا قاعدہ جاری ہوا ۔ اور اہل عرب اکثر قوانین اور ضوابط کے مخترع ہوئے ۔ اور اہل اسلام نے اصول اسلام کی رو سے علما کے اختیارات نہین قایم ہونے دیئے بخلاف ہندؤن اور عیسائیون کے کہ اونھون نے برہمنون اور پادریون کے اختیارات کو قایم ہونے دیا جسکی وجہ سے اُنکے جال مین ہنوز گرفتار ہین ۔ اس عہد مین سونے کے سکہ (اشرفی) کو دینار اور چاندی کے سکہ (روپیہ) کو درہم کہتی تھی

آزادی غلام ۔ اہل اسلام کی غلامی اور

چلین ہم پر جو دریا **اون** پر واقع تھا چڑھ آیا **الفرڈ** بھیس بدلکر **سور** کے گلے مین جا چھپا ۔ جس غریب کی **الفرڈ** نے پناہ لی تھی اُسکی بی بی نے کہا کہ ذرا روٹی دیکھتے رہو جل نجاے بادشاہ کو اپنے تردد مین کچھ خبر نہین رہی اور روٹی جل گئی ۔ جب عورت نے دیکھا تو بادشاہ کو بہت برا بھلا کہا اور طمانچہ رسید کیا اور کہا کہ کہانے مین چست اور روٹی کی اولٹ پلٹ مین سست ۔ ۸۷۸ھ عمین الفرڈ نے اپنے دوستون کو جمع کر کے ہم کو کوہ **اتھنڈلون** پر شکست دی ۸۹۳ھ عمین ڈینس پھر حملہ آور ہوئے اور جنوبی انگلستان کو تین برس تک خوب نہب و غارت کیا ۔ الفرڈ نے فوج کے تین حصہ کئے ایک گروہ بلاد کی حفاظت کے واسطے رکھا اور دو حصہ اسلیئے کہ ہر ایک باری باری سے لڑے

ایجاد رخصت و قوانین

آزادی غلام

اور قوموں کی آزادی کے برابر ہے کیونکہ اہل اسلام مین جو مالک کھاتا ہے وہی غلام کو کھلاتا ہے اور جو مالک پہنتا ہے وہی غلام کو پہناتا ہے اور تحصیل علوم اور ادائے فرایض مین شرعًا دونون مالک و مملوک برابر ہین۔ اسلام نے غلامون کی آزادی کی راہ بتائی چنانچہ کفارہ قسم اور روزہ توڑنے وغیرہ مین غلامون کی آزادی کا حکم دیا اور ہر حال مین آقا کو غلام کی رعایت کی ہدایت کی جسکا منشا یہہ ہے کہ غلام بار بار آزاد ہون۔ ایسا کسی دین نے نہین کیا۔

اہل اسلام کی باندیان ۔ تاج العروس اور تذکرۃ الخواتین اور مشاہیر النسا مین مرقوم ہے کہ باندیان اسلام کی بدولت تعلیم پاکر فاضلہ و شاعرہ ہوگئین اور انکے نام نامی صفحہ روزگار پر مشہور ہین یہہ شرف دنیا مین آدمؑ سے اس دم تک کسی قوم اور مذہب کو حاصل نہین چنانچہ چند نام انکے یہان رقم ہوتے ہین بریرہ جاریہ حضرت عائشہ صدیقہؓ اور بریکہ باندی نبی زہرہ اور شبہ باندی مہدی عباسی اور خیرہ باندی ام سلمہ اور رضیہ باندی عبدالرحمن اور زیادہ تفصیل انکی اگر مطلوب ہو تو کتب مسطورا ور اللبیب اور ابن اثیر اور ابن جوزی دیکھو۔

اہل اسلام کی باندیان

اور کھیتی کے کام مین مصروف رہے اس بادشاہ نے تحصیل اور تعلیم اور ترغیب علم مین کوشش کی اور علما کو جمع کیا اور خود کتابون کا ترجمہ کیا انمین ایک ترجمہ حکایات لقمان حکیم زبان سکسن مین ہے۔ اور امرا کے لڑکون کی تعلیم کے بارہ مین ایک قانون نافذ کیا۔ اور کالج آکسفرڈ قایم کیا۔ اور دن کے تین حصہ کیے ایک سلطنت کے کاروبار مین اور دوسرا مطالعہ کتب اور عبادت مین اور تیسرا سونے اور کھانے اور تفریح مین۔ اور مقدار اوقات کے دریافت کے لیے ایسی مشعل تیار کی کہ ایک گھنٹہ مین تین انچی جلتی تھی (معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ تک دھوپ گھڑی یا پانی گھڑی یا بالو گھڑی یا اور اقسام مروجہ گھڑی کے انگلستان مین نہین بنتے تھے) الفرڈ نے

نکاح

نکاح - تاریخ ابن خلکان مین مرقوم ہے کہ صفیہ جو لونڈی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تھی جس رات صفیہ کا نکاح سیرین کے ساتھ ہوا اس رات محفل نکاح مین سترہ غازیان بدر شریک تھے جن مین سے ایک کی بھی موجودگی ایمانی دور مین نہایت ہی موجب برکت اور اہل محفل کے لیئے باعث فخر و مباہات خیال کیئے جاتے تھے اونھین غازیان بدر مین سے جو صفیہ اور سیرین کی محفل عقد مین شریک تھے ایک ابی کعب انصاری تھے جنکی عظمت و شان و جلالت کو ہر مسلمان جانتا ہے - ابی ابن کعب نے نکاح کے بعد دونون دولھا دولھن کے لیئے درگاہ رب العزت مین بہت کچھ دعائین مانگی - علاوہ برین جب صفیہ عروس بنائی گئی تو اوس زنانی مجلس مین تین امہات المومنین ازواج مطہرات حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے بابرکت ہاتھون سے صفیہ کی آراستگی کی اور اوسکو خوشبو وغیرہ لگا کے معطر کیا - اور خیر و برکت کی دعائین دین - یہان سے اندازہ کرنا چاہیئے کہ مسلمانون مین غلامی اگر تھی تو کیسی چیز تھی - اور غلامون کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا جاتا تھا - دیکھو اسلام ہی کے صدر اغلام

انگلستان کو اضلاع پر تقسیم کیا اور ضلع کو چکلون پر اور ہر چکلے کے دس حصہ قرار دیئے -

تاریخ گارڈنر مین مرقوم ہے کہ الفرڈ نے ڈینمارک سے محفوظ رہنے کو ایک جہازون کا بیڑا بنوایا اور اوسکو دریا مین چھوڑا اوسکے ذریعہ سے ممالک کو ڈینمارک کے حملہ سے محفوظ و مامون کیا - پھر ۸۷۸ء مین ویڈمور کے صلح کی بدولت انگلستان کے دو حصہ ہو گئے - جنوب و مغرب انگریزون کے قبضہ مین رہا اور شمال و مشرق مین ڈینس - الفرڈ نے اگلے آدمیون کے قانون جمع کیئے اور کچھ اپنی جانب سے اونھین داخل کیا اور اوسپر عمل درآمد کا حکم جاری کیا - الفرڈ نے مونکون (زاہدون) کی نفس کشی کو ناپسند کیا -

شاہ اڈورڈ ملقب بہ کلان

سنہ ۹۰۱ء مین الفرڈ اعظم کے بعد

شاہ اڈورڈ ملقب بہ کلان ۹۰۱ء

حکمران اور بادشاہ ہوسئے۔
اور پوری طرز معاشرت اسلام کی قران مجید اور کتب تفاسیر اور احادیث خصوصًا صحاح ستہ اور کتب فقہ۔ اور کتب سیر اور اخلاق اور کتب تصوف مثلاً احیاء العلوم وغیرہ مین مرقوم ہے یہہ مختصر اُسکی گنجایش نہین رکھتی۔

باب سوم

خاندان غزنین کی حکومت ۳۶۷ھ سے ۵۸۶ھ تک کل ۲۰۹ سال

سلطان ناصر الدین سبکتگین حاکم خراسان نصیر دقیقی کا غلام تھا اور بقول اکثر کے الپتگین کا غلام اور داماد تھا ۳۶۷ھ مین غزنین کے تخت پر سریر آرائے سلطنت ہوا۔ اور ہندوؤن کی چھیڑ جو مسلمانون سے امیر مہلب بن ابی صفرہ کے زمانہ سے چلے آتی تھی اُسکی طرف توجہ کرنیوالا تھا کہ راجہ جیپال نے ۳۷۱ھ مین افغانون پر حملہ کیا۔ سلطان ناصر الدین نے سخت لڑائی کے بعد شکست دی اور ہندوؤن کی واپسی کا راستہ بند کردیا۔ جیپال نے عاجز ہوکر پچاس ہاتھی نذر کئے اور دس لاکھ درہم دینے کا وعدہ کیا اور چند معتبرون کو اول مین واجب راجہ کو

اُسکا بیٹا اڈورڈ ملقب بہ کلان تخت نشین ہوا۔ اور مدرسہ عالیہ کیمبرج قایم کیا ۹۲۵ھ مین اتہلسٹن ولد غیر حلال شاہ اڈورڈ کا جانشین ہوا۔ اس بادشاہ نے کتب مقدسہ سماویہ کا ترجمہ سکسن زبان مین کرایا اور تجارت کی ترغیب دی ۹۴۱ھ مین اڈمنڈ۔ اتہلسٹن کا جانشین ہوا۔ اور اُسکو لیولف چور نے کٹار مار کر مار ڈالا۔ اسکا جانشین اڈرڈ ہوا ۹۵۵ھ مین اڈوی اڈرڈ کا جانشین ہوا۔ اڈوی ذلیل وخوار اور بدباتون کا عادی تھا۔ مرتبہ شاہی کا کچھ لحاظ اُسکو نہ تھا۔ پس لوگون نے بلوئی کر تخت سے معزول کیا اور وہ مالک کے غم مین مرگیا۔ ۹۵۹ھ مین بجاے اڈوی اوسکا بھائی اڈگر مصلح سریر آرائے سلطنت ہوا۔ اور رعایا ویلس کا خراج تین سو سر بھیڑیون کے ہر سال

لطیفہ: مورخون کا بیان ہے کہ عبد اللہ ابن ابو ایوب انصاری

والپس آنے کی اجازت سلطان نے دی - اور اپنے
ملازم روپیہ لانے کو راجہ کے ساتھہ کیئے - راجہ
جیپال مکان مین پہونچتے ہی سارا قول و قرار
بھول گیا برھمنون نے ایفائے وعدہ سے انکار کرایا
اور نخوت کی راہ سے بادشاہی ملازمون کو اپنے
آدمیون کے عوض مین قید کیا سلطان نے یہہ خبر
سنکر فوج کشی کی دہلی اجمیر کالنجر - قنوج وغیرہ
ہند کے کل راجاؤن نے سپاہ اور روپیہ سے
جیپال کی مدد پر کمر باندھی **جیپال** ایک لاکھہ
سوار اور پیادہ بے شمار لیکر سلطان کے مقابلہ کو
نکلا - سلطان نے پہاڑ کی بلندی سے **جیپال**
کی فوج کا معاینہ کیا تو لشکر ہنود کو فوج شاہی سے
کئی چند زاید پایا - لیکن سلطان کو کچھہ ہراس نہین
ہوا - لاہور کشمیر کو گالیون کی زیادتی سے کیا خوف
اور شاہین کو کلنگون کی کثرت سے کیا ڈر اور فوج
کے سردارون کو حکم دیا کہ پانسو جوان نوبت بنوبت
لڑتے رہیں جب اول تھک جائین تو دوسرے پانسو

صحابی جنکا مشہد قسطنطنیہ کی دیوارون کے نیچے ہے اُنکے
پوتے یوسف کا خاندان بعض کوہستان سندہ مین اُسوقت
تک حکمران رہا جبکہ سبکتگین نے ہندوستان کے گوشہ شمال
و مغرب کے درون سے سر نکالا -

مقرر کیا شاہ اڈگر نے قزاقون اور پہالون
کی حد خاص انگلستان مین مقرر کی -

شاہ اڈورڈ

۹۷۵ع مین اڈگر کے بعد اُسکا بیٹا
اڈورڈ تخت نشین ہوا - اور اپنی
سوتیلی مان کے پاس جو اپنے بیٹے
کا بادشاہ ہونا چاہتی تھی شربت پیتے
کٹار سے مارا گیا -

بادشاہ اتھلرڈ

اڈورڈ کے بعد **اتھلرڈ** بادشاہ
ہوا - یہہ بادشاہ کاہل تھا اسکے زمانہ
مین ڈنیس اور دریائی چور ملک کو
تاخت و تاراج کرتے رہے - اُسنے
۱۳ - نومبر ۱۰۰۲ع مین اپنی بیوقوفی
سے ڈنیس کی تمام قوم کو قتل کیا
شاہ **سوین** ڈنمارک کے بادشاہ
نے یہہ سال پر ملال سنکر انگلستان پر
حملہ کیا اور لندن تک فتح کر لیا - **اتھلرڈ**
بھاگ کر جزیرہ **وایٹ** مین روپوش
ہوا پھر نورمنڈی اپنی دوسری بی بی
کے پاس بھاگ گیا - **سوین** تین ہفتہ

تازہ دم جائین۔ اسی انداز سے شاہی لشکر لڑتا رہا جب راجہ کی فوج مین آثار ہراس ظاہر ہوئے۔ شاہی سپاہ نے ایک ساتھ ہلا کردیا اور ایسے آپڑے جیسے باز کبوترون پر۔ ہنود بھاگے۔ مسلمانون نے دریائے نیلاب تک تعاقب کیا۔ بے شمار فوج **جیپال** کی تہ تیغ بیدریغ ہوئی۔ ملک مفتوحہ مین خطبہ اور سکہ جاری ہوا۔ اور خدائے واحد کی عبادت شروع ہوئی۔ اس بادشاہ نے وسط ایشیا مین اکثر کارنمایان کیے یہہ بادشاہ بڑا شجاع اور رحم دل تھا اور عدل دوست اور رعیت پرور تھا اپنے ملک مفتوح ہند مین اول سبکتگین نے مسجد بنائی **ماثر الملوک** مین مسطور ہے کہ سلطان محمود نے ایک باغ اور ایوان بے نظیر بنوایا تھا اور اسمین ارکان دولت اور اپنے باپ ناصرالدین سبکتگین کی دعوت کی۔ ناصرالدین سبکتگین نے فرمایا کہ یہہ محل و باغ نہایت عمدہ اور منزہ ہے لیکن ایسا ہمارا ہر امیر بنا سکتا ہے تمکو ایسی عمارت تیار کرنا چاہیئے جو سلاطین کو دشوار ہو۔ سلطان محمود نے دریافت کیا وہ کیا ہے ناصرالدین سبکتگین نے فرمایا کہ رعیت کی رفاہیت اور عدل اور علما کے حال پر کرم و فضل۔

بعد مر گیا اور ملک مفتوحہ اپنے بیٹے **کینیوٹ** کو دے گیا لیکن سکسن کی مدد سے **اتھلرڈ** پھر آیا اور **کینیوٹ** نے انگلستان چھوڑدیا اور اہل سکسن جو بطور یرغمال تھے اُنکے ناک کان اور ہاتھ کٹوا ڈالے۔ **اتھلرڈ** نے پھر ڈینس کا قتل شروع کیا۔ لہذا ڈینمارک حملہ آور ہوئے **کینیوٹ** شہر **سنڈوچ** سے رعایا کو قتل کرتا اور مکانات جلاتا ہوا دار السلطنت کی طرف جاتا تھا کہ اس اثنا مین اتھلرڈ مر گیا اور **اڈمنڈ** اُسکا بیٹا بادشاہ ہوا۔ **اڈمنڈ** نے **کینیوٹ** سے بعد کشت و خون کے مصالحہ کرلیا۔ وہ مصالحہ کے ایکماہ بعد **اڈمنڈ** مر گیا پھر تو **کینیوٹ** تمام انگلستان کا بادشاہ ہوگیا۔

باب چہارم
سلاطین ڈینمارک کی حکومت

امین الملتہ و یمین الدولہ سلطان محمود بن ناصر الدین سبکتگین

سلطان محمود بعد وفات ناصر الدین **سبکتگین** سنہ ۹۹۷ء میں سولہ برس کی عمر میں اورنگ آرائے سلطنت ہوا۔ اور خوارزم و ترکستان و عراق۔ و خراسان وغیرہ کو قبض و تصرف میں لایا۔ خلیفہ بغداد نے خلعت فاخرہ مع خطاب امین الملتہ و یمین الدولہ کے عنایت فرمایا۔ چونکہ سلطان پکا مسلمان اور توحید دوست تھا ہندوستان کی ازالہ شرک و بت پرستی پر مائل ہوا۔ سنہ ۱۰۰۱ء ۳۹۱ھ میں راجہ **جیپال** سے لاہور کی سرحد پر جنگ ہوئی۔ سلطان کے ساتھ دس ہزار سوار تھے اور راجا کی فوج بارہ ہزار سوار اور تیس ہزار پیدل تین ہزار ہاتھی تھے۔ دونوں طرف سے بڑی سرگرمی کے ساتھ لڑائی ہوئی۔ انجام کار سلطان فتحمند ہوئے اور راجہ نے قید ہوکر بند عنصری سے رہائی پائی بعض کا قول ہے کہ وہ خود چتا پر چڑھکر جل گیا اس جنگ میں پانچ ہزار ہندو علف تیغ ہوئے پھر سلطان نے آگے بڑھکر جیپال کی دار الحکومت کو فتح کیا اور بہت مسجدیں بنائیں دین اسلام کا رواج دیا۔ شرک کو مٹایا توحید کو پھیلایا۔ اوایل بہار میں سلطان قلعہ بھٹنڈہ سے

انگلستان میں سنہ ۱۰۱۷ء سے سنہ ۱۰۴۱ء تک تھا ۲۴ سال
شاہ کینیوٹ

سنہ ۱۰۱۷ء میں **کینیوٹ** سریر آرائے انگلستان ہوکر شاہزادہ **اڈوی** بیگناہ کا قاتل ہوا۔ ایک بار بشدت غضب میں بادشاہ نے ایک سپاہی قتل کرڈالا پھر فوج سے خائف ہوکر تاج اور شاہی عصا اہل فوج کے روبرو رکھکر کہا کہ میرے جرم کی سزا دو اہل فوج نے سکوت اختیار کیا تو بادشاہ نے خود اپنے اوپر اسقدر جرمانہ کیا کہ قانونی مقدار سے نو حصہ زاید تھا لیکن **کینیوٹ** خوشامد پسند نہیں تھا۔ بڑھاپے میں اسنے زہد و تقوی اختیار کیا اور روپیہ دیکر اپنے مظلوم مقتولوں کی مغفرت کے لیئے دعا کرائی اور حاجیوں کا لباس پہن عصا ہاتھ میں لے **پوپ** کی زیارت کو گیا۔ (لوتشو چوستے تھا کے بلی حج کو چلی)

غزنین کو راہی ہوا۔

پھر ۳۹۵ھ موسم خزان مین بھٹنیر پر ملتان کی حدود سے توجہ فرمائی۔ راجہ بجے رائے تین روز لڑکر چوتھے دن باوجود کثرت سپاہ و فیل کے اپنی کم ہمتی سے فوج کو سلطان کے مقابل کر سندھ کو بھاگا سلطانی فوج نے تعاقب کر راجہ کو حوالہ خنجر آبدار کیا۔ اس جنگ مین منجملہ غنایم کے دوسو اسی ہاتھی سلطان کے ہاتھ آئے۔ بوجہ حمیت دینی بہ نیت اخراج **ملتان** کی سیدھی راہ چھوڑکر کہ اسمین **داؤد** بن **نصیر** فرمان روا تھا سلطان نے **بھٹنیر** سے غزنی کی راہ لی۔ اثنائے راہ مین راجہ **انندپال** سد راہ ہوا۔ جب راجہ سلطان کے مقابلہ مین آیا شکست کھا کر کشمیر کے پہاڑون مین جا چھپا۔

۳۹۶ھ مین ملتان پر سلطان اس وجہ سے حملہ آور ہوا کہ ابو الفتح حاکم ملتان نے الحاد اختیار کیا تھا۔ اور ہنود سے مکر دہی ترجیب سلطان تھا۔ جب ابو الفتح نے الحاد سے توبہ کی اور اجرائے اصول شرعی کا وعدہ کیا اور بیس ہزار درہم سالانہ کا معاہدہ کیا تو سلطان واپس گیا۔

۳۹۸ھ مین سلطان نے ہندوستان مین آکر راجہ **سکھپال** (آب پاشا) کے جو بعد مسلمان

کینیوٹ کے بعد ۱۰۳۵ء مین سلطنت اُسکے دو بیٹون **ہیرلڈ** اور **ہارڈی کینیوٹ** پر تقسیم ہوگئی **ہیرلڈ** کو لنڈن اور اضلاع شمالی دریائے ٹیمس ملی۔ بعد انتقال **ہیرلڈ** کے **ہارڈی کینیوٹ** آیا اور اُسنے پہلا کام نہایت نامردی کا کیا کہ **ہیرلڈ** کی نعش قبر سے نکلوا اور سر جدا کر دریائے ٹیمس مین پھنکوا دیا۔ پھر آپ بھی مر گیا۔

پھر انگلستان مین دوبارہ حکومت اہل سکسن کی

۱۰۴۱ء سے ۱۰۶۶ء تک تمام ۲۵ سال

شاہ اڈورڈ

۱۰۴۱ء مین بعد وفات شاہ **ہارڈی کینیوٹ** کے **اڈورڈ** بادشاہ ہوا۔ اور اپنی مان ایما کا کل سرمایہ اُسکی بدذاتی کیوجہ سے ضبط کر لیا اس بادشاہ کے دربار مین فرانسیسی وضع اور زبان زیادہ

ہونے کے مرتد ہوگیا تھا گوشمالی کی اور اُسکے کردار کی سزا دیکر اسلام کے احکام ملک مین جاری کیے راجہ انند پال بھٹنیر پر سدراہ ہوا تھا اور اہل اسلام کا ایذا رسان تھا اسلیئے ۳۹۶ھ مین سلطان نے اُسکی تادیب کا قصد کیا انند پال کے ہند کے راجاؤن سے مدد کا خواہان ہوا - راجہ اوجین اور گوالیار اور کالنجر اور قنوج دہلی اور اجمیر وغیرہ نے انند پال کی مدد کیواسطے فوج اور روپیہ بے شمار روانہ پنجاب کیا - اور مالدار عورتون نے اپنے زیور فروخت کر راجہ کی مدد کی اور غریب عورتون نے سوت کاتکر - جب دونون لشکر مقابل ہوئے تو چالیس روز آمنے سامنے پڑے رہے راجہ کا لشکر دن بدن زیادہ ہوتا جاتا تھا - سلطان نے اپنے لشکر کی دو جانب احتیاطاً خندق کھدوادی - کیونکہ قوم کے ہنود نے ایک حشر برپا کر رکھا تھا - لہذا سلطان نے جنگ کا شروع کرنا پسند کیا اور میمنہ و میسرہ و قلب درست کرکے ہزار تیر انداز آگے بڑھے اور لڑائی شروع ہوئی - جب راجہ کی فوج کو بحیلہ جنگ اسلام کے بہادر اپنی جانب آگے بڑھا لائے اور پھر حملہ کیا تو باوجود احتیاط کے

پسند تھی - اسکے زمانہ مین چند بلوے ہوئے ۱۰۱۶ء پچپن برس کی عمر مین مرگیا ایک مجموعہ قانون اپنا یادگار چھوڑ گیا -

شاہ ہیرلڈ

اڈورڈ کے بعد ہیرلڈ بادشاہ ہوا ۱۰۶۶ء مین شاہ نورمنڈی انگلستان پر حملہ آور ہوا اور اپنے زور مین آپ گرا - پھر ولیم رئیس نورمنڈی حملہ آور ہوا - شاہ انگلستان بھی اپنی فوج لیکر جسکے ہتیار بڑے بڑے تبر تھے مقابل ہوا - (اس زمانہ مین انگلستان مین بھی تبر عمدہ ہتیار تھا) اور میدان جنگ مین تبر سے مارا گیا اس جنگ سے انگلستان فرانسیس کا ماتحت ہوگیا -

طرز معاشرت اہل انگلستان کی قوم سکسن اور ڈینمارک کے عہد مین

خدا راک سو ... انکے بڑے بڑے ...

شاہ ہیرلڈ

طرز معاشرت اہل انگلستان

تیس ہزار گکھڑون نے قلب مین گھس کر تین ہزار مسلمانون کو شربت شہادت پلایا لیکن تیر اندازان شاہی کے تیر برسانے اور نفط (باروت) اندازون کے شعلہ جوالہ اور آواز سے راجہ کا ہاتھی روگردان ہوکر ایسا بھاگا کہ تمام فوج کے پیر اوکھڑ گئے اور اور ہزارون سپاہی ہندی فوج سلطانی کے ہاتھ سے تہ تیغ ہوے - ہزیمت نصیبون کا تعاقب فتحمندون کی جانب سے عبد اللہ طائی نے چھ ہزار عربی سوارون سے اور ارسلان حاذب نے دو ہزار ترک اور افغانون سے دو شبانہ روز کیا اور آٹھ ہزار راجہ کے سپاہیون کو شربت مرگ تلوار آبدار سے چکھایا اور تیس ہاتھی اور بیشمار غنیمت ہزیمت خوردون کی لیکر سلطان سے آملے بعد اس فتح کے سلطان محمود قلعہ بھیم (نگرکوٹ) کی طرف متوجہ ہوا - اور نگرکوٹ کا محاصرہ کیا تین روز کے بعد قلعہ کا دروازہ کھل گیا آدمیون کو امان دی سلطان خود قلعہ مین گیا قلعہ کو بتکدہ پایا - قلعہ سے یہ مال برآمد ہوا سات لاکھ دینار اور سات سو من سونے چاندی کے برتن اور دو سو من خالص سونا - اور دو ہزار من چاندی) اور بیس من جواہرات -

سنہ ۴۰۰ھ کو نگرکوٹ کے باہر ایک جشن کیا جس کے دربار مین

اونکے مچھلی اور شکار اور سور کے گوشت کے ہوتے تھے - اور تاریخ انگلستان کالیر اور تواریخ گلڈاس مین مرقوم ہے کہ اہالیان انگلستان اکثر سور کا گوشت کھاتے تھے اور علاوہ سور کے گوشت کے شکار کا گوشت اور اقسام اقسام کی مچھلیان اور ان چھنے آٹے کی روٹیان اور دال بھی تناول کرتے تھے - اور گیہون کی روٹی اور بکری بھیڑی کا گوشت اور گائے کا گوشت نہایت لطیف بہت اور عمدہ غذاؤن مین شمار کیا جاتا تھا اور امیر غریب سبھی بڑے بڑے ذی عزت امراء کے دسترخوانون پر بطور تحفہ موجود ہوتا تھا - بعد کھانا کھانے کے مے نوشی یہانتک ہوتی تھی کہ پوری تک بدمست ہو جاتے تھے - اور مشروبات مین انکو میڈ زیادہ مرغوب تھا - میڈ پانی اور شہد کی تخمیر سے بنتا تھا - بچا کچا کھانا غلامون کے

۱۰۲۶ء

چاندی سونے کے تخت بچھوائے اور بے انتہا بخشش
کی اور بڑی روشنی کی اور آتش بازی بھی چھوڑائی
پھر دارالخلافت غزنین کو واپس گیا۔
سلطان ۴۰۱ھ مین **ملتان** کو آیا اور مخالفین مذہب
کو سخت سزا دی اور وہان کے حاکم کو قلعہ غور مین قید کیا۔
۴۰۲ھ مین سلطان **تھانیسر** پر اس غرض سے
حملہ آور ہوا کہ **چکر سوم** کے بتخانہ کو خاک مین ملائے
اور بندگان خدا کو شرک سے بچائے اور یہہ بھی
سنا تھا کہ **تھانیسر** کے تالاب پر ہنود جان چھوڑنا
نجات کا نتیجہ جانتے مین لہذا عازم ہوا کہ اس فعل
شنیع کے رسم کو مٹائے۔ راجہ **نروجس** نے اِس
راز سے آگاہی پاکر پیغام دیا کہ اگر آپ اس ارادہ سے
باز رہین تو مین پچاس ہاتھی نذر کرون۔
اور راجہ **انندپال** نے پچاس ہاتھی اور دیگر
تحایف سالانہ نذر کا لالچ دیا۔ لیکن سلطان نے
ایک کی نمانی اور فرمایا کہ ماحی (مٹانیوالا) شرک ہونا پسند
کرتا ہون اور **تھانیسر** پہونچکر بتخانہ کو گرادیا اور
سوم **چکر** کی مورت کو اپنے ہمراہ **غزنین**
لیگیا اور ایک شاہراہ پر نصب کردیا۔ اس بار بھی
سلطان کے بیشمار دولت ہاتھ لگی اور حاجی **محمد**
قند ہاری نے اپنی تاریخ مین لکھا ہے کہ منجملہ غنایم

حوالہ ہوتا تھا وہ اُنکی غذا تھا۔ اور
تاریخ گلڈ اس اور مٹالیح لگا نہ
انگلستان مین اُنکی **محفل** کا حال یون
مسطور ہے کہ بعد کھانے اور مے
نوشی کے اُنکی محفل مین عورت۔
اور مرد۔ اور مہمان۔ اور میزبان۔
بچے اور بوڑھے اور نوجوان سب
جمع ہوکر پانچ تار کا بجتارہ اپنی
اپنی باری سے بجاتے تھے اور
اوسپر کچھ راگ گاتے تھے۔ ان
لوگون کی محفل بدمستی اور شہوت
پرستی کی تصویر ہوتی تھی۔ اور
بدمستی کے عالم مین شور وغل اور
طوفان بےتمیزی سونے کے وقت
تک ہوتا تھا۔ پھر یہہ بدمست جہان
ناچتے کودتے تھے وہین مع کپڑون
گھاس پھوس پر پڑکر سوجاتے تھے۔
پوشاک اس زمانہ کی پوشاک
کا حال ہمکو ٹھیک ٹھیک تواریخ
مین نہین ملا کہ کیا لباس تھا لیکن
اُس عہد کی شاہی تصویرون کے

ایک یاقوت ساڑھے چار سو مثقال کا جسکی قیمت میں جوہری حیران رہگئے دستیاب ہوا - اور لاکھوں آدمی مشرف باسلام ہوے دو لاکھ آدمی غزنین کو سلطان کے ہمرکاب گئے - پھر قلعہ شندشہ پر جو بالناتھ پہاڑ پر ہے لشکرکشی کی راجہ **نردجیپال** تو کشمیر کے پہاڑون مین جا چھپا اور قلعہ بعد محاصرہ اور آلات قلعہ کشائی کے ذریعہ سے فتح ہوگیا - اور اکثر آدمی توحید سے واقف ہو شرک سے توبہ کر اصول اسلام کے پیرو ہوے - قلعہ کو ایک امیر کے سپرد کر سلطان روانہ ہوا -

سنہ ۴۰۶ھ مطابق سنہ ۱۰۱۵ع مین کشمیر مین قلعہ لوہ کوٹ کا محاصرہ کیا لیکن بسبب برف اور کثرت پانی محاصرہ اوٹھالیا - اور غزنین پہونچکر وسط ایشیا مین اکثر کام عمدہ اور نمایان اور رفاہ عام کے کیے -

سنہ ۴۰۹ھ مطابق سنہ ۱۰۱۸ع مین سلطان ایک لاکھ سوار اور تیتس ہزار پیدل سے **قنوج**[1] پر حملہ آور ہوا مگر وہان کے راجہ **کورہ** نے جاہ و جلال دیکھکر اطاعت قبول کرلی اور بقول **حبیب السیر** کے مسلمان ہوگیا - پھر میرٹھ کی طرف توجہ ہوی راجہ **ہردت** تو بھاگ گیا - مگر سلطان نے قلعہ **برن** کو فتح کیا

[1] سلطان کوہ سوالک کے قریب و جوار سے ہوکر آیا تھا -

دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ننگے سر اور سر پر لمبے لمبے بال ڈاڑھی گھونٹم گھوٹ گلے مین کونٹا اوسکے نیچے کچھ اور کپڑا - اور ٹانگون مین گھٹنا پتلون پنڈلیان برہنہ اور پیرون مین بوٹ یہ بادشاہون کا لباس تھا - غربا بیچارے کس شمار و قطار مین ہین

مراتب انسان - انگلستان مین بادشاہان قوم انگلوسکسن اور ڈینمارک کے زمانہ مین تمام قوم کا سردار بادشاہ ہوتا تھا - اور بادشاہ کے مرنے کے بعد بادشاہ کا نہایت قریب تر رشتہ دار بادشاہ بنایا جاتا تھا - اور بادشاہ کے بعد امیرون کا مرتبہ تھا - امرا کو بادشاہ اپنی جانب سے اضلاع کا حاکم مقرر فرماتا تھا - اوس زمانہ مین امراء کو امرا کے اضلاع کی مالگذاری اور جرمانہ کے روپیہ کی آمدنی کا ایک تہائی حصہ ملتا تھا اور باقی دو تہائی روپیہ حق بادشاہ تھا - کم سے کم ایک لاکھ

مراتب انسان -

ڈھائی لاکھ روپیہ اور تیس ۳۰ ہاتھی اہل قلعہ نے نذر کیئے۔ سلطان **مھابن** کی جانب نہضت فرما ہوا مھابن کے راجہ **کلچند** نے معہ بیوی اور بیٹی ہاتھی پر سوار ہو جمنا اترنا چاہا لیکن سلطانی فوج نے تعاقب کیا راجہ نے پہلے بیوی بیٹی کو قتل کیا پھر خود۔ خودکشی کی مھابن سے اسی ۸۰ ہاتھی اور مال بکثرت لشکر شاہی کے ہاتھ آیا۔ بعد ازین سلطان متھرا پہونچا اور بتون کی عزت کو خاک مین ملایا تاکہ جہلا انکی پوجاپاٹ سے باز رہین۔

توحید کے قایل ہون۔ ان دنون متھرا دہلی کے متعلق تھی لیکن راجہ **دہلی** نے خوف کے مارے دم نہ مارا متھرا سے بے شمار مال سلطان کے تصرف مین آیا از انجملہ ایک طلائی مورت تھی جسکا وزن ۹۸۳۰۰ مثقال تھا اور اسکے توڑنے کے بعد ایک یاقوت کا ٹکڑا نکلا جسکا وزن ۴۵۰ مثقال تھا۔ تاریخ **الفی** مین مرقوم ہے کہ چند قلعہ جمنا کنارہ کے اور فتح کئے۔ قلعہ **منج** کے لوگ دل توڑ کر لڑے۔ سلطان نے **منج** کو فتح کر ایک امیر کے حوالہ کیا اور خود قلعہ چندپال کی طرف روانہ ہوا۔ راجہ چندپال پہاڑون مین بھاگ گیا۔ سلطان نے وہان کا انتظام کر راجہ چندرائی کی طرف توجہ فرمائی۔

بگلیوتک رئیس تھنس کہلاتا تھا اور چھوٹے رئیسون مین شمار کیا جاتا تھا۔ قصباتیون اور کسانون کا یکسان مرتبہ تھا اور سب کمتر رتبہ تھے

فوج۔ بادشاہ کو جب لڑائی درپیش ہوتی تھی تو ایام جنگ وجدال مین امرا اپنی رعیت محکوم کو مجبور کرکے بادشاہ سلامت کی کمک اور امداد کے واسطے لیجاتے تھے۔ اور ان تابعین بیکار کا ناحق خون کرتے تھے۔

غلامی۔ مورخ بیڈ کا بیان ہے اور نیز تاریخ انگلستان کا لیر مین مرقوم ہے کہ قوم انگلو سکسن فاتح نے اپنی غریب مفتوحون کو اسقدر غلام بنایا تھا کہ قریب قریب دو ثلث (دو تہائی) کے آدمی غلام تھے جسطرح ہندوستان مین آریون نے غریب ان غیر آریہ لوگون کو داس یعنی باندی غلام بنا ناتھا

فوج ۲۰

غلامی ۲۰

چندرائی بھی چندپال کی طرح فرار ہوا۔
کہتے ہین کہ راجہ چندرائی پاس ایک ہاتھی
نہایت عمدہ تھا سلطان اُسکا بڑی قیمت سے
خریدار ہوا ایک روز رات مین ہاتھی خود کھلکر
سلطانی خیمہ کے دروازہ پہ آکھڑا ہوا۔ سلطان
نے اُسکا نام خداداد رکھا۔ سلطان نے غزنین
مین پہونچکر جدید مدرسہ اور جامع مسجد بنوائی
اور تعلیم مطابق اصول اسلام کے عام کردی
ممالک مقبوضہ اور مفتوحہ مین بھی حکام ماتحت
نے مدارس وغیرہ بنوائے اور الناس علیٰ دین
ملوکہم کی راہ چلے۔ ہفت اقلیم مین ہے کہ غزنین مین ہزار مدرسہ تھے
سنہ ۴۰۹ھ (۱۰۱۸ع) مین سلطان نے اس وجہ سے ہند کا
قصد کیا کہ راجہ **کورہ** حاکم **قنوج** کو ہندوستان
کے آدمی سلطان کی اطاعت کے سبب برا
کہتے تھے اور راجہ **کالنجر** نے اسی وجہ سے راجہ **قنوج**
کو مار ڈالا۔ جب سلطان **جمنا** کے کنارہ پہ
پہونچا راجہ **نروجس پال**۔ نندا راجہ کالنجر
کی اعانت کے واسطے سلطان کا سد راہ ہوا
کچھ حصہ سپاہ سلطانی نے جمنا سے عبور کر
نروجس کو شکست دی اور اسکے لشکر کو
منتشر کردیا راجہ فرار ہوا آخر سلطان کالنجر پہونچا

اور سوا اُنکے جو شخص لڑائی
مین میدان جنگ وغیرہ سے
گرفتار ہوکر آتا یا علت قرض
یا اور کسی جرم مین ماخوذ ہوتا تھا
تو وہ غلام بنایا جاتا تھا باندی
اور غلامون کی خرید و فروخت
مین بھی ایک رسم عام تھی۔ اور
لوگ لونڈی اور غلامون کی
تجارت سے بڑے بڑے فواید
اوٹھاتے تھے غلام کی قیمت
بیل کی قیمت سے چوگنی ہوتی تھی
اور غلام نہایت ذلت اور خواری
کی حالت مین بسر کرتے تھے
شہر برشٹل بردہ فروشی کی ایک
بڑی منڈی مشہور تھی۔
قوم انگلوسکسن اور قوم ڈینمارک
کے اخلاق اور عادات نہایت
ناشایستہ اور غیر مہذب تھے کثرت
شراب خواری اور بدتمیزی عام اُنکی
عمدہ سلاطین کا شعار و دستار تھا
چنانچہ تواریخ کے ماہرون پر روشن ہے

عادات

راجہ نند اکے پاس چھتیس ہزار سوار اور پینتالیس ہزار پیدل اور بقول بعض مورخین ایکسو پینتالیس ہزار پیدل اور چھ سو چالیس ہاتھی مست تھے۔ اول تو سلطان نے ہدایت اطاعت کی بعد انکار کرنے راجہ کے بے نیاز کی درگاہ مین نیازمندانہ دعا مانگ کر جنگ پر مستعد ہوا۔ راجہ رات مین خوف کھاکر بھاگ گیا۔ مال غنیمت بکثرت لیکر جسمین پانسو اسی ہاتھی تھے غزنین کو روانہ ہوا۔ پھر ملک قیرات اور ناردین کو فتح کیا اور بت پرست و مشرک خداے واحد کی توحید کے قائل ہوکر مسلمان ہوگئے۔ سنہ ۱۰۲۳ع مین کل ممالک مفتوحہ ہند مین سلطان کا خطبہ و سکہ جاری ہوا اور لاہور اور اسکے مضافات (گرد) مین حکام اہل اسلام مقرر کئے۔

سنہ ۱۰۲۳ع مین سلطان عازم **کالنجر** ہوا۔ جب گوالیار پہونچا اسکے قلعہ کا محاصرہ کیا گوالیار کے راجہ نے پینتیس فیل دیکر اطاعت قبول کرلی۔ سلطان نے روانہ ہوکر قلعہ **کالنجر** کا محاصرہ کیا۔ راجہ **نند** ا نے عاجز ہوکر تین سو ہاتھی پر مصالحہ کرلیا اور ہاتھیون کو بے فیلبانون کے قلعہ سے باہر اہل اسلام کے امتحان کے واسطے نکالدیا۔ مسلمان ہاتھیون کو پکڑ سوار ہوکر لشکر سلطانی مین لے آئے۔ راجہ

اور رعایا کا اوسنے قیاس علیٰ دین ملوکہم پر کرلو۔

عدالت ۳

عدالت۔ انفصال مقدمات کے واسطے کچھ محکمہ جات ملک مین مقرر تھے۔ اور احکام اور قوانین کا اجرا اور وضع حکام کے متعلق تھی۔ تاریخ انگلستان مین مرقوم ہے کہ اس عہد مین عام جرم چوری اور خونات ریزہ ہی شمار کیا جاتا تھا جسکی سزا کچھ جرمانہ تھا اور سختی ہوئی تو یہانتک سختی ہوئی کہ کچھ مدت بعد چوری کی سزا قتل مقرر ہوا۔ لیکن کینیوٹ نے چوری کی سزا قطع اعضا مقرر کیئے۔ اور مجرم کی

صفائی مجرم ۲

صفائی کے دو طریقے تھے ایک قسم معہ تصدیق قسم کھنیتر گواہ تک اور دوسری صورت عدم تصدیق گواہان۔ امتحان آگ اور پانی کا اسطرح کہ کھولتے پانی سے لوہا۔ یا پتھر برہنہ ہاتھ سے نکالنا یا جلتی لوہے کی پٹری

اور راجہ کے آدمی دیکھکر اچرج (تعجب) مین
رہگئے - راجہ نندا نے سلطان کی توصیف مین اپنی
تصنیف سے چند اشعار خدمت شاہی مین بھیجے
سلطان سخن فہم تھا اونکے مضمون سے محظوظ ہوکر
پندرہ قلعہ اور ملک وغیرہ راجہ کو مرحمت فرمایا اور
غزنین کو واپس گیا - اور غزنین سے ترکستان
کی طرف متوجہ ہوا اور بلخ پہونچکر وہان کے
ظالمون سے مخلوق کو امان دی -

سنہ ۱۰۱۵ع ہجری مین سلطان محمود پر ظاہر کیا گیا کہ سومنات
بابت ہنود کے عقیدہ مین تمام بتون کا بادشاہ
ہے اور تناسخ (آواگون) مین ارواح کا تقسیم
کرنیوالا اور ہر جزر (جوار بھاٹا) دریا کا اوسکے
چرن (قدم) چھونے کو ہوتا ہے - سلطان عقیدہ
مذکور کے باطل کرنے اور مخلوق خدا کو شرک
سے بچانے کی غرض سے عازم سومنات جو
لب دریا ہے ہوا - اور ملتان سے گذر کر اجمیر کے
قلعہ کو فتح کرتا ہوا اور چند قلعہ اثناے راہ کے
مفتوح کر نہروالہ کی راہ سے سومنات
مین خیمہ زن ہوا - اہل شہر اور جو راجہ سومنات
کی مدد کو آئے تھے دروازہ بند کر آمادہ جنگ ہوگئے
اور قلعہ پر چڑھکر باآواز بلند کہا کہ ہمارا معبود سومنات

ہاتھ مین پکڑ کر تین قدم چلنا پھر پادری
اوسکے جھلسے ہاتھ پر صاف ریشمی کپڑا
لپیٹ کر اوسپر کلیسائی کی مہر کر دیتا
تھا اور اوسکو تیسرے دن کھولتا
تھا اگر بالکل زخم اچھا پایا تو مجرم
بری ہوتا تھا ورنہ مبتلائے بلا رہتا تھا -

عمارت - اس زمانہ کی تواریخون
سے معلوم ہوتا ہے کہ انگلستان کے
اشراف اور اجلاف مدتون تو
جھونپڑون اور چھپرون مین بسر
کرتے رہے - چھ سو برس کے زمانہ
مین اونھون نے صرف یہہ ترقی کی
کہ لکڑی کے مکانات کڈول بنانے
لگے - مکانات تو درکنار بلکہ بادشاہی
محلات اور بڑے بڑے گرجے بھی
کڈول لکڑی کے بنے ہوتے تھے
اور اچھی طرح جڑے بھی نہین ہوتے
تھے چنانچہ تاریخ تاج انگلستان اور
وقائع نگار انگلستان مین مرقوم ہے
کہ الفرڈ بادشاہ کی محلسرا کی دیوارون
مین اتنے بڑے اور اسقدر

عمارت ۲

تم سبکو ایکبار قتل کرنے کے لیئے یہان کھینچ لایا ہے۔
تین روز سخت جنگ طرفین سے رہی۔ اور دونون
طرف کے بہادرون نے بڑی جان بازی کی آخر جنگ
مین سلطان نے بے نیاز کی جناب مین نیازمندانہ
فتح وظفر کی دعا مانگ کر حملہ کیا اور پانچ ہزار کو
میدان جنگ مین قتل کر مخالفون کو شکست دی
اور سومنات کو فتح کر لیا کچھ لوگ کشتیون مین سوار
ہو کر بھاگے سلطان نے پہلے ہی انتظام کر دیا تھا۔
سلطانی کشتیون کے سپاہی گرفتار کر لائے۔ جب
سلطان محمود نے مندر کے اندر جا کر بت کا توڑنا
چاہا تو پوجاریون نے اُسکی عوض بے انتہا دولت
دینے کا وعدہ کیا۔ لیکن سلطان نے فرمایا کہ
مین بت فروش مشہور ہونے سے بت شکن مشہور ہونا
دنیا و آخرت مین پسند کرتا ہون اور ایسا گرز
اِس زور سے مارا کہ بت پاش پاش ہو گیا۔ وہ
بت سنگ تراشیدہ مجوف تھا اُسکے ٹکڑے غرضین
ہو گئے زین المآثر سے معلوم ہوتا ہے کہ سومنات
سے بے انتہا دولت سلطان کو حاصل ہوئی منجملہ
اُسکے دو سو من سونیکی ایک زنجیر تھی۔ بعد انتظام
سومنات کے سلطان راجہ پرم دیو کیطرف متوجہ
ہوا کہ جسکا نہر والہ پایہ تخت تھا اور سومنات سے

چوڑی چکلی دڑاڑین تھین کہ اُن دراڑون
مین سے ہوا کے جھوکے آتے
تھے اور مشعلون کو بجھا بجھا
دیتے تھے تو بادشاہ نے اُنکے
واسطے لالٹینین بنوائی تھین ساتوین
صدی کے اخیر اور آٹھوین صدی
کے آغاز مین چھوٹے چھوٹے
بے تراشے پتھرون کے بھدے
واہیات بدنما مکانات پختہ بننے شروع
ہو گئے تھے۔

سکّہ۔ اس زمانہ مین انگلستان مین
سکّے تو جاری اور رائج تھے لیکن
یہہ بات اچھی طرح نہین معلوم کہ
سکّے مذکور انگلوسکسن ہی کے تھے
یا غیر قوم اور غیر ملک کے تھے بعضی
مورخون کا خیال ہے کہ انگلوسکسن
کے عہد مین غیر ملک کے سکّے رائج تھے۔

زبان۔ خالص انگریزی زبان
پر انگلوسکسن زبان کا بڑا بھاری
اثر پڑا محققون کا بیان ہے کہ انگریزی
خالص کے الفاظ کی اصل انگلوسکسن

سکہ ۲

زبان ۳

شکست کھا کر قلعہ **کھندیہ** مین جا چھپا تھا جسوقت لشکر نے محاصرہ کیا **پرم دیو** مجھولون کے بھیس مین تنہا بھاگ گیا۔ سلطان نے قلعہ پر قبضہ کر وہان کا راجہ **دابشلیم** نامی کو بنا بر جزیہ مقرر کر غزنین کی راہ لی۔ اس کامیابی کے صلہ مین خلیفہ بغداد **القادر باللہ** عباسی نے سلطان کو **کہف الدولہ والاسلام** کا خطاب عنایت فرمایا۔

سنہ [illegible] مین سندھ کی راہ سے سلطان اُن قومون کی گوشمالی کے واسطے روانہ ہوا جنہون نے سومنات سے واپسی کے وقت لشکر شاہی سے گستاخی کی تھی۔ اس بار سلطان کے ساتھ جنگ بحری کا سامان بھی تھا ایک ہزار کشتیان جنگی اسطرح کی تیار کرائین تھین کہ جن مین تین تین سیخین آہنی نصب تھین ایک روبرو اور دو دونون بازوؤن پر پس ہر کشتی مین سپاہی مسلح بٹھلائے اور اُنکو آلات آتش افشانی نفط اور باروت سے دیکر روانہ جنگ کیا۔ دشمن بھی آٹھ ہزار کشتیان لیکر مقابل ہوئے لیکن سلطانی کشتیون نے سب کو ٹکر اکر توڑ دیا اور دشمن مغلوب ہوئے سلطان بعد فتح [illegible] غزنین کو واپس گیا۔ اور وسط ایشیا مین جو لوگ [illegible] اور ملحد تھے سزا دیکر راہ راست پر لایا۔ تاریخ **بناکیتی** مین مرقوم ہے

کی زبان ہے چنانچہ کتب مقدسہ سماویہ انگریزی ترجمہ مین اور جو زبان کہ انگلستان کے گھرون مین اور سڑکون پر بولی جاتی ہے اُسمین اکثر الفاظ انگلوسکسن ہین۔ ڈینمارک کی گو سلطنت انگلستان مین رہی لیکن زبان پر اُسکا کوئی بھاری اثر نہین واقع ہوا۔

مذہب۔ اس زمانہ کے حالات مین مورخون نے بیان کیا ہے کہ قوم انگلوسکسن کا مذہب نہایت زشت اور بیہودہ اور کفر و بت پرستی تھا اور یہہ مذہب کل اقوام شمالی یورپ مین جاری اور سائع تھا حتی کہ ان بت پرستون نے ہفتہ کے ہر روز کو ایک خاص دیوتا سے مخصوص کر رکھا تھا۔ پس جسطرح ہندو ہفتہ مین ہر روز کو سات ستارون کے نام سے مخصوص کرکے ہر روز ہر ایک کی پوجا پاٹ کرتے ہین اور اُنکو اپنا دیوتا جانتے ہین

کہ سلطان نہایت فقیر دوست تھا اور درویشون سے
نیازمندانہ ملتا تھا۔ طبقات ناصری سے معلوم
ہوتا ہے کہ سلطان ایسا علم دوست اور سخی
تھا کہ غریب طلبا کو طلائی (سونے کا) شمعدان مع
کافوری شمع کے بخش دیتا تھا۔ سلطان عادل ایسا
تھا کہ نوشیروان سے تشبیہ دینے مین شرم آتی ہے۔
دیکھو تاریخ فرشتہ اور دیگر تواریخ مین مسطور ہے کہ
ایک روز ایک غریب نے سلطان سے سلطان کے
بھانجے کی شکایت ایسے الفاظ مین بیان کی کہ
سلطان آبدیدہ ہوا اور اپنے دل مین عہد کیا کہ
جب تک مظلوم کا انصاف نہین کرونگا اور ظالم
کو سزا نہین دے لونگا پانی اور کھانا نہین پیونگا
اور کھاؤنگا تیسرے دن مقدمہ پایۂ ثبوت کو پہنچا۔
بھانجے کو سزا کردا اور بعد تیسرے روز پانی نوش
فرمایا اور کھانا کھایا۔ سلطان رات کو بہ تبدیل لباس
گشت کرتا تھا اور رون کو مظلومون کی داد دیتا تھا۔
بالآخر سنہ ۴۲۱ھ مین ۶۳ برس کی عمر کے بعد ۳۵ برس
سلطنت کر کے سلطان باخلاق انصاف دوست
شجاع و دلیر نے وفات پائی۔ لفظ سلطان کا اول
محمود نے ہی اپنے اوپر اطلاق کیا ہے۔ سلطان
شعر فہم اور شعرا کا قدردان تھا عنصری کا ایک رباعی

اسیطرح قوم انگلوسکسن نے ہفتے مین
ہر روز کو ایک خاص دیوتا کے نام سے
مخصوص کر رکھا تھا چنانچہ سنڈے
(اتوار) منڈے (سوموار) یہہ سب
بت پرست ان دو دن مین سورج
اور چاند کی پوجا کرتے تھے اور باقی
دن اور دیوتاؤن کے ساتھ مخصوص
تھے اور سٹرڈے (سنیچر) زحل کی
پرستش کے واسطے مخصوص تھا۔
اور ہنوز یہہ نام دنون کی انگریزی
مین اُسی طرز پر باقی ہین۔ اور
یہہ قوم باوجود عیسائی مذہب
اختیار کرنے کے بھی کفر اور بت
پرستی مین منہمک رہتی تھی (قوم
سکسن کے عادات و اخلاق اور
رسوم مذہبی اور ہند کے آریون
کی خو بو اور ستارہ پرستی اور پوجا پاٹ
وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دونون
کے بزرگ کہین ملے جلے رہتے ہین۔
تعلیم۔ قوم انگلوسکسن اور ڈینمارک
مین درس تدریس اور لکھنے پڑھنے

صلہ مین تین بار جواہر گران مایئے سے منھہ پر کر دیا۔ فردوسی کو ایک لاکھ سکہ مروج عطا فرمایا لیکن وہ اپنی کم نصیبی سے مستفیض نہو سکا اور ایک قصیدہ کے صلہ مین عصایری کو چودہ ہزار روپیہ عطا کیا ایسی ہی ہزارہا حکایات ہین اس مختصر مین نہین بیان کی جاسکتی **جامع الحکایات** اور تاریخ فتح بلاد اور کتاب مقامات مصنفہ ابونصر مشکانی مین مطالعہ فرماؤ سلطان کو حمیت دینی اور مذہبی جوش بے انتہا تھا چنانچہ اُسکی بت شکنی سے ظاہر ہے ایاز راجہ کشمیر کا بیٹا تھا اُسکی عہد طفلی مین عیاران کشمیر نے جبکہ وہ باپ کے ساتھ شکارگاہ مین تھا قابو پاکر اُس لعل بے بہا کو بدخشان مین جا بیچا اور اسلامی تعلیم و تربیت سے صورت و سیرت مین ایک سا ہوگیا۔ شدہ شدہ غزنین پہونچا اور سلطان کے دربار مین ممتاز ہوا۔

سلطان مسعود

بعد وفات سلطان محمود کے اُسکا بیٹا سلطان مسعود سریر آرائے خلافت ہوا اور سنہ ۴۲۲ھ ۱۰۳۰ع مین مکران بلوچستان اور کچھ مین اپنا خطبہ اور سکہ جاری کیا۔ وسط ایشیا مین کار نمایان کیئے اور قوم

نہایت کم چرچا تھا اور اگر تعلیم و تعلم کا کچھ چرچا تھا تو خانقاہون مین تھا باقی خیر و صلاح اور انکی بڑے بڑے ملاؤن اور عالی رتبہ پادریون کا شغل مطبوع اور پسندیدہ شیشون پر تصویر کھینچنا تھا **آتشی گھڑی**۔ شاہ الفرڈ نے مقدار اوقات کے لیئے ایسی مشعل تیار کی کہ ایک گھنٹہ مین تین انچی جلتی تھی۔ اور شاہ اڈگر نے وزن اور پیمانون کی حد خاص انگلستان مین مقرر کی۔

باب پنجم

انگلستان مین عہد شاہان نورمن سنہ ۱۰۶۶ع سے سنہ ۱۱۵۴ع تک تمام ۸۸ سال

ولیم منصور کی سنہ ع مین اہل سکسن نے جب بادشاہت قبول کی تو اہل نورمن نے مقام وسٹ منسٹر مین آگ لگا کر لوٹ لیا۔ اور بادشاہ نے امراء سکسن کی جاگیرین اپنے

سلجوق کے مقابلے کے واسطے جے سنگھ کو جو ہندی فوج کا سپہ سالار تھا روانہ کیا ہند سے اُنکا تعلق نہین لہذا اُنکا رقم کرنا ترک کیا گیا سنہ ۴۲۲ھ[1] مین قلعہ سرستی کو کشمیر مین اسواسطے مسمار کیا اور وہان کے راجہ کو سزا دی کہ اُس نے کچھ تاجر مسلمان قید کر رکھے تھے۔ انہین ایام مین ہندوستان مین ایسا قحط پڑا اور وبا آئی کہ جیسے آدمی زراعت اور حرفت قایم کرنے کے واسطے نہایت کم رہگئے۔ ہند کی ریاستون پر سلطان کی جانب سے امیر الامرا (مانند ویسرائے) تولک بن حسین تھا سنہ ۴۲۴ھ مین سلطان نے غزنین مین ایک ایوان شاہی بے نظیر بنوایا اور اُسمین ایک تخت طلائی انواع جواہرات سے مکلل و مرصع رکھا یا اور اوسپر ایک تاج زرین ستر من سونے کا اقسام جواہرات سے (جڑاؤ) سونے

[1] سالار ساہو سالار مسعود غازی کا باپ سلطان محمود کی طرف سے بھرایچ کا حاکم تھا جب سنہ ۴۲۳ھ مین درد سر سے جاینہی فوت ہوا تو سالار مسعود جو سلطان محمود کا بھانجا تھا اور سنہ ۴۰۵ھ مین اجمیر مین پیدا ہوا تھا اپنے باپ کی وفات کی خبر سنکر بھرایچ مین آیا اور پہر ۴۲۴ھ مین شہید ہو کر مدفون [illegible] شہید مرد ست پرستی شادی کے واسطے آیا تھا لیکن جاہل [illegible] اسے [illegible] کی قبر پوجتے ہین —

قبضہ کے واسطے نورمن کی امیرون کو دیدین۔ اور نورمنڈی کے گرجے انگلستان کے اسباب غنیمت سے آراستہ کئے۔ اور امرا مخالف مقتول کی بیبیون اور بیٹیون کی شادی اہل نورمن سے کرادی اوڈو بہادر ولیم نے اہل سکسن پر ایسا ظلم و ستم اختیار کیا کہ ملک مین بلوے ہوگیا اور شہر یورک کا محاصرہ ہوا ولیم نے یورک بنوک شمشیر چھین کر لوٹ لیا اور شہر یورک اور ڈرہم مین آگ ہر جگہ لگادی اور قتل عام کردیا اور معمورہ عالم کو جنگل بنادیا قریب ایک صدی کے اُس زمین پہ ہل نہین چلا اہل سکسن نورمن لوگون کے ہاتھ لٹے لٹئے مفلس قلاش رہگئے زمین چھنگئی اور خانقاہین لوٹ لیگئین۔ تاج انگلنڈ مین سے کہ ولیم کی اطاعت سبب رعیت نے قبول نہین کی تو اُس نے مخضم ہو کر

کی زنجیرمین آویزان کرایا اور دربار عام فرمایا - پھر
ہند کی طرف متوجہ ہوا اور ہانسی کے قلعہ کو
چھہ روز کے محاصرہ مین فتح کیا ہانسی پر حاکم مقرر
کر راجہ دیپال ہری سے قلعہ سونی پت
کو فتح کیا - اور اودگرد کا انتظام کرکے اپنے بیٹے
ابوالمجدود کو حاکم لاہور فرما غزنین کی راہ لی -
سلطان مسعود نے کچھہ کم بارہ برس سلطنت
کی - یہہ سلطان بڑا خلیق اور کریم الطبع اور
شجاع تھا اُسکو رستم ثانی کہتے تھے اُسکا تیر
برگستوان توڑ کر فیل کے جسم مین گھس جاتا تھا
اور اُسکا گرز کوی شخص ایک ہاتھہ سے نہین اوٹھا
سکتا تھا اور علما و فضلا کے ساتھہ بہت سلوک
کرتا تھا - ابوریحان کو قانون مسعودی کے
صلہ مین ایک فیل چاندی دی - اور روضتہ
الصفا مین لکھا ہے کہ اسقدر خیرات کرتا تھا کہ
رمضان مین ایک دن ایک لاکھہ روپیہ مستحقون
اور محتاجون کو عطا کئے - اور اُسکی آغاز
سلطنت مین ممالک محروسہ مین بکثرت مسجدین
اور مدارس بنے -

ابو الفتح قطب الملتہ شہاب الدولہ سلطان مودود بن سلطان

ملک نارتھمبرلنڈ کو پامال کیا اور
اُسکے باشندون کو جلا وطن
اور مال کو لوٹ لیا اور گھرون
مین آگ لگا دی مورخون نے
لکھا ہے کہ ایک لاکھہ سے زیادہ
آدمی اُسمین تلف ہوے - ولیم
نے جن اہل نورمن نے مخالفت
کی اونکو قید کیا اور ہر قیدی کا
دہنا پاؤن کٹوا لیا اور اوڈو
اپنے برادر کو انچہا ظلم الیحواتا قید
رکھا - اور بادشاہ اور اُسکے بیٹے
رابرٹ مین جنگ ہوی اور
رابرٹ نے ان جان مین باپ
کا ہاتھہ زخمی کیا شاہ نے ایک
قانون بنام فورسٹ لاز بنایا
جسکا منشا یہہ تھا کہ جو ہرن وغیرہ
مار لیگا اُسکی آنکھین نکلوائی جاوینگی
اور گھنٹہ جسکے بجنے پر رات کو آگ
اور چراغ بجھا دئے جاتے تھے
اور اس حرکت سے عام ناراض
تھے اور ایک زمین انگلستان کا رجسٹر

مسعود بن سلطان محمود

سنہ ۱۰۴۱ع ۴۳۲ھ مین سلطان مودود اورنگ خلافت پہ رونق افروز ہوا۔ اور وسط ایشیا کے انتظام مین مشغول تھا۔ ہند مین امیر مجدود سلطان مودود کے بھائی کا انتقال ہوگیا۔ دلی کے راجہ نے موقع پاکر یہ مضمون ظاہر کیا کہ نگرکوٹ کے بت نے خواب مین ارشاد کیا ہے کہ مین غزنین سے ناراض ہون اب تمہاری مدد کرونگا اور ایک بت نگرکوٹ کی مورت کی صورت پوشیدہ ہو آیا۔ جب خواب کی شہرت ہوئی تو ہند کے اور راجہ دہلی کے راجہ سے اتفاق کر جنگ پہ آمادہ ہوے۔ ہانسی اور تھانیسر کو مسلمانون سے چھین راجہ نے نگرکوٹ کا محاصرہ جا کیا اور ایک رات بت مذکور کو ایک باغ مین خفیہ نصب کرادیا۔ فجر کو جو ہنود نے دیکھا تو راجہ کو خبر کی راجہ پا برہنہ بت کے قدمون پہ جا گرا۔ اور ظاہر کیا رات بھر مین غزنین سے تشریف لائے ہین ٹھاکر جی کو تکان ہے کل درشن کرنا۔ اب اہل ہند کے دل بڑھ گئے۔ ادھر اہل اسلام نگرکوٹ کو لاہور سے باہمی نفاق کی وجہ سے مدد نہین پہونچی ناچار اہل اسلام نگرکوٹ نے راجہ سے جان کی امان پہ

بنام ڈومسڈی بک جسمین ہر علاقہ کی وسعت اور زمین مزروعہ علف زار۔ ترائی۔ و جنگل کی مفصل کیفیت تھی۔ بادشاہ نے پھر ٹیکس ڈین گلڈ جاری کیا رعایا کا مال و اسباب ضبط کرلیا۔ تواریخ سکسن مین مسطور ہے کہ شاہ ولیم نہایت سخت مزاج اور نہایت طماع تھا اور خود رائے اور حریص بھی تھا اور عاشق شکار اور ترش رو تھا شاہ فرانسیس شاہ ولیم کی موٹاپے پر کہین ہنسا تھا پس اتنی بات پر دونون بادشاہون مین جنگ ہوی اور یہی جنگ شاہ ولیم کی موت کا باعث ہوی۔

بادشاہ ولیم روفس

سنہ ۱۰۸۷ع مین بعد وفات ولیم منصور اُسکا منجھلا بیٹا ولیم روفس تخت نشین ہوا۔ اور اُسکا بڑا بیٹا رابرٹ اپنی سستی اور کاہلی سے اور اپنے بھائی کی جور و تعدی سے بعض حصہ نورمنڈی کے بھی دیچکا تھا کہ روسا نورمن اور

صلح کرلا ہور کی راہ لی جس بتخانہ کو سلطان محمود نے خراب کیا تھا اُسکی مرمت کر بت اپنی جگہہ پر نصب کیا - سابق سے زیادہ اب نگرکوٹ مین بت پرستی ہونے لگی راجہ نے لاہور کی طرف توجہ کی - جب مسلمانون نے باہمی نفاق کو اتفاق سے بدل لاہور سے نکل میدان جنگ مین صف آرائی کی ہنود نے اِس حال سے آگاہی پاکر راہ فرار لی اور راجہ نے دہلی دیکھی - یہہ سلطان نیک صورت و سیرت تھا اِس نے سراے مسافرون کے واسطے بنوائی اور کار خیر کیے - اِس سلطان کے بعد سلطان **ابوجعفر** اور **ابوالحسن** اور **عبدالرشید** اور **فرخ زاد** تاج شاہی سے ممتاز ہوئے اور وسط ایشیا مین کار نمایان کرتے رہے لیکن ہند کا حال بدستور رہا -

ظہیرالدین سلطان ابراہیم بن سلطان مسعود بن سلطان محمود غزنوی

فرخ زاد کے بعد سلطان **ابراہیم** نے دیہیم شاہی کو عزت بخشی - آغاز مین تو

اور شاہ فرانس نے دونون مین اسبات پر مصالحہ کرادیا - کہ ان مین سے ایک مرجاے تو دوسرا دونون کے ملک پر قابض ہوجاے - تاریخ جوناتھن مین مرقوم ہے کہ ۱۰۹۴ء مین قسیس (یا دری) پیتر ہرمت نامی بیت المقدس کی زیارت کو گیا اور وہان سے واپس آکر بیت المقدس کو مسلمانون کے قبضہ سے نکالنا چاہا - اور عیسائیون کے تصرف مین لانا - اور تمام یورپ مین پھرکر جہاد کے فتوے دیکر بادشاہون اور رعایا کو جنگ پر آمادہ کیا چنانچہ رابرٹ نارمنڈی کا نواب نارمنڈی کو ولیم روفس کے پاس رہن کرکے روانہ جنگ ہوا - ۱۰۹۵ء مین عیسائی مجاہد بیت المقدس کی رہائی کے واسطے فرانس مین جمع ہوے اور مجاہدالدین کی علامت یہہ قرار دی کہ ایک سرخ وضعی سینہ کے بائین طرف سلی تھی پہلا گروہ فوج مجاہدالدین

تو وسط ایشیا کی طرف متوجہ رہا سنہ ۱۰۲۶ ہجری میں ہند کی طرف توجہ فرمائی اور اون مقامات کو فتح کیا جو اب تک فتح نہوے تھے۔ اول قلعہ **اجودہن** (پٹن) جہین شیخ فرید شکر گنج کا مقبرہ ہے پھر قلعہ **روپال** جو پہاڑ کی چوٹی پر تھا اور جسکے ایک طرف گنجان درخت اور دوسری طرف دریا اپنی موجون سے تھپیڑ دیتا تھا فتح کیا۔ پھر قلعہ **دورہ** جسمین وہ خراسانی رہتے تھے جنکو افراسیاب نے خراسان سے نکالکر ہندوستان مین لیا یا تھا۔ اور بت پرستی اونکا مذہب تھا اول سلطان نے اسلام کی دعوت کی پھر جزیہ چاہا جب نمانے تو لڑائی ہوئی فتح کیا۔ یہہ سلطان عنفوان شباب سے متقی اور پرہیزگار تھا معہ رمضان کے سال مین تین مہینے کے روزہ رکھتا تھا اور رعیت پروری اور عدل و انصاف مین نہایت سعی کرتا تھا علما کی بہت عزت ملحوظ رکھتا تھا **جامع الحکایات** مین لکھا ہے کہ امام یوسف سجاوندی کا وعظ سنا کرتا تھا اور خیرات بہت کرتا تھا سلطان خط نسخ مین بڑا خوشنویس تھا ایام سلطنت مین ہر سال ایک قران شریف لکھتا تھا اور ایک سال مکہ معظمہ اور دوسرے سال مدینہ منورہ ارسال فرماتا تھا اہم سال سلطنت

عیسائی کا جسمین لوگ المان (جرمن) اور فرانس۔ اور مجارہ۔ اور اٹلی۔ وغیرہ کے تھے۔ کنٹو اور پیٹر ہرمٹ کی سرداری مین بیت المقدس کے جانب روانہ ہوکر اثنائے راہ مین مقصد کو نہ پہونچکر مسلمانون کی تیغ کا طعمہ (غذا) ہوگئی دوسرا گروہ فوج کا اسلام بول (قسطنطنیہ) کی طرف سے روانہ ہوا اور وہ ایک لاکھ سوار اور چھ لاکھ پیادے تھے اور دو سو کشتیان جب اسلام بول کے قریب آئے الکسی اسلام بول کے بادشاہ نے وحشت ظاہر کی اور مجاہدین سے معاہدہ کیا کہ میرے ملک مین ظلم اور تعدی نکرین لہذا مجاہدین مسیحی خلیج قسطنطنیہ سے گذر کر ازیمنہ مین وارد ہوے اور شہر نیسیہ کا محاصرہ کیا ایک سخت لڑائی کے بعد مسیحی مجاہدین نے شہر نیسیہ کو فتح کیا اور وہان سے بڑھکر انطاکیہ کا محاصرہ کیا اور نو ماہ تک یہہ محاصرہ رہا

اور ۹۲ برس کی عمر کے بعد وفات پائی۔ بعد سلطان ابراہیم کے اُسکا بیٹا علاء الدولہ مسعود اور اُسکو بعد سلطان الدولہ ارسلان بادشاہ ہوا۔

سلطان معز الدولہ بہرامشاہ

ارسلان کے بعد اُسکا بیٹا معز الدولہ بہرام شاہ تخت آرا ہوا۔ اور اول مرتبہ ۵۱۲ھ میں ہند میں آیا پھر چند بار آیا اور اکثر ان شہروں کو فتح کیا جو فتح نہوئے تھے اور مروج دین اسلام ہو۔ اپنے امرا کو مقرر کر غزنین کو روانہ ہوا۔ اور ایران و توران کے ضبط و ربط میں رہا۔ یہہ بادشاہ علم دوست تھا اور عالموں و فاضلوں کا قدردان۔ اکثر کتابیں اُسکے زمانہ میں تصنیف ہوئین شیخ نظامی اور سنائی بھی اسی عہد میں تھے۔ بعدہ بہرام کا جانشین ظہیر الدولہ خسرو شاہ ہوا۔ اور اُسنے شاہ علاء الدین غوری کے خوف سے لاہور کو تخت گاہ قرار دیا۔ اور سات برس کی بادشاہت کے بعد اس دار ناپائیدار سے رحلت کی۔ اور اُسکی بجائی اُسکا بیٹا خسرو ملک تخت نشین ہوا۔ اور تخت گاہ لاہور میں ممالک مقبوضہ ہند کو عدل و انصاف سے مزین کیا۔ ۔۔۔ غزنین میں جاکر وفات پائی۔

باعث سیاہ ترکمان والیئے انطاکیہ نے عیسائیون کو نہایت شجاعت کی ساتھ روکا لیکن اس ٹیڈی دل کو اُسکا قلیل گروہ نہ روک سکا اور انطاکیہ فتح ہوگیا عیسائی مجاہدون نے بے انتہا بے گناہ اہل اسلام کو قتل کیا اور اُنکے مال کو لوٹ لیا اُسکے بعد دمشق سات ماہ کی محاصرہ میں متوجہ ہوا اور شہر معرہ میں عیسائی مجاہدون نے ایک لاکھ خدابندگان کی خون ناحق سے اپنی جگر کی پیاس بجھائی (انجیل میں ہے کہ تیرے سیدھے گال پر جو طمانچہ مارے تو بایان گال بھی اُسکی طرف پھیر دے۔ واہ رے اہل مسیح کہان یہہ تسلیم و رضا اور کہان وہ ظلم و ستم و جور و جفا مصرعہ

بہ بین تفاوت رہ کجا است تا بکجا

پھر شہر حمص کی راہ سے ۱۰۹۹ء میں بیت المقدس کے نواح میں پہونچے اور اُسنا لیس روز کے محاصرہ کی بعد بیت المقدس مسجد اقصیٰ میں سترہ ہزار مسلمانون اہل توحید کو قتل کیا اور ایک ہفتہ مقدس شہر میں عیسائیون نے

امیر سبکتگین سے خسرو ملک تک گیارہ بادشاہ ہوئے اور دو سو برس تک ہند مین حکمران رہے۔

طرز معاشرت عہد خاندان غزنین

وہی تھا جو سابق فتحمند اہل اسلام کا تھا۔ خوراک مین سرد ملک کے میوے اور لباس مین شلوار اور پوستین مزید تھا ہمیشہ چمڑے کے موزے پہنا کرتے تھے۔

انتظام صیغہ مال و دیوانی و فوجداری و تعلیم علوم بھی موافق اہل عرب کے تھا۔ تجارت کا سلسلہ بھی زمانہ کے موافق جاری تھا۔ سلطان محمود نے **مسافرخانہ** اور سراے کی بنا ڈالی اور رواج دیا۔ سلطان **محمود** نے سڑکون پہ چوکیدار مقرر کیے۔ محمود کے عہد مین ہند مین جنگی کشتیان بنین اور بحری جنگ ہوئی اور باروت کا استعمال ہوا۔ حکیم ابوالقاسم حسن بن احمد عنصری نے جو ندیم سلطان محمود غزنوی کا تھا اُسنے اپنی نظم مین توڑےدار بندوق کے استعمال کا ذکر کیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایشیا مین یورپ سے پہلے بندوق کا ایجاد ہوا۔ اور سکندر نامہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بندوق دارا و سکندر کی لڑائی مین تھی چنانچہ حضرت

طرز معاشرت عہد خاندان غزنین

انتظام

مسافرخانہ

ایجاد بندوق

قسائیون کی طرح قتل عام جاری رکھا۔ لیکن ابتدا مین جو سات لاکھ مسیحی مجاہد روانہ ہوئے تھے اور پھر اُنمین فوج فوج اور گروہ گروہ ہر روز شامل ہوتے رہے اُن مین سے بیت المقدس تک پچیس ہزار (۲۵۰۰۰) زندہ رہے اور باقی سب کے حیات کی پیالہ کو اہل اسلام کی تلوار کے پانی نے لبریز کر دیا۔ فتح کرنے کے بعد اہل مسیح نے فردلو بولوین نامی کو اپنا بادشاہ قرار دیا اور مسیحی اور اہل اسلام ایک مدت تک لڑتے جھگڑتے رہے۔

القصہ روفس جب ایک قومی رئیس نورمن کے مقابلہ مین جنگ سے عاجز آیا تو رئیس مذکور کو فریب سے بلا کر تیس برس تک قید رکھا روفس نہایت فضول خرچ تھا اور رالف پادری کے ذریعہ سے زبردستی لوگون سے روپیہ لیتا تھا اور کذاب بھی تھا یہ شخص بڑا لٹیرا فضول خرچ عیاش کذاب اور بیرحم تھا۔

بادشاہ ہنری اول

سنہ ۱۱۰۰ء مین ہنری اول ملقب

بادشاہ ہنری اول

نظامی رقم طراز ہین - **بیت**

بشمشیر پولاد و تیر و تفنگ
گذرگاہ بر مور کردند تنگ

اور عہد مذکور مین عربی فارسی کے مدارس جاری ہوئے - طلائی شمع دان اور شمع کا رواج ہوا - ظروف انواع و اقسام کے رائج ہوئے - قنوج اور کالنجر اور سومنات وغیرہ مین توحید نے رواج پایا - تماثیل اشیا کو محمود نے ایجاد کیا - اور ایک قدرتی عجائبات سے عجائب خانہ بنایا - اور علما و فضلا کی پنشن کا دستور مقرر کیا - اور مختلف زبانوں کی عجیب عجیب کتابین جمع کین اور اُس کتب خانہ سے فائدہ پہونچایا - اور ہند مین زبان اردو کی بنیاد اس عہد سے پڑی (اور ہنود کی ریاستون مین وہی طرز معاشرت تھا جو پہلے تمدن اہل اسلام کے ہندوستان مین جاری تھا) اور خدائے وحدہٗ لاشریک کی عبادت کے واسطے مسجدین بنوائین - ایک عربی سیاح استخری ۳۵۱ھ مین رقم طراز ہے کہ ملتان کے ہندؤن نے بجائے دھوتی پائجامہ پہننا شروع کر دیا ہے - ریشمین کپڑے کا رواج ہند مین پہلے سے تھا اور چین سے آتا تھا - یہہ چین والون کی ایجاد ہے - لیکن

بہ بوکلرک (فاضل) غاصب سلطنت رابرٹ بعد وفات شاہ ولیم روفس کے سریر آرائے انگلستان ہوا - اور ہنری اول شاہ ملیکلم کی بیٹی سے شادی کر لی اسوجہ سے قوم نورمن اور سکسن مین میل جول ہوگیا - اور دونون قومون سے قوم انگریز پیدا ہوئی - شاہ ہنری نے اول رابرٹ سے سالانہ تین ہزار مرکس پہ مصالحہ کیا پھر اُسکو بجبر معاف کرایا - اب دونون بھائیون مین لڑائی ہوئی رابرٹ گرفتار ہو کر تیس برس قید بھگت کر مرگیا - انگلستان مین اول مٹیلڈا نے پتھر کا پل دریائی لی پر بنوایا - شاہ ہنری رعایائی انگلستان کو نہایت حقیر جانتا تھا اور صرف اس قابل تصور کرتا تھا کہ جسطرح ممکن ہو اُس سے روپیہ لیکر خود عیاشی کیجئے اور دلی حوصلے نکالیئے - اور یہہ خیال خام دل مین لگیا کہ میری سلطنت بر اعظم یورپ مین ہو جائے - مثل شاہ روفس کے شاہ ہنری بھی بیرحم و بے وفا و عیاش تھا

چینی کے برتن ہند میں مسلمان لائے اور حلبی
آئینہ کا رواج دیا جو شامیوں کی ایجاد ہے چنانچہ
حضرت سلیمان نے ایک شیش محل بلقیس کے واسطے
بنوایا تھا جسکی زمین بھی آئینہ کا تھی اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ آئینہ سکندر سے پہلے
ایجاد ہوا۔

وجہ کم رواج مذہب اسلام۔ اور ہندوستان
مین مانند ابتدائی ممالک مفتوحہ کے مذہب اسلام کا
کم رواج سوائے دیگر امور کے اسوجہ سے زیادہ
ہوا کہ آخر زمانہ کے حکام اہل اسلام کا مزاج
بدلتا چلا گیا۔ اہل اسلام سروار نہایت سرگرم بنیاد
و اخلون سے دنیادار بادشاہ ہوگئے اور اپنے
سچے مذہب اسلام کے پھیلانے مین جو خدا سے
رحیم و قوی کی توحید کا منبع ہے پورے پورے
راغب نہوئے۔ چنانچہ حضرت فاروق اعظم عمرؓ
رضی اللہ عنہ جب بیت المقدس کو تشریف فرما
ہوئے تو ہتیار اور کھانے پینے کا سامان ایک ہی
اونٹ پر لادھا۔ اور اسی پر سوار ہوگئے اور
خلیفہ سوم حضرت عثمانؓ رضی اللہ عنہ جب دن
کے کام کا بقیہ رات کو پورا کر چکتے تھے تو چراغ
اسلیے گل کر دیتے تھے کہ بیت المال کا تیل

الا لیاقت علمی مین اُس سے زیادہ تھا حکایات
لقمان کا اُسنے ترجمہ کیا۔ تخت انگلستان
پر اول خطبہ کہا۔ قوم کو علم کی ترغیب
دی۔ بعض انگریزون نے اُسکی ترغیب
سے ملک اسپین یعنی اندلس مین مسلمانون
سے جا کر علم طلب اور ریاضی سیکھا۔
ہنری نے جنس کے عوض نقد خراج لیا۔
اہل بلجیم نے انگلستان مین ہنر شالبافی
کا رواج دیا (ہندوستان مین صدہا برس
سابق سے رایج تھا۔

بادشاہ اسٹیون

۱۱۳۵ء مین اسٹیون شاہ ہنری
کے بعد بادشاہ ہوا۔ اِس عہد کے امرا
رعایا کا مال و اسباب خوب لوٹتے تھے
اور اکثر بادشاہ کے مقابل فوج لیکر
ہوجاتے تھے۔ ڈیوڈ شاہ اسکاٹ
لینڈ نے نہایت سفاکی سے خون ریزی
کی اور چند بار کمال بیرحمی سے ملک کو
تاراج و غارت کیا پھر شاہزادی ماڈ
بادشاہ کے مقابل ہوئی اور اُسکو شکست
دیکر گرفتار کر کے مقید کر دیا اور خود ماڈ بادشاہ

اسلام کا ... (حاشیہ)

انکے ذاتی کام مین صرف نہو وے اور بعد
انکے سو برس کے اندر خلیفہ مہدی ایسا ہوا کہ
پانسو اونٹ پر صرف برف لدوا کر منگاتا تھا اور
خلفاے عباسیہ کے ایک ایک دن کا خرچ
پہلے چارون خلیفون کے عہد خلافت کی برابر
پڑا اور جون جون زمانہ کا امتداد ہوا دون
دون وہ کیفیت بڑھتی چلی گئی —

منصب خلافت

منصب خلافت۔ خلافت کا منصب جو اجماع
اور اتفاق رائے پر موقوف تھا وہ سلطنت سے
بدلکر بادشاہت کا ایک موروثی عہدہ ہوگیا تھا۔
لیکن شاہی دربارون مین تمام لوگ آسانی سے
بادشاہون تک پہونچتے تھے۔ اور بادشاہ
اپنے روزمرہ کے عام دربارون مین جنمین کثرت
سے لوگ حاضر ہوتے تھے عرضیون کی تحقیقات
کرتے تھے اور بہت سے اور کام انجام دیتے
تھے۔ اِس سے رعایا کو توداد رسی کا فایدہ
تھا اور بادشاہون کو یہہ بڑا نفع تھا کہ نئے
نئے طریقون اور جدے جدے طورون سے
انواع و اقسام کے احوال انکو معلوم ہوتے
تھے۔ اور بادشاہ کے ملکی انتظام مین چند وزیر
ہوتے تھے اور تمام کے کام علحدہ علحدہ۔

ہوی اور اُسکی بادشاہت کو
پادریون نے بھی تسلیم کرلیا۔ لیکن
ماؤ کے غرور کی وجہہ سے بلوے ہوئے
ماؤ فرار ہوے اور اسٹیون رہای
پاکر پھر بادشاہ ہوا۔ جنگ کے ایام
مین رؤسا نے رعایا کو بیرحمی سے
لوٹا اور قید کیا شاہ اسٹیون کے عہد مین
مدام خانہ جنگیان رہین لہذا وہ ایسا
نہین تھا جیسا بادشاہون کو ہونا
لازم ہے۔

طرز معاشرت اہل انگلستان کا قوم نورمن کے عہد مین

طرز معاشرت اہل انگلستان کا قوم نورمن کے عہد مین — کھانا

قوم نورمن کا طریقہ معیشت اہل سکسن
کے طرز معاشرت سے پاکیزہ اور
معتدل تھا۔ امراء نورمن کے دستر
خوانون پر چند طرح کے شیرمال اور
پکوان اور اقسام اقسام کے سالن
اور شکار کیے ہوے جانورون کے
گوشت اور اہلی حیوان اور مچھلیون
کے گوشت ہوتے تھے۔ چنانچہ
جو گوشت آجکل انگلستان مین انگریزی زبان مین

کسی کے متعلق فوج کا کام ہوتا تھا اور وہ سپہ سالار کہا جاتا تھا۔ اور کوئی وزیر مال و خزانہ اور صیغہ تعمیرات اور بیوتات اور دیگر محکمجات وغیرہ وغیرہ اور ان سب پر ایک وزیر اعظم ہوتا تھا جو اپنی حسن لیاقت وفہم وفراست اور دیگر وزرا کی صوابدید کی مناسبت سے سلطنت کا کام انجام دیتا تھا۔ یہہ وزرا جسطرح ملکی کام کے انجام اور انتظام مین اعلیٰ درجہ کی دستگاہ رکھتے تھے اوسیطرح میدان جنگ مین ایک لایق سپہ سالار کی مانند حرب اور ضرب کے کام انجام دیتے تھے۔

صورت اہل اسلام۔ اس عہد کے اہل اسلام نہایت قوی جثہ اور تنومند اور زیادہ سفید و سرخ رنگ اور نہایت قوی دست اور تندرست ہوتے تھے سینے اُنکے چوڑے چکلے اور جوڑ بند کے پورے اور چہرہ مہرہ کے رعب دار ہوتے تھے۔

خاندان غور کی حکمرانی ہندوستان مین سنہ ۵۸۶ھ سے سنہ ۱۲۰۶ع کل ۳۰ سال

سلہ اکثر تواریخ کی کتابوں مین مرقوم ہے کہ ماہ رجب ۵۸۱ھ مین

میزون پر چنے جاتے ہین اُنکے نام نورمن زبان کے الفاظ مین ہین مثلاً ویل (حلوان کا گوشت) مٹن (بکری کا گوشت) بیف (گائے کا گوشت) پس اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انگلستان مین غذاؤن کی مزہ دار بنانے اور تبدیل کرنیکا باعث نورمن لوگ ہوئے ہین۔ لیکن غربا کی غذا مین عجیب تغیر ہوا تھا۔ اہل نورمن دن رات مین تین وقت کھانا کھاتے تھے۔ فجر کو نو بجے اور شام کو چار پانچ بجے۔ اور رات کو سونے سے پیشتر کچھہ تھوڑا سا کھا پی لیتے تھے۔

اوقات غذا

شراب۔ نورمن کے امیر غیر ملکون کی شرابین منگا منگا کر نوش جان کرتے تھے اور جسوقت خوب جھک جاتے تھے تو اُسوقت ایک رجام نہایت سلامتی پیتے تھے۔ اور غریب لوگ اپنے ملک کی بنی شراب کو پیکر اپنے جی کی ہوس اور نفس کی خواہش

شراب

جب ضحاک تازی شاہ کے اقبال کا جھنڈا فریدون فرخندہ کے ہاتھ سے سرنگون ہوا تو ضحاک کی نسل کے دو جوان سام و سور نام غور کے پہاڑون مین پناہ گزین ہوئے۔ اور وہان پر اپنی سردارانہ بسر کرنے لگے۔ جب توحید کے سورج نے اسلام کے آسمان پر طلوع ہو کر افغانستان کو اپنی نورانی شعاعون سے روشن کیا تو شنسب نامی سردار نے جو ضحاک تازی کی اولاد سے تھا شرک و کفر کی تاریکی سے نکلکر جناب امیر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حضور مین دولت ایمان سے مشرف ہو کر غور کی حکومت کا فرمان حاصل کیا۔ سلطان محمود کے زمانہ مین حاکم غور محمود کا محکوم ہو گیا تھا جب سلطنت غزنین مین ضعف کے آثار پیدا ہوئے تو حکام غور نے آزاد ہو کر غزنین پر حملے

کواکب سبعہ سیارہ نے سوم درجہ میزان مین کہ برج ہوائی ہے ایک دقیقہ پر قران کیا۔
اور انگریزی کتابون مین مسطور ہے کہ ۱۷ ستمبر ۱۱۸۶ء مین قران واقع ہوا۔ جسطرح نوح علیہ السلام کے زمانہ مین برج سرطان مین ہوا تھا۔

پورا کرتے تھے۔

پوشاک۔ ان مین لوگون کے عہد مین لباس نے بھی نئی نئی قطع ایجاد کین۔ مورخ کالیبر لکھتا ہے کہ وضع دار کی یہ قطع تھی کہ ڈھاڑی گھوم گھوٹ سر پر مخملی ایک چھوٹا سا ٹوپ اور سر کے لمبے لمبے بال گردن پر چھٹکے ہوئے گلے مین ڈھیلم ڈھالا گھٹنون تک کرتا۔ کارچوبی کمر بند کمر مین۔ ایک گھٹنا پتلون ٹانگون مین۔ اوران پر زرق برق لبادا حاشیہ دار جسپر بہت بھاری سنہری لچک لگا ہوا۔ اور پیر مین لمبے لمبے موزے بہت ڈورون سے نیچے سے کرتے مین بندھے ہوئے۔ ان مین جوتے چکلے دار نہ پنجے میڈھے کے سینگ کی مانند بلدار۔ اور چاندی سونے کی زنجیرون سے گھٹنون مین بندھے ہوتے تھے۔ اور پادری کا لباس زیادہ بھی وضعدار ان کی نازک پوشاک کے مانند تھا فقط

پوشاک۔ وضعدار
لباس پادری

شروع کئے خسرو شاہ غزنویوں کے حملہ سے تاب
نہ لاکر لاہور میں جو اُسکے قلمرو واقع ہند کا تختگاہ
تھا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا غزنین کو چھوڑ کر آرہا تھا
اور جب امیر شہاب الدین نے جو سلطان شہاب الدین
محمد غوری کے عرف سے زیادہ مشہور ہے۔ اور
جو کہ **شنسب** عربی اور ضحاک تازی کی نسل کا ایک
نوجوان اور اولوالعزم شاہزادہ تھا ہند کی تسخیر کی
طرف توجہ فرمائی تو **خسرو ملک** نے جو محمود کی نسل
کا اخیر بادشاہ تھا اطاعت قبول کر لاہور سے غزنین
آکر وفات پائی اور کشور ہند کے ممالک مقبوضہ
جو خسرو ملک کے تحت و تصرف میں تھے وہ سلطان
شہاب الدین کے تسلط میں آئے۔

سلطان معز الدین بن بہاء الدین محمد نام بادشاہ دہلی ملقب بہ سلطان شہاب الدین محمد غوری

جب سلطان شہاب الدین محمد غوری نے ملتان کو
قرامطہ سے اور **اوچھ** کو قوم بھاٹ سے کہ وہاں
کے راجہ کو رانی نے ہنگام محاصرہ اِس غرض سے
مار دیا کہ خود مع اپنی بیٹی سلطان کے گھر میں آجائے
اور مزے اوڑائے۔ **بیت**

اُنکا ایک تمغہ اجتہاد ایک موتی
خاتم طلا زاید تھا۔

بھاٹ کی وضع۔ کندھے پر تنبور
بازو پر چاندی کا جوشن۔ گلے میں ایک
زنجیر اُسمیں ایک مضراب بندھی ہوئی۔

مسخرے کی وضع۔ چھوٹی ٹوپی بہر
رنگ رنگ کے کپڑے بدن میں۔ بہت
سی گھنٹی باندھی ہوئے۔ موزہ ایک سرخ ایک زرد

حاجی۔ بیت المقدس کے حاجی
کی وضع۔ چھوٹی سی ٹوپی جسکے گرد بہت
سی گھنٹیاں لگی ہوئیں سر پر۔ ہاتھ میں
لاٹھی جسکے نیچے لوہے کی شام۔ اور
اوپر خرمے کی شاخ لگی ہوئی۔ پاؤں
میں کھڑاؤں موزے ندارد۔

عورتوں کا لباس۔ اندر ریشمی
کرتے اُنپر ڈھیلم ڈھالے لمبی آستینوں
کے جامے زمین کو چھوتے ہوئے۔
یہودیوں کے لباس میں ایک چھوٹی
چوگوشیا ٹوپی زرد رنگ کی بطالا لتیار تھی

غلام کا لباس۔ لونڈی غلاموں
کی بری گت تھی۔ بدن میں بغیر صاف

بھاٹ ملتانی کی وضع ۲
مسخرہ ۱۰
حاجی کی وضع ۲
عورتوں کا لباس ۳
غلام کا لباس ۴۰

اگر زن نیکو بودی ورا سے زن
زنان را مزن نام بودے نہ زن

اوردیول ۔ ٹھٹھہ کے ملک کو سندھ تک اور لاہور کو کل فتح کر لیا تو ۵۸۶ھ سنہ ۱۱۹۱ع میں تسخیر دہلی کی طرف توجہ فرمائی اور قلعہ **سرہند** کو راجہ پتھورا کی فوج کو شکست دیکر فتح کیا اور **ضیاء الدین** کو قلعہ دار **تلادری** کو جو **تھانیسر** کے قریب ہے تعینات فرما ہو ئے اس عرصہ مین راے پتھورا راجہ اجمیر معہ اپنے بھائی کھانڈے راے والی دہلی اور دیگر راجاؤن کے ساتھ متفق ہو دو لاکھ سوار اور تین ہزار ہاتھی ہمراہ لیکر محمد غوری کے مقابل ہوا اگر بادشاہ کے پاس لشکر راجہ سے کئی چند کم تھا۔

اوسی میدان مین دونون طرف سے صفوف آرائی ہوئی اور لڑائی شروع ہوئی بعد گھمسان کی لڑائی کے فوج سلطان کی میمنہ اور میسرہ نے اپنی جگہہ چھوڑ دی اور ہراول بھی ہار گیا تو محمد غوری کو ایک ندیم نے راے دی کہ مناسب ہے کہ حضور لاہور کی طرف عنان مراجعت معطوف فرمائین بادشاہ نے اس امر کو نہین قبول کیا اور قلب کی فوج سے حملہ آور ہو کر راجہ کی صفین توڑ دین بلکہ دل توڑ دئے۔ کھانڈے راے سپہ سالار دہلی نے

چمڑے کے کپڑے پیر مین سوٴر کے چمڑے کا جوتا اُسمین ایک تسمہ لگا ہوا وہ تسمہ ران پر لپٹا ہوا۔ غلام کے گلے مین ایک پیتل کا پٹا (شل کتے کے) پڑا ہوا جسمین غلام کے مالک کا نام کندہ ہوتا تھا۔

لباس جنگ ۔ سر پر خود اُسپر کلغی بدن مین چمڑے کے کپڑے اور فولادی زرہ۔ اور ڈھال جسپر تیغ صیقل اور ایک معرکہ بنا ہوا ہوتا تھا۔

خواب گاہ ۔ اور نورمن لوگون کی خواب گاہون مین پلنگ اور نرم بستر کی بجاے بھیڑ اور بیل وغیرہ کا چمڑا ہوتا تھا لیکن بڑے امیرون کی کمرون مین کچھ واہیات سا کاٹ کا پلنگ اور اُسپر موٹے کپڑے کا پلنگ پوش ہوتا تھا۔

قانون ۔ تاریخ گاڈنز اور تاج انگلنڈ مین مرقوم ہی کہ قوم نورمن نے انگلستان مین قانون سکسن کو معدوم کر کے اپنا قانون جاری کیا جسکا نام فیوڈل سسٹم تھا قانون مذکور کی رو سے بارہ زمین

لباس جنگ ۔ ۱
خوابگاہ ۔ ۱
قانون ۔ ۱

جب یہہ ماجرا دیکھا تو اپنا ہاتھی شاہ کے گھوڑے
پر ڈالدیا شاہ نے اُسکے منھ پر نیزہ ایسا مارا کہ اُسکی
دانت گرگئے لیکن بادشاہ کے بازو پر بھی سخت برچھا
لگا اور اُسی بیہوشی مین ایک خلجی پیادہ بادشاہ کا
ردیف ہوکر شاہ کو لاہور کی طرف لے اوڑا اور
یہہ لڑائی راجہ کے ہاتھہ لگی ۵۸۷ھ مین سلطان
شہاب الدین بغرض انتقام دہلی پر حملہ آور ہوا۔
اور لاہور پہنچکر قوام الملک رکن الدین حمزہ کو
واسطے ترغیب اسلام وتحریص اطاعت کے اجمیر
بطور سفیر روانہ کیا۔ بروقت ملاقات سفیر کو راے
پتھورا نے بتون کی قسم کھا کر نہایت سخت مغرورانہ
جواب دیا اور تمام ہند کے راجاؤن سے خوج
فراہم کر چلدیا۔ کہتے ہین کہ ڈیڑھ سو راجہ اس جنگ
مین راجپوت شریک تھے۔ سلطان نے بھی اُنکا
استقبال فرمایا دونون لشکر تھانیسر کے قریب
سرستی ندی کے کنارہ پر مقابل ہوئے راے
پتھورا کے لشکر مین تیس ہزار سوار اور پیادہ بیشمار
تھے تاریخ فرشتہ مین جو راجہ کے نامہ کی نقل کی
ہے اُسمین مرقوم ہے کہ تین ہزار ہاتھی سے زیادہ
اور پیدل اور توپچی اور تیرانداز بیحساب تھے۔
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ توپ کا استعمال کچھہ پہلے سے

تمام ملک کا مالک بادشاہ تھا اور اُسکی بود وباش
تعلیم کا یہہ دستور تھا کہ قبل مناصب حاصل
ہونے کے بادشاہ اور امیر وفقرا امیرون
کی خواصی کرتے تھے پھر حسب لیاقت درجہ
پاتے تھے یعنی خواصی کے بعد مصاحبی کا
درجہ تھا اور اُسکے بعد سرداری کا
جو سرداری کے رتبہ کو پہنچتا تھا سردار
ہونے کے دن رات کو مطلق نہین سوتا
تھا اور کسی گرجے مین جاکر اُن بہادرون
کی قبرون مین جو جنگ مین مقتول ہوئی تھی
تنہا چپ کھڑا رہتا تھا اور اُن کی اسلحہ کو
اس نظر سے دیکھتا تھا کہ یہی ہتیار مجکو بھی
اور سرداری کا تمغہ یہہ تھا کہ جوتہ مین سونے
کے کانٹے لگا دیئے جائین۔ اور اسی عہد
مین اہل انگلستان نے علم طب (ڈاکٹری)
اور ریاضی اہل اسلام کے مدارس ملک
اسپانیہ مین حاصل کیا۔
بندوبست۔ ملکی انتظام یون تھا
کہ بادشاہ بڑی اضلاع امرا کو مقرر فرماتا
تھا۔ اور امرا اپنی اضلاع کو شریفون پر
بانٹ دیتے تھے اور شریف اپنے حصہ کا

تعلیم ۴ ۱
بندوبست ۲۰

جاری ہوگیا تھا - القصہ اوسی میدان مین لڑائی کی صف آرائی ہوئی - بادشاہ نے چار حصہ فوج کے کرکے نوبت بہ نوبت لڑنے کا حکم دیا - چند بار لڑائی دونون طرف غالب و مغلوب رہی - آخرکار سلطان نے بارہ ہزار سوار سے قریب چار بجے شام کے حملہ کیا اور راجپوتون کی صفون کو درہم برہم کردیا اور شکست فاش دی - رائے **پتھورا** **سرستی** کے کنارے گرفتار ہوا اور قتل کیا گیا اور بہت راجہ مع کھانڈے رائے والئ دہلی کے میدان جنگ مین مقتول پائے قلعہ **سرستی** و **ہانسی** و **سمانہ** و **کھرام** و **اجمیر** لشکر اسلام کے قبضہ مین آئے - سلطان اجمیر سے دہلی مین آیا اور وہان رائے پتھورا کے کسی عزیز کو خراج گذار بنا کر اور قصبہ کھرام مین اپنے غلام **ملک قطب الدین** ایبک کو اپنا قایم مقام کرکے سوالک کی راہ سے خود بدولت نے غزنین کو رونق دی ملک **قطب الدین** نے چند روز کے بعد دہلی اور میرٹھ کو فتح کر حکام اسلام مقرر کیے اور سنہ ۵۸۹ھ مین قلعہ کول وغیرہ فتح کر دہلی کو دارالسلطنت مقرر کیا اور سلطان کے نام سے خطبہ اور سکہ جاری کیا اور شعائر اسلام کو رواج دیا - اور اسی سال مین سلطان شہاب الدین نے

ٹھیکہ کاشتکارون کو دیتے تھے -

لگان زمین - مراتب مذکورہ بالا مین ہر سردار اپنے ماتحت سے یہہ اقرار کرا لیتا تھا کہ تمکو جنگ مین شریک ہونا پڑیگا زمین کی یہی مالگذاری تھی - اسامی سرکار کو غلہ یا مویشی یا روپیہ نہین دیتی تھی اگر دیتی تھی تو کچھ تھوڑی سی یہہ چیزین دیتی تھی -

فوج - جب بادشاہ کو کوئی لڑائی درپیش ہوتی تھی تو بادشاہ امیرون کو طلب فرماتا تھا - اور امیر شریفون کو اور شریف اپنی رعیت اور متعلقون کو فراہم کرکے بادشاہی علم کے گرد جمع ہوتے تھے اور اپنے سردارون کے ہمراہ بادشاہ کی جانب سے مفت لڑائی تھے (اس طریقہ مین یہہ نقصان تھا کہ امیرون کو بڑا اختیار و اقتدار حاصل تھا اول اکثر امرا آپس مین لڑتے مارتے رہتے تھے دوم امیر بادشاہ سے منحرف ہوجاتے تھے - سوم ملک فوج کے قبضہ مین رہتا تھا) اور پادری بھی بڑے بڑے سپاہ

غزنین سے آکر جی چند راجہ قنوج کو جو راٹھور تھا جسنے اپنے آپ کو کل راجاؤن پر فرمان روا ہونیکی تقریب مین اشومیدہ (گھوڑے کی قربانی) جگ کیا تھا اور جلسہ عام سے راے پتھورا جی چند راجہ قنوج کی لڑکی کو لے بھاگا تھا قصبہ چندوار داٹاوہ کے قرب وجوار مین شکست دی اور راجہ مارا گیا اور اُسکی لاش مصنوعی دانتون کے ذریعہ سے پہنچانی گئی اور پھر سلطان بنارس تشریف فرما ہوا اور وہان کے اطراف کا انتظام کر ملک کو ملک قطب الدین کے حوالہ فرما کر غزنین کی راہ لی ۔ اور سنہ ۱۱۹۵ع مین ملک قطب الدین نے ہیمراج کو جو پرتھی راج پتھورا کے عزیزون مین سے تھا بوجہ بغاوت پامال کیا اور اجمیر مین حاکم مسلمان مقرر ہوا سنہ ۱۱۹۶ع مین قلعہ بیانہ اور قلعہ گوالیار فتح کیا اور نہر والہ پہنچکر گجرات فتح کیا اور راجہ بھیم دیو کو شکست دی اور سنہ ۱۱۹۹ع مین قلعہ بدایون کالپی وغیرہ مفتوح اور سنہ ۱۱۹۹ع مین ہی سلطان کے سپہ سالار بختیار خلجی نے صوبہ بہار فتح کرکے سنہ ۱۲۰۳ع مین راجہ لکشمی سین سے ملک بنگالہ فتح کیا اور راجا پایہ تخت ندیہ سے بھاگ کر جگناتھ کے مندر مین سیوک بنگیا اور وہین

جیسے زرہ بکتر جنگیان میدان جنگ مین آموجود ہوتے تھے ۔

آلہ حرب ۲۰

آلہ حرب ۔ آلات جنگ یہہ تھے ۔ بھالا ۔ چوڑی تلوار ۔ خنجر ۔ تیر و کمان ۔ تبر ۔ گرز چوبین یعنی جسکے سر پر ایک لوہے کا لٹو موٹی موٹی کیلون سے جڑا ہوا ہوتا تھا

نیزہ بازی ۱

نیزہ بازی ۔ وقائع نگار انگلستان مین مرقوم ہے کہ نیزہ بازی اُس زمانہ کے امیرون کا اور سردارون کا خاص شغل تھا جس مقام پر یہہ شغل ہوتا تھا اوسے لسٹس کہتے تھے اوسکے گرد ایک چار دیواری کھنچی ہوتی تھی اور اندر اونچے اونچے برآمدے ہوتے تھے اُنمین امیر اور امیرزادیان بیٹھتی تھین اور باہر غریب تماشائیون کے جھگڑے ہوتے تھے اور اکھاڑے کے باہر دونون جانب لڑنے والے سردارون کے خیمے کھڑے ہوتے تھے اور ایک طرف لوہار اور سلاح ساز جنکی بڑی قدر و منزلت اُس زمانہ مین تھی زرہون وغیرہ مین کیلین ٹھونکتے تھے اور اُنکے

مر گیا ۵۸۸ھ میں سلطان شہاب الدین
ہندوستان میں قوم ککھر کی گوشمالی کیواسطے
آیا۔ اور اُسکے کردار کی سزا دی۔ یہہ قوم
سوالک کے پہاڑون مین بستی تھی اور سلسلہ
ابا سپت نیلاب۔ اندس کے کنارہ تک
تھا یہہ لوگ مسلمانون سے نہایت عداوت
رکھتے تھے اور اہل اسلام کے قتل کو اپنے
عقاید مین بہشت مین داخل ہونیکا سبب
جانتے تھے۔ اِس قوم مین جسکے لڑکی پیدا
ہوتی تھی تو وہ اپنے گھر کے دروازہ پہ
کھڑا ہوکر لڑکی کو اٹھا کر کہتا تھا کہ کوئی اِس
لڑکی کو اپنی زوجیت مین قبول کرتا ہے۔ اگر
کوئی قبول کرتا تھا تو اُسکو دیدیتا تھا۔ ورنہ
اُس معصوم لڑکی کو سنگین دل باپ اُسیوقت
مار ڈالتا تھا اور اُنمین ایک عورت کے چند
شوہر ہوتے تھے۔ ان شوہرون مین برادر
ہونیکی کچھ قید نہ تھی (بخلاف دروپدی جی کی)
اِس قوم بُت پرست کا سردار اسلام کی اصولون
پر غور کر کہ بُتون کی عبادت سے رو گردان
ہوا۔ اور خدائے واحد کی توحید کا اقرار کر کہ
سلطان غوری کے روبرو آ مسلمان ہو گیا

ہتھوڑون کی کھٹکھٹاہٹ دور تک
سنائی دیتی تھی۔ جب یہہ سامان
ہو چکتا تھا تو جن سردارون کی لڑائی
بدی ہوتی تھی وہ چالاک گھوڑون
پر سوار اکھاڑے مین آتے تھے اور
اُنکے آگے بہت سی نقیب صدائے
قرنا سے اُنکے مرتبے ظاہر کرتے جاتے
تھے جب نقیب خاموش ہوتے تھے
تو ایک غل ہوتا تھا کہ انعام لائے
انعام لائے اور برآمدون پر روپیے
اور اشرفیون کی بوچھاڑ ہو جاتی
تھی۔ اکھاڑے کے بیچ مین سرداران
مبارز طلب قدوم مخالف کے منتظر
رہتے تھے اور جب یہہ سردار میدان
کارزار مین آتے تھے تو جسے اپنا
نقطہ مقابل قرار دیتے تھے اُسکے
سپر سے اپنا نیزہ دوچار کرتے تھے
اگر سر نیزہ سپر مخالف سے مس ہو جاتا
تھا تو شمشیر آبدار و نیزہ خونخوار
سے کارزار پیش ہوتا تھا اگر یاری
سنان سپر مقابل سے مقابل ہوتا تھا

سلطان نے خلعت فاخرہ اور چیزین جواہر سے
مرصع اور اُس ملک کی حکومت کے فرمان عطا
فرمائے اور لاکھوں آدمی اُسکی قوم کی اسلام
سے مشرف ہوئے - لیکن دور دراز ملک کے
لوگ اپنے طریق پر رہے اور قوم ترا ہیہ کے
صنم پرست بھی جو این پنجاب اور غزنین رہتے
تھے بتون کی بےبسی دیکھکر کہ اپنی غلیظ آلودہ
مکھی نہین اوڑا سکتے خدائے قادر کے قایل ہوئے
اور اونہین ایام مین چار لاکھ زنّاردار بھی بخوشی
خاطر مسلمان ہوئے القصہ جب سلطان
شہاب الدین کو ہندوستان کے انتظام
کا پورا اطمینان ہوگیا تو سلطان نے اون
تاتاری قومون کی گوشمالی کیطرف توجہ فرمائی
جو حدود چین سے متصل تھین اور مسلمانون
کو ایذا دیتی تھین - پس اس ارادہ پر لاہور سے
روانہ ہوا - اور جب دریائے **انڈس** کے
کنارہ پر لشکر سلطانی خیمہ زن ہوا تو بسبیل اتفاق
قوم کھکر نے کہ جو اپنے آبائی مذہب بت پرستی
پر قایم تھے اور جنکے رشتہ دار قریب لڑائی
مین مارے گئے تھے - دشمن بارگاہ شاہی
کو دیکھ گئے اور رات کے وقت سونیکی حالت مین

تو فقط کارنمائی اور ہنر آزمائی سلاح
صلاح سے مد نظر ہوتی تھی - صدائے
قرنا پر میدان کے دونون جانب سے
پہلوانان پیل تن زرہ تن گھوڑے
اوڑاتے ہوئے بیچ بیچ مین آکر اس زور
سے ٹکراتے تھے کہ دیکھنے والی وحشت
مین آجاتے تھے اگر یہہ دونون
پہلوان برابر کے ہوتے تھے تو اسقدر
نیزہ بازی ہوتی تھی کہ برچھیون
کے ٹکڑے اوڑ جاتے تھے اور گھوڑے
شل ہو کر پچھون کے بل گر پڑتے تھے
لیکن اگر ایک نے دوسرے کے خود یا سپر پر
خوب تاک کر ضرب لگائی تو یہہ کم بخت
پہلوان چکرا کر پشت زین سے زمین
پر گرتا تھا اور اُسکے زخمون سے
خون بہتا جاتا تھا اور بدن زرہ کے
بوجھ سے چور ہوجاتا تھا - یہہ جان
جوکھم کی لڑائی کہ نورمن لوگون
کی دانست مین تماشا سے
لطیف و شغل
دلپذیر تھا - اکثر دیا تین ان ستی تھی

وہو گئے سے خرگاہ شاہی مین داخل ہو کر سلطان
کو ایسا زخمی کیا کہ جان بر نہو سکا۔ قاتلون نے
بھی گرفتار ہو کر اپنے کردار کی سزا پائی ۔
سلطان شہاب الدین شہید کے جنازہ کو باشان
وشوکت معہ چار ہزار شتر خزانہ کے غزنین لیگئے
اور جنازہ ایک حظیرہ عالیشان جو وسط گلستان
مین واقع تھا دفن کیا ۔ اس سلطان نے
غزنین کے خزانہ مین نہایت کثرت سے زر و نقرہ
چھوڑا ۔ ایرانی اور ہندوستانی اکثر مورخون
نے لکھا ہے کہ اسکے خزانہ مین پانسو من الماس
نفیس (جواہر) سوائے سونے چاندی کے
تھے پس دیگر نقود و اموال کو اسپر قیاس کر لو۔
یہہ سلطان بڑا عادل اور بہت خدا ترس اور
مخلوق خدا پر مہربان تھا اور علما و صلحا کو عزت
سے رکھتا تھا اور انکی خدمت کرتا تھا۔ اشاعت
علوم اور توحید مین سرگرم تھا اکثر بت خانون
کو اس غرض سے خراب کیا اور معبد خدائے
وحدہٗ لاشریک کی یاد کیواسطے بنوائے کہ خدا کے
بندہ سوائے خدائے واحد کے کسی کی
بندگی نکرین ۔
سلطان سخی اور قناعت گزین بھی تھا جبتک

اور پہلے دن پہلوان جنپر غالب آتا
تھا انکے گھوڑے اور زرہین انعام
مین پاتا تھا اور علاوہ اسکے جس
امیرزادی کو وہ پسند کرتا تھا وہ
نازنین خطاب ملکہ کشور حسن و محبت
باقیماندہ معرکون کی کارفرما اور بر
صدر نشین ہوتی تھی دوسرے دن
گھمسان کی لڑائی ہوتی تھی جسمین
ایک ایک گروہ پہلوانون کا لڑتا
تھا یہانتک کہ بادشاہ یا کوئی
بڑا رئیس چھڑی سے اونمین اشارہ
کرتا تھا کہ بس ٹھہر جاؤ پس جو
سردار اس جنگ مغلوبہ مین غالب
آتا تھا وہ تمام گرد و غبار مین
اٹا ہوا کارفرمای معرکہ یعنی ملکہ
کشور حسن و محبت کے حضور مین
آکر جھک جاتا تھا اور معشوقۂ فتنہ ساز
اپنے دست نازنین سے اس عاشق
جانباز کو تاج عزت سے سرفراز
کرتی تھی ۔ جب سردار لڑ چکتے تھے
تو نیچ قوم کے لوگ باندی کرتے تھی

سلطان غیاث الدین برادر کلان نے انتقال کیا
تو اُس جوانمرد نے ولایت غور اور ترکستان اور
خوارزم وغیرہ دیگر وارثون کو دیکر آپ فقط غزنین
پر قناعت کی۔ سلطان شہاب الدین غلامون
پر شفقت اور اُنکی تربیت و تعلیم ایسی کرتا تھا
کہ بعضے باپ بھی اپنی اولاد کی نہین کرتے اور
جب تک سلطان کے ایک دختر پیدا ہوئی تھی
کوئی لڑکا نہین تھا ایک ندیم گستاخ نے کہا کہ
کیا خوب ہوتا جو خدائے منان سلطان کو فرزند
کرامت فرماتا تاکہ وارث تاج و تخت ہوتا سلطان
نے جواب دیا کہ اگرچہ بادشاہون کے معدود چند
فرزند ہوتے ہین میرے چند ہزار فرزند ہین جو میرے
بعد ممالک کے میرے نام سے حکمران ہونگے اور
ایسا ہی ہوا سلطان کے چند غلام بادشاہ ہوئے
چنانچہ غزنین مین سلطان تاج الدین اور ہند
مین سلطان قطب الدین وغیرہ یہہ سب
مذہب اسلام کی خوبی ہے جسنے غلامون
کی آزادی کی جا بجا ہدایت کی اور غلامون کو
بھائیون سے تعبیر کیا اس عہد مین ہند مین
توپ کا رواج بھی ہوگیا تھا۔ اور ہندو جنگ
کیوقت سنکھ بجاتے تھے اور مسلمان اللہ اکبر

اور یہہ کھیل یعنی تیر اندازی اور گتکا بازی
اور بھینڈھے لڑانا اونہین بہت پسند تھی۔
اُنکی گتکا بازی ایک قسم کی بنوٹی ہوا کرتا تھا
اُسکی کیفیت یہہ تھی کہ دو شخص دو لکڑیان
قریب دو فٹ کی لمبی بیچ سے پکڑ لیتے تھے
اور کبھی یہہ اُسکو مارتا تھا وہ بچاتا تھا کبھی
وہ اُسکو مارتا یہہ وار خالی دیتا تھا کبھی
دونون ریلتے تھے۔ اسی نمونہ بازی کی مشابہ
اُن لوگون کی کشتی بھی تھی۔

انفصال مقدمہ۔ اسیطرح
سکسن لوگ مجرمون کی آزمایش آگ اور
پانی سے کرتے تھے اوسیطرح نورمن لوگ مجرم
کو لڑوا دیتے تھے کہ اگر یہہ قصوروار ہوگا
تو خدا خود اُسے سمجھیگا (یہہ بہت برا
قانون تھا اسمین مالدار اور زبردست والے
کا نقصان اور بدمعاش اور پہلوان
کا فائدہ متصور تھا)۔

جہاد اور اُسکی علامت۔ اس عہد کے
عیسائی جہاد کے بھی شوقین تھے اور اُنکے
مجاہدین کی علامت صلیب ہوتی تھی
انگلستان کی سفید۔ فرانسیس کی سرخ

انفصال مقدمہ ۴۰

جہاد اور اُسکی علامت ۴۱

نعرہ مارتے تھے جسسے دل دہل جاتے تھے

پرتھی راج کے زمانہ تک ہندوستان مین

راجسوجگ اور **سویمبر** (لڑکی جلسہ

عام مین اپنا شوہر پسند کرلے) اور بیاہ مین

زبردستی کرنا جاری رہا چنانچہ پرتھی راج

اپنے خلیرے بھائی جے چند کی بیٹی کو

زبردستی **سویمبر** سے چھین لے بھاگا ۔

اس زمانہ مین ہندوستان مین اصول اسلام

دھڑلے سے جاری ہوئی جسکے ذریعہ سے

یہہ فواید ظاہر ہوے دختر کشی کی رسم موقوف

کی گئی ۔ اور ایک عورت چند شوہرون کے

بیاہ سے باز رکھی گئی اور زبردستی سے

بھاگنے کی رسم مٹ گئی ۔ اور ستی ہونیکی رواج

مین بھی مخالفت کی گئی اور شرک بھی حتی الامکان

کم ہوا ۔ اور توحید پر بہت زور دیا گیا ۔ قمار بازی

کو مٹا دیا ۔ اور شراب خواری کو گھٹایا ۔ ان

آریون **شودر** کو جو آریے پڑھنے لکھنے سے

منع کرتے تھے وہ مخالفت اور [illegible] اور

تعلیم عام کردی ۔ اور آریہ جو ان آریون

کو غلام بنائے رکھتے تھے انکی تکلیف مین

تخفیف کی بلکہ غلامی [illegible] آزادی دی ۔

بلجیم کی سبز جرمن کی سیاہ ۔ اٹلی کی

زرد تھی (کیا خوب حضرت مسیح کا پیشوا یہہ کہے

کہ تم اپنے دشمنون کو پیار کرو ۔ اور جو شخص تمہارے

گال پر تھپڑ مارے

تو تو اسکی طرف دوسرا گال بھی کردے ۔

انکے سبب مین خون ریزی اور مردم کشی

کیسی کیا تھی) اور ۱۲۰۰ء مین مسیحی مجاہدون

نے بائین جانب سینہ کی سرخ کپڑے کی ایک

صورت سلوائی ۔ اور یہہ علامت

یورپ مین آغاز نشان کی ایجاد ہے

عمارت ۔ نورمن لوگون نے ایک یہہ بات

عمارت مین پیدا کی تھی کہ محراب دار گول

دروازہ بنوانے لگے تھے اور دریچے

نشتر نما گوتہ کی عمارت کی مشابہ رکھتے تھے

اور قلعہ ایسا مضبوط اور مستحکم بناتے تھے

کہ جنکی بدولت امرا اس زمانہ کے امیر بادشاہ

[illegible] تھے اور ان قلعون کی

[illegible] ہوتے تھے ۔

لقب ۔ اہل نورمن نے انگلستان مین

القابیہ شخصی اور خاندانی رسم کو رواج دیا

۱۳۵۰ء رسم اسٹرانگ (قومی باندھ) شکل [illegible]

بنائے راجپوتانہ۔ اسی زمانہ مین راجپوتانہ کی ریاستون کی بنیاد پڑی۔ قنوج اور شمالی ہند کے راجپوتون کے گروہ جو راٹھور اور تومر اور چوہان وغیرہ کے نام سے موسوم تھے۔ مسلمانون سے دور رہنے کی وجہ سے اپنا وطن چھوڑ دریائے **اندس** کے مشرقی ریگستان کے قریب جا بسے جسکو اب راجپوتانہ کہتے ہین۔

راجپوت کی اصلیت۔ راجپوت کی تحقیق اہل تواریخ نے اسطرح کی ہے کہ ہند کے راجاؤن کے مکانون مین باندیین اور اصیلیین اور حرمین ہزارہا رہتی تھین۔ باندیین اور اصیلیین دن بھر محلون مین کام کرتین اور رات کو واسطے خواہش فطرتی کے باہر نکال دی جاتی تھین وہ رات مین اپنی خود پسند معشوقون کے گھر رہکر گذر بسر بیاہ کر تخم بھم پہونچاتی تھین اور حرمین بھی بسبب ہونے پردہ اور اقتضائے طبیعت سے مجبور ہوکر اصیلون کے ذریعہ سے خواہش طبعی کی خواہان ہوکر کامیاب ہوتی تھین اور اسطرح سے جو بچے بہم پہونچاتی تھین وہ راجاؤن کی طرف اپنی عزت افزائی کے واسطے

زبان۔ نورمن لوگون کی زمانہ مین زبان نورمن اور زبان سکسن کا بڑا مقابلہ رہا اور زبان نورمن بسبب شاہی زبان ہونے کے مکتبون اور گرجون اور کچہریون مین بولی جاتی تھی لیکن سکسن زبان آخر مین فتحمند رہی اور انگریزی جدید مین تنسی الفاظ اور محاورات کا یہی زبان ماخذ ہے جیسا کہ چیام (؟) اور ہسٹری کا لیرمین مرقوم ہے۔

غلامی۔ جسطرح اہل سکسن کے زمانہ مین انگلستان کی بدنصیب رعایا دو تہائی غلام اور ایک تہائی آزاد تھی اسیطرح مورخ انگلف اور جیوفری اور کالیر کا قول ہے کہ اہل نورمن کے عہد مین قریب قریب کل سکسن والے غلامی کی حالت مین رہے۔

چاہ کن را چاہ درپیش

شروع عہد سلطنت سلاطین نورمن سنہ ۱۰۶۶ع مین انگلستان کی مردم شماری دو ملیان (بیس لاکھ) تھی۔

باب ششم

انگلستان مین سلاطین پلنٹیجنٹ کا زمانہ سنہ ۱۱۵۴ع سے سنہ ۱۴۸۵ع تک کل ۳۳۱ سال

منسوب کرتی تھین اسیطرح پر جب انبوہ کثیر ہوگیا تو وہ گروہ راجپوت کے نام سے مشہور ہوا ہندوستان مین اہل یورپ اور سلطان شہاب الدین غوری کی فتوحات کا مقابلہ جبس ملک ہندوستان کو فرنگستان **یورپ** کے اولوالعزمون نے سنہ ۱۴۹۸ء **واسکوڈگاما** کے زمانہ سے سنہ ۱۸۵۷ء تک اور حقیقت مین گویا آجتک صدہا حیلہ وحکمت سے قریب قریب چار صدی مین حاصل کیا ہے اوسی ہندوستان کو سلطان شہاب الدین غوری نے سنہ ۱۱۹۱ء کے پہلے حملے سے جو دہلی پر کیا تھا سنہ ۱۲۰۳ء تک جسمین اُسکے سپہ سالار **بختیار خلجی** نے بنگالہ پر ڈلٹا تک تسلط کیا بارہ برس کے قلیل زمانہ مین نہایت مردانگی اور شجاعت سے بلا حیلہ وحکمت لوٹ حاصل کیا اور انگلستان نے تو آجتک ہندوستان کو تمام وکمال فتح نہین کیا کیونکہ باعتبار تقسیم ملکی کے ہندوستان کے چار حصہ ہین اول برٹش انڈیا یا عملداری سرکار انگریزی ۔ دوم ممالک محفوظ یا ریاستہاے باج گذار ۔ سوم ریاستہاے خود مختار ۔ چہارم عملداری غیر ۔ اول اور دوم کے

پلین جینٹ لغت لاطینی مین جھاڑ کا نام ہے اور اس خاندان کے بانی نے بوقت واپسی حج بیت المقدس انکساری سے جھاڑو کی شکل کا تاج زیب سر کیا اور یہی شعار اُسکے جانشینون نے اختیار کیا لہذا وہ اُنکا لقب ہوگیا

بادشاہ ہنری دوم ملقب بہ کرٹ منٹل سنہ ۱۱۳۳ء ولادت سنہ ۱۱۵۴ء جلوس سنہ ۱۱۸۹ء وفات

سنہ ۱۱۵۴ء مین بعد **اسٹیون** کے **ہنری** دوم ملقب بہ کرٹ منٹل تخت نشین ہوا ۔ اور امرا کے قلعے مسمار کیے جو غربا کو لوٹ لیا کرتے تھے بادشاہ اور **بکٹ** اسقف اعظم سے ان بن ہوگئی اور بادشاہ نے سرداروں سے کہا کہ یہہ سب نامرد میری روٹی کہاتے ہین اور مجھکو ایک پادری کے ہاتھ سے نہین چھڑاتے ۔ چار سردار گئے اور **کنٹربری** کے بڑے گرجے مین گھس کر پادری کو بیرحمی سے ہلاک کیا اور نہایت ظلم وستم سے بیچارہ پادری کا دماغ پارہ پارہ کر کے محراب کلیسا مین ڈالدیا

سوائے خود مختار ریاستین اور ممالک ذیل گورنمنٹ
انگریزی کے قبضۂ اقتدار سے ہنوز باہر ہین -
فرانسیسیون کی عملداری جسکا دار السلطنت
چندرنگر ہے جو بنگالہ مین واقع ہے اور اُنکے
پاس پانڈیچری اور **کاریکال** جو کرناٹک
کے کنارہ پر ہے - اور **ماہی** جو ملابار کے کنارہ
پر ہے اور **اودیا** جو اضلاع گوداوری مین
ہے موجود ہین اور پرتگال والون کے پاس
جسکا دار الحکومت **گوا** ہے اُنکے تسلط مین گوا اور ڈمن
اور ڈیو ہین جو احاطہ بمبئی مین واقع ہین - علاوہ
برین یورپ کی کل سلطنتین قرضہ قومی اور غیر
قومی کے مقروض ہین - لیکن سلطان شہاب الدین
کسیکا قرضدار نہین تھا اور ایک بات مین دنیا
کے کل بادشاہون سے بازی لیگیا - یورپ
اور ایشیا اور افریقہ اور امریکا کے کسی بادشاہ
کے خزانہ مین نہ تھا اور نہ ہے جو اُسکے خزانہ
سے برآمد ہوا جیسا کہ اہل تواریخ نے ترتیب رقم
کیا ہے - یعنی سوائے نقدی اور مال کے
پانسو من الماس نفیس (جواہرات) تھے -

سلطان قطب الدین ایبک مشہور بہ لک بخش

سنہ ۱۱۷۲ء مین کچھ ملک ایرلنڈ فتح ہوا اور
شاہزادہ **جان** کی بیوقوفی سے کہ وہان
اُسنے امراء کو ذلیل کیا تھا غدر ہو گیا -
شاہ ہنری کی خلف ناخلف باغوائی شاہ
فرانس اپنے باپ کی حکومت نہین مانتے
تھے چنانچہ یہی امر اُسکی موت کا
باعث ہوا - یہہ بادشاہ جیسا دانا
و دور اندیش تھا ویسا ہی متکبر و حریص
تھا شیرین زبان اور مردم سازی
اُسکی بے رحمی کی پردہ دار تھی - نصاریٰ
نے اہل اسلام سے اُسکی عہد مین بیت المقدس
کے واسطے جنگ کی لیکن میدان جنگ اہل
اسلام کے ہاتھ رہا تجارت کو ترقی
ہوئی شیشہ کا رواج انگلستان مین اسی
عہد مین ہوا اس سے پہلے انگلستان مین
کوئی جانتا بھی نہ تھا - اور ہنری نے
شہر ونچسٹر کے بدلے لندن دار السلطنت
انگلستان مقرر کیا -

بادشاہ رچارڈ سنہ ۱۱۵۷ء ولادت سنہ ۱۱۸۹ء جلوس سنہ ۱۱۹۹ء وفات

سنہ ۱۱۸۹ء مین رچارڈ ملقب بہ شیر دل شاہ

قطب الدین کو ایک تاجر ترکستان کا نیشاپور
مین آکر قاضی فخر الدین بن عبدالعزیز کے ہاتھ
جو امام ابو حنیفہؒ کوفے کی اولاد سے تھے
بیچگیا - قاضی فخر الدین نے اپنے بچون کے
ساتھ اپنے فرزندون کے مانند تعلیم و
تربیت کرائی علوم و فنون اور شہسواری
مین جب کمال کو پہونچا تو قاضی صاحب نے
انتقال فرمایا بعدہ اپنی حسن لیاقت سے
سلطان شہاب الدین کی خدمت مین پہونچا
روز بروز شعوری سے مقرب ہوگیا - ایک
رات حسب عادت سلطان شہاب الدین
نے جو اپنے مقربون کو کثرت سے انعام
بخشا تو قطب الدین کو بھی بہت انعام
عطا فرمایا قطب الدین نے بعد اختتام
مجلس کے کل انعام خدمتگار اور فراشون
پر تقسیم کردیا - سلطان اس بات کو سنکر
بہت خوش ہوا اور قطب الدین کو امیر
کا خطاب عطا کیا پھر حسن خدمت سے امیر
آخور کی کار تبہ پایا - خراسان کی لڑائیون
مین کار نمایان اور بہادری کی تھی سلطان
نے خلعت و انعام دیا سلطان نے

ہنری دوم کا جانشین ہوا اور فاطمہ
شریک حامی توحید اہل اسلام کے ساتھ
مذہبی جنگ کیلیے روپیہ جمع کرنے کی تدبیرین
کین اول بادشاہی عہدے اور خدمات
بیچین دوم اضلاع مقبوضہ ملک
اسکاٹلینڈ کا دس ہزار مرکس
لیکر چھوڑ دیئے سوم یہودیون پر
بڑا ظلم ہوا تاج پوشی کے روز جب وہ
بھاری نذرین لائے تو وہ مال کے
لالچ مین کافر قرار دیے گئے پس ہزارون
بیگناہ قتل کیے گئے اور اُنکے مکانون
مین آگ لگا دی اور مال و اسباب لوٹ
لیا شاہ رچارڈ خود اُنکی لوٹ مین
شریک تھا قلعہ یورک مین پانسو
یہودی مع اہل و عیال پناہ گیر ہوئے
تھے سب تہ تیغ ہوئے - اسیطرح ہر
شہر مین اُن مظلومون کی آواز
آہ و زاری بلند تھی - اس طریق سے
فراہمی روپیہ کے بعد شاہ رچارڈ
اور فلپ شاہ فرانس ہمو پلڈ واسطے
اسٹریا اہل اسلام سے ۱۱۹۰ء مین

راجہ اجمیر اور دلی کی لڑائی مین اُسکی لیاقت
اور شجاعت کا اندازہ کر بعد فتح جنگ کے
اُسکو ہندوستان مین اپنا نائب اور سپہ سالار
مقرر فرمایا اور اُسنے وہ فتوح حاصل کین
جو سلطان شہاب الدین کے ذکر مین مذکور ہوئین -
علاوہ ازین سلطان کا مقدمۃ الجیش ہوکر
جے چند راجہ قنوج و بنارس کو شکست دی -
بعد فتح بنارس اور سیر مضافات بنارس کے
جب سلطان غزنین کو واپس گیا - تو تمام
ہاتھی مقبوضہ شین ایک ہاتھی سفید تھا معہ
فرمان فرزندی قطب الدین کو عطا فرمایا -
اسکے بعد قطب الدین نے جملہ ہندوستان
کے سرکشون کو زیر کرکے سلطنت سے
معزول کیا یا اپنا مطیع اور باجگزار کر لیا پھر
جب سلطان شہاب الدین ککھرون کی گوشمالی
کو آیا تو سلطان قطب الدین اور شمس الدین
التمش نے بھی دلیرانہ کار نمایان کیے اور
جب سلطان شہاب الدین شہید ہوا اور
سلطان کا بھتیجا سلطان محمود بن سلطان
غیاث الدین غور مین تخت نشین ہوا تو اُسنے
سلطان قطب الدین کو کہ اسوقت تک ملک

تیسرے جہاد پر آمادہ ہوئی - اثنائے راہ
مین چالیس ہزار اوپش سونا شاہ ٹنکریڈ
سے اُسکی بہن جون کی جہیز مین
رچارڈ نے زبردستی لیا - جزیرہ صقوبرہ
مین رچارڈ نے برنگیریا سے اپنی شادی
کی اور وہان کے بادشاہ آیزک کو
گرفتار کرکے مقید کیا - لڑائی کا مرکز شہر
عکہ تھا ایک برس مین پہونچا جہان لاکھون
نصاری تھی کے ڈیرے پڑے تھے اہل اسلام
کو مقابلہ اس امر پر شاہد ہے کہ یہان لڑنا
بھاری اور قہر کی رزم آرائیان ہوچکی
ہین - اہل اسلام کی طرف سے حضرت
سلطان صلاح الدین غازی اہل
تثلیث کا مقابل تھا - اور شہر کے فصیل
میدان مین توحید نے تثلیث کو ایسی شکست
دی کہ حامیان صلیب مسیحی کے سردار کہ
گر پڑے تھے ہیبی - بعض عیسائی مورخون
کا بیان ہے کہ شاہ رچارڈ نے بسبب حماقت
کشی اور بیماری مجاہدین مسیحی کے
مراجعت کی - بہر حال میدان جنگ
اہل اسلام کے ہاتھ رہا - اور تیسرا

قطب الدین مشہور تھا چتر اور امارت بادشاہی
اور خطاب سلطانی اور خط آزادی ہندوستان
کو روانہ فرمایا پس سلطان قطب الدین نے
سنہ ۶۰۲ھ میں لاہور کے تخت پر جلوس شاہی
فرمایا اور عدل و سخاوت سے مخلوق کو امن
اور چین میں خوش حال اور فارغ البال رکھا۔
انعام اور اکرام میں لکھوکھا روپیہ دیڑا لتا
تھا۔ اسیواسطے لک بخش مشہور تھا۔ طبقات
ناصری میں لکھا ہے کہ بختیار خلجی کی فتح تک بنگالہ
میں چلن کوڑیون کا تھا اور تدریا کارا جہ
لکشمن سین لاکھ سے کم دان نہین دیتا تھا
تو گویا اُس زمانہ مین دو لک بخش ہو گئے۔
(روپیہ اور کوڑیون کا تفاوت ظاہر ہے)
اور تاریخ تاج المآثر جو سلطان قطب
الدین کے واقعات کی تفصیل کا آئینہ ہے
اُسمین مرقوم ہے کہ سلطان قطب الدین ہندوستان
کے کل راجاؤن باجگذار کا فرمانروا اور تمام
مسلمان سردارون اور اقبالمند سپہ سالار
اور فتحمند سپاہیون کا جو ہند مین قسمت
آزمائی کو آئے تھے حکمران تھا اور دہلی
کو اسلامی شہرون کی مانند آئین ہندگی آراستہ

جہاد اہل اسلام سے سنہ ۱۱۹۰ع مین ختم ہوا
اور تاریخ تاج انگلنڈ مین ہے کہ سنہ ۱۱۹۰ع
مین سلطان صلاح الدین صفدری
بادشاہ مصر دولاکھ فوج لیکر (بغیر
مدد بادشاہان اسلام کے) تنہا
عیسائیون کے مقابلہ و مقاتلہ کو بجانب
شام روانہ ہوا۔ اور شاہان یورپ
مین سے رچارڈ بادشاہ انگلینڈ ایک لاکھ
فوج سے اور فلپ اگسٹس والیئے
فرانس اور شہزادہ اٹلی بذات خود
معہ اپنی فوجون کے اور دوسرے
بادشاہون کی فوجین معہ الی مدد اور
رعایا کے سلطان صلاح الدین سے
مقابل ہوئین اول جنگ مین شام
کی حدود پہ سلطان صلاح الدین کا
پلہ ہلکا رہا اور دوسری لڑائی مین
عیسائیون کو شکست دیکر شہر طبریہ
فتح کیا پھر بیت المقدس فتح کیا اور
شہزادہ حکمران کرک کو قتل کیا اور
شہر عکہ اور بلاد مجاوران اور یافا
اور صیدا اور بیروت پہ تسلط ہوا اور

کرکے جشن کیا - اور ہند مین چند عمدہ عمارتین تعمیر کین
اور اول دلّی مین جامع مسجد جسکے سنڈول ستونون
پر عمدہ سنگ تراشی کا کام بنا ہے اور اب
وہ قطب شاہ کی مسجد مشہور ہے بنوائی - اور
وہ گاؤدم لاٹ جسپر قران شریف کی آیات
پچیکاری کے کام سے لکھی ہوئین ہین پرانی دلّی
کے ویرانہ سے سربلند کیے ہوئے نظر آتی ہے
جسکو قطب مینار کہتے ہین اوسی اپنے بانی کی
یادگار ہے سلطان قطب الدین نے لاہور کے
مقام پر چوگان بازی مین گھوڑے سے گرکر سنہ ۶۰۷ھ
مین وفات پائی یہہ بادشاہ شجاعت اور سخاوت
مین بے نظیر تھا مغرورون کی گردن کشی ناپسند
کرتا تھا - اخلاق حمیدہ سے موصوف تھا - اصول
جہانداری اور آئین شہریاری خوب جانتا تھا -

سلطان شمس الدین التمش

سنہ ۶۰۷ھ مین بعد وفات سلطان قطب الدین
کے باتفاق راے مجلس امرا نے آرام شاہ
کو جو سلطان کا غلام اور متبنّی تھا بادشاہ
تجویز کیا لیکن اوسکی آرام طلبی نے صوبون مین
مادہ سرکشی کا پیدا کیا اسواسطے دوسری مرتبہ
امراء کی یہہ تجویز ہوئی کہ آرام شاہ معزول

اور صلیب حقیقی کو جو قبہ صخرہ پر نصب تھی چھین
لیا اور بقیۃ السیف عیسائیون نے اپنے اپنے
گھر کی راہ لی - گویا یون فیصلہ اس جنگ
کا ہوا سلطان صلاح الدین نے اٹھائیس
روز بیت المقدس مین انتظام و قیام
کیا پھر عکا اور صور اور تیرو مین پر متصرف
ہوا لیکن رچارڈ بادشاہ انگلستان
نے عکا کا محاصرہ کیا اور ایک مدت جنگ
رہی شہر عکا اور شہر عسقلان کو
رچارڈ نے چھین لیا آخرالامر صلح ہوگئی اور
سلطان صلاح الدین نے بیت المقدس
رچارڈ کے حوالہ کیا یہہ مسیحی مورخون کا
بیان ہے - اور وقائع نگار انگلستان اور
تاریخ کالیر مین مرقوم ہے کہ حامیان
صلیب مسیحی قریب دیوار ہاے بلدہ مقدسہ
یروشلیم (بیت المقدس) پہنچ گئے لیکن
بسبب لڑائی اور فاقہ کشی اور بیماری
کے مجاہدین عیسوی کی لشکر مین قلت
ہوگئی تھی اور آپس کی نااتفاقی اور بغض
و حسد نے اونکی قوت کم کردی تھی لہذا اونکے
سردار نامدار شاہ رچارڈ نے مجبور ہوکر

اور شمس الدین جو سلطان کا غلام اور داماد تھا بدایون سے آکر بادشاہ ہوا پس سلطان شمس الدین سنہ ۱۲۱۱ع مین دہلی مین آکر خفیف محاربہ کے بعد سریر آرائے سلطنت ہوا اور ملک مین خوب انتظام کیا سنہ ۶۱۲ھ ۱۲۱۵ع مین سلطان تاج الدین نے ہند مین آکر فساد برپا کیا سلطان شمس الدین نے بعد شکست دینے اور اسیری کے تاج الدین کو بدایون مین قید فرمایا سنہ ۶۱۸ھ ۱۲۲۱ع مین سلطان جلال الدین خوارزم شاہ جو **چنگیز خان** سے منہزم ہوکر لاہور کیجانب آیا تھا سلطان شمس الدین نے اُسکو دفع کیا اور **چنگیز خان** بھی دریائے اٹک سے واپس گیا اور دلی اُس بلا سے بال بال محفوظ رہی **چنگیز خان** کو حلال و حرام مین امتیاز نہین تھا **نگارستان** کے مولف نے لکھا ہے کہ سور کا گوشت تک کھا جاتا تھا سنہ ۶۲۲ھ ۱۲۲۵ع مین لکھنوتی اور بہار مین جاکر غیاث الدین خلجی کی سرکشی دور کی اور سنہ ۱۲۲۶ع اور سنہ ۱۲۲۸ع مین سرکشان رنتھنبور اور منڈو کی گوشمالی کی اور سنہ ۶۲۶ھ ۱۲۲۹ع مین بغداد کے خلیفہ عباسیہ کے حضور سے ایلچی مع خلعت آیا

مراجعت کی حالانکہ وہ غنیمت بیت المقدس جسکی طمع مین اونسنے مواجب خسروانہ ترک کردیے تھے اُسکے سامنے جلوہ گر تھی غرض جہاد تمام ہوا اور جب بادشاہ انگلستان اُس ارض مقدس سے وداع ہوا تو دست دعا بلند کرکے اوسکو فضل و رحمت الٰہی کے سپرد کیا — تاریخ اورشلیم مین مرقوم ہے کہ اول بار اہل مسیح اور اہل اسلام سے سنہ ۱۰۹۹ع مین واقع ہوا — اور اُنکے دفع کیواسطے خلیفہ مستعلی باللہ نے جو بنی فاطمہ سے مصر مین تھا لشکر روانہ کیا چونکہ فریقین کی فوجین ایک مساوی حالت مین تھین — چند لڑائیون مین کسیکی فتح و شکست نمایان نہوی — اہل اسلام کی جانب سے زفت اور قطران لکڑیون کے ذریعے سے جو پھینکا تو اُس سے آگ اہل مسیح کے لشکر مین لگنی شروع ہوی اُس سبب سے مسیحیون کو ہزیمت نصیب ہوی سنہ ۱۲۵۰ع کی جنگ مین فرانس کے دوسو تینتیس ۲۳۳ سردار مقتول ہوگئے تھے اور اورشلیم کے حکمران کو قید کرلیا تھا اور باقی کو اُنکی خواہش کے بموجب صحیح اور سالم

سلطان بہت خوش ہوا اور آداب اطاعت بجالایا اور ۶۳۳ء؁ میں اوجین اور بھیلسہ کے بتوں کو راہ راست پر لایا اور مہاکال وغیرہ کی مورتوں کو دلی لاکر مدفون کیا اور بندگان خدا کو شرک سے بچایا ۶۳۳ھ؁ میں بیمار ہوکر عالم عقبیٰ کا راہی ہوا۔

یہہ سلطان نیک سیرت اور خوبصورت اور عدل دوست اور شجاع تھا۔ جوہر مردم شناسی اور حسن نظم میں بے بدل تھا

ملکہ رضیہ بیگم

سلطان شمس الدین کے بعد اُسکا بیٹا سلطان رکن الدین فیروز سریر آرا ے سلطنت ہوا لیکن بسبب آرام طلب ہونے کے امرا رنے معزول کرکے سلطان شمس الدین التمش کی بڑی بیٹی ملکہ رضیہ کو ۶۳۴ھ؁ ۱۲۳۶ء؁ میں اورنگ حکومت پر جلوہ نما کیا۔ حقیقت میں ولیعہد بھی یہی تھی باپ کے عہد میں مہمات ملکی میں دخل دیتی تھی اور فرمان روائی کرتی تھی جب سلطان نے ولیعہد کیا تھا وزیروں نے التماس کیا کہ فرزند کے ہوتے دختر کا

فرانس کو روانہ کردیا۔ اور قیدیوں کے ساتھ سلطان صلاح الدین نہایت اخلاق اور جوانمردی سے پیش آیا کچھ قیدیوں کی رہائی کیواسطے تو عیسائیوں نے روپیہ دیا اور چھڑالیا اور تین ہزار قیدیوں کو سلطان نے بلا فدیے کے رہا کردیا۔ آخر لڑائیوں کا انجام یہہ ہوا کہ رچارڈ نے صلاح الدین کو صلح کی درخواست دی اول شرط اُسمیں یہہ تھی کہ بیت المقدس اور فلسطین اور صلیب حقیقی کو واپس دیں صلاح الدین نے اس شرط کو نامنظور کیا آخر اسپر صلح ہوی کہ عیسائی یروشلیم کی زیارت بلا ادائے جزیہ کے تین برس تک کریں۔ اس معاہدہ کے بعد رچارڈ بلا حصول مقصد واپس گیا۔

اور ۱۲۲۸ء؁ میں چھٹا حملہ ہوا عیسائیوں کی جانب سے فریڈرک بادشاہ المانیہ (جرمنی) کا تھا اور مسلمانوں کیطرف سے ناصرالدین ابن سیف الدین والی مصر تھا بعد چند محاربوں کے مصالحہ ہوگیا۔

ولیعہد کرنا زیبا ہے میں سلطان نے فرمایا کہ پسر ناخلف سے لڑکی بہتر ہوتی ہے - اگرچہ یہ صورت میں عورت ہے لیکن سیرت میں مرد ہے الغرض ملکہ رضیہ نے اپنی فہم و فراست اور کار آگاہی کی زور سے انتظام ملکداری اور رعیت پروری و عدل خوب کیا - نظام الملک جنیدی کو وزیر بنایا - قرآن مجید با آداب پڑھتی تھی اور اور علوم میں دخل رکھتی تھی مہمات جنگی خود انجام دیتی تھی گویا بزم میں ایک مردانہ شیر تھی - لہذا تاریخ میں بجائے سلطانہ کے سلطان رضیہ بیگم تھے مردانہ لقب سے مشہور ہے سلطان رضیہ نے جمال الدین یاقوت حبشی کو کہ میر آخور تھا امیر الامرا کا خطاب دیا - چونکہ اس حبشی سے امرا رشک رکھتے تھے اس خطاب سے امرا رنجیدہ ہوئے اور قابو پاکر حبشی کو قتل کیا اور سلطان رضیہ کو قید اور معز الدین بہرام بن سلطان شمس الدین التمش کو بادشاہ بنایا اور ملکہ رضیہ کو قتل کر ڈالا -

اس بی بی نے تین برس چھ مہینے چھ روز بادشاہت کی اور یہی اول بی بی ہے کہ جسنے دہلی کی تخت پہ فرمانروائی فرمائی -

مگر اس میں فریقین کی عوام کیطرف سے کچھ رضامندی بھی نہ تھی -

پھر ۱۲۲۹ع میں ساتوان حملہ اورشلیم پہ عیسائیوں کا ہوا - اور اسوقت میں سلطان اپنے بھائی کی بغاوت کو دفع کررہا تھا لہذا اہل مسلم سے مصالحہ کرلیا - اس کے بعد آل چنگیز کا دور دورہ ہوا اور اونہوں نے اورشلیم کو خوب لوٹا اور آدمیوں کو قتل کیا آخرکار سنہ ۱۲۴۴ع میں سلطان مصر ملک مظفر نام اسپر قابض و متصرف ہوگیا - (کروسیڈ یعنی جہادی لڑائیوں کا مفصل حال انشاءاللہ ہم تاریخ جہادی میں تحریر کرینگے) حالت مراجعت میں شاہ رچارڈ کا جہاز تباہ ہوا - اور وہ حاجیوں کے بھیس میں تھا کہ گرفتار ہوگیا رعایائے انگلستان نے اسکا دس لاکھ روپیہ گیرندہ کو دیکر چھوڑا لیا - ایک ذلیل بات پہ شاہ رچارڈ فرانس میں لڑکر مارا گیا رچارڈ نے دس برس بادشاہت کی لیکن انگلستان میں فقط چھ مہینے رہا - اسکی بادشاہت

معز الدین بہرام شاہ

۶۳۷ھ مین امراؤ کے اتفاق سے تخت شاہی
پر جلوہ فرما ہوا اور نظام الملک مہذب الدین
اپنے سالے کو امور ملکی اور مالی کا مدار المہام
کیا۔ یہہ شخص بے باک تھا اور اکثر کام بدون
اجازت شاہی کے کر ڈالتا تھا اور بادشاہ
کی بعض باتون سے ناخوش بھی تھا۔ جب
۶۳۹ھ مین لشکر چنگیز خانی نے لاہور
کا محاصرہ کیا اور مخلوق خدا کو ستایا۔ بادشاہ
نے نظام الملک کو معہ دیگر امرا اور فوج دیکر
چنگیزی لشکر کے دفع کرنے واسطے روانہ
کیا۔ اثنا راہ مین اول تو نظام الملک نے
امیرون سے ساز کرنا چاہا جب یہہ تدبیر
بیکار ہوی تو دریاے بیاس پر جہان
سلطان پور اب آباد ہے پہنچکر ایک
فریبی عرضی اس مضمون کی روانہ کی کہ
جسقدر میرے ہمراہ امرا آئے تھے مخالف
ہوگئے کوئی ایک دل نہین اس حالت مین
دشمن سے کارزار کرنا خلاف دانش ہے اگر
حضور تشریف لائین تو یہہ فساد رفع ہو۔ بادشاہ
اسکی مکاری سے آگاہ نہ تھا بلا غور عرض داشت کے

رعیت کی فقر و فلاکت کا باعث ہوئی۔
یہہ بادشاہ شجاع اور سپاہی منش تھا۔ جہانگا
فائدہ یہہ ہوا کہ ممالک مشرقی سے تجارت کی راہ کھلی
اور آئین انگلستان مین تغیرات ہوئے
جنکی وجہہ سے ہوس آف کومنس
یعنی محکمۂ عوام مقرر ہوا۔

شاہ جان ۱۱۹۹ء جلوس ۱۲۱۶ء وفات

۱۱۹۹ء مین جان بجای شاہ رچارڈ
اپنے بھائی کے اورنگ آرای سلطنت
انگلستان ہوا اور اپنے [illegible] زادہ [illegible]
ریاست آرتھر [illegible] ون کو جیل مین
اپنے ہاتھ سے قتل کیا۔ اور الینور نامی
سلطنت اپنی بھتیجی کو تا دوام الحیات قید
رکھا۔ شاہ جان نے خانقاہون سے تمام راہبون
کو نکالدیا اور مال و اسباب ضبط کر لیا لہذا پوپ
نے تمام پادریون کو ممانعت کر دی کہ مذہبی
کسی رسم مین دخل نہ دین پس ۱۲۰۸ء سے ۱۲۱۳ء
تک انگلستان مین عبادت قطعاً ترک
رہی۔ مردے بے نماز مدفون ہوگئے۔ گرجے
بند رہے۔ پھر پوپ نے شاہ فرانس کو حکم دیا
کہ اس فاسق کو معزول کر۔ جان [illegible]

جواب میں لکھا کہ بالفعل تالیف قلوب سے
کارروائی کرو اور آئندہ اس فرقہ گردن زدنی
کی پاداش ضرور ہوگی۔ نظام الملک نے یہہ
فرمان فوج کو سنا باغی بنا اور خود باغی ہو
دہلی کا محاصرہ کیا ساڑھے تین مہینے میں دہلی
کو بغیر لڑے لے بادشاہ کو قید کر زندان زندگانی
سے رہائی دی معز الدین بہرام شاہ کی
سلطنت دو برس ایک ماہ پندرہ روز رہی۔

سلطان علاؤ الدین مسعود شاہ بن سلطان رکن الدین فیروز شاہ۔

بہرام شاہ کے بعد امیر الامرا **اسمٰعیل**
نے بزور بادشاہ ہونا چاہا لیکن ارکان دولت
نے سلطان علاء الدین کو قید سے رہائی دیکر
سنہ ۶۳۹ھ میں بادشاہ بنایا اور سلطان شمس الدین
کے دو لڑکوں ناصر الدین اور جلال الدین کو
قید سے نکال بہرائچ اور قنوج کا حاکم کیا اور
اور نظام الملک کو جزائے اعمال میں قتل کیا
علاء الدین نے آغاز میں خوب انتظام
کیا مخلوق کو آرام دیا ۶۴۲ھ میں مغلوں کی
فوج کو جو بنگالہ کے شمال و مغرب پر لکھنوتی

دب گیا اور ہزار مرکس (یا پانچ روپیہ
دس آنہ آٹھ پائی کا ہوتا ہے) سالانہ خراج
پوپ کو دینا قبول کیا۔ امرا انگلستان اس
ظالم و جابر بادشاہ سے عاجز ہو کر برخلاف ہوگئے
اور اتوار کے روز لندن پر قبضہ کر لیا اور مقام
رنی میڈ میں بادشاہ سے فرمان
میگنا چارٹا پر دستخط کرا لیے۔ جو کہ
اہل انگلستان کی آزادی و راحت کا باعث
ہوا۔ اس فرمان میں یہہ بھی مسطور ہے کہ
ممالک غیر کے تجار مجاز ہیں کہ انگلستان
میں رہیں اور جب وہاں سے جانا چاہیں تو
ان سے کچھ جبرانہ لیا جائے (قبل اس سے
تاجر انگلستان میں جاکر ثابت نہیں آتا تھا)
جان نے باوجود قسم شرعی کے فرمان
مذکور کے خلاف کرنا شروع کیا امیروں نے
شاہ فرانس کو لکھا کہ آپ ہمارے ملک کی حکومت
قبول فرمائیے۔ شاہ لوئی فرانس سے انگلستان
سینڈوچ میں وارد ہوا اور جان
اسکے مقابلہ کو روانہ ہوا اثنای راہ میں مرگیا
بعض مورخین کا قول ہے کہ اسنے اسقدر
شراب کی زیادتی کی کہ بیمار ہوگیا اور

کے قرب وجوار مین تبت کی راہ سے
جہانسے محمد بختیار خلجی تبت اور چین کو گیا تھا
چڑھ آئے تھی شکست دی اور مغل ہزیمت
کھاکر لکھنوتی چھوڑ گئے اور سنہ ۱۲۴۵ع مین قندہار
کی جانب سے مغلون نے اوچہ پر حملہ کیا
سلطان نے انکو شکست دی اور دہلی واپس
آیا اور عیش و آرام کے دریا مین غرق ہوگیا۔
اور انتظام و انصاف کی راہ سے انحراف کیا
امراء سلطنت نے شاہزادہ ناصر الدین کو
بھرایچ سے بلاکر تخت نشین کیا اور علاء الدین
کو معزول کر مقید کیا۔
اس نے چار برس ایک ماہ ایک روز بادشاہت
کی اور قید مین جان دی۔

سلطان ناصر الدین محمود بن سلطان شمس الدین التمش

سنہ ۱۲۴۶ع مین امراء کے اتفاق سے قصر سفید
مین ناصر الدین باپ کے تخت پر جلوہ فرما
ہوا اور اپنا خطبہ اور سکہ ملک مین جاری کیا
اور ملک غیاث الدین بلبن کو جو اسکے
باپ کا داماد اور غلام تھا چتر اور دورباش دیکر

جان بر نہو سکا۔
جان کے عہد مین نیکنامی کی چٹھیون
کا رواج ہوا۔ اور لندن مین ہر سال
ایک کوتوال اور دو فوجدار مقرر ہونے لگے۔
اہل تواریخ کی رائے ہے کہ کوئی عمدہ
بات شاہ جان کی درج تاریخ نہین
بڑا نامرد اور خبیث الباطن اور بیحیا اور
کذاب تھا اور اپنے زمانہ کے بدکارون مین
تمام سے بدتر۔[1]

شاہ ہنری سوم ولد جان

سنہ ۱۲۱۶ع

جلوس سنہ ۱۲۱۶ع وفات

سنہ ۱۲۱۶ع مین جان کا جانشین
ہنری سوم دس برس کے سن مین ہوا۔
ان ایام مین وزرا کام کرتے رہے جب وہ
سترہ برس کا ہوا تو رعایا نے تمام جائداد
منقولہ کا پنجم حصہ ان حصہ فرانس پر
حملہ کرنے کے لیے اس شرط پر دیا کہ شاہ
فرمان عام کی تصدیق و توثیق تیسرے
مرتبہ کرے۔ بادشاہ فرانس کے حملہ مین ناکام
رہا سنہ ۱۲۴۲ع مین ایک اور جنگ ہوئی

[1] از تاریخ کالیز و تاریخ نگاران انگلستان -

وزیر بنایا اور فرمایا کہ امور سلطنت مین تمکو
اپنا نائب کرتا ہون ایسا کام نکرنا کہ قیامت کی
روز بے نیاز کے حضور مین مجھے اور تجھے
شرم سے سر جھکانا پڑے ، غیاث الدین
نے بھی جودت طبع اور خرد خداداد سے
عمدہ انتظام کیا اور پنجاب وسند کے
جو امیر پوری اطاعت نہین کرتے تھے معزول
فرماکر اُنکے فرزند و اقارب کو انکا جانشین
فرمایا - اور سنہ ۱۲۵۰ع (۶۴۸ھ) مین ناگور کے فتنہ کو رفع
کیا اور راجہ نروَر (جہار دیو) کو جسنے دو لاکھ
پیدل اور پانچ ہزار سوار کے بھروسے پر سرکشی
اختیار کی تھی شکست دیکر سزا دی اور نروَر
اور چندیری اور مالوہ مین لایق حکام مقرر فرمائے
اور شیرخان نے جو غیاث الدین کا چچا زاد
بھائی تھا غزنین کو مغلون سے فتح کرکے
سلطان ناصر الدین کے نام کا خطبہ و سکہ
جاری کیا - اور سنہ ۱۲۵۷ع (۶۵۵ھ) مین مغلون کی فوج جو
ملتان پر آگئی تھی اُسکو سلطان نے دفع
کیا - اور سنہ ۱۲۵۹ع (۶۵۷ھ) مین غیاث الدین حسب الحکم
سلطان کے راجپوتانہ اور سوالک کے راجاؤن
کو سرتابی کی سزا دیکر دو سو پچاس ۲۵۰ سردار

پھر مصالحہ ہوگیا - بعدہ امرا نے بلوہ
کیا رئیس لیسٹر نے لندن پر قبضہ کر لیا
اور تاجران غیر ممالک کو جو وہان مقیم تھے
لوٹ لیا اور صدہا بیچارے یہودیون ناکردہ
گناہ کو طعمہ تیغ بیدریغ کیا - شاہ ہنری
بھی شکست کھاکر گرفتار ہوگیا رئیس
لیسٹر نے سنہ ۱۲۶۵ع مین ایک پارلیمنٹ
مقرر کی جسمین پادری اور امرا بجاے
ہوس آف لارڈس یعنی محکمہ
امرا کے تھے اور وکلا اہل دیہات و قصبات
بمنزلہ **ہوس آف کومنس** یعنی
محکمہ عوام کی تھی - شاہزادہ **اڈورڈ**
اور رئیس لیسٹر سے مقام ایوشیم مین بڑی
گھمسان کی لڑائی ہوئی اور رئیس مذکور
مارا گیا اور ہنری رہائی پاکر دوبارہ بادشاہ
ہوا - پھر چند روز بعد مر گیا ہنری کے عہد
مین اُسکا چھوٹا بھائی رچارڈ رومیون
کے ساتھ جہاد چہارم مین اور اُسکا بیٹا
اڈورڈ مجاہدین سینٹ لوئی کا شریک
ہوکر جہاد پنجم مین اہل اسلام سے لڑ بھڑ گیا لیکن
دونون ناکام آئے اور اہل اسلام منصور و فتحمند رہے

گرفتار کرلایا اور اُسی سال مین **ہلاکو خان** کا ایلچی جب حوالی دہلی مین آیا تو غیاث الدین نے اظہار شوکت شاہی کے لیے دہلی کے باہر پچاس ہزار سوار زرق برق سلاح دار اور دو لاکھ پیدل مسلح اور دو ہزار ہاتھی اور تین ہزار عرادہ آتشبازی (توپین) جا کر تھوڑی دور پہ سفیر کا استقبال کیا اور لشکر کے روبرو سے گذران کر قصر سفید مین لیگیا جہان سلطان شاہانہ تجمل سے مع صدہا سردارا ور امرا نامدارا ور راجاؤن ہندوستان اور پچیس شاہزادون نا ورالنہر اور عراق اور خراسان کے جو چنگیز خان کے صدمہ سے ہندوستان مین آ گئے تھے تخت پہ رونق افروز تھا اس جشن کی کیفیت قاضی منہاج سراج نے جو جشن مین موجود تھا اور جسنے طبقات ناصری سلطان ناصر الدین کے نام پہ لکھے ہے خوب لکھی ہے۔ باوجود اس اقتدار کے سلطان اپنی خوراک قرآن مجید کی کتابت سے حاصل کرتا تھا اور خزانہ شاہی سے اپنے صرف مین کچھ نہین لاتا تھا ملک کا محصول رفاہ عام مین صرف ہوتا تھا

اہل تاریخ کی راے ہے کہ شاہ **ہنری** باوجود وکلاہل سفیہ بزدل تھا۔ اور اُسکے عہد مین اہل بلجیم نے انگلستان مین مہین کپڑا بنا۔ اور بجا می کاٹ کی مشعلون کو شمعون کا رواج ہوا اور سکہ طلاہی کا رواج ہوا اور پتھر کے کوئلے کی تجارت کا رواج ہوا

شاہ اڈورڈ اول ۱۲۷۲ء جلوس ۱۳۰۷ء وفات

۱۲۷۲ء مین **اڈورڈ** اول ملقب بہ طویل الساقین بجاے **ہنری** بادشاہ ہوا اور ملک **ویلس** اور اسکاٹلنڈ کی فتح کی فکر کی۔ ویلس کے لوگ جنگل اور پہاڑی کھوہون کی درندے تھے لہذا شاہی سوارون سے عاجز تھی۔ آخر الامر بادشاہ پانچ برس **ویلس** مین پھرا اور لڑا جب اُسکا رئیس مارا گیا تب **ویلس** کی آزادی وخود سری جاتی رہی۔ اور رئیس کے بھائی کو پھانسی دیدی۔ اور کہتے ہین کہ شاہ **اڈورڈ** نے ویلس کے کل شاعرون کو اس غرض سے قتل کرادیا کہ اُنکی اشعار پرتاثیر وشجاعت

اس سے کنوے اور مسجد اور خانقاہ اور
سرائین اور نہرین اور شاہ راہین طیار کرائی
جاتی تھین اور صلحا اور علما اور مستحقون اور
محتاجون کی پرورش ہوتی تھی اسیطرح
کل آمدنی ملک کی کارخیر مین خرچ ہوتی تھی -
نظام الدین احمد نے اپنی تاریخ مین لکھا ہے کہ
سلطان ناصر الدین سال مین دو قران
مجید لکھتا تھا اور اوسکی قیمت سے اپنی
خوراک وغیرہ کا گذارہ کرتا تھا ایک مرتبہ
کسی امیر نے بادشاہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا
قران مجید خوشامد کی راہ سے زیادہ
قیمت پر خرید لیا جب سلطان کو یہہ بات
معلوم ہوئی تو ممانعت کر دی کہ آیندہ
اسکو یہہ افشا ہو کہ میرے ہاتھ کا لکھا ہوا
ہے خفیہ فروخت ہو تاکہ میری وجہ حلال
مین فرق آئے اور یہہ بھی منقول ہے کہ
سلطان کے کوئی لونڈی اور خادمہ سواے
ایک بی بی منکوحہ کے نہ تھی وہ ہی سلطان
کی روٹی پکاتی تھی ایک روز ملکہ نے کہا
روٹی پکانے سے میرے ہاتھ ہمیشہ آزار
پاتے ہین اگر ایک خادمہ ہاتھ آئے تو میرا ہاتھ بچے

انگریز سنکر کہین انکو ہم وطنون کو غیرت
وحمیت نہ آجاے اور وہ جنگ سے تیار نہ
آئین - پھر فرانس کی لڑائی کیواسطے
اول یہودیون کو لوٹا دوم رعایا پر ٹکس
چندور چند مقرر کرکے روپیہ لیا سوم تاجران
لندن کی کوٹھیون مین جسقدر اون اور
چمڑا تھا اوسنے دو مرتبہ ضبط کر کے
بیچ ڈالا - اس اثنا مین ملک ویلس
مین بلوی ہوا اوسکو فتح کیا تو اسکاٹلنڈ
مین بلوی ہوا - اور بلا انفصال بادشاہ
مرگیا - یہہ شاہ بہادر سپاہی و انصرام
و انتظام امور ملکی مین مشاق تھا لیکن
ظالم اور ٹھا ہے بھی زاید تھا ۱۲۹۰ع
مین باقیماندہ یہودی لوٹ مار کر انگلستان
سے نکالدیے گئے اور اس عہد مین چکی اور
عینک اور مشرقی ممالک کا کاغذ اور شیشہ
ولنس کے آئینہ کا رواج انگلستان مین ہوا

شاہ اڈورڈ دوم ۱۳۰۷ع

جلوس ۱۳۰۷ع وفات ۱۳۲۷ع

۱۳۰۷ع مین اڈورڈ دوم بجاے اپنے باپ
کے تخت نشین ہوا - اور ایک اپنے دوست

سلطان نے جواب مین فرمایا کہ بیت المال (خزانہ) محتاجون کے واسطے ہے نہ اپنی آرام و آسایش کے لیئے۔ تم صبر کرو خدائے تعالے آخرت مین جزائے خیر دیگا۔ سلطان کو محتاجون کی دلداری یہانتک منظور تھی کہ ایک مرتبہ ایک حاجتمند سلطان کے پاس پڑھنے کی حالت مین آیا اور اُسکی نظر فیہ فیہ پر پڑی سلطان سے کہا کہ ایک فیہ زاید ہے سلطان نے دوات قلم منگا کر ایک پر حلقہ کھینچدیا اور اُسکی حاجت روا کر کے بخوشی رخصت کیا اُسکے جانے کے بعد حلقہ کو چاقو سے چھیلدیا حاضرین مین سے ایک نے دریافت کیا کہ حضور نے حلقہ کیون کھینچا اور کیون دور کیا سلطان نے فرمایا کہ وہ حاجت لیکر آیا تھا اگر مین کہتا کہ زیادہ نہین ہے تو اُسکا عیب ظاہر ہوتا اور شرمندہ واپس جاتا اسواسطے مین نے حلقہ کھینچا اور دور کیا کہ کاغذ سے رقم کا چھیلنا آسان ہے اُس کدورت کے دور کرنے سے جو دل پر آجائے۔ یہہ سلطان حفظ مراتب اور آداب کا بھی بہت پابند تھا۔ مشہور ہے کہ محمد نامی سلطان کا ایک ندیم تھا اور سلطان کی عادت تھی کہ اُسکو سوائے محمد کے نہین پکارتا تھا۔ ایک بار اُسکو خلاف عادت تاج الدین کہکر

فاجر کو وزیر کیا امراء نے اتفاق کر کے ایکیس امیرون کی کونسل شاہی محل کے انتظام اور امور سلطنت کی انصرام کیواسطے مقرر کر کے وزیر کو قتل کیا۔ اس اثنا مین شاہ بروس نے شاہ اڈورڈ کو دوبار شکست دی ۱۳۱۴ع اور ۱۳۱۵ع مین ایسا قحط ہوا کہ شاہی دسترخوان پر بھی کچھ قدرے قلیل روٹی ہوتی تھی غربا درختون کی جڑ اور گھوڑے اور کتے کا گوشت کہاتی تھی جب قحط گیا تو وبا آئی امیرون نے نوکر چاکر موقوف کر دیے اور اونھون نے چوری اور ڈکیتی شروع کی۔ الغرض خون ریزی اور غارتگری اور تاراجی تمام ملک مین خوب ہوئی۔ بادشاہ نے نواب لنکسٹر کو قتل کردیا بادشاہ کی بی بی سے لڑائی ہوئی ملکہ فرانس مین بھاگ گئی اور اُسکا بیٹا بھی وہین چلا گیا۔ ملکہ موصوفہ فرانس کی فوج لائی بادشاہ ویلس مین بھاگ گیا اور ملکہ کا مطیع ہوگیا۔ پارلیمنٹ نے اُسے معزول کر اُسکے بیٹے کو بادشاہ کیا۔ یہہ بادشاہ تمام روز سیر و شکار مین بسر کرتا تھا اور تمام شب

بلایا اور کام بتایا۔ ندیم کام انجام دیکر گیا اور تین دن
حضور مین حاضر نہین ہوا سلطان نے دربار مین طلب
فرمایا اور سبب عدم حاضری کا دریافت کیا۔ ندیم نے
کہا کہ حضور نے جو بجائے محمد کے تاج الدین سے
خطاب فرمایا تو مجکو اس بیگانہ وار خطاب سے
خیال ہوا کہ شاید حضور کے مزاج مین کچھ تغیر نے
راہ پای اس وجہ سے تین روز بیقرار و بے چین رہا
سلطان نے قسم کھا کر کہا کہ میرے دل مین تیری طرف
سے کچھ گرانی نہین ہے لیکن اسوقت مین باوضو
نہین تھا مجکو شرم آئی کہ محمد کا نام بے وضو زبان
پر لاؤن اسواسطے تاج الدین کے لقب سے بلایا۔
۱۲۶۵ع مین سلطان ناصر الدین نے بیمار ہو کر
بہشت بریں کی راہ لی۔ یہہ سلطان بڑا خدا ترس
رعیت نواز شجاع اور عاقل عادل باذل
فاضل تھا ہند کی تاریخ مین یہہ سلطان
بے نظیر ہے

سلطان غیاث الدین بلبن
۱۲۶۵ع سے ۱۲۸۶ع تک

۱۲۶۶ع مین ناصر الدین محمود کے لاولد جانے
اور وزرا کی صواب دید سے وزیر غیاث الدین بلبن جو

ناچ رنگ مین مشغول رہتا تھا او تلون
مزاج اور کاہل الوجود تھا۔ اس عہد مین
کالج ڈبلن قایم کیا گیا۔

شاہ اڈورڈ سوم ۱۳۲۷ع
جلوس ۱۳۷۷ع وفات

۱۳۲۷ع مین اڈورڈ سوم بجاے اڈورڈ
دوم اپنے باپ کی تخت نشین ہوا۔ والیٔ
اسکاٹ لنڈ نے انگلنڈ پر حملہ کیا لیکن
جنگ کی نوبت نہین آئی اور آپس مین
مصالحہ ہوگیا اب بادشاہ کا چچا مارا گیا۔ اول
تو شاہ اڈورڈ نے نواب مورٹیمر کو ایک درخت
پر لٹکا کر پھانسی دی۔ دوم اپنی ماں ملکہ
ازابلا کو قید کیا اور ستائیس برس
لڑائیان کروائین اب ملک فرانس پر اہل فرانس
سے ٹھنی۔ کئی دفعہ فتح اور چند بار تیر اندازون
کی وجہ سے شکست ہوئی آخر شاہ اڈورڈ
نے ۱۳۴۶ع مین کرسی اور کیلی کو فتح کیا۔ اور
لکھا ہے کہ پہلے توپ کا استعمال اسی جنگ کرسی
مین ہوا۔ اس عہد مین بوجہ عدم صفائی
مکانات اچھے سڑکون اور کثافت آدمیون کے
انگلستان پر ایسی (کالی بلا) وبا نازل ہوئی

التمش کا غلام اور داماد بھی تھا تخت کو رونق بخش ہوا۔ اور ملکی انتظام کے واسطے مناسب قانون جاری کیئے۔ اور خفیہ نویس مقرر کیئے تاکہ کوئی خبر پوشیدہ نہ رہے۔ فوج کو خوب شایستہ بنایا۔ جن چالیس امراء کے زمرہ سے جنمین سے وہ آپ بھی تھا **التمش** کے بعد باہم مدد اور تقسیم ملک کا معاہدہ کیا تھا اُنکو موقع سے سخت سزائین دیکر ایکا توڑ دیا اور ملک اس صدمہ سے بچا لیا۔ اور خدا ترس اور شریف کو عہدہ پر مامور فرماتا اُسکا قول تھا کہ کمین کو کارفرما کرنا جوتی کو سر پر رکھنا ہے خوشامدی اُسکے دربار مین بار نہین پاتے تھے سلطنت کے مدت العمر مین رذیلون سے گفتگو نہین کی میر بازار نے ایک مقرب کی معرفت بڑی نذر کا لالچ دیکر سلطان سے ہم کلامی چاہی۔ فرمایا کیا ہیبت شاہی مین فرق نہین آئیگا لہذا نامنظور۔ موافق اصول اسلام کے ارکان دولت اور ادنی رعیت اُسکی عدالت مین برابر تھی چنانچہ صوبہ دار بدایون ملک نعیق نے نشے کی حالت مین فراش کو مارا چوٹ بیجا لگی مرگیا سلطان جب دورہ مین بدایون پھونچا فراش کی عورت نے استغاثہ کیا

کہ شہر اوجڑ گئے اور قبرستان آباد ہوگئے ۱۳۵۵ء مین پھر انگلستان اور فرانس مین جنگ شروع ہوئی چند بار لڑکر بادشاہ فرانس معہ لڑکے کے گرفتار ہوا۔ آخیر عمر مین **اڈورڈ** ایک بدوضع عورت **الس پیرس** نامی پر ایسا فریفتہ ہوا کہ اُسنے بادشاہ کو اپنا مطیع وفرمانبردار بنالیا اور بادشاہ سے بادشاہی غرور اور نخوت دور کیا۔ القصہ اسی بلا مین مبتلا مرگیا۔

شاہ اڈورڈ عقلمند و بہادر تھا لیکن طامع وظالم بھی بیحد تھا اُسکے عہد تک انگلستان مین یہہ دستور تھا کہ جب شاہ جارا سفر ہوتا تھا تو غلہ اور مواشی اور چارہ گھاس اور گھوڑے اور گاڑیان اور دیگر ضروریات سفر بار برداری وغیرہ بادشاہ وہمراہیان بادشاہ کی واسطے ضبط کیجاتی تھین اور بادشاہ **اڈورڈ** نے اس ظلم مین اور ترقی دی تھی کہ غریبون کو پکڑ پکڑ کر ملاح بناتا اور تاجرون کی جہاز بیگار مین پکڑ کر جنگ مین شامل کرتا تھا اس عہد مین **ڈیوک** کا خطاب

عدالت میں برابری

اڈورڈ

سلطان نے ملک نعیم کو سزائے قصاص دی ۔
ایسا ہی معاملہ حاکم اودھ کے ساتھ کیا شیخ عین الدین
کی ملحقات سے معلوم ہوتا ہے کہ پندرہ شاہزادہ
وسط ایشیا کے چنگیز خان کے صدمہ سے دہلی
مین پناہ گزین تھے اور سلطان کے دسترخوان پر
کھانا کھاتے تھے سفر مین جب دریا پر پہونچتا پہلے
ضعیفون اور عورتون اور بچون اور چارپایون کو
پار بھجواتا اور آپ توقف فرماتا کہ ہر ایک کا آسائش
سے بیڑا پار ہوا ۔ سلطان ایام شاہی مین نماز
اور روزہ کا زیادہ پابند تھا ۔ اشراق و تہجد گذار
بھی تھا اور بعد جمعہ کے زیارت قبور کرتا اور
عیادت بھی فرماتا اور اہل مصیبت کا شریک تعزیت
ہوتا ۔ اور اکثر وعظ کی مجلس مین حاضر ہوتا تھا ۔
سلطان شکار دوست بھی تھا دہلی کے اردگرد
بیس۲۰ بیس کوس تک شکارگاہ تھی گا ہے فجر
سے سوار ہو ریوا اڑی تک شکار کھیل شام
کو دارالخلافت دہلی مین واپس آتا جب یہہ خبر
ہلاکو خان کو بغداد مین پہونچی تو کہا کہ سلطان
بلبن بیدار مغز اور پختہ کار ہے ظاہر مین شکار
کا بہانہ ہے اور باطن مین سواری کی ورزش
اور رعیت کی جاسوسی ہے جب سلطان نے

جاری ہوا ۔ کولون مین سوارٹز
نامی نے بارود ایجاد کی (لیکن فرانس کے وزیر
اعظم کی تاریخ ڈروی مین مرقوم ہے کہ اہل
عرب نے بارود کو اور قومون سے ہماری طرف
نقل کیا ۔ اور تاریخ چین جو عربی زبان
مین ایک عرب کی تصنیف ہے اُسمین بارود
کو چینی ایجاد قرار دیا ہے) اور تحقیق وہ ہے
جو محرران اوراق محمد تراب علی نے مقدمہ
مین تحریر کیا ہے ۔

شاہ رچارڈ دوم ۱۳۷۷ء
جلوس ۱۳۹۹ء معزول

۱۳۷۷ء مین رچارڈ دوم اڈورڈ
سوم کا پوتا بادشاہ ہوا ۔ اور ہر شخص
زاید پندرہ سالہ پر ایک شلنگ (آٹھ آنہ)
ٹیکس مقرر کیا گیا یہہ باعث بلوی ہوا ۔
دہقین نے لندن مین آگ لگادی اور ججیم
کے بزرگون کو قتل کر ڈالا ۔ رچارڈ نے
مفسدون سے چند شرائط پر مصالحہ کیا لیکن
پھر بلوی ہوا ۔ ٹایلر بانی فساد مارا گیا ۔
بادشاہ نے وعدہ عفو کیا لیکن دغا کیا
اور پندرہ سو آدمیون کو پھانسی پر چڑھوا دیا

اس بات کو سنا تو ہلاکو خان کی فراست پر آفرین
فرمائی اور فرمایا قواعد جہانداری کے وہ ہی
خوب جانتا ہے جس نے آگ گیری کی ہو۔
سنہ جلوس کے آخر مین اُن میواتیون کا استیصال
کیا جنہون نے نہب وغارت پر کمر باندھی تھی۔ اور
انتظام کے واسطے تھانہ مقرر فرمائے۔ دوآبے اور
کٹھہیر کے مفسدون کو بھی سخت سزا دیکر ملک کو
پاک وصاف کر دیا۔ سپاہ کو عمدہ طور پر آراستہ کیا
اور بڈھون کی کمی تنخواہ پر پنشن مقرر کرنی چاہی۔
بڈھے سپاہی ملک فخر الدین کوتوال کے
پاس کچھ تحفہ لائے اور رو کر کہا کہ ہم نہین جانتے
تھے کہ پیری مین ہمارا یہہ حال ہوگا ورنہ جوانی
مین وہ کام کرتے جو پیری مین کام آتا۔ کوتوال
نے تحفہ نہین لیئے اور کہا کہ اگر رشوت لونگا تو
میری بات مین اثر نہین ہوگا۔ پس دربار مین
پریشان حالت سے گیا سلطان نے پریشانی
کا حال دریافت فرمایا عرض کی کہ مین نے
سنا ہے کہ دیوان مین بڈھون کی عرض
قبول نہین ہوتی ہے اگر قیامت مین بھی درگاہ
خدائی مین بڈھون کی عرض مردود ہوگی تو
میرا کیا حال ہوگا سلطان اُسکے مطلب کو سمجھکر

اس زمانہ کے پارلیمنٹ بیشہ افزائی اور بے رحمی
مین بے عدیل تھی لہذا بادشاہ کے اور مصاحبون
کو مروا ڈالا اور باقی مقربون کے مال و اسباب
کو ضبط کیا۔ اپنی حیات کے آخر سن مین شاہ
رچارڈ مطلق العنان ہوگیا تھا نواب
ہیرفورڈ نے بادشاہ کو مقید کیا اور
پارلیمنٹ نے رچارڈ کو معزول کر کے نواب
ہیرفورڈ کو بخطاب ہنری چہارم
بادشاہ کیا۔ شاہ رچارڈ دوم متلون المزاج
اور کاہل الوجود تھا دن بھر سیر و شکار مین مصروف
اور رات بھر ناچ ورنگ مین مشغول رہتا تھا
اور اسمین زنانہ پن بھی تھا (گویا اپنے وقت
کا واجد علی شاہ اودھ تھا) اس بادشاہ
نے کاریگرون پر بڑا ظلم کیا اور قلعہ ونڈسر
مفت بنوا لیا۔ اور یہہ رسم ایجاد کی کہ بوقت
ادائے رسوم تاجداری ایک سردار ہتھیار بند
سوار ہو کر پھینکے اور کہے کہ جسکو بادشاہ
کی سلطنت مین کچھ کلام ہو بسم اللہ آئے
ہم گو ہمین میدان۔ اور یہہ رسم ہنوز باقی ہے

طرز معاشرت سلاطین پلینٹیجنٹ
کے عہد مین اہل انگلستان کا

زار زار رویا اور فرمایا کہ پوری تنخواہ کی پنشن دو۔
سنہ ۱۲۷۶ع مین خان معظم شیر خان صوبہ دار لاہور
اور ملتان فوت ہوا تیمور خان کو اُسکی جگہ
مقرر کیا جب مغلون نے زیادہ یورش کی تو
سلطان نے اپنے بیٹے **محمد سلطان** ولیعہد
کو چتر دورباش اور دیگر لوازم شاہی عنایت
فرما کر روانہ لاہور وغیرہ فرمایا۔ یہہ شاہزادہ
نہایت لایق اور علم دوست تھا۔ امیر خسرو
مصنف قران السعدین **محمد سلطان** کی
سخن فہمی اور ذکاوت کے مقر ہین۔ شیخ مصلح الدین
سعدی شیرازی سے بھی دو مرتبہ تحفہ روانہ
کرکے التماس کی کہ آپ ملتان آئی آپ کے
واسطے خانقاہ تیار ہوگی اور دہات وقف ہونگے
لیکن شیخ نے پیری کا عذر کیا اور امیر خسرو
کی سفارش کی۔ سنہ ۱۲۸۱ع مین طغرل بیگ حاکم
بنگالہ نے سرکشی کی اور اُسکی سزا پائی طغرل
کی فتح کے شکریہ مین مطالبہ مال کے قیدی
رہا کیے اور بقایا رعایا پر جو دفترون مین موجود
تھے بخش دیے۔ سنہ ۱۲۸۴ع مین شاہزادہ
محمد سلطان مغلون کی لڑائی مین بہادری
سے مارا گیا جب یہہ خبر بادشاہ کو پہونچی بہت رنج والم

۲۰ ۱

غذا۔ مورخ رابرٹ اور کالیکا بیان ہے کہ
بمقابلہ نورمن لوگون کے اس عہد کے امیرون
اور شریفون مین رفتہ رفتہ تہذیب اور
شایستگی آگئی تھی اور آہستہ آہستہ لطافت
اور نفاست آچلی تھی۔ گرم مصالحون کے
استعمال سے کھانون کا مزہ ذائقہ دار اور
خوشگوار ہوگیا تھا (یہہ تمام ملک شام کے
اہل اسلام کا طرز جہادی زمانہ مین اوڑا لیا تھا)

لباس مرد و زن ۱

لباس۔ تاریخ وقائع نگار انگلستان مین
مرقوم ہے کہ شاہ اڈورڈ سوم کی اہل دربار
کے لباس سے اُس زمانہ کی وضع خوب معلوم
ہوجاتی ہے۔ وضعدارون کی پوشاک یہہ تھی
کہ چوڑے چوڑے آستینون کے کرتے آدھے
سفید آدھے نیلے۔ پائجامے گھٹنون سے
بھی اونچے۔ جرابین رنگ برنگ کی۔
جوتون کی نوکین اتنی لمبی کہ سنہری زنجیرون
سے کمربند مین باندھی جاتی تھین۔ ڈاڑھیان
لمبی لمبی بلدار۔ بالون کے جوڑے پیٹ پیچھے
دُم سے لٹکتے ہوئے۔ چھوٹی چھوٹی ریشمی ٹوپیان
انپر عجیب و غریب جانورون کی صورتین کڑھی
ہوئین اور ٹھوڑی کے نیچے فیتون سے بندھی ہوئین

کیا اور ۱۲۸۶ء میں اسّی برس کی عمر میں فردوس برین کو رخصت ہوا - اس بادشاہ عادل اور ہمہ صفت موصوف کا زمانہ مخلوق کے واسطے نہایت امن امان اور چین چان کا گذرا - اس زمانہ مین سوائے علما و فضلا کے بہت درویش بھی کامل تھے جیسے شیخ فرید الدین مسعود شکر گنج اور شیخ بہاء الدین زکریا اور شیخ صدر الدین اور شیخ بدر الدین خلیفہ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی -

۱ اور بلبن نے اپنے لڑکے کو یہہ نصیحت فرمائی کہ شاہونکی باطنی آرایش سے فضیلت حاصل ہوتی ہے اور ظاہری آرایش مین امیر فقیر دونون برابر ہین -

سلطان معز الدین کیقباد ۱۲۸۷ء سے ۱۲۹۰ء تک

یہہ بغراخان ولد بلبن حاکم بنگالہ کا بیٹا تھا ۱۲۸۷ء مین اپنے دادا کی وفات کے بعد امرا کی غلبہ رائی سے تخت نشین ہوا - تربیت تو کیقباد نے عمدہ پائی تھی نیک موجودون کی صحبت مین رہا تھا اُنکی نگرانی کی وجہ سے

۱۲۹۸ء ایڈورڈ اول

بیگمات کی پوشاک مین ایک چیز نہایت عجیب تھی کہ ٹوپیان پیچھے دار ہوتی تھین اور بعضی ٹوپیان دو فٹ اونچی ہوتی تھین اور اُنکے اوپر سے رنگ برنگی آبدار فیتون کی قطار مثل قوس قزح کے لہراتی تھین - اسکے آگے بڑی لمبی چوڑی پھیلتی تھین اور کمر پہ ہین رنگ برنگی اور اُنکے سنہری بڑے ایوان مین سیشن قیصر کی جوڑی لگی رہتی تھی اور وہ خوبصورت خوبصورت چالاک گھوڑون پر سوار ہوکر سیر وشکار کو جاتی تھین شاہ رچارڈ دوم کی بی بی این شاہزادی بوہیمیانی عورتون کی سواری کیواسطے یکرخہ زین ایجاد کیا (یہہ حال تو امرا کا تھا لیکن غربا کا حال پر ملال تھا) اور وستانے اس زمانہ مین امارت (امیر ہونا) کی علامت تھی - تواریخ مذکورہ بالا مین مرقوم ہے کہ اڈورڈ سوم کی عہد مین مرد ڈاڑہیون کو بل دیکے چڑہاتی تھے اور عورتین مردون کا لباس پسند کرتی تھین اور پہنتی تھین

ایڈورڈ دوم [illegible] ۱۳۲۷ء -

بلذات نفسانی سے گرویدہ نہین پھرا تھا۔ لیکن سلطان ہوتے ہی مطلق العنان ہوگیا۔ اور جوانی دیوانی نے عیش رانی مین مشغول کیا۔ بادشاہ کے اس شیوہ کو دیکھکر تمام امرا عیش و کامرانی مین مصروف ہوے۔ تکلیف اٹھ گئی اور تکلف آگیا یہہ سچ ہے کہ دربار کا پیش خیمہ عیاشی اور تکلف ہے۔ ارباب نشاط ڈھونڈھ سے نہین ملتے تھے شراب کی قیمت دس گونہ ہوگئی تھی یہہ حال دیکھکر وزیر نظام الدین کے دماغ مین ہوس بادشاہی سمائی اول تو اُسنے کیخسرو جو بلبن کا ولیعہد اور پوتا اور محمد سلطان کا بیٹا اور لاہور کا حکمران تھا حیلہ سے قتل کرایا۔ اور امرا پر بھی یہہ وزیر ایسی ہی آفت لایا۔ جب بیٹے کے حالات **بقرا خان** نے سنے اول تو بنگالہ سے نصیحت نامہ تحریر کیا۔ جب اُسپر عمل درآمد نہین دیکھا تو خود دلی کی جانب روانہ ہوا۔ وزیر نے بادشاہ سے فوج تیار کرا مقابلہ پر آمادہ کیا۔ جسوقت طرفین کی فوجین دریای سرجو کے کنارہ پر ایک دوسرے کے مقابل ہوئین اسوقت قدرتی محبت کا دریا موجزن ہوا باپ اور بیٹے مین ہوتی ہے اور دونو

علامت خوشی۔ اس عہد مین خوشی کا نشان ایک پارچہ سفید سر پر باندھنا تھا چنانچہ ہنری سوم کی جلوس کی خوشی مین تمام اہل انگلستان خیرخواہان سلطان کو حکم ہوا تھا کہ بادشاہ کی جلوس مین مہینہ بھر تک ایک سفید کپڑا اپنے سر پر باندھے رہین (جسطرح آجکل سیاہ کپڑا غمی کی علامت مین بازو پر باندھا جاتا ہے)

عمارت مین یہہ ترقی ہوئی تھی کہ چھپرون کے بدلے کھپریلین پڑنے لگین تھین اور محرابین کنگرہ دار بننے لگین تھین اور نقش و نگار اور گل کاریان دیوارون پر ہونے لگین تھین۔ اور شیشے کے دروازون اور مٹی کے برتنون اور کوئلے کی آگ اور بجاے لکڑی کی مشعل کے شمع کی روشنی سے گھر کی رونق اور آرایش زیادہ ہوگئی تھی۔ لہذا اس زمانہ کی طرز عمارت کو گلزار کہتے ہین در شیشہ کی انگلستان مین ہنری دوم کی عہد سے رواج پایا ہلاک شام سے اُسکو مجاہدین انگلستان مین لائے تھے

اسباب تجارت۔ اہل تواریخ کا بیان ہے کہ

سلہ یہہ ہندو کے یہان ہند مین غمی کی علامت ہے۔

سبب باہم ملاپ کا ہوگیا- بعدہٗ امرا نے اس کو زہر سے مار دیا اور جلال الدین خلجی کو نظام الدین کے اختیارات دیکر وزیر کیا- جلال الدین نے چند روز مین ولیعہد کم عمر کو اپنے قبضہ مین کر بادشاہ جو کثرت شراب اور تعیش سے مفلوج ہوگیا تھا اور جن کے باپ کو بادشاہ نے قتل کرایا تھا اُن سے مروا دیا اور خود بادشاہ ہوگیا- (جسطرح جوانمردی اور شجاعت حصول سلطنت کا باعث ہے اسیطرح عیش اور عشرت زوال ریاست کا پیش خیمہ ہے)-

طرز معاشرت عہد خاندان غوری

ہنود کا طرز معاشرت قریب قریب مرقوم بالا کے تھا برہمنون کی بدولت بہت پستی ترقی پر تھی- اور اہل اسلام کا طرز معاشرت بھی اپنے پہلے فتحمندون اہل اسلام کی مانند تھا- کچھ نفاست لباس مین اور لطافت غذا مین مع اقسام کے زیادہ ہوگئی تھی-

لباس- گرمی کے موافق باریک کپڑے ہندوستان مین ہر قسم کے عمدہ بننے جاتے تھے اور سردی کے

اسباب خانہ داری ہنوز بہت قلیل تھے چنانچہ بڑے بڑے معقول زمینداروں کی گھرون مین عمدہ کائنات یہ تھی کہ دو ایک پلنگ دو تین پیتل کے برتن- تین چار مونڈھے چھہ سات پھکنیان وسینے ہوتی تھی-

زراعت- کھیتی کیاری ہر شخص کو پسند تھی کیونکہ وہی ایک پیٹ بھرنے کا ذریعہ تھا تاریخ انگلینڈ مین ہے کہ زراعت کا شغل علما اور رہبان کو بھی مرغوب و مطبوع تھا چنانچہ بکٹ استقف اعظم اور اُسکے مرید راہب گھاس کاٹا کرتے تھے اور لانگ کے گٹھے باندھا کرتے تھے یہی راہب باغون کی ترقی کا باعث ہوئے-

مزدوری اور روپیہ- اس زمانہ کی مزدوری اور روپیہ کی قدر مزدوری کی مقدار سے اندازہ کرو گھسیارہ آٹھ پائی روز اور مزدور ایک آنہ روز بڑھئی ایک آنہ چار پائی اور دہوبی دو آنے روزینا پاتا تھا تاریخ مین مذکور ہے کہ اُس زمانہ کا یہ قانون تھا کہ کوئی شخص اپنی قرب و جوار سے دور جاکر مزدوری نکرے لیکن ضلع ڈربی

پہننے کے گرم کپڑے دوسرے ملک سے بھی آتے
تھے کاشانی مخمل کاشان سے اور سقرلاط
ولایتی ایران سے اور اطلس وغیرہ دوسری
جگہہ سے آتے تھے۔

انتظام مالی اور ملکی دیوانی اور فوجداری
لایق حکام کی وجہ سے عمدہ تھا۔

تعلیم علوم کی عام تھی بلا قید مذہب
اور قوم کے۔

تجارت زمانہ سابق سے ترقی پر تھی۔
زیادہ تر اہل عرب تجارت پیشہ غیر ملکون کا
مال ہند مین لاتے تھے اور ہندوستان کی
اجناس دوسرے ملک کو لیجاتے تھے۔

فوج و اسلحہ۔ فوج اصول قواعد سے واقف
تھی اور قواعد دانی کی وجہ سے تھوڑی فوج
بہت انبوہ پر غالب آتی تھی۔ سلطان شہاب الدین
کے عہد مین وہ فوج بھی تھی جو سفر مین درخت
وغیرہ کاٹنے اور سڑک صاف کرنے کا کام
دیتی تھی (سفر مینا) اور کچھ توپ کا بھی رواج ہوچلا
تھا اگرچہ استعمال کے طریقہ نہایت کم معلوم
تھے اور ناصر الدین محمود کے عہد مین تو تین ہزار
توپ دہلی مین موجود تھین۔ مراۃ السلاطین سے

اور اسٹافرڈ اور لنکشیر اور اسکاٹ لنڈ اور
ویلس کے لوگ اس حکم سے مستثنی تھے۔

تجارت کا رنگ ڈھنگ بادشاہ
رچارڈ کے عہد مین ملک شام کی اہل اسلام سے
انگلستان کے لوگون نے اوڑایا تھا گویا بڑا
فائدہ جہاد کا یہہ ہوا۔ سب تجارتون مین
اون کی تجارت بہت بڑھی ہوئی تھی بلکہ
اون کی تجارت بادشاہ تک کرتا تھا چنانچہ
نپولین بادشاہ انگلستان کو مضحکہ کی طور پر
بادشاہ پشمینہ فروش کہتا تھا۔

فوج چار فرقہ پر منقسم تھی ایک سردار
اور سوار جلو شاہی۔ دوسرے سوار اون کے
سپر یابو دُن پر سوار۔ تیسرے تیر انداز
وہ دو قسم کی کمانین رکھتے تھے ایک
نیم کش جنسے پردار تیر لگاتی تھی دوم خمیدہ
جنسے سادے تیر مارتے تھے چوتھے پیادے
اونکی ہاتھون مین آہنی دستانے اونین برچھیان
سر پر جھلم اور گلے مین دوہری کرتیان۔

نیزہ بازی۔ اس عہد کی نیزہ بازی نوابون
کے امرا کی نیزہ بازی سی کم نہین تھی یہہ کرتب
اور ایجاد ہوگئی تھے کہ نیزہ سی حلقہ آہنی

معلوم ہوتا ہے کہ التمش کے عہد مین بندوق
کا رواج ہو چلا تھا۔

غلامی - اور دین اسلام کی بدولت ہندوستان
مین اس عہد مین غلامی مبدل بہ سلطانی
(بادشاہی) ہوی یعنی غلام بادشاہ
ہونے لگے۔

ممانعت اشیاء ناجائز - اور دختر کشی کی
ممانعت کی گئی - اور ایک عورت چند شوہرون
کے تصرف سے باز رکھی گئی - اور اس رسم
کو کہ زبردستی لے بھاگنا بھی ایک قسم کا
بیاہ ہے مٹایا گیا - اور ستی ہونے کے رواج
مین بھی مداخلت کی گئی - اور قمار بازی کو مٹایا -
اور شراب خواری کو گھٹایا - اور شرک اور
بے انتہا معبودون باطل کی پرستش سے
باز رکھنے مین طرح طرح سے کوشش کی گئی -

توحید و عبادت - اور توحید اور خدا اے
واحد کی عبادت کے لیے سعی بلیغ کی گئی - اور
ہند مین ایک معبود (اللہ) کی عبادت کے واسطے
مسجدین تیار ہوئین - گویا اس زمانہ سے
یہان توحید آئی -

تاریخ - اور علم تاریخ کا رواج ہند مین
مثل چوڑہی کے گھوڑے کو خوب پیٹی
دیکر لیجانا - دوسرے ایک کاٹ کی معلق مورت
پر جسکے ہاتھ مین ایک کاٹ کی تلوار ہوتی تھی
برچھا مثل میخ کے لگانا جسکا برچھا
بیچا بیچ تصویر پر پڑتا تھا تو وہ نلوہ
نکل جاتا تھا اور جسکا ذرا ہٹ کر لگتا تھا
تو تصویر چکر کھا جاتی تھی اور جب وہ سوار
اسکے پاس سے گذرتا تھا تو وہ کاٹھ کی
تلوار اُس نار کے پر اس زور سے پڑتی
کہ معاذ اللہ - اور بچہ بیٹون کو تیر اندازی
کا زیادہ شوق بلکہ بادشاہی فرمان تھا کہ
اتوار کو اور عید کے روز نماز کے بعد تیر اندازی
کیا کرین - اس ہی زمانہ مین ڈھال پر
تین شیرون کا معرکہ جو آجتک بادشاہان
انگلستان کی سپر پر بنایا جاتا ہی ایجاد ہوا
وقائع نگار انگلستان مین مرقوم ہے -

لہو و لعب مذکورہ بالا کے سوا گھوڑ دوڑ
اور سانڈون کی لڑائی ہراجی اور
اعلی کو مرغوب پسند تھی - علاوہ ازین کھیلون
کے چکر پھینکنا اور گیند کھیلنا اور مرغ و بٹیر
لڑانا خاص و عام کا خاص شغل تھا -

غلامی
ممانعت اشیاء ناجائز
توحید و عبادت
تاریخ
لہو و لعب

مسلمان فتحمندون کی بدولت ہوا جسکے
سبب سے نہایت عمدہ صدہا تاریخین دیکھنے
مین آتی ہین اور ہزارون باتین مفید معلوم
ہوتی ہین —

عورت کا بادشاہ ہونا — اور لایق کو
بادشاہ بنانا اگرچہ عورت ہی ہو ہند مین
اس عہد مین ہوا چنانچہ سلطان رضیہ کا
بادشاہ ہونا اس امر پر شاہد ہے —

سڑک — اور سڑکون کی آغاز شہر مین
اگرچہ راجہ دسرت کے عہد سے معلوم ہوتی
ہے لیکن بعد راجہ اشوک کے زمانہ سے
ملک کے بعض حصون مین بنی شروع ہوگئین
اور اس خاندان کے وقت مین دار السلطنت
سے ہر صوبہ تک اور ہر صوبہ سے بڑے
بڑے شہرون تک سڑکین تیار ہو گئین
اور درخت سایہ دار اور پانی کا بھی انتظام
کیا گیا —

رفاہ عام کے کام — اور مرآۃ السلاطین
اور طبقات ناصری مین مرقوم ہے کہ سلطان
ناصر الدین نے کنوی اور معبد اور خانقاہین
اور سرائین اور نہرین اور شاہ راہین

انتظام ملکی — قانون فیوڈل سسٹم کا
عمل درآمد بادشاہ رچارڈ تک تو جاری
رہا لیکن جب سے وکلا رعایا پارلیمنٹ
مین شریک ہوئے قانون مذکور کو
زوال آیا اور اسکی باقی رہی سہی بنیاد
کو محاربات روز روز نے بالکل منہدم
و منعدم کر دیا۔ تاریخ انگلستان مصنفہ
کالیر اور دیگر تواریخ مین مرقوم ہے
کہ اس زمانہ کے پارلیمنٹ بھی حیرت
افزائی اور بے رحمی مین بے عدیل تھے —
بادشاہ کی بے اعتدالی پر بادشاہ کے
مصاحبون پر بلا نازل ہوتی تھی چنانچہ
ایک بار بادشاہ رچارڈ دوم نے
پندرہ سو آدمیون کو پھانسی پر
چڑھا دیا۔ اہل پارلیمنٹ نے بادشاہ
کے کچھ مصاحبون کو تو مروا ڈالا
اور باقی مقربون کے مال و منال کو
چھین لیا ہمیشہ بیگار کا وہ عالم
تھا کہ رعیت غلامی کی حالت سے
بھی بدتر تھی جب بادشاہ کہین کو
عازم سفر ہوتا تھا تو غلہ اور مویشی

اور محتاجون کی پرورش کے لیئے محتاج خانے طیار کرائے - یہہ سب رفاہ عام کے کام ہین -

خفیہ نویسی و قانون مختص المقام -

اور خفیہ نویسی کا صیغہ بھی ایجاد ہوا - اور قانون مختص المقام بھی اجرا ہوا اور ملک کا دورہ رعیت کی حالت دریافت کرنیکو جاری ہوا - پل کا رواج بہت پہلے سے تھا - اور راستہ کے امن کے واسطے چوکیان مقرر ہوئین

ایجاد پنشن -

ایجاد پنشن - اور بڈھے تھکیرہ سپاہیون کے لیئے پنشن کا رواج جاری ہوا لیکن پوری تنخواہ جو ایام ملازمت مین تھی -

لوازم شاہی -

لوازم شاہی - اور لوازم شاہی مین چتر اور دورباش کا شامل ہونا داخل ہوا -

معافی لگان اور رہائی قیدی -

معافی لگان اور رہائی قیدی - اور نادار کو بقایا لگان بخش دینا اور خوشی مین مطالبہ مال کے قیدی رہا کرنیکا طریق جاری ہوا - اور چتری کا رواج قبل سے تھا - لیکن چتر خاص شاہی لوازم مین گنا جاتا تھا -

زبان -

زبان - اور سلطان ناصرالدین کی بدولت زبان فارسی کو ہند مین رونق ہوئی -

اور چارہ اور گھاس اور گھوڑیکا دانا اور دیگر ضروریات سفر بار برداری وغیرہ بادشاہ اور ہمراہیان بادشاہ کیواسطے ضبط کیجاتی تھین اور بادشاہ اڈورڈ غربا کو گرفتار کرکے بجبر ملاح بناتا تھا - بادشاہ کی حال سے اس زمانہ کے ملازمان شاہی کا حال قیاس کرلو کیونکہ بادشاہ مثل دریا کے ہی اور امیر وزیر اور ملازم مانند نہر اور نالے اور گول کے پس جیسا پانی دریا کا ہوگا اسیطرح نہر اور نالے اور گول کا ہوگا - بیت - نیم بیضہ کہ سلطان ستم روا دارد زنند لشکریانش ہزار مرغ بسیخ

اس زمانہ کی امیرون کو بجاری اور سپہ گری مرغوب تھی اور درحقیقت شہ زوری اور سپاہ گری کی بڑی قدر تھی - وہ زمانہ اس مثل کا مصداق تھا جسکی لاٹھی اسکی بھینس - اور ایک نرالا قانون جاری تھا جو شخص آیرلنڈ کا لباس پہنتا یا وہان کی زبان سیکھتا تو وہ حسب قانون مستوجب قید غلیظ اور جرمانہ

ایجاد چھاونی - اور بلبن نے جا بجا فوج کی چھاونیان مقرر کین جسکی بدولت رعیت کو رہزنون اور لٹیرون اور مفسدون سے امن ملا اور بڑے بڑے جنگل صاف کرا دیے جسکی وجہ سے غارت گر غارت ہوئے اور ملک چین اور ترود کے قابل ہوگیا -

مصنوعی دانت - اور اس عہد مین مصنوعی دانتون کا ایجاد ہوگیا تھا جو بجاے اصلی دانتون کے بعد گر جانے کے اصلی دانتون کا کام دیتے تھے -

تدفین اور پنڈت کا مباحثہ - اور مسلمانون کے مردہ دفن کرنیکا دستور ہے اور ہندؤن کے جلانیکا - جب لشکر اسلام ہند کے قرب جوار مین آیا تو ایک شاستری پنڈت نے ایک عالم فقیہ سے دریافت کیا کہ جملہ اسلامی اصول عقل کے موافق معلوم ہوتے ہین لیکن دفن مین جلانے سے کیا حکمت ہے - فقیہ نے پنڈت سے کہا کہ کوئی شخص سفر کرے اور اُسکے ایک بچہ اور بچہ کی ماں اور ایک روٹی پکانے والی ہو تو فرمائیے کسکی سپرد بچہ کو کرے - پنڈت جی نے فرمایا کہ ماں کے

شدید ہوتا تھا اور قوانین آیرلنڈ کو قبول کرنا بغاوت مین داخل تھا - تواریخ مین مسطور ہے کہ اڈورڈ کے عہد مین آئین مین تغیر ہوا کہ محکمہ عوام نے نئے قوانین تجویز کرنے کا اختیار حاصل کیا جسنے رعیت کو بڑا فائدہ ہوا - اور ہنری دوم نے یہ قانون مقرر کیا کہ حکام عدالت سال مین چھہ بار ملک کا دورہ کیا کرین اور ہر دورہ مین تین حاکم جائین -

نقل علوم و فلسفہ - تاریخ یونان مین مرقوم ہے کہ عربی زبان سے یورپ کی زبان مین فلسفہ اسطرح پر نقل کیا گیا کہ جب لشکر اہل یورپ کا ارض مقدس مین آیا اس غرض سے کہ بیت المقدس کو اہل اسلام کے ہاتھہ سے نکال لین وہان پر بہت بھاری لڑائیان ہوئین اُس جنگ آزمائی کی حالت مین اہل یورپ نے ملک شام کی زمین کو شاداب اور آباد پایا اور وہان کی تمدن کو اپنے ممالک کی طرز معاشرت سے بہتر دیکھا اور اُن علوم و فنون کو کہ خلفائے عباسیہ نے جنکی جڑ کو مضبوط کیا تھا ملاحظہ کیا - اور

ایجاد چھاونی - ایجاد - مصنوعی دانت - تدفین اور پنڈت کا مباحثہ - زبان عربی سے یورپ کی زبانون مین نقل علوم و فلسفہ -

فقیہ نے جواب دیا کہ پس زمین جو بمنزلہ ماں کے ہے اُسکے حوالہ (دفن) کرنا بہتر ہے آگ مین جلانے سے جو مانند ردی پکانے والی کے ہے۔

خاندان خلجی کی حکمرانی ۱۲۸۸ء سے ۱۳۲۱ء تک کل ۳۳ سال

خلجی ایک ترک کی قوم تھی لیکن افغانون مین آباد ہونے کی وجہ سے افغان مشہور تھی۔

۱۲۸۹ء مین **جلال الدین فیروز** خلجی ستر برس کی عمر مین تخت ہند پر متمکن ہوا یہہ شخص سلاطین غور کا سردار تھا۔ پھر منصب وزارت پایا جب تخت سلطنت پر مستقل ہو گیا اُسوقت شمس الدین کیقباد کے بیٹے کو عدم کی سیر کرائی پھر قہر و غضب کو اپنے آپ سے بالکل دور کر دیا اور پورا لطف و حلم بنگیا۔ اور رعیت پر نہایت شفقت اور انصاف اور رحم کیا۔ اور ۱۲۹۰ء مین رنتھمبور پر فوج کشی کی اور ۱۲۹۱ء مین بلبن کے بھتیجے **ملک جھجو** کو جو کڑہ کا مستقل بادشاہ بن بیٹھا تھا شکست دی اور گرفتار کیا لیکن **جلال الدین** مغلوب

اور جبکہ اُس قوم کو دیکھا جنھون نے قسطنطنیہ پر اپنا قبضہ کامل کر لیا تھا کہ تجارت اور صناعت اُنکی عمدہ اور اچھے ہین تو اُنھون نے خیال کیا کہ جب تک ہم اُنکے علوم اور اُنکے معارف حاصل نہین کرینگے تو اُنکے کسیطرح برابر نہین ہو سکین گے پس اونھون نے شام کے ملکون سے ہر قسم کی اونچے علم کی کتابین بہم پہونچا کر ترجمہ کرائین اور اپنے ملکون مین اُنکو رواج دیا۔ لیکن جو کہ اُنھون نے زبان عربی سے ترجمہ کیا تھا نقصان رہگیا۔ پھر اُنھون نے یونانی اور لاطینی زبانون سے اُسکی تکمیل کی اور اُنکو اپنے مدارس مین جو اکسفورڈ اور پارس اور دیگر شہرون اہل یورپ مین مروج کیا۔ اور ان علمون مین اُنکی تعلیم کا زمانہ پانسو برس تک رہا بعد اُسکے دولت عثمانیہ شہر قسطنطنیہ پر غالب آئی۔ وہ ارباب معارف کہ اہل یورپ او جگہہ موجود تھے جن کتابون کو کہ اُنھون نے ترجمہ کیا تھا دوسری دفعہ

باغیون کے ساتھہ بہت نرمی سے پیش آیا اور
قیدیون کو نہایت عزت سے رکھا۔ اور باقی ایام
مین اپنے عہد کے انتظام سلطنت مین بہت نرمی
برتی۔ اور **جلال الدین** شعر خوب کہتا تھا
اور سنہ ۱۲۹۲ع مین ایک لاکھہ سوار سے ہلاکو خان
کا رشتہ دار حملہ آور ہوا اُسکو شکست دی۔ اور
الغوخان چنگیز خان کا نواسہ مع چار ہزار
مغلون کے مسلمان ہوکر دہلی مین سکونت
پذیر ہوا۔ اور سنہ ۱۲۹۴ع مین **علاء الدین**
نے جو جلال الدین کا بھتیجا اور داماد تھا اور بعد
کو اُسکا جانشین ہوا **مہاراسٹر** کے راجہ
رامدیو کی دار الحکومت **دیوگڈھ** پر جسکو اب
دولت آباد کہتے ہین **ایلچ پور** سے گذر کر
حملہ کیا راجہ وہ میل شہر کے باہر آکر لڑا اور
شکست پائی اور مجبور ہوکر اطاعت قبول کی اور
ایلچ پور اسکے حوالہ کر دیا۔ مصنف طبقات ناصری
کا بیان ہے جو اُس زمانہ مین موجود تھا کہ چالیس
ہاتھی اور چند ہزار گھوڑے خاص غنیمت مین
اور پچاس من سونا اور چند من موتی اور نفیس
چیزین قیدیون سے لین۔ اور چھہ سو من سونا
اور سات من موتی اور دو من جواہر یاقوت

دقیق نظر سے دیکھا اور پہلے نسخہ سے تصحیح
کی پھر علما نے اُنسے حاصل کیا اور نئی
شرح ان کتابون پر لکھی اور آدمیون کو
تعلیم دی اور اسکا نام فلسفہ جدید رکھا۔
علوم امرا علم سے بے بہرہ تھے۔
پھر غربا بیچارے کس شمار و قطار
مین ہین۔ ہان پادری دین کے عالم ہوتے
تھے (جسطرح ہندؤن مین برہمن) پادری
فن الٰہیات اور دیگر علوم سے بھی شوق
رکھتے تھے۔ اور عمدہ پیشے بھی پادریون
کے قبضہ مین تھے جیسے وکالت طبابت
معلمی۔ اور راہب خانقاہون مین کتابون
کی نقل کیا کرتے تھے ہر صفحہ کے حاشیہ پر
جدول طلائی اور عمدہ رنگ آمیزی کی
خوشنما جدول بناتے تھے۔ قلمی کتابون
کی بڑی قدر و قیمت تھی چنانچہ قلمی بیبل
کی چار سو روپیہ قیمت تھی (جسکی آجکل
دو روپیہ آٹھہ آنہ قیمت ہے) اہل تواریخ
کا بیان ہے کہ یہی زمانہ انگریزی علم ادب
کے اختراع کا ہے اور انگریزی مین نظم و
نثر کی ایجاد کا۔ اول کا موجد جیوفری

والماس وزمرد اور ہزار من چاندی اور چار ہزار
من جامہ پشمین وغیرہ رام دیو سے ملک علاء الدین
لیکر اور خراج گذار کر کے دیوگڈھ سے واپس آیا۔
اب ملک علاء الدین کے دلمین حرص پادشاہی
آئی پادشاہ کی گرفتاری کی ٹھہرائی۔ اپنے
بھائی **الماس بیگ** کو پادشاہ کی خدمت
مین بھیجا کہ علاء الدین تو حضور کے خوف کے باعث
حضور مین حاضر ہو نہین سکتا حضور بہ نفس نفیس
تشریف فرما ہون اور جو دولت کہ وہ لایا ہے
اُسکو بطور نذر منظور فرمائین۔ پادشاہ دولت
کے لالچ مین تھوڑی سی جمعیت کے ساتھہ
علاء الدین سے ملاقات کے لیئے چلا آیا جب
یہہ بوڑھا پادشاہ اپنے دغاباز بھتیجے سے ملکر
چلا اُسوقت اُسکو دو نمک حرامون نے مار ڈالا
اور یہہ واقعہ ۱۲۹۵ع مین ہوا۔ یہہ پادشاہ نہایت
رحم دل اور انصاف دوست اور رعایا کے حال
پہ شفقت کرنے والا تھا اور شجاعت اور
دلیری مین بھی کم نہ تھا۔

سلطان علاء الدین خلجی برادرزادہ و داماد سلطان جلال الدین فیروز

شاعر ہے اور دوسرے کا وکلف ناثر۔

زبان ۔ ۱

زبان۔ اور چونکہ زبان اہل زبان کے
تابع ہے اور اُسکی ترقی اور تنزل قومی
ترقی اور تنزل کی تابع لہذا فتح نورمن سے
اُسمین یہہ تغیر ہوا کہ وہ انگلو سکسن سے
سمی سکسن یعنی سکسن مخلوط یا غیر خالص ہوگئی۔

ایجاد پارلیمنٹ ۔ ۲

ایجاد پارلیمنٹ۔ یہی زمانہ تقرر
پارلیمنٹ کا ہے یعنی ۱۲۵۸ع مین بمقام
آکسفرڈ ایک کونسل ہوئی جسکو پارلیمنٹ
مجنون کہتے ہین اور ۱۲۶۵ع مین محکمہ
عوام پارلیمنٹ کا تقرر ہوا۔ اسطرح کہ
رئیس لیسٹر نے ہر ضلع کے پادریون اور
امیرون اور سردارون کو طلب کیا
اور ہر قصبہ اور شہر کے وکلاء طلب کیئے
اور ان سب کی ایک پارلیمنٹ مقرر کی
(آجکل کے پارلیمنٹ اُس ہی پیرا پر ہے
یعنی ہوس آف لارڈس (محکمہ امراء)
بمنزلہ امراء اور پادریون کی ہے اور
ہوس آف کومنس (محکمہ عوام) بمنزلہ
وکلاء اہل قصبات اور شہر کے) پھر
۱۲۹۵ع مین پہلی مرتبہ ایرلنڈ والون نے

بعد مارے جانے **جلال الدین** کے **علاء الدین** نے پادشاہی ٹھاٹ بدلا - اور کڑہ سے دہلی تک ہر منزل میں پانچ من سونا اور چاندی علاوہ انعام اور داد و دہش کی بکھیرا اپنے خیمہ کے روبرو منجنیق سے کرتا آیا - اور شاہ کے لڑکے **رکن الدین ابراہیم** کو خارج کرکے سنہ ۶۹۶ھ ۱۲۹۶ء مین تخت سلطنت پر جلوس فرمایا اور کوشک لعل کو دار السلطنت بنایا - اور سنہ مسطور مین ایک لاکھ فوج نے مغلون کی ہند پر حملہ کیا لاہور کے میدان مین ظفر خان سپہ سالار نے علاء الدین کے انکو شکست دیکر پس پا کیا اور سنہ ۱۲۹۷ء مین نہر والہ اور گجرات کو فتح کیا اور آخر سنہ مذکور مین **قتلق** حاکم **ماوراء النہر** کے بیٹے نے دو لاکھ سوار سے دہلی کا آ محاصرہ کیا علاء الدین نے تین لاکھ سوار لے دہلی سے نکلکر **قتلق** کو ہزیمت دیکر پس پا کیا اور اپنا لقب سکندر ثانی رکھا اور افریقہ اور یورپ اور کل ایشیا کو تسخیر کا ارادہ کیا لیکن ارکان دولت نے اس ارادہ سے باز رکھا سنہ ۶۹۹ھ ۱۲۹۹ء مین رنتھنبور کا محاصرہ کیا اور اسی سنہ مین بموجب قول چاہ کن را چاہ درپیش سلیمان شاہ

بعد ظلم و ستم سہنے کے اپنے امیرون کو فراہم کرکے ایک مجلس بنام نہاد پارلیمنٹ منعقد کی اور جور و ستم سے رہائی پائی -

جنگ مین شعر پڑھنا - ویلز مین اڈورڈ اول کے عہد تک بروقت جنگ کے شعراء کے اشعار واسطے قوت دل اور زیادتی شجاعت و جرئات روح کے اسطرح پڑھے جاتے تھے جسطرح ایران مین لڑائی کے وقت شاہنامہ فردوسی کے اشعار اور عرب مین اشعار رجز پڑھے جاتے ہین اور ہندوستان مین بھاٹ لوگ کوت اور ساکھا بیان کرتے ہین اور اب انگلنڈ مین بروقت جنگ کے بجای اشعار شعراء خاص قسم کا باجا بجایا جاتا ہے -

تواریخ انگلستان مین مرقوم ہے کہ پیشتر بادشاہ اڈورڈ اول ہی نے اپنے بڑے بیٹے اڈورڈ دوم کو اسکی صغر سنی مین خطاب پرنس آف ویلس (شاہزادہ ویلس) دیا تھا اسواسطے کہ وہ اُس ملک کی ایک ضلع مسمی بہ کیرنارون مین پیدا ہوا تھا تب اُس زمانہ سے یہہ دستور ہوگیا کہ بادشاہ انگلستان کی

(۱) جنگ مین شعر پڑھنا -

(۲) آغاز خطاب پرنس آف ویلس -

علاء الدین کا بھتیجا شکارگاہ مین علاء الدین کو
زخمی کر کے اور اپنی دانست مین مردہ جان
علاء الدین کی طرح بادشاہ بنا لیکن علاء الدین
نے زخمون سے افاقہ پاکر لشکر مین آکر سلیمان
شاہ کو قتل کرایا اور سال مسطور مین حاجی
مولا دہلی مین باغی ہوا اور اپنے کردار کی سزا
کو پہونچا۔ ۱۳۰۱ع مین رنتھمبور فتح ہوا۔ اور
ہمیر دیو مارا گیا۔ اگرچہ علاء الدین ناخواندہ تھا
مگر تھوڑی مدت مین استعداد علمی حاصل کر
مشکل کتابون کے معنی خوب بیان کر سکتا تھا۔
ملک کے انتظام کیواسطے اُسنے چار قانون
سوا اور قانونون انتظامی کے جاری فرمائے
ایک خفیہ نویس اور وقایع نگار جو شہر اور
ولایت کے نیک و بد کی خبر بلاکم و کاست
او سپر ظاہر کرتے تھے مقرر فرمائے۔ دوسرے
شراب کی ممانعت ایک لخت کر دی۔ جسنے صدہا
مفسدہ دور ہوے۔ تیسرے امراء آپس مین
شادی بغیر اجازت شاہی نکر سکین (جسطرح اس
زمانہ مین راجے بغیر اجازت گورنمنٹ باہم
ملاقات اور میل جول نہین کر سکتے) چوتھے سویت
رعیت۔ اور کاغذات پٹواری کے ایسے عمدہ

انگلستان میں نئی نئی چیزوں کا رواج

انگلستان میں نئی چیزون کا رواج

اکبر اولاد کو یہی خطاب ملتا ہے
ہنری دوم کے عہد سے انگلستان
مین شیشہ کا رواج ہوا۔ اور اڈورڈ
اول کے زمانہ سے پنچکی اور عینک اور
مشرقی ملکون کا کاغذ اور شہر وینس
کے آئینہ کا رواج انگلستان مین ہوا۔
اور اڈورڈ دوم کے عہد مین ظروف گلی
کا استعمال انگلستان مین شروع
ہوا۔ اور ہنڈوی کا رواج ہوا۔
اور سوداس زمانہ مین بیتا لیس روپیہ
سیکڑا تھا۔ ہنری سوم کے عہد مین
کپڑا مثل ململ وغیرہ کی انگلستان مین بلجیم
کے لوگون نے آکر بنا اور اور لوگون کو
بنا سکلایا اور پانی کے نل سیسہ کے بنائے
گئے اور کاٹ کی مشعلون کے بدلے شمعون
کا رواج ہوا۔ اور پتھر کے کوئلی کی
تجارت کی اجازت دی گئی۔ اور اڈورڈ سوم
نے خوردبین اور سیر بین کا رواج دیا۔
اور اسی زمانہ مین نیک نامی کی چھیون کا رواج ہوا
آلہ پیمایش آب۔ پالسن نامی ساکن شہر
ڈنس نے سمندر کے پانی کی پیمایش کا آلہ ایجاد کیا

آلہ پیمایش آب

تیار کراتے تھے کہ پٹواری یا دیگر اشخاص ایک حبہ یا ایک بسوہ زمین کا غبن یا کم و بیش نہین کر سکتے تھے ۔ اور زبردست چودھری و مقدم کا زبردست کسان پر کچھ بس نہین چلتا تھا اور زمین پر لگان اور محصول لیے ردو رعایت اشخاص حسب حیثیت زمین تمام پر برابر تھا اور اُس زمانہ مین نصف پیداوار حق سرکار تھا (حسبطرح آجکل فی صدی پیداوار پچیس روپیہ حق سرکار ہے) ۔

سنہ ۷۰۳ھ مین براہ بنگالہ تلنگانہ پر فوج کشی کی اور خود چیتور کو تسخیر کیا اس سے پہلے ایک حملہ چیتور پر اور کیا تھا جسکا قصہ پدماوت مین مذکور ہے اور تاریخ فرشتہ و تاریخ علائی اور طبقات مین دوسری طرح مسطور ہے اس اثنا مین مغلوان نے ایک لاکھ بیس ہزار سوار سے پھر حملہ کیا بادشاہ نے دہلی سے نکلکر سیری پر قیام کیا مغل ہند چھوڑ سندپار ہوا اپنے حدود مین بھاگ گئے سلطان نے اس مقام پر ہزار ستون کا قصر شاہی بنوایا اور بہت عمارات تعمیر کرائین اور دہلی کا حصار بنوایا اور دیگر قلعجات بنوائے اور شاہی بہرائی اور امیر خسرو کی تاریخ علائی مین مرقوم ہے کہ سلطان نے قانون نرخ اشیا

اور اُسکی سوئے دو بہتے تکلوں کی پیچ بیچ رکھی (مصر کی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ اول مصر مین آلہ مذکورہ ایجاد ہوا اگرچہ اُسکی ساخت کا اندازہ دوسرا تھا) اشیائے مذکورہ بالا کے رواج اور ایجاد کو چند کتب تواریخ انگلستان سے انتخاب کرکے لکھا گیا ہے

حالت رعایا و غلامی ۔ تاریخ انگلستان مصنفہ کالیرا اور وقائع نگار انگلستان مین مرقوم ہے کہ بادشاہ جان کے زمانہ تک آزاد رعایا بھی غلامون کی حالت سے زیادہ بدتر حالت مین بسر کرتی تھی (پھر غلامون کا کیا حال ہوگا اُس زمانہ کی رعیت پر قیاس کرلو) لیکن میگنا چارٹا کے فرمان یعنی سنہ ۱۲۱۵ع سے رعایا کو کچھ آزادی نصیب ہوئی

باب

سلطنت خاندان لنکسٹر

بادشاہ ہنری چہارم ولادت سنہ ۱۳۶۶ع جلوس سنہ ۱۳۹۹ع وفات سنہ ۱۴۱۳ع

سنہ ۱۳۹۹ع مین ہنری چہارم تخت نشین ہوا ۔ اور اسکاٹ لنڈ بسر کیا چند بار غدر ہوا اور بیخ سلطنت کی فکر لوگون نے کی ۔

حالت رعایا و غلامی ۔

جاری کیا اُس زمانہ مین گیہون فی روپیہ سات من
اور نخود اور دہان اور ماش فی روپیہ دس من
جو فی روپیہ بارہ من اور مصری فی روپیہ بیس سیر
اور شکر فی روپیہ ایک من اور تیل فی روپیہ ایک
من اور اسیطرح گھی وغیرہ فروخت ہوتا تھا۔
محصول زمین مین غلہ لیا جاتا تھا اور قحط اور
کم پیداوار کے ایام مین سلطان کی طرف سے
کل رعیت کو بیج رہنے فصل دیا جاتا تھا اور
موٹا کپڑا چالیس گز تک فی روپیہ بکتا تھا۔ اور
اور عجائبات سے یہہ بات ہے کہ کل ملک مین
ایک نرخ تھا یہہ پیداوار کی بدولت تھا۔
عمدہ گھوڑا اسی روپیہ کو آتا تھا۔ سپاہی کی تنخواہ
سات روپیہ سے بیس روپیہ تک تھی اور سلطان
کی فوج مین چار لاکھ پچہتر ہزار سوار تھے۔
سنہ ۱۳۰۵ع مین پھر مغلی فوج حملہ آور ہوئی اور
حدود امروہا مین سلطانی سپاہ نے اُسکو
شکست دی جب مغل سردار گرفتار ہو کر دہلی
مین آئے تو تماشائیون کا اسقدر انبوہ تھا
کہ آٹھ آنہ گلاس پانی بدقت تمام دستیاب
ہوا تھا۔
سنہ ۱۳۰۶ع مین پھر مغلون نے چڑھائی کی اور

لیکن کچھ پیش نہ گئی۔ پھر فرانس
کی خانگی جنگون مین مصروف رہا
دور آخر مین ہنری کی زندگی کو بڑے
بیٹے کی بدوضعی و بدکاری نے تلخ
کر دیا اور اُسکو صرح سے آخر دورہ نے
فنا کیا۔ اسقف اعظم کنٹربری
کو اس شاہ نے قتل کر ڈالا۔ اختلاف
مذہب کی وجہ سے لوگون پر ظلم و ستم ہوا
اور ایک قسیس زندہ جلا دیا اور
انگلستان مین چھاپہ اسی وقت مین
رائج ہوئی۔ ہنری بیدار مغز اور چالاک
تھا اور پارلیمنٹ و رعیت کا مزاجدان
اس بادشاہ کی عہد مین ایک شخص اعوان
نامی ہمیشہ باغی رہا اور بادشاہ سے اُسکا کچھ نہ بگڑا

شاہ ہنری پنجم سنہ ۱۴۱۳ع جلوس سنہ ۱۴۲۲ع وفات

سنہ ۱۴۱۳ع مین ہنری پنجم جو بڑا
بدمعاش اور شوریدہ پشت مشہور تھا
بادشاہ ہو کر جری ہو گیا اور لوآب
کوبہم کی لوا وقت کو رفع کیا اور
باغیون کو گرفتار کر کے قتل کرا دیا اور

دریاے نیلاب کے کنارہ پر شکست کہائی - اور ہرات تک ملک خراج گذار ملک تغلق سپہ سالار سلطان نے کر لیا سنہ ۱۳۰۶ع ۷۰۶ھ مین جب راجہ رام دیو حاکم دیوگڑھ نے باج گذاری سے انکار کیا تو ملک کافور اور الغ خان کو اوسکی سرزنش کے واسطے روانہ فرمایا سنہ مذکور کے اخیر مین الغ خان نے دیولدیوی کو جو گجرات کے راجہ کی بیٹی حسینان ہند مین مشہور تھی اثناے راہ مین گرفتار کر دہلی بھیجدیا یہان آکر خضر خان ولیعہد سلطنت اور اوسمین باہم محبت ہوگئی پس بادشاہ نے دونون کی شادی دستور کے موافق کر دی امیر خسرو نے انکی محبت کا حال اپنی ایک دلچسپ مثنوی خضر خانی و دیولدیوی رانی مین خوب لکھا ہے اور اس زمانہ سے ہندو اپنی لڑکیان اہل اسلام کے ساتھہ بیاہنے لگے اور ملک کافور نے دیوگڑھ (دولت آباد) صلح سے فتح کر راجہ رام دیو کو مع تحائف دربار شاہی مین پیش کیا بادشاہ نے کمال شفقت سے راجہ کو چتر سفید اور

بعد تین برس کے نواب اولڈکیسل کو بجرم بغاوت زندہ جلادیا - جو روپیہ کہ جواہرات رہن رکھکر اور زبردستی قرض لیکر جنگ فرانس کے واسطے جمع کیا تھا وہ سنہ ۱۴۱۷ع حملہ فرانس مین کام آیا اور بڑی جدال و قتال کے بعد شاہ ہنری فتحمند ہوا سنہ ۱۴۲۰ع مین پھر محاربہ فرانس گرم ہوا - اور چند شرائط پر مصالحہ ہوگیا - پھر ولیعہد فرانس نے سپاہ انگریزی کو شکست دی اور بادشاہ ہنری کے بھائی کو قتل کر ڈالا لیکن ہنری نے اب ایسا حملہ کیا کہ پیرس کے قریب تک پہنچا اور دشمن کی تدبیر کو باطل کر دیا لیکن ہنری کی زیادتی محنت کی اور جوانی کی عیاشی جوان مرگی کا باعث ہوئی - یہہ بادشاہ صاحب سیاست اور با تدبیر و شجاع تھا - لیکن مغرور اور نخوت شعار

راے رایان کا خطاب دیا اور اُسکا ملک خراج پر اوسی کو تفویض کردیا اور سنہ ۱۳۰۹ع مین ملک کافور نے قلعہ **ورنگل** اور ملک تلنگانہ فتح کیا- اس جنگ مین سلطان نے دو دو میل پر ڈاک کی چوکی خبر رسانی کے واسطے قایم کی تھی- اور سنہ ۱۳۱۰ع مین ملک کافور نے راجہ **بلال دیو** سے **کرناٹک** اور **ملیبار** کو راس کماری اور آدم کے پل تک فتح کیا اور سمندر کے کنارہ پر ایک مسجد خداے واحد کی عبادت کے واسطے اپنے آقا کے نام پر (مسجد علائی) چونے اور پتھر سے بنائی اور سنہ ۱۳۱۱ع مین دہلی واپس آیا اور ضیاء برنی کے قول کے موافق چھ سو بارہ ہاتھی اور چھیانوے ہزار من سونا اور چند صندوق جواہرات اور موتیون کے اور بیس ہزار گھوڑے لایا جنمین سے سلطان نے بعض امیرون کو اُس سونے مین سے دس دس من اس فتح کی خوشی مین انعام مین دیا اور باقی اور سردارون اور عالمون اور مساکین کو تقسیم کردیا- اس کثرت سونے سے معلوم ہوتا ہے کہ بحر ہند کے سواحل پر چاندی کی چندان قدر نہین تھی سنہ ۱۳۱۲ع مین چھ

عیاش اور ہیجو ارکبی پلّی درجہ کا تھا اُس زمانہ مین آمدنی ملک قریب پانچ لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ سالانہ تھی-

بادشاہ ہنری ششم

سنہ ۱۴۲۲ع جلوس سنہ ۱۴۶۱ع وفات

سنہ ۱۴۲۲ع مین **ہنری ششم** چھ مہینے کی عمر مین بادشاہ ہوا اور بیس آدمیون کی کونسل امور سلطنت کی انصرام کو مقرر ہوئی سنہ ۱۴۲۸ع مین بہ تدبیر ارباب کونسل اہل فرانس سے جنگ ہوی اور فتح پائی لیکن **جون** نامی عورت مدعیہ رسالت نے بادشاہ فرانس سے فوج لیکر قلعہ **اورلینس** کو فتح کرلیا اور انگریزی فوج کو نکالدیا مگر شہر **کوئین** کی جنگ مین گرفتار ہوئی اور وہ سنہ ۱۴۳۱ع مین زندہ جلا دی گئی- پھر اہل **کینٹ** نے بلوہ کیا اور لندن تک چھین لیا شاہ **ہنری** فرار ہوگیا اور مجنون بن گیا جب جنون سے صحت پائی تو نواب **یورک** سے لڑائی ٹھہرائی- نواب مذکور متواتر فتحیاب ہوا- اور دوبارہ **ہنری** کو گرفتار کرلیا- پارلیمنٹ نے یہہ سرگزشت ظاہر کی

آمدنی ملک

ملک کافور دکن گیا اور راجہ مرہٹ اور تلنگ و کرناٹک سے باج وصول کرکے روانہ دہلی کیا۔ اہل تاریخ کا بیان ہے کہ سلطان علاء الدین کے عہد میں چوراسی لڑائیاں چھوٹی بڑی ہوئیں اور سب میں سلطان فتحمند رہا اور اُسکے زمانہ میں مسجدیں خانقاہ اور حوض اور منار اور حصار بکثرت بنے۔ اور آخیر عمر میں علاء الدین کا جسم اور طبیعت معمولی بے اعتدالیوں کے سبب سے کم زور ہوگیا تھا اور ملک کافور سلطان کے مزاج میں دخیل ہوگیا تھا اُس نے شبہ ڈالکر دونوں بیٹوں اور بی بی کو قید کرایا اور سلطان کے بھائی الف خان اور سپہ سالار الغ خان کو قتل کرایا بغاوتوں کا بازار گرم ہوا۔ بیماری بڑھا کی سنہ ۱۳۱۶ع میں وفات پائی۔ یہ سلطان سخت مزاج تند خو نہایت سفاک اور شجاع و باہمت تھا اور ذہانت سے بھی خالی نہ تھا اور معاملات سپہ سالاری میں بڑا دانشمند تھا۔ اور اُسکی حشمت اور شوکت کا اندازہ یہاں سے کرو کہ اُسکے ستر ہزار شاگرد پیشہ تھے۔ منجملہ عجائبات عہد سلطان علاء الدین کے جو تاریخ فیروز شاہی وغیرہ میں مذکور ہیں چند یہ ہیں۔

ہنری جین حیات بادشاہ رہی اور بعدہٗ نواب یورک اور اُسکے ورثہ کی طرف بادشاہت منتقل ہوجائے (اس عہد کی ممبران پارلیمنٹ غالب کے تابع اور منیلوب کے متوجہ تھے) شاہ ہنری ششم حلیم الطبع اور ضعیف الدماغ تھا اُسکو مشیروں پر اعتماد تھا اور اُنکی خطاؤں کا خمیازہ خود اوٹھاتا تھا۔

سوء نظمی کی وجہ سے آمدنی مُلک صرف پچاس ہزار روپیہ سالانہ رہگئی تھی۔ اسی عہد میں مدرسہ عالیہ ایٹن کا ...سکو مقرر ہوا۔ اور سنہ ۱۴۷۷ع میں لکڑی کے تختوں پر چھپنا شروع ہوا۔ (تاریخ چین سے معلوم ہوتا ہے کہ چھاپہ چھاپنے کی اصل چین میں ہوئی) اور کاشتکاری کے حرفوں اور اُنکی ایجادات ...

سلطنت خاندان یورک

شاہ اڈورڈ چہارم سنہ ۱۴۶۱ع

جلوس سنہ ۱۴۸۳ع وفات

سنہ ۱۴۶۱ع میں اڈورڈ چہارم بادشاہ ہوا اور ہنری کو قید کیا لیکن سنہ ۱۴۷۰ع میں نواب وارک بادشاہ گر نے تخت ہنری کو دیا اڈورڈ

امور ملک

نواب ...

اول ملک میں ایسے قانون جاری کئے کہ راہ مین تمام ممالک کے کوئی خوف باقی نہین رہا خلیج بنگالہ سے کابل اور کوہ ہمالہ سے راس کماری تک بے کھٹکے مسافر سفر کرتے تھے اور راتون کو تاجر اور سوداگر بلا قافلہ اور بغیر رفیق تنہا بیش قیمت اموال کو جہان چاہتے لیجاتے تھے اور جس پہاڑ اور جنگل مین اپنا مال اوتار لیتے اسکو حفاظت کی راہ سے قلعہ جانتے تھے اور بے فکر پیر پھیلا کر سوتے تھے اور غریب مسافر جس گاؤن مین اوترتا تھا اُس گاؤن کا مقدم اپنے مہمان کی طرح عزت سے رکھتا تھا - دوم اسکے زمانہ مین غلہ اور دیگر اجناس باوجود امساک باران کے نہایت ارزان رہا اور جو نرخ اُسنے مقرر کیا تھا اُسکے مرنے تک قایم رہا - سوم کل لڑائیون مین وہ فتحیاب ہوا کہین اُسنے ہزیمت نہین اوٹھائی - چہارم ستر ہزار معمار اور مزدور اُسکے ہر وقت موجود رہتے تھے دو تین دن مین ایوان شاہی عمدہ تیار کرتے تھے اور دو ہفتہ مین قلعہ عظیم الشان بنا تے تھے - اس زمانہ مین یہہ قیمتی کپڑے تھے تسبیح (ایک ریشمی کپڑا) تبریزی - زربفت اور زرنگار چند نوع کا - اور خضر دہلی کے کارخانہ کا

بھاگ گیا اور ہنری کو قیدخانہ سے لاکر پھر تخت پر بیٹھایا سنہ ۱۳۲۷ء کو شاہ اڈورڈ مقام برنٹ پر وارے نیارے کی لڑائی لڑکر فتحمند ہوا اور ہنری نظلم و ستم قتل کیا گیا اب اڈورڈ نے فرانس پر حملہ کا منصوبہ کیا اور مالدارون سے نذرانہ بجبر لیا لیکن سنہ ۱۳۶۰ء مین شاہ فرانس نے چند شروط پر مصالحہ کرلیا - مصالحہ ہذا رعایا کو ناگوار ہوا کیونکہ اُنسے روپیہ زبردستی جنگ کے لیئے لیا گیا تھا اڈورڈ نے کچھ بات پر نواب کلیرنس کو قتل کرادیا - چونکہ شاہ اڈورڈ عیاشی اور تماش بینی کی وجہ سے مضمحل ہوگیا تھا لہذا مرض خفیف مین مبتلا ہوکر مرگیا - اڈورڈ شہوات نفسانیہ اور لذائذ قبیحہ مین مشغول رہتا تھا - عیاش اور بہت میخوار تھا لہذا بڑے بڑے معزز خاندانون کو برباد کردیا - اس عہد مین انگلستان مین چھاپہ آیا اور ڈاک لندن سے اسکاٹ لنڈ تک جاری ہوئی بنیش بنیش میل پر سوار تھا

اور کباب اور شش تری اور حریرا اور چینی اور بھیرم اور رویوگیری۔

سلطان قطب الدین مبارک شاہ بن سلطان علاء الدین

علاء الدین کی وفات کے دو روز بعد ملک کافور نے شہاب الدین عمر بن سلطان علاء الدین ہفت سالہ کو تخت نشین کیا اور خود وزیر اعظم بنا لیکن امرا کی سازش سے ملک کافور قتل کیا گیا اور شاہزادہ مبارک خان نائب سلطنت بنایا گیا۔ مبارک خان نے نیابت کی حالت میں امیرون کو متفق کر اپنے برادر عم کو معزول کر ۷۱۷ھ میں تخت شاہی پر قدم رکھا آغاز سلطنت میں خوش اخلاقی اور رحم دلی سے برتاؤ کیا سترہ ہزار قیدیون کو رہا کرایا اور سخاوت کو بہت کام میں لایا۔ لیکن کینون کو عہدے دینے لگا اور علائی قانون بھی منسوخ کر دیا گجرات کے سرکشون کو اس نے دوبارہ تاراج کیا اور ۷۱۸ھ میں بادشاہ نے دکن میں جا کر ملیبار کے متمردون کو پامال کیا اور دیوگڈھ (دولت آباد) میں مسجد بنوائی۔

اور ایک دن میں سو میل خط جاتا تھا۔

بادشاہ اڈورڈ پنجم ۱۹۔ اپریل ۱۴۸۳ع جلوس ۲۵ رجون ۱۴۸۳ع مطابق ۸۸۸ھ میں اڈورڈ پنجم بادشاہ ہوا اور گیارہ ہفتہ بعد رچارڈ شاہ اڈورڈ کے چچا نے محبت سے پیرایہ میں اول تو اپنے تئین بھتیجے کا خیر خواہ ظاہر کیا پھر اڈورڈ کو قید کر سلطنت کو غصب کر لیا اور خیر خواہان سلطنت کو طعمۂ تیغ کیا۔

شاہ رچارڈ سوم ۱۴۸۳ع جلوس ۱۴۸۵ع وفات

۱۴۸۳ع میں رچارڈ سوم ملقب بہ خمیدہ پشت بادشاہ ہوا۔ اور ملک کا دورہ کیا اور شاہ اڈورڈ اور اسکے بھائی کو محبس ٹاور میں قتل کروا دیا۔ اب خاص و عام نے بلوی شروع کیا اور غاصب سلطنت انگلستان پر خوف و خطر طاری ہوا۔ اس عالم یاس میں ہنری تیس ہزار فوج لیکر دریائے سپن میں آ پہونچا ۱۴۸۵ع میں مقام بوسورتھ پر ہنری اور شاہ رچارڈ میں جنگ ہوئی اور رچارڈ مارا گیا۔ اور تاج شاہی ہنری کے سر پر رکھا گیا۔

ان کامیابیون کے بعد مغرور ہوگیا اور
عیاشی مین پڑ گیا - اور **خسرو** جو ایک تنگ
کمینہ ہندو تھا اور دل مین بادشاہ بننے کا
ارادہ رکھتا تھا اُسکو اپنا مشیر و وزیر کیا
اوس نے ۱۳۲۰ء مین بادشاہ کو قتل کر
تاج شاہی سر پر رکھا اور صدہا اہل اسلام
بیگناہ کو آب تیغ پلایا اور عورات کو بے آبرو
کیا لیکن **غازی ملک** حاکم لاہور نے
دہلی پر فوج لاکر **خسرو** ہزیمت روزی کو
گرفتار کیا اور اپنے آقا کا انتقام لیا -

طرز معاشرت عہد خاندان خلجی

لباس - خوراک اور پوشاک تو زمانہ
ماضی کے موافق بدستور رہی لیکن سلطان
جلال الدین کے زمانہ مین امرا ئے کبار کا
درباری لباس - جامہ اور کمر بند یعنی کمر سے
باندھنے کا پٹکا سفید ہوتا تھا - اور جس شخص کو
جامہ اور کمر بند یا خلعت سفید دربار شاہی سے
مرحمت ہوتا تھا وہ شخص بڑے امیرون مین
شمار ہوتا تھا -

قیدی جس رتبہ کا ہوتا تھا اُسی انداز سے
رکھا جاتا تھا اور معزز قیدی نفیس مکانون مین

مورخین کی رائے ہے کہ رچارڈ سوم
فریبی و مکار و بے رحم تھا اور حرص و
طمع کی وجہ سے گناہ ہائے کبیرہ کا مرتکب
ہوتا تھا -

طرز معاشرت اہل انگلستان کا سلاطین لنکاسٹر اور شاہان خاندان یورک کی عہد مین

خوراک - غذاؤن مین تو
کچھ چندان جدید لذیذ ترکیبون کا
ظہور نہین پیدا ہوا تھا لیکن امیرون
اور اہل مقدرت کے اوقات کھانا
کھانے مین کچھ تغیر اور ترقی ہوگئی
تھی یعنی امیر اور دولتمند دن رات
مین چار مرتبہ کھانا کھاتے تھے
اسطرح کہ اول سات بجے حاضری
تناول کرتے تھے پھر دس بجے چاشت
کا کھانا کھاتے تھے پھر سہ پہر کے بعد چار بجے
کچھ نوش کرتے تھے پھر نو بجے رات کو
عشا (بیالو) کرتے تھے جسمین کچھ کلچے اور
اور خوشبودار شراب ہوتی تھی اور
یہہ غذا سونیکے کمرون مین نوش ہوتی تھی

اور ہر موسم کے موافق آسایش کے ساتھ رہتے تھے۔

اختراع نقشجات ۔ سلطان علاء الدین نے کاغذات پٹواری اور ایسے نقشجات جس سے اہل قلم اور عمال مال مین خیانت نکر سکین ایجاد کیئے۔

ڈاک اور وقایع نگار ۔ اور وقایع نگار (اخبار نویس) کا عہدہ اور گھوڑے کا داغ اختراع کیا۔ اور چوکی کی ڈاک خطوط کی آمد و رفت کے واسطے ایجاد کر کے مقرر کی۔

نرخ و روزنامچہ ۔ نرخ ہر چیز کا منڈی سے روزانہ سلطان کے حضور مین جاتا تھا اور روزنامچہ نے اس عہد سے آغاز پایا۔

ایجاد عماری ۔ اور سلطان نے ہاتھی کی عماری ایجاد کی حضرت امیر خسرو فرماتے ہین۔ **بیت**

کسی در شاہی وانگہ سواری
جدا و تنہا د بر فیلان عماری

معافی محصول و رہائی قیدی ۔ اور تخفیف محصول زمین کا رواج ہوا اور بادشاہت کی خوشی مین قیدی رہا کرنے کا۔ چنانچہ مبارک شاہ

مگر محنتی مزدور اور غریب لوگ معمولی دو وقت کھاتے تھے ایک دوپہر کو دوسرے شام کو اور یہی وقت انکو کھانے کا ہر موسم اور ہر ملک مین مناسب اور بہتر نسبتاً معلوم ہوتا ہے کیونکہ امیرون کو تو پورا اطمینان اور اتنی فرصت حاصل ہوتی ہے کہ وہ اپنے کھانے کے وقتون کو بدل سکین مگر محنتی مزدور روزمرہ کی محنت و مشقت کے سبب مجبور ہین اسواسطے انکی اوقات غذا ہر موسم مین یکسان رہنی چاہیئے)۔

پوشاک ۔ اس عہد کے لباس کے باب مین مورخون کا بیان تو محرر اوراق یعنی محمد تراب علی کو کچھ مدد نہین دیتا اور جہانتک ممکن تھا تواریخ کا مطالعہ کیا اس عہد کی پوشاک کے بارہ مین عاری پایا لیکن اُس زمانہ کی تصویرون کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جو لباس طرز معاشرت سابق مین بیان ہوا ہے اوسیطرح کا لباس تصاویر مین پایا جاتا ہے اور تاریخ انگلستان جو ناظن

نے تخت نشینی کی شادی میں سترہ ہزار قیدی رہا کئے اور شش ماہہ فوج کو انعام دیا۔

کیمیاگرون کی بڑی مٹی خراب تھی سلطان علاء الدین تو کیمیاگر کو دایم الحبس کر دیتا تھا۔

پان۔ اور اس عہد تک دربار میں پان نہیں کھایا جاتا تھا۔

سکہ۔ اور اس زمانہ کے سکہ کو تنکہ یا تنخا جو چاندی اور سونے کا ہوتا تھا کہتے تھے اور وہ ایک تولہ کی برابر تھا۔ سونے کا تنخا سرخ (اشرفی) اور چاندی کا تنخا سفید (روپیہ) کہا جاتا تھا۔ (اور شاید یہی لفظ تنخواہ کا مخرج ہو جو ماہانہ خدمت کے عوض ملے ہے) اور تانبے کے سکہ کا نام جیتل (پیسہ) تھا جو وزن تولہ کے تھا اور روپیہ پچاس ملتے تھے۔

فوج و تنخواہ۔ اور فوج اس عہد میں دو قسم کی تھی ایک باقاعدہ جنگی دوسری ملکی انتظام کے واسطے اور اُسکی بھرتی کا طریق یوں تھا کہ فوج کے چھوٹے اور بڑے گروہ مع اپنے سرداروں گھوڑے اور ہتیار سمیت آتے تھے اور شاہی فوج میں داخل ہو کر تنخواہ پر نوکر ہو جاتے تھے اور کبھی ایک ایک دو دو بھی آکر

اور تاریخ تاج انگلنڈ میں مرقوم ہے کہ اڈورڈ پنجم کے زمانہ میں گناہگار کے توبہ کرنے کا یہ لباس تھا اور یہ شکل تھی کہ پا برہنہ اور کپڑا سفید سر پر اور چراغ ہاتھ میں امیر ہو یا فقیر بھیک مانگتے کھاتے گرجے میں جاتے اور عفو خطا کرے۔

تعلیم و تہذیب۔ وقائع نگار انگلستان میں مرقوم ہے کہ جبتک محاربہ اور روز رز۔ باب اصلاح و سداد اہل انگلستان پر مسدود رہا اسواسطے کہ جب لوگوں کو اپنی زندگی کا یقین نہ تھا تو تعلیم و تہذیب کا کیا خاک دہیان کرتے بلکہ اُنکا مقصد عظیم تو حفظ جان تھا لہذا وہ فن سپہ گری کو بہت ضروری سمجھتے تھے۔ ادنیٰ و اعلیٰ برابر مصیبت و بلا میں مبتلا تھے۔ امرا اور اہل دول کے خانمان کی خاندان غارت ہو گئے۔ بڑے بڑے عظیم الشان قلعے منہدم ہو گئے اور سیکڑوں مع ہیأت جلکر خاک سیاہ ہو گئے۔ (اس زمانہ میں تعلیم و تہذیب مفقود تھی اور سپاہ گری ادنی و اعلی کو مرغوب تھی اہل دول

نوکر ہوتے تھے لیکن کم کم - اور کچھ ایسے نوکر ہوتے تھے کہ سرکار انکو گھوڑے دیتی تھی اور کچھ تنخواہ - اور ضرورت کے وقت زاید فوج بھی بھرتی کر لی جاتی تھی - اور راجپوتون کی مانند فوج کو جاگیر عنایت نہین ہوتی تھی خاصکر سلطان علاء الدین نے تو اس رسم کو بغاوت کے اندیشہ سے بالکل مسدود کر دیا تھا -

رعایا و غلہ

رعایا و غلہ - اور رعایا کی خوش حالی و غلہ کی فراوانی اور نرخ کی ارزانی اور امساک باران مین کسانون کو غلہ بادشاہ کیطرف سے بہ نرخ فصل ملنے سے بخوبی دریافت ہو سکتی ہے -

خاندان تغلق کی حکومت
سنہ ۷۲۱ھ / ۱۳۲۱ع سے سنہ ۱۴۱۴ع تک

غیاث الدین تغلق

سنہ ۷۲۱ھ / ۱۳۲۱ع مین غازی الملک تغلق نے خسرو کو اُسکے اعمال کی سزا دیکر تخت شاہی پر امیرون کی رضامندی سے جلوس فرمایا - اور اپنا خطاب غیاث الدین تغلق مقرر کیا - تغلق اصل مین سلطان بلبن کا ترکی غلام تھا - تخت پر قدم رکھتے ہی رفاہ عام کی طرف متوجہ ہوا -

غارت اور صدہا بستیان جلکر خاک سیاہ ہوگئین یہہ جنگ بڑے زور شور سے سنہ ۱۴۵۵ع سے ۱۴۸۵ع تک رہی)

انتظام سلطنت و اصول سیاست

انتظام سلطنت - تاریخ مذکور مین مسطور ہے کہ اس زمانہ مین بھی انگلستان مین سلطنت شخصی محدود تھی اور یہہ طرز حکومت طریقہ سیاست اُس قبیل سے ہے جو قرن اوسط مین یورپ مین جاری ہوا تھا - بادشاہ کا عہدہ قطعاً موروثی ہوگیا تھا اور بادشاہ کی حکومت بالکل فی الکل حاصل تھی - اور بادشاہ تمام ملک کا مالک تھا مگر اُسکی حکومت تین اصول عظیمہ سیاست سے کہ قدیم الایام سے ملحوظ ہوتی آتی محدود و مقید تھی اول بادشاہ کوئی قانون بدون استرضائے پارلیمنٹ نہ بنا سکتا تھا - دوم بادشاہ بدون رضامندی محکمہ مذکورہ رعایا سے ٹیکس نہ لے سکتا تھا سوم سیاست ملک مین اُسی قانون کی پابندی واجب تھی اور اگر وہ خلاف قانون کرتا تھا تو اُسکے کارندے اور مشیر مشغول الذمہ

رعیت کی اصلاح حال اور امور مالی و ملکی مین
دن بھر مشغول رہتا تھا - نماز پانچون وقت کی
با جماعت پڑھتا تھا اور جسکا پریشان حال دیکھتا
تھا اُسکا احوال دریافت کرتا تھا پھر اُسکا تدارک
کرتا تھا - اہل علم کا قدردان تھا اہل اللہ پر
مہربان تھا - اور تجارت کو بڑی ترقی دی اور
مطالبہ بقایا مین ایک لاکھ سے ایک ہزار روپیہ
التفا کی - سنہ ۱۳۲۳ع مین لدر دیو حاکم تلنگانہ نے
اداے خراج سے سرتابی کی تو الغ خان ولیعہد
کو بھیجکر تلنگانہ فتح کیا - اس زمانہ مین دہلی کی
روانہ شدہ ڈاک چوکی ہفتہ مین دو مرتبہ تلنگانہ
پہونچتی تھی گویا تین روز مین دہلی سے ورنگل
دار الحکومت تلنگانہ مین موصول ہوتی تھی -
سنہ ۷۲۴ھ مین بادشاہ بنگالہ کے سرکشون کی گوشمالی
کیواسطے اپنے بیٹے الغ خان کو اپنا نائب دہلی
مین مقرر کرکے گیا اور انکو زیر کیا بوقت بازگشت
کے افغان پور مین الغ خان سے ملا اُس نے
اپنے باپ کی ملاقات کے لیے تین روز مین ایک
چوبی محل تیار کیا تھا باپ بیٹے اُس محل مین ملے
اور کھانے کھائے لیکن جسوقت بیٹا محل [illegible]
ہاتھی اور گھوڑے پیشکش کے دا[illegible] لیکن گیا

رہتے تھے - اڈورڈ چہارم کے زمانہ مین
جو الیفین پارلیمنٹ توانین بنائے گئے جو آجتک
باسم توانین پارلیمنٹ موسوم ہین -
سنہ ۱۳۲۱ع تک تو کوئی قاعدہ اور قانون
مالک تاج و تخت ہونے کے بارہ مین
سوائے موروثی ہونے عہدہ شاہی کے
انگلستان مین قرار پایا نہین تھا جسکی
لاٹھی اُسکی بھینس - بادشاہ کی وفات
کے بعد ہوتی تھی - بھائی بادشاہ ہوجاتا
تھا اور بیٹا محروم رہجاتا تھا اور چھوٹا
بھائی یا بیٹا مالک سلطنت قرار پاجاتا
تھا اور بڑا بھائی اور بڑا بیٹا منھ دیکھتا
رہجاتا تھا اور اس وجہ سے تخت و تاج
حاصل کرنے مین بڑے بڑے قتال و
جدال ہوتے تھے لیکن اب اس عہد مین
ایک مدت کے بعد یہ ضابطہ اصول اولیہ
قانون سلطنت انگلستان مین داخل ہوگیا
کہ اکبر اولاد مالک تاج و تخت ہو -

زبان و املا - اس زمانہ مین زبان
مین چندان اختلاف نہین تھا تاریخ
کا ایرین ہر قوم [illegible]

وہ محل خود اگر گیا احمد بادشاہ مع پانچ رفیقون کے
دب کر ۷۲۵ھ مین مرگیا - حاجی محمد کی تاریخ مین ہے
کہ بجلی کے صدمہ سے گرا - اور بعض کا قول ہے کہ
ہاتھیون کے دوڑنے کی وجہ سے گرا یہہ سلطان حلیم
و کریم اور عاقل و سلیم تھا - اُسکے عہد مین ایسے
عمدہ عمدہ آئین مرتب ہوئے جنسے کاشتکارون کی
بہبودی اور سبکدوشی منصور تھی اور جسطرح غیاث الدین
تغلق کی تخت نشینی الزام اور تہمت سے منزہ و
مبرا ہے اوسیطرح اُسکی سلطنت بھی بُرائی
اور بدنامی کے دھبون سے پاک وصاف ہے -

سلطان محمد شاہ تغلق عرف الغ خان بن غیاث الدین تغلق

۷۲۵ھ مین بجاے اپنے باپ کے سریر آرا سے
سلطنت ہوا - جسطرح انسان کا بدن متضاد اجزا
سے بنا ہے اوسیطرح سلطان محمد مختلف اوصاف
کا مجمع ہوا ہے اگرچہ یہہ بادشاہ بڑا اٹھیلا اور
خونخوار اور اپنے تجویز کی تکمیل مین لوگون کی
تکلیف کی ذرا پروا نہین کرتا تھا لیکن نہایت
لایق اور عالم و زاہد اور مذہب کا حامی اور
اپنے زمانہ کا بڑا تجربہ کار سپہ دار اور حد سے زیادہ

انگریزی رائج تھی اور اس زمانہ مین
اور چاسر شاعر کی نظم مسمی بہ حکایات
کنٹربری کی عبارت مین کچھہ تھوڑا ہی
سا فرق تھا - مگر ہان الفاظ کے املی مین
بڑا اختلاف تھا اور املے مین صرف اصوات
حروف کا لحاظ رہتا تھا لہذا ہر مصنف
کے املی کا طریقہ جدا تھا اور اکثر اوقات
ایک ہی صفحہ مین ایک ہی لفظ بطور مختلف لکھا
جاتا تھا -

چھاپہ - اگرچہ چھاپہ کی ایجاد قبل سنہ ۴۳۵ء
کی ملک چین مین ہوی ہے جیسا کہ مقدمہ کتاب
مین مرقوم ہوا لیکن یورپ مین خصوصاً
انگلستان مین پندرھوین سولھوین صدی
عیسوی مین رواج پایا اور اُسکی اجراے
سے یورپ مین فواید کثیر اور دایمی پیدا
ہوے - چھاپہ کی وجہ سے کتاب بنانے کا
طریقہ بالکل بدل گیا اور قلمی کتابون کی
عوض چھپی کتابین شایع ہوئین مگر
اس عہد تک نہ تو چھپی کتابون کے آغاز
مین مصنف اور کتاب کا نام ہوتا تھا اور
نہ جلی حرف لکھے جاتے تھے اور دیگر علامات تحریر

سنخی تھا چنانچہ تخت نشینی کے چالیس روز بعد جب تغلق آباد سے دہلی کے جانب روانہ ہوا تو اسقدر اشرفی اور روپیہ کی نوچھاور کرائی کہ اکثر دہلی کے فقیر گدائی سے مستغنی ہو گئے۔ اور باقی عمر بفراغت بسر کی۔ ایک روز امیر نثار خان کو ایکسو ہاتھی اور ایک ہزار گھوڑے اور ایک کروڑ تنکہ سرخ (اشرفی) اور چتر دوربار ٹکڑے مرحمت فرمایا۔ اور ایک دن ملک سنجر بدخشانی کو اسی لاکھ روپیہ اور عماد الدین کو ستر لاکھ روپیہ اور اپنے استاد مولوی عضد الدین کو چالیس لاکھ روپیہ بخشدیا اور اسیطرح مساکین پر کرم فرماتا تھا اور ابن بطوطہ اپنی تاریخ میں لکھتا ہے کہ ایک قصیدہ کے صلہ میں مجکو محمد شاہ نے پچپن ہزار دینار مرحمت فرمائے اور ضیائی برنی میں مرقوم ہے کہ ملک بہرام غزنین کو ایک کروڑ روپیہ سال بخشتا تھا اور بہت فصیح اور منشی اور اعلیٰ درجہ کا خوشنویس تھا اور پنجگانہ نماز پڑھتا تھا اور مسکرات سے مدام بچتا رہا۔ سنہ ۷۲۷ھ میں ابن داؤد خان سندھ پر حملہ آور ہوا اور اُس سے اور سلطان سے کسی رقم پر مصالحہ ہوگیا۔ پھر دوآبہ میں اضافہ لگان سہ گونہ کیا جس سے رعیت رنجیدہ ہوی اور

عمارت۔ اس زمانہ میں انگلستان کی طرز معاشرت میں ایک تبدیلی عمارت میں جدید پیدا ہوئی تھی وہ یہہ ہے کہ امیروں نے قلعوں کی عوض میں لکڑی کے مکانات بنانے شروع کیئے اور مکانوں کو نقش و نگار سے آراستہ کیا اور کمروں میں مشجر کے پردے ڈالے۔ قصبات اور دیہات کی مکانات کا ایک طرز خاص تھا انکی اوپر کے درجے نیچے کے درجوں سے اسقدر باہر نکلے ہوتے تھے کہ تنگ کوچوں میں مقابل کے مکانات میں صرف چند فٹ تفاوت باہم رہجاتا تھا چنانچہ تاریخ انگلستان کالیر میں مرقوم ہے کہ یہہ طرز عمارت کا ہنوز پرانے قصبات کی مکانات میں جیسا کہ چسٹر ہے موجود ہے ظاہر میں اسکا باعث یہہ معلوم ہوتا ہے کہ انگلستان کے لوگوں کو ابھی تک تازہ و صاف ہوا اور شفاف روشنی کی ضرورت اور قدر معلوم نہیں تھی کہ یہہ جسم اور دل و دماغ کو کسقدر مفید اور فائدہ مند ہیں عبادت اور گرجے انگلستان میں اہل انگلستان

ایک قحط واقع ہوا جس سے ملک کو بڑا صدمہ پہونچا
بادشاہ نے تانبے کے سکہ کا رواج دیا جس طرح
چین والون نے کاغذ کا روپیہ جاری کیا
تھا اور **قبلہ خان** خاقان چین نے اوسکے رواج
مین بہت کوشش کی تھی - لیکن یہہ سکہ
چند روز چلا اوسکی بدولت تجارت اور دیگر
امور مین فتور برپا ہوگئے - تین لاکھ ستر ہزار
سوار وسط ایشیا کی فتح کو مقرر کیے مگر اوسمین
کامیابی نہین ہوئی فوج متفرق ہوگئی سنہ ۷۳۸ھ سنہ ۱۳۳۷ع
مین ایک لاکھ سوار **خسرو ملک** کو دیکر چین
کی تسخیر کے واسطے روانہ فرمایا وہ کوہ ہمالیہ
کی قومون کو تابع کرکے اور کوہ ہمالیہ سے
گذر کر حدود چین مین وارد ہوا - اور کارروائی
شروع کی کہ برسات سر پر آگئی پس کثرت
بارش اور نہ ملنے رسد اور دشمن کے مقابلہ
سے بڑا حصہ فوج کا پہاڑ مین تلف ہوا اور
باقی جو واپس آئے انکو بادشاہ نے مار ڈالا
اور سنہ مذکور مین بادشاہ نے مالوہ کی بغاوت
کو رفع کیا سنہ ۷۴۲ھ سنہ ۱۳۴۱ع مین دیوگڈہ کو پسند
کرکے اوسکا نام دولت آباد رکھا اور دہلی
سے پایہ تخت منتقل فرماکر دولت آباد کو دار السلطنت

باوجود مذہب مسیحی اختیار کرنے اور علاوہ
تثلیث کی شرک مین گرفتار رہنے کی اور علاوہ
اوسپر یہہ ہے کہ آپکو موحد جانتے ہی اور
حضرت عیسیٰ کا اپنے تئین پیرو ماننے
کے گرجون مین مشرکون کی مانند مورتین
اور تصویرین تعظیماً نصب کرتے تھے -
تواریخ انگلستان مین مسطور ہے کہ گرجون
کی مورتون اور تصویرون کو اڈورڈ
ششم کے عہد مین کرنمر اسقف نے توڑا اور پھوڑا

اشباہ معجزات

اشباہ معجزات - وقائع نگار انگلستان
مین مرقوم ہے کہ اس زمانہ مین نقول و
حکایات کی شبیہین (جیسے واجد علی
شاہ کا رہس تھا بلکہ یون کہا جائے کہ
جیسے کنہیا جی کا رہس تھا یا اس زمانہ
مین تھیٹر ہین) باقاعدہ بنتی تھین اور
پہلے خود پادری گرجون مین ایسی شبیہین
بنتے تھے اور انہین اشباہ معجزات کہتے تھے
اور ان شبیہون سے یہہ مقصود تھا
کہ عوام الناس کو صحف مقدسہ
سماویہ کے حالات معلوم ہوجائین
مگر ایسے بہت سوء ادب ہوتا تھا -

قرار دیا اور دہلی سے دولت آباد کے جانے والون کے لیئے دونون طرف سڑک پر بڑے بڑے درخت سایہ دار لگوا دیئے اور چاہ اور سرائے مسافرون کے واسطے بنوا دی۔ لیکن لوگون کو اس سفر مین سخت تکلیف کی برداشت کرنی پڑی اور مجبورًا وطن مالوف کو چھوڑکر روانہ ہوئے۔ [illegible] مین جانب معبر کے روانہ ہوا اور وہان کا فتنہ دور کیا واپسی مین قصبہ ہیرپور ایک دانت اوکھڑ گیا۔ اُسکو دفن کرکے ایک گنبددار عمارت بنوائی دولت آباد سے پھر دہلی کو روانہ ہوا اور عام اجازت دیدی کہ جسکا دل چاہے دہلی کو جائے چنانچہ دہلی دوبارہ آباد ہوئی۔ اطراف دہلی مین قحط شدید تھا بادشاہ نے کسانون کو تقاوی دیئے اور کنوے کھدوانے کو روپیہ دیا اور خود چاہ آب پاشی کے واسطے کھدوائے تاکہ قحط دور ہو۔ [illegible] مین کہکرون کے سردار ملک حیدر نے سرکشی اختیار کی سلطان نے خواجہ جہان کو روانہ فرماکر اُسکو مخذول و منکوب کیا۔ اور ایک عریضہ خلیفہ عباسی کو جو مصر مین تھا ارسال کیا۔ [illegible] مین خلیفہ نے حاجی سعید کی

شاہ ہنری چہارم کے عہد مین اسطرح کی ایک شبیہ انجانہ مقام ہمتہ خیلد مین بنائی گئی اور آٹھ دن تک لوگون کو دکھائی گئی اور از ابتدای خلقت عالم تمام حالات مرقومہ صحف سماویہ اشبیہ مین تشکل کیکر گئے۔ قریب زمانہ شاہ ہنری ششم کے اخلاق کی شبیہین بنانے کا رسم نکلا اور یہہ شبیہین اشباہ معجزات سے نہایت بہتر و پاکیزہ تر تھین کہ ان مین اہل دنیا (یا اہل بیت یعنی پادری) شبیہ منتخب تھے اور انبیاء و رسل (جنکا ذکر کتب سماویہ مین ہے) کی شبیہین نہ بنائی جاتی تھین۔ ایسی شبیہون کو اشباہ اخلاق کہتے تھے اسواسطے کہ شبیہ بننے والے رحم اور عدل اور صدق اور اخلاق حمیدہ کی نمونہ ہوتی تھی بادشاہان ٹیوڈر کے زمانہ مین (بعوض اشیاء ذہنیہ کے) اشیاء خارجیہ کی شبیہین بننے لگین جنکا استخراج تواریخ اور طرز معیشت و عنوان معاشرت سے کیا جاتا تھا غلامی کی مذموم رسم جب انگلستان مین جس قباحت کے ساتھ اجرا ہوئی تھی

بعرفت منشور حکومت اور خلعت خلافت سلطان کو عطا فرمایا۔ سلطان نے خلیفہ کا نام خطبہ اور سکہ اور زربافتی جامون پر بطور طراز کے ثبت کرایا۔ ۷۴۵ھ میں کٹرہ کی بغاوت کو دور کیا اور دکن کے فتنہ کو نصرت خان سے فرو کرکے اصلاح کار کیا۔ جو کہ علیؓ شاہ کی نیت فاسد تھی ۷۴۸ھ مین گلبرگہ سے نظر بند کرکے غزنین مین قید کیا۔ اور بہرایچ مین عمارت قبر سالار مسعود غازی کی بنوائی۔ اور آبادی ملک اور زیادتی زراعت مین کوشش کی اور اس کے واسطے چند قوانین ایجاد فرمائے منجملہ انکے ایک یہہ ہے کہ تیس تیس کوس مربع زمین کا ایک ایک قطعہ پیمایش کرکے ہر ایک کو شخص لایق کے سپرد کیا اور اُسکو ہدایت فرمائی کہ جسقدر اُسمین زمین غیر مزروعہ ہے مزروعہ کرے اور جو مزروعہ ہے اُسمین ایسی سعی کرے کہ اعلیٰ درجہ کی زراعت کو پہونچے۔ اس کام کے واسطے سو شقدار مقرر ہوے اور سلطان نے اس کام کے انجام کے لیئے ستر لاکھہ روپیہ خزانہ سے بطور تقاوی مرحمت فرمایا ۷۵۰ھ مین دہلی سے روانہ ہوکر کوہ آبو پہونچکر گجرات کے فتنہ کو دفع کیا اور اثنا سے راہ مین ضیائی برنی مولف

اوسی قبیح صورت مین جیسا کہ پہلی طرز معاشرتون مین مذکور ہوا جاری چلی آتی تھی۔ اس زمانہ مین انگلستان کے غلامون کو کچھہ تخفیف تکلیف کی آثار نمایان ہوئے یعنی قریب زمانہ بادشاہ ہنری دوم کے آزادی غلامون کی مبارک رسم نے آغاز رواج پایا (آزادی غلام کی مبارک رسم کو اول اسلام نے ایجاد اور آغاز کیا) اور تین سو برس تک رسم مذکور آہستہ آہستہ اپنی حالت مین ترقی کرتی گئی اور جاری رہی چنانچہ تواریخ مین مذکور ہی کہ آزادی غلامان کا رواج ایسا آہستہ شایع ہوا کہ اُس زمانہ کے مورخون کو بھی بخوبی محسوس نہین ہوا۔

اسباب آزادی غلام ۳

رواج آزادی غلام کے چند اسباب قدرتی طور پر خود بخود پیدا ہوگئے منجملہ اُنکی ایک سبب آزادی غلام کا یہہ بھی ہوا کہ غلام گر قوم کی جنگ خانگی سے قوت و طاقت ٹوٹ پھوٹ گئی تھی۔ دو سو برس خانگی لڑائی کے سبب امرا اور حکام بہت ضعیف ہوگئے تھے جو غلامون سے زیادہ فائدہ اوٹھاتے تھے۔

تاریخ فیروز شاہی سے دریافت کیا کہ بادشاہ کو کسے
محل پر سیاست (قتل کرنا) مناسب ہے - عرض
کیا کہ تاریخ کسروی مین مرقوم ہے کہ سات جگہ -
اول مرتد پر - دوم عمدًا قاتل ناحق پر - سوم زانی
پر - چہارم غدار پر - پنجم سردار باغی پر - ششم
اُس رعایا پر جو باغیون مین ملجائے - ہفتم اُسپر
جو بادشاہ کے حکم کو ذلیل وخوار جانکر فرمان بری
نکرے - جب محمد تغلق نے اجلاف کو بڑے بڑے
عہدے اِس غرض سے دینے شروع کئے کہ
اشراف اُسکے سخت حکمون کی تعمیل مین عمدًا
تساہل کرتے ہین تو اجلاف نے حوصلے سے
زیادہ مناصب پاکر لوگون پر سخت گیری آغاز
کی جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ دکن اور گجرات مین بغاوت
ہوگئی - ضیائی برنی کا قول ہے کہ بادشاہ نے
اس حالت مین مجھسے دریافت فرمایا کہ میرے
ملک مین امراض متضادہ پیدا ہوگئے ہین ایسے
حال مین تاریخ کا کیا قول فیصل ہے - عرض کیا
کہ مین نے ایک تاریخ مین دیکھا ہے کہ جب خلایق
بادشاہ کے اعمال سے تنفر کرے اور ملک مین
فتنہ اور بغاوت زیادہ ہو تو اُسکا علاج یہہ ہے
کہ بادشاہ اپنے بیٹے یا بھائی کو اپنا جانشین کرے

پس یہہ امر زیادہ باعث تائید
اور تقویت آزادی غلامون کا
ہوا کیونکہ اونھون نے عدم
آزادی مین اپنی ضعیفی کے
سبب زیادہ پیروی نہین
کی - تیسرے اکثر روم کر ایسے
پادری تھے جو انگلستان کے
باندی اور غلامون پر ترحم کی نظر کرتے
تھے اور اُنکی ردی حالت پر
ترس کھاتے تھے پس جو
ایجاد کی مان احتیاج ہے
پادریون نے انگلنڈ کے غلامون
کی آزادی کے واسطے یہہ قاعدہ
مقرر کیا کہ جسوقت غلامون کا
مالک قریب الموت ہوتا تھا
تو پادری لوگ بتمام حکومت
کلیسائی غلامون کے مالک
کو غلامون کے آزاد کر دینے
کی ترغیب دیتے تھے - اور
مالک غلام پادریون کے وعدہ
اور وعید سنکر غلامون کی آزادی

اور خود گوشہ نشین ہو رہا۔ سلطان نے جوناگڑھ وغیرہ کے فتنہ کو خود دفع کیا اور سنہ ۷۵۲ھ مین بیمار ہو کر سندھ کے کنارہ پر فوت ہو گیا۔ شہاب الدین نے مسالک الابصار مین رقم کیا ہے کہ محمد تغلق کے عہد مین بڑا درجہ خان کا ہے اور ہر ایک خان کے زیر حکم دس ہزار سوار ہین اور سلطان کے دربار مین اسّی خان ہین خان کے بعد ملک کا درجہ ہے ملک کے بعد امیر کا۔ اس سلطان کی فوج مین نو لاکھ سوار اور تین ہزار ہاتھی ہین لڑائی کے وقت ہاتھیون پر لوہے کی جھول ڈالتے ہین۔ بادشاہی کارخانہ مین چار سو جولاہے ریشمی کپڑے اور پانسو زرباف مدام کمخواب خلعتون کے واسطے بنا کرتے ہین ہر سال دو لاکھ خلعت اور دس ہزار عربی گھوڑے انعام مین تقسیم ہوتے ہین وزیر کے تابع چار نائب اور چار دبیر ہین اور ہر دبیر کے ماتحت تین سو محرر ہین کم مشاہرہ کا محرر دس ہزار روپیہ سے کم نہین پاتا تھا۔ دربار صبح و شام دو وقت ہوتا ہے۔ پانسو آدمی خاصے پر سلطان کے ساتھ کھانا کھایا کرتے ہین نہ ہزار تنکہ

۴ اقسام فوج و تعظیم دربار وغیرہ۔

کی طرف مایل ہوتے تھے۔

وقایع نگار انگلستان اور تواریخ انگلنڈ کالیر وغیرہ مین مرقوم ہے کہ جب انگریز کے نام کو لوگ باعث ذلت اور توہین سمجھتے تھے جب نکولاس بریکسپیر کہ قوم انگریز سے تھا پوپ کے مرتبہ پر فایز ہوا۔ اور قریب اوسی زمانہ کے ٹامس اے بکٹ کہ یہ بھی انگریز ہی تھا انگلستان کے نورمن بادشاہ سے برسر مقابلہ ہوا (تو ذلت مذکور مین کچھ کمی آئی۔

ابتدائے توپ۔ توپ کے رواج کا انگلستان مین پہلا واقعہ یون لکھا ہے کہ جب سنہ ۱۴۰۵ع مین ہنری چہارم نے شہر ہرک کا محاصرہ کیا تو ایک بڑی توپ کا گولہ قلعہ کے ایک برج پر اس زور سے پڑا کہ اوسکے پرخچے اوڑ گئے اور اہل قلعہ نے مارے خوف کے

۲ ابتدائے توپ انگلستان مین۔

سلطان کے باورچی خانہ مین دو ہزار دمہ و بھیڑ اور اڑھائی ہزار بقرہ و بیل صرف ہوتے ہین -

اور ابن بطوطہ کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ اس بادشاہ کے عہد مین تین طرح کی ڈاک تھی ایک گھوڑے کی چوکی دوسرے آدمی کی چوکی اور تیسرے ہرکارے کی ڈاک تھی اور ہرکارے کی ڈاک سب سے جلد خبررسان تھی -

فیروزشاہ بن سالار رجب سنہ ۱۳۵۲ع سے سنہ ۱۳۹۰ع تک

سنہ ۱۳۵۲ع مین سلطان محمد تغلق کی وفات کے بعد اسکا بھتیجا فیروزشاہ سریر آراے خلافت ہوا سنہ ۱۳۵۵ع مین سرستی کے کنارہ پر عمارت عالیہ تعمیر فرمائین اور بنگالہ جاکر حاجی الیاس کے شر کو دفع کیا - سنہ ۱۳۵۵ع مین دہلی کے نزدیک جمنا کے نہر کے کنارہ پر شہر فیروزآباد آباد کیا - سنہ ۱۳۵۶ع مین دریاے ستلج سے نہر کہدواکر جھجر تک جاری کی سنہ ۱۳۵۵ع مین آٹھ نہرین اور کھدوائین اور نہر سرکھتہ کے کنارہ پر

دروازے کھول دیے -

فوج بحری - بحری فوج انگریزی کی انگلستان مین اس زمانہ سے بنا قایم ہوئی -

آمدنی ملک - ہنری پنجم کے عہد مین آمدنی ملک انگلستان کی قریب پانچ لاکھ اور ساٹھ ہزار روپیہ سالانہ کے تھی چنانچہ تاریخ کالیر مین ہے اور وقائع نگار انگلستان مین مرقوم ہے کہ ہنری ششم کے زمانہ مین انگلنڈ کی آمدنی صرف پچاس ہزار روپیہ سالانہ رہگئی تھی -

اجراے ڈاک - تواریخ مین مذکور ہے کہ اڈورڈ چہارم کے عہد مین اول مرتبہ انگلستان مین ڈاک لندن سے اسکاٹ لنڈ تک جاری ہوئی اور ڈاک کی کیفیت یہہ تھی کہ بیس بیس میل کے فاصلہ پر سوار مقرر کیے جاتے تھے اور وہ دست بدست ایکدوسرے

ایک شہر فیروزہ آباد نام اوبر آباد کیا - اور اسی سال مذکور مین خلیفہ عباسی الحاکم بامر اللہ کا منشور ممالک ہند کی تفویض اور دکن کے بہمنیہ شاہ کی سفارش مین مصر سے آیا اور حاکم بنگالہ کا بھی نذرانہ آیا - اسی سال مین بنگالہ اور دکن شاہ دہلی کے تصرف سے خارج ہوکر پیشکش اور تحفہ شاہ دہلی کے واسطے روانہ کرنے لگے - سنہ ۱۳۶۱ع مین تاتار خان کو سرحد غزنین کا شقدار مقرر کیا - اور خود لکھنوتی کو روانہ ہوا - اور شہزادہ فتح خان کے نام خطبہ اوسکہ جاری کیا - اور جملہ اسباب شاہی علحدہ کرکے شاہ نبادیا شہزادہ باوجود صغیر سنی کے لہو ولعب سے پرہیز کرکے صبح سے دوپہر تک اور شام کر پھر پہر رات تک نوشت وخواند مین مشغول رہتا تھا اور بڑے امور کو نہایت خوش اسلوبی سے فیصل کرتا تھا کہ اہل عقل دنگ ہوجاتے تھے - ایک بار ایک بڑھیا نے ڈنڈا سے راہ مین استغاثہ کیا کہ میرے فرزند اور شوہر کو شاہی سپاہیون نے مخبر سمجھکر پکڑ لیا ہے اور وہ جاسوس نہین بیگناہ ہین - شہزادہ نے

سوسین خطوط اور امرا مسلاست لیجاتے تھے -

شیشہ بنا - سنہ ۱۴۳۹ع مین انگلستان مین شیشہ کا بننا شروع ہوا -

باب

عہد سلاطین ٹیوڈر سنہ ۱۴۸۵ع سے سنہ ۱۶۰۳ع تک کل ۱۱۸ سال

شاہ ہنری ہفتم سنہ ۱۴۸۵ع جلوس سنہ ۱۵۰۹ع وفات

سنہ ۱۴۸۵ع مین ہنری ہفتم نے تخت نشین ہوکر انگلستان کی حقیقی تاریخ کا عہد شروع کیا اور امرا کہ امیری لباس مین ترقی کرتے تھے اور دہقین کہ درحقیقت غلام تھے اونکی حالت نے تبدیلی کے آثار پیدا کئے - جب بادشاہ دورہ مین تھا کہ فساد رونما ہوا - اس فساد کو بہت جلد رفع کیا اور برسٹل مین پہنچکر منادیل اہل شہر کو تجارت کی ترغیب دی -

فرمایا کہ وہ گواہ اپنے قول کے صداقت پر لا۔ بڑھیانے
کہا کہ گواہون کے آنے مین دیر ہوگی اور پھر
شاہزادہ تک پہنچنا مشکل ہوگا۔ شہزادہ نے کہ
کہا جا گواہ لا مین تیرے آنے تک یہان کھڑا
ہون۔ سہ پہر تک وہان کھڑا رہا اور درخت
کے سایہ تلے باوجود کہنے مصاحبون کے نہ گیا
کہ خلاف وعدہ ہوگا۔ جب بڑھیا کے گواہ سن لیے
اور اُسکے لڑکے اور شوہر کو رہا کرایا تب فجر کا
کھانا عصر کے بعد کھایا۔ سنہ ۱۳۶۲ع مین سلطان
دہلی مین واپس آیا اور ستلج و سلیم کا درمیانی
پشتہ کھدوا کر دونو دریاؤن کو ملا دیا جس سے
آب پاشی خوب ہونے لگی۔ اور سنہ ۱۳۷۶ع مین
شہزادہ فتح خان نے انتقال کیا سنہ ۱۳۷۹ع مین پرگنہ
اٹاوہ کے متمردون کو سرتابی کی سزا دی۔ سنہ ۱۳۸۷ع
مین سلطان نے شہزادہ محمد خان کو ناصرالدین
محمد شاہ کا خطاب دیکر اسباب شاہی اُسکو تفویض
کیا اور آپ خدا واحد کی عبادت کے واسطے
عزلت گزین ہوا۔ ناصرالدین محمد شاہ نے خطبہ مین
اپنا اور باپ کا دونون نام قایم رکھے۔ لیکن چند روز
بعد عیش و عشرت مین پڑگیا۔ امرا نے سلطان
کے اتفاق راے سے محمد شاہ کو معزول کر کے

اگرچہ بادشاہ نے ملکہ الزبتہ کو گوشہ
تنہائی مین ڈال رکھا تھا لیکن
اُسکو بادشاہ سے استحقاق سلطنت
زیادہ تھا لہذا رعایا نے ملکہ کی
تاجداری تزک و احتشام سے کر
شریک بادشاہت کیا۔ اب بادشاہ
نے شاہ فرانس سے لڑنے کیواسطے
لوگون سے نذرانے بجبر لیے اور
امرا نے اپنی جاگیرین بیع و رہن
کر کے بادشاہ کو اس امید پر روپیہ
دیا کہ فرانس کی لوٹ مین ہم حصہ دار
ہونگے لیکن بادشاہ نے فرانس سے
مصالحہ کر لیا۔ اسپر امرا بہت بگڑے
یہہ واقعہ سنہ ۱۴۹۲ع مین ہوا۔ اب
واربک نامی نے اپنے تئین شاہزادہ
پلین جنٹ مشہور کر بغاوت
کا جھنڈا قایم کیا اور جا بجا ملک مین
فساد برپا۔ شاہ اسکاٹ لند بھی اُسکا
مددگار ہو کر لڑا لیکن فتح شاہ ہنری
ہفتم کے نام رہی۔ بعدہ واربک
گرفتار ہوا اور قتل کیا گیا۔ اور

تغلق شاہ شہزادہ فتح خان کے بیٹے کو سزاوار تخت و تاج قرار دیکر بادشاہی پر نامزد کیا۔ ۷۹۰ھ ۱۳۸۸ء مین سلطان فیروز شاہ نے دنیائے فانی سے ملک جاودانی کی راہ لی۔ وفات فیروز سے تاریخ فوت حاصل ہوتے ہے یہ سلطان فاضل و عادل کریم و رحیم و حلیم تھا رعیت اور لشکر کا دوست تھا۔ تاریخ فتوحات فیروز شاہی اس ہی سلطان کے تصنیفات سے ہی اور اعزالدین نے اس ہی عہد مین دلایل فیروز شاہی حکمت عملی مین اور ضیاہی برنی نے تاریخ فیروز شاہی تصنیف کی اور عمدہ عمدہ قوانین جاری کئے جس سے کمال رفاہ عام ہوا اور اس سلطان کی عمارات کی بعض تواریخ مین یون تفصیل لکھی ہے کہ تیس شہر آباد کئے اور چالیس جامع مسجد اور تیس مدارس کلان اور بیس خانقاہ اور دوسو سرائے و مسافرخانہ اور سو نہرین[1] اور پچاس بند ندیون کے اور تالاب آبپاشی کے واسطے اور ڈیڑھ سو چاہ اور سو کو شک

[1] چنانچہ جمنا کی نہر بطور نمونہ موجود ہے اور اپنے دونون جانب کے حاشیہ کی زمین کو آج کے دن تک سرسبزی بخشتی ہے۔

بدنصیب شاہزادہ نواب وارک جسکی تمام عمر قید مین بسر ہوی تھی اور اسکا کچھ گناہ نہ تھا سوا اسکے کہ بادشاہان پلین ٹیجنٹ کی اولاد ذکور مین ایک یہی شاہزادہ باقی ہے اسکو ہنری ہفتم نے فتنہ پردازی کی تہمت لگاکر پھانسی دیدی ہنری ہفتم نے آغاز سلطنت سے زبردستی رعایا سے روپیہ لیا اور بذریعہ ڈڈلی اسپیکر پارلیمنٹ کی مخلوق کو لوٹتا تھا۔ ایک بار نواب اکسفرڈ نے بادشاہ کی دعوت کی شاہ نے نواب کے ملازم اور سامان زرق برق دیکھکر نواب پر لاکھ روپیہ جرمانہ کیا (واہ سبحان اللہ بادشاہ کیا عالی ہمت تھا) بادشاہ ہنری ہفتم نے ۱۵۰۹ء مین وفات پائی۔ اس بادشاہ نے رچارڈ پلین ٹیجنٹ نواب یورک بے گناہ کو اور وارک شاہزادہ بے قصور

اور دس حمام اور پانچ شفاخانہ اور سو پل پختہ
عبور عوام کے واسطے اور سو مقبرہ اور دس
منارہ کلان اور باغ بہت طیار کرائے جس سے
ملک و رعیت کو بڑا فایدہ حاصل ہوا - فتوحات
فیروز شاہی سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس زمانہ
مین صرف خراج یعنی زمین مزروعہ کی پیدایش
کا دسوان حصہ حق سلطان تھا - اور کل چیزون
پر محصول معاف تھا یہہ اُس زمانہ کے لوگون کی
خوش قسمتی تھی (ہمارے زمانہ سنہ ۱۸۹۱ء مین زمین
کی پیداوار پر فی صدی دس روپیہ ابواب
اور پینتالیس فیصدی لگان کل فی صدی پچپن فیصدی روپیہ
حق سرکار ہین اور پینتالیس فیصدی روپیہ حق زمیندار
ہین اور محصول دنیا کی کل چیزون پر ہے کوئی
چیز بلا محصول نہین اسکی تفصیل مین مینوسپل کے
دفتر رنگین ہین) اناج اُس عہد مین بہت سستا تھا
گیہون آٹھ جیتل (پیسہ) کا ایک من اور چنا و جو
چار جیتل کا من اور انگور ایک جیتل بکتا تھا (اور
آجکل سنہ ۱۸۹۱ء مین گیہون دہلی اکبرآباد گوالیار مین
تین روپیہ کا ایک من روپیہ کا تیرہ سیر اور
چنا و جو ڈہائی روپیہ من انگور روپیہ کا دو سیر
یہہ کمی پیداوار کا سبب ہے - دوسرے بارہ کروڑ

کو قتل کیا اور دھبا بدنامی
اپنی ذمہ لیا - اور امیر اسٹینلی
کو جسنے ہنری کو تاجور بنایا
تھا اور اُسکے بھائی کو جسنے
بوسورتھ کی جنگ مین ہنری
کی جان بچائی تھی قتل کیا
(گویا یہہ بادشاہ محسن کش
تھا) یہہ بادشاہ گھُنا اور بدگمان
اور حریص تھا اور زیادہ خودسر
اور مطلق العنان چنانچہ مورخ
میکالی نے اسکو مشرح بیان
کیا ہے - اس عہد مین پرتگال
ہند مین تری کی راہ سے آئے
اور سنہ ۱۴۹۲ء مین کلمبس نے امریکا
کا سفر کیا (امریکا کا نیا معلوم ہونا
اہل یورپ کے واسطے ہے اور
اہل ایشیا و افریقہ پہلے ہی سے
آگاہ تھے کیونکہ جہان ایشیا
اور افریقہ کی حدود امریکا سے
ملی ہین وہانسے آمد و رفت ان
ممالک مین نہایت آسان ہے

زیادہ غلہ ہند سے انگلنڈ کو جاتا ہے کیونکہ
ممالک متوسط کے ریلوے اسٹیشنونکے رپورٹ
سے معلوم ہوا کہ روزانہ غلہ تین لاکھ چھتیس[۳۶]
ہزار من روانہ انگلنڈ کو ہوتا ہے اور کم سے
کم اسی پر قیاس کرو ممالک مغربی و شمالی
اور اودھ۔ اور پنجاب۔ اور بنگالہ اور احاطہ
بمبئی اور مدراس کو توکل تئیس لاکھ باون ہزار
من غلہ روزانہ انگلنڈ کو روانہ ہوا)
اور قیدیون کو ہر روز تین سیر غلہ خوراک کا
ملتا تھا۔ فیروز شاہ کے وزیر خان جہان کی
تنخواہ ذاتی تیرہ لاکھ روپیہ تھی۔ اور اس
بادشاہ کے دو وزیر آگے پیچھے باپ بیٹے
ہند و تلنگان کے بھی ہوے۔

غیاث الدین تغلق شاہ بن فتح خان

سلطان فیروز شاہ کی وفات کے بعد بابت
اورنگ ہند کے بڑا نزاع قایم ہوا چند
بادشاہ پے در پے تخت نشین ہوئے اول
غیاث الدین تغلق سنہ ۷۹۰ھ مین اور پھر سن مذکور
مین ابوبکر شاہ بن ظفر خان بن سلطان فیروز
شاہ اور پھر ناصر الدین محمد شاہ بن سلطان
فیروز شاہ اورنگ نشین ہوا۔ اور ابوبکر شاہ کو

بخلاف یورپ کے چنانچہ سنہ ۶[illegible]ء
مین ایک سردار عرب عقبہ نامی
مشیع توحید فاتح افریقہ۔ افریقہ
کو فتح کرتا ہوا اُس حد پر پہونچا
جہان افریقہ اور امریکا کی حدود
خشک دریا کی لب تر سے
پیوستہ تھی اور کوئی سامان
عبور کا اُس مقام پر موجود نتھا
تو سردار موصوف نے حسرت
بھری نظر سے حدود امریکا کو
دیکھکر اور دریا مین گھوڑا ڈالکر
کہا کہ اے واحد حقیقی اگر یہہ دریا
سدّ راہ نہوتا تو تیری توحید
کو منکران توحید مین اشاعت
کرتا ہوا زمین کی اقصیٰ حد پر
پہنچتا)۔

شاہ ہنری ہشتم ۱۵۰۹ء

جلوس ۱۵۴۷ء وفات

۱۵۰۹ء مین ہنری ہشتم
بادشاہ ہوا اور اپنے باپ کے

سنہ ۱۳۹۱ء مین گرفتار کرکے نیر بھٹہ کے قلعہ مین قید کیا اور وہ اسی قید مین مرگیا اور سنہ ۱۳۹۲ء مین اٹاوہ کے متمردون کو مستاصل کیا اور اٹاوہ کے قلعہ کو تڑوادیا اور جالیسر کے قریب قلعہ بنواکر محمد آباد نام رکھا - اور سنہ ۱۳۹۴ء مین راہی ملک عدم کا ہوا اور دہلی مین حوض خاص کے کنارہ اپنے باپ کے پہلو مین مدفون ہوا - اور تخت کا وارث اپنے بیٹے ہمایون خان کو چھوڑ گیا - اُسنے تخت پر جلوس فرماکر اپنا نام سکندر شاہ رکھا اور ایک ماہ کے بعد بیمار ہوکر ملک عدم کی راہ لی ایک ماہ اور پندرہ روز بادشاہت کی -

ناصر الدین محمود شاہ بن ناصر الدین محمد شاہ

بعد وفات سکندر شاہ کے محمود نے اورنگ مسند پر جلوس فرمایا اور ناصر الدین اپنا لقب ٹھہرایا چونکہ متمردون نے تمرد اور سرکشی اختیار کی تھی اسلیئے ناصر الدین محمود نے خواجہ جہان کو سلطان الشرق کا خطاب دیکر ہمراہ لشکر جرار واسطے دفع کرنے مفسدون

دوستون ڈڈلی و ایمپسن کو قتل کروایا اور خود عیش و عشرت اور رقص و سرود اور میخواری و تماش بینی مین مشغول ہوگیا پھر شاہ فرانس کی ملاقات کے بعد نواب بکنگھم کو قتل کرڈالا - اس عہد مین مغفرت نامے جو پوپ اربن نے اختراع کیئے تھے بکتے تھے اور جو روپیہ اون کاغذ کے پرزون کا لوگ دیتے تھے اُسکی جزا مین خود کو مراتب اولیاء کا ملنا گمان کرتے تھے انہین ایام مین لیوتھر نامی راہب جو باشندہ ملک سیکسنی تھا اُسنے ایک جدید مذہب پراٹسٹنٹ نام کا قایم کیا اور کیتھولک مذہب قدیم سے انحراف کیا لیکن ہنری لیوتھر کے خلاف تھا اور اُسنے کیتھولک مذہب کی تائید مین ایک

قنوج اور بہار کے روانہ کیا اُسنے کامیابی
کے ساتھہ فساد کو دفع کیا اور حکام بنگالہ
سے بھی مال مقررہ چند سال کا وصول کیا
اور محمود مقرب خان کو دہلی مین اپنا نائب
کر خود گوالیار کو روانہ ہوا یہان بعض زبردست
امیرون نے جو محمود کے مخالف تھے فتح خان
کے بیٹے اور فیروز شاہ کے پوتے نصرت خان
کو بادشاہ مشہور کیا پس نصرت خان کا
تنازع تین برس مین ختم ہوا۔ یہان یہہ آپس
کی خانہ جنگیان ہو رہین تھین کہ سنہ ۱۳۹۸ع
مین میرزا پیر محمد جہانگیر امیر تیمور صاحبقران
کے پوتے نے خراسان کے جانب سے
آکر دریاے سندہ کو بذریعہ پل کشتی کے عبور
کرکے قلعہ اوچ اور ملتان پر قبضہ کیا۔

امیر تیمور صاحبقران

سنہ ۸۰۰ھ و سنہ ۱۳۹۸ع مین امیر تیمور سوے نظمی اور
طوائف الملوکی ہندوستان کی سنکر عازم
سفر ہندوستان ہوا۔ اور سمرقند سے
چلکر قوم سیاہ پوش کو فتح کرتا ہوا دریاے
سندھ پر آیا اور جس مقام سے سکندر
اوترا تھا اوسی جگہہ سے وہ بھی سندھ کو

امیر تیمور صاحبقران

کتاب لکھی جسکے صلہ مین پوپ
نے ہنری کو موئید الدین و
ناصر الملت کا خطاب عطا کیا چنانچہ
اتبک شاہان انگلستان خطاب
مذکور سے مخاطب ہین اب
بادشاہ ہنری کو یہہ سوجھی کہ
ملکہ کیتھرائین کو جو بادشاہ
جرمن کی پھوپی اور پوپ کی
پیاری مرید اور مذہب کیتھولک
مین سخت شدید تھی بعد مواصلت
بیس برس کے طلاق دیدے
اسقف و وزیر ولزی نے
ہرچند سمجھایا لیکن بادشاہ
نسمجھا اور ولزی کی محل سرا کو
معہ مال و اسباب ضبط کرلیا اور
عہدہ سے معزول کیا۔ جب وہ
پھانسی کے واسطے جاتا تھا
اُسوقت اُسنے یہہ کلمات
عبرت انگیز کہے کہ جس سرگرمی
اور جانفشانی سے مین نے بادشاہ
کی خدمت کی ہے اگر اسطرح مین

پایاب عبور کر ملتان کو جہان میرزا پیر محمد قابض اور متصرف تھا گیا اور وہان سے دس ہزار سوار آزمودہ کار ہمراہ لیکر بھٹنیر کی طرف روانہ ہوا بھٹنیر کا راجہ **دولیچند** لوٹ مار کرتا تھا اور تاجرون سے ناجایز طریق سے مال لیتا تھا چونکہ راجہ نے اپنی فوج کے مقابلہ مین تیمور کی فوج کو تھوڑا خیال کیا اسلیئے دلیرانہ شہر سے باہر نکلکر لڑا لیکن تاب حملہ فوج قواعد دان مغلیہ کی نہ لاکر پسپا ہوا اور فوج مغلیہ نے دہاوا کر کے شہر پر قبضہ کر لیا راجہ دولیچند نے بھی مجبورًا اطاعت قبول کی عنایت بادشاہانہ نے راجہ کو لباس طلا دوز اور پٹکے زر اور تاج بلند سے سر بلند فرمایا جب تیمور نے مسافر کابلی اور اُسکے ہزار ہمراہیون کے قاتلون کو جنھون نے فریب سے مار ڈالا تھا حکم قتل کا قصاص مین دیا تو جو ہنود قلعہ پر قابض تھے آپے سے باہر ہو گئے اور اونھون نے شہر مین آگ لگا دی اور اپنے زن و فرزند کو اپنے ہاتھ سے آپ قتل کر کے مغلیہ سپاہ پر آن پڑے تیمور کی کئی ہزار فوج کے آدمی قتل کئے لیکن اُنمین سے بھی ایک نہ بچا اور **ظفرنامہ** جو امیر کے حالات کا روزنامچہ ہے اُس مین مرقوم ہے کہ دس ہزار آدمی مخالف زیادہ مارے گئے۔ اور قتل عام کا

خدا کی عبادت کرتا تو وہ اس عالم پیری مین مجھے نہ چھوڑ دیتا مگر میری سزا یہی ہے۔ اول **لیوتھر** کے اصول مانکر اور **پراٹسٹنٹ** مذہب حق جانکر **پوپ** کی قید اطاعت سے اہل انگلستان نے رہائی پائی اور ۱۵۳۱ء مین پارلیمنٹ نے امامت و ولایت بادشاہ کو تفویض کئے **پوپ** نے یہہ خبر سنکر بادشاہ کو ملعون کر نا فرمایا۔ اس زمانہ مین ایک عورت مجنونہ بادشاہ کو کوستی تھی مع چند بیگناہون کے اُسکو قتل کروا دیا۔ اس جابر بادشاہ نے دو اور بڑے شخص قتل کیئے ایک **جان فشر** اسقف دوسرا **سر ٹامس مور** بادشاہ دولت کے لالچ مین تین ہزار دو سو اُنیس ۱۹ عبادت خانے بالکل خراب و برباد کر کے [illegible]

حکم ظفرنامہ مین نہین یہہ انگریزی مورخون کا افترا ہے سن ۱۳۹۸ء مین امیر تیمور بھٹنیر سے چلکر سرستی اور فتح آباد - اور اہروتی - اور تو ہتہ فتح کرکے قلعہ لونی پر بعد فتح کرنے قلعہ مذکور کے مقیم ہوا - دوسرے روز امیر نے سات سو سوار ہمراہ لیکر میدان جنگ کے موقع ملاحظہ فرمائے اس اثنا مین سلطان محمود شاہ اور ملو اقبال خان پانچ ہزار سوار سے مقابلہ کے واسطے برآمد ہوئے لیکن امیر کے سوارون نے دفعتاً تیراندازی شروع کردی اور امیر کے سردار جو موقع سے مقیم تھے حملہ آور ہوئے محمود شاہ اور اقبال خان خاص مصلحت سے دہلی کی جانب واپس آئے - امیر تیمور کے ہمراہ جو قیدی ہنود تھے اُنھون نے اقبال خان کے آنے کی بہت خوشی کی تھی امیر کو گمان ہوا کہ بوقت جنگ کے یہہ قیدی کثیر دشمن کے شریک ہوجاینگے اسواسطے اصول جنگ کی بنا پر تیمور نے حکم دیا کہ سواے عورت اور بڈھے اور پندرہ برس سے کم کے جو قابل ہتیار اوٹھانے کے ہو قتل کیا جاے پس ایک لاکھ مقتول ہوئے -
سلطان محمود شاہ چالیس ہزار پیادہ اور دس ہزار

سالانہ آمدنی اُنیس لاکھ دس ہزار پر خود قابض ہوگیا - اس امر کے مالکین نے جہاد فی سبیل اللہ کیا بادشاہ نے اُنکے سردارون کو قتل کرادیا اور سنہ ۱۵۳۶ء مین اپنی بی بی ملکہ این بولین بیگناہ کو قتل کروا ڈالا اور مسئلہ قلب[1] ماہیتہ کے حق نہ جاننیوالے ہزارون قتل کرائے کرومول نائب امام کو اسبات پر قتل کرایا کہ اُسنے این نامی بیڈول عورت سے شادی کرادی تھی - اور پھر اپنی پانچوین ملکہ کیتھرائن ہاورڈ کو اوسکی قبل شادی کی بدوضعی پر مع اوسکی ایک سہیلی کے جو اوسکی بدوضعی کی شریک تھی قتل کیا - اور

[1] یہہ معنی ہین کہ جو لوگ عشاء مقدس عیسوی تناول کرتے ہین وہ جانتے ہین کہ روٹی اور شراب (نعوذ باللہ) درحقیقت مقلوب الماہیتہ ہوکر حضرت مسیح کا گوشت وخون ہوجاتے ہین -

سوار سے دہلی مین محصور ہو بیٹھا تیمور نے یہہ
چال چلی کہ قلیل فوج تو شہر کے مقابل رکھی
اور باقی کمین گاہ مین چھپی رکھی - محمود تیمور کا
ضعف خیال کر کے تمام فوج اور بے شمار ہاتھیون
کی صف باندھکر دہلی کے باہر لڑنے کو آکر آمادہ
ہوا- امیر تیمور کی سپاہ تجربہ کار نے کمین گاہ
سے نکلکر جو حملہ کیا اول ہی حملہ مین فتح پائی اور
نا تجربہ کار غل مچانے والی جماعت کو ایک چشم زدن
مین پراگندہ کر دیا- محمود تو گجرات کو بھاگ گیا
اور دہلی کی عمائد تیمور کی مطیع ہو گئے - اور جمعہ
کے روز دہلی مین خطبہ امیر تیمور صاحبقران کا منبر
پر پڑھا گیا - امیر تیمور نے اپنی ملفوظات مین ارتکاب جرم
کیا ہے اور نیز ظفرنامہ مین مرقوم ہے کہ جب
امیر نے اہل الغنی کو جو دہلی مین مخفی تھے گرفتاری کا
حکم دیا تو اہل بغاوت اور اُنکے رشتہ دار تلوار کھینچکر
لڑنے لگے آغاز جنگ مین ہندون نے خود اپنے
ہاتھ سے اپنے گھرون مین آگ لگا دی اور اسی
آگ مین اپنے تمام زن و فرزند کو زندہ جلا دیا -
(کیا وحشیانہ حرکت کی ہے) اور خود لڑکر مر گئے - آخرکار
ترکون نے بھی بہت لوٹ مار کی - بعد امن و انتظام
کے جب صاحبقران نے محمد شاہ کی جامع مسجد جو

کتب سماویہ کی تلاوت مثل سابق
کے بادشاہ نے بھی اشراقون مین
محدود کر دی- اور آخر عمر مین بادشاہ
نے نواب سرّی **ہاورڈ** کو اس بنا پر
قتل کیا کہ اُسنے ڈھال پر شاہ
اڈورڈ مجاہدین کا معرکہ بنوایا
ہے حالانکہ وہ معرکہ اُسکے بزرگون
کے وقت سے چلا آتا تھا- **ہنری**
پر غرور اور خود بین اور تلون طبع
اور غیر مستقل اور خود سر اور مطلق العنان
اور ظالم و جابر تھا اور آخر عمر مین
مجسم شہوات نفسانیہ خبیثہ ہو گیا
تھا- ہنری نے بمسائل مخترعہ کے
اعتقادات سبعہ مقرر کئے ضمن اول
و اہم یہہ اعتقاد تھا کہ سب لوگ
مسئلہ قلب ماہیتہ کو حق جانین اور اُسکے
انکار کو باعث قتل سمجھین - ان عقاید
سبعہ کے سبب سے بہت لوگ قتل ہوئے
لہذا انہین آئین خونی کہنے لگے -

شاہ اڈورڈ ششم ولد ہنری ہشتم
۱۵۴۷ء جلوس ۱۵۵۳ء وفات

سنگ تراشیدہ کی نہایت خوش نما بنی تھی مشاہدہ فرمائی تو دارالخلافت سمرقند مین ایسی مسجد بنانے کی نیت کی اور دہلی کے سنگ تراش لیجا کر مسجد تیار کرائی - اور دہلی مین پندرہ روز قیام کیا اور اپنی فتح کی خوشی مین جشن منایا - اور بعدہ کوچ کا حکم فرمایا مگر قبل روانہ ہونے کے فیروز شاہ کی سنگ مرمر کی مسجد مین جو جمنا کے کنارہ ہے دوگانہ حمد و سپاس کا جناب باری مین نہایت صدق دل سے بجا لایا - اور وہان سے روانہ ہوکر میرٹھ کے قلعہ کو مفتوح اور زمین دوز کرتا ہوا ہردوار آنہ کو تہ و بالا جا کیا اور ہردوار سے پہاڑ کے نیچے نیچے کوچ کرتا ہوا وسط ایشیا کو واپس گیا - اور خضر خان کو صاحب ان ملتان اور دیبالپور اور لاہور از راہ مکرمت بخشیگی پہانہ ملفوظات مین مرقوم ہے کہ امرا سے ہند کی سکونت سے نفرت ظاہر کی اور کہا ہند مین رہنے سے ہماری نسل بگڑ جائیگی اور ہماری اولاد بھی ہندی ہو جائیگی حتے کہ بعد چند پشت کے انکی طاقت شجاعت اور ہمت و غیرت تمام تلف ہو جائیگی - حق تو یہہ ہے کہ جس امیر نے اس کلام مین سبقت کی وہ نہایت دوربین اور غایت درجہ کا پیش اندیش تھا

۱۵۴۷ء مین اڈورڈ ششم دس برس کی عمر مین بادشاہ ہوا - اور انتظام امور ملکی کے واسطے کونسل - اور کونسل کے ممبران اعلیٰ سے کرینمر اسقف اعظم مقرر ہوا - کرینمر مذکور نے مورتین اور تصویرین جو گرجون مین نصب تھین توڑ واڈالین - اگرچہ معبدون (خانقاہون) مین بہی باتین (جیسے مندرون مین) ہوتی تہین پر اُنسے کچھ فائدہ بھی تھا جیسے مسافرون کا آکر رات کو قیام کرنا لیکن اُنکی شکست اور کھوٹا روپیہ جاری کرنے اور کھانے کی چیزین گران ہونے کی وجہہ سے بلوہ ہوا لیکن بلوہ جلد دفع کیا گیا اور سرگروہ کو پھانسی دیدی - پھر یہہ بادشاہ بیمار ہوا اور سولہ برس کی عمر مین انتقال کیا - یہہ نوعمر بادشاہ سلیم الطبع اور خوش کا عادی

ہماری قوم مین جو سلف کے خلف اب موجود
ہین انمین نہ اسلاف کی ہیئت ہے نہ صورت
اور نہ عادت ہے نہ سیرت اور نہ حمیت ہے
نہ غیرت اور نہ صولت ہے نہ شوکت اور نہ جلادت
ہے نہ جلالت اور نہ دل ہے نہ دماغ اور نہ محنت
ہے نہ محبت ۔ اس تیرہ خاک ہند مین سب خاک
مین ملا بیٹھے حضرت حالی کا قول حسب حال ہے نظم

ترکمانی صولت اور مغلی جلادت ہم مین تھی
عوام گردی ہم مین تھا بدوی حمیت ہم مین تھی
ہاشمی آداب و عباسی فضایل ہم مین تھے
نطق اعرابی و عدنانی فصاحت ہم مین تھی
ضرب کراری و حرب خالدی رکھتے تھے ہم
سطوت حمزی و فاروقی جلالت ہم مین تھی
عرق غیرت تھی دلیں اپنی شرافت کی نہ ہال
جیتنی پہنچی حسب سے دولت وہ شرافت ہم مین تھی
آج خاور تھا مقام اپنا تو کل تھا باختر
عیش و عشرت کی نہ فرصت تھی نہ عادت ہم مین تھی
ننگ تھا ہمکو مشقت سے نہ مزدوری سے عار
جو نرم گی تھی مشقت کے بدولت ہم مین تھی
ہم شتربانی سے پہنچے تھے جہان بانی تلک
اسلیئے باقی شتربانون کی خصلت ہم مین تھی

تھا اُسنے ایک روزنامچہ اپنے
عہد سلطنت کے سوانح کا لکھا
ہے جو اوسکی ایک اعلیٰ یادگار
ہے اور ہنوز عجائب خانہ مین
موجود ہے۔

ملکہ میری اولی بنت ہنری ہشتم ۱۵۵۳ء جلوس ۱۵۵۸ء وفات

۱۵۵۳ء مین ملکہ **میری** اولی
تخت نشین ہوئی۔ اور شاہزادی
جین گری اور تین امرا وہ
قید کیے گئے ۱۵۵۴ء مین **میری**
نے شاہ اسپانیہ (اندلس) اپنے
معشوق قدیم سے شادی کر لی۔
اس شادی سے انگریز ناراض
تھے اسلئے کہ انگلستان اسپانیہ
کا ایک صوبہ ہو جائیگا اور عدالت
دار القصاص[۱] ظلم و ستم کی

۱ اس عدالت کا نام انکوزیشن تھا اور یہ
یہ شاہ فرڈیننڈ و ملکہ ازابیلہ کے وقت مین
ملک اندلس مین اس غرض خاص سے ۔۔۔ قائم کی گئی تھی

جو نشان اقبال مندی کے ہین وہ سب ہم مین تھی
حب دینی ہم مین تھا قومی مودت ہم مین تھی
گھر ہمارے اور ہم سب وقف مہمانون پہ تھے
یثربی مہمان نوازی و ضیافت ہم مین تھی
پھوٹ سے واقف نہ تھی ہم تیرہ رای ہندستان
احمدی اخلاق و اسلامی اخوت ہم مین تھی

امیر تیمور صاحبقران نے چھتیس برس کی حکمرانی
مین اتنا وسیع ملک حاصل کیا کہ چین کی دیوار
عالیشان سے شمالی روس تک اسکا قبضہ کامل
ہوا اور بحرہ عمان و رود نیل اوسکی فتوحات مغربی
کی حد تھی اور دریاے گنگ مشرقی حد تھی۔
اور ستائیس سلطنتون کو زیر و زبر کرکے
اونپر آپ ہی فرمان روا ہوا۔ اور مورخین کے
بیان سے یہہ امر ثابت ہے کہ اوسکا ثانی کوئی
بادشاہ نہین ہوا۔ اور نمرود و سیرس اور
سکندر۔ و چنگیز خان۔ اور نپولین کو اتنا
وسیع ملک نہین ملا۔
توزک تیموری اور ملفوظات اور ظفرنامہ کی
تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ بھٹنیر و لونی و
دہلی وغیرہ مین جو آگ لگائی وہ اہل ہند نے
آپ لگائی اور اپنے عیال و اطفال کو آگ مین

بنیاد اب لندن مین نافذ ہو گی
القصہ بلوی ہوا۔ اور اہل بلوی
کا سروار مع چار سو اشخاص دیگر
اور نواب سفک کے قتل کیا گیا
اور شاہزادی جین گری اور اوسکا
شوہر ڈڈلی بیگناہ قتل ہوئے
اور ۱۵۵۵ع مین شدید ظلم و ستم
آغاز ہوئے اور دو سو اٹھاسی
مرد و عورت بوجہ پراٹسٹنٹ
ہونے کے زندہ جلا دیئے گئے۔ اور اکثر اشخاص
دہکتے ہوئی آگ کے شعلون مین جلکر رہ گئے
اور ہزارہا آدمی دیگر عقوبات مین مبتلا
ہوئے۔ اور ہزار سے زاید پادری ممبرون
سے اوتار کر مبتلائے عذاب کئے گئے
اور جو اس بلائے ناگہانی سے بچے بہ عجلہ
یورپ مین فرار ہو گئے اور بدین وجہ

منکرین مذہب کتھولک پر جو جاری کی باقی
تھی چنانچہ اس عدالت سراپا ضلالت کے
حکم سے ہزارہا بیگناہ حرق و غیرہ دیگر عقوبات
شدید سے قتل کئے گئے اس سبب سے اسکا
نام دارالقصاص رکھا گیا۔

خاک سیاہ کر کے خنک لا ڈلے ہو کر خوب لڑے
اسکا نام ہندی جوصر ہے اور درحقیقت جنگ
مین آگ لگانے کی رسم ایجاد اہل ہند کی
ہے اور یہہ رسم قدیم ہے دیکھو جب راجہ
رام چندرجی راون پہ حملہ آور ہوئے تو ہنومان
سپہ سالار نے لنکا کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا - اور
کورون نے پانڈون کو جلا دینے کی غرض سے
پانڈون کے مسکن مین آگ لگادی - اور تعجب
یہہ ہے کہ اہل ہند غالب اور مغلوب دونون
حالت مین آتش زنی کے خوگر ہین - امیر تیمور
کے جانے کے بعد دہلی مین دو مہینے بد عملی رہی
پھر چندروز تک نصرت خان کا اسپر تصرف رہا
پھر ملو اقبال خان قابض ہوگیا اور اقبال خان
کی وفات کے بعد سلطان محمود دوسری مرتبہ
دہلی کا حکمران ہوا لیکن برائے نام اور ۱۴۱۳ء
مین بیمار ہوا اور اُسکی تمام تکلیفون دنیاوی کا
خاتمہ موت نے کر دیا -

فتوحات تیموری ترکستان - اور کارشی -
اور کاشغر - اور خوارزم - اور خراسان - اور
کابل - اور قندھار - اور سیستان - اور مازندران -
اور کہستان - اور شروان - اور کس -

اس ملکہ کا نام میری سفاکہ
ہوگیا اورپھر **جان رو جرس**
اور ہوپر اسقف کو قتل کیا - اور
رڈلی اور لیٹیمر پادری کو لکڑی
مین باندھکر بارود سے جلا دیا -
اور ۱۵۵۶ء مین کرینمر کو جلا کر
خاک سیاہ کیا ۱۵۵۸ء مین شہر
کیلی جو اڈورڈ سوم کے وقت
سے قبضہ مین تھا اہل فرانس نے چھین لیا -
میری سفاکہ اول تو مرض استسقا
مین مبتلا تھی اور جب شہر کیلی کے
جانے کا ایسا صدمہ ہوا کہ مر گئی -

ملکہ الزبتھ بنت ہنری ہشتم
۱۵۵۸ء جلوس ۱۶۰۳ء وفات

۱۵۵۸ء مین الزبتھ سریرآرائے
انگلستان ہوئی اور اُس نے
مذہب پراٹسٹنٹ کو تقویت
دی اور ۱۵۶۳ء مین بائیس عقاید مذہبی
مخترعہ کرینمر اسقف کو گھٹا کر
انتالیس عقاید کر دے اور ۱۵۶۶ء مین

اور لاشغیستان - اور اصفہان - اور یزد -
اور کرمان - اور لاستان - اور عراق - اور
فارس - اور قلعہ سفید - اور شیراز - اور
بغداد - اور قلعہ تکریت - اور ملک روس کو
پایۂ تخت تک - اور ہندوستان - اور مصر -
اور شام - اور روم - اور چین - ملک ختا
کی فتح کے ارادہ مین تھا کہ موت نے شہر
تاراب مین کام تمام کیا -

طرز معاشرت عہد خاندان تغلق

خوراک اور پوشاک مین تو چندان تبدیل
و تغیر نہین ہوا لیکن محمد تغلق کے عہد مین
یہہ بات ایجاد ہوگئی تھی کہ زربافت کے
کپڑون پر خطاب اور نام کا بنا جانا جاری ہوگیا تھا

تجارت و قانون زراعت - تجارت
اور فلاحت روز بروز ترقی پذیر ہوتی جاتی
تھی - اور کاشتکارون کی بھبودی کے واسطے
عمدہ عمدہ قانون جاری ہوے اور قواعد
تیار کرائے گئے - اور مالگذاری کے اصول
اور قواعد معین و مقرر کئے گئے - اور مطالبہ
بقایا کی محمد تغلق نے واگذاشت کی -

ایجاد تقاوی و آبپاشی - تقاوی کا روپیہ

طرز معاشرت عہد خاندان تغلق -
تجارت و قانون زراعت -
ایجاد تقاوی و آبپاشی -

مسلک پوریٹن (فرقۂ صافیہ)
حادث ہوا اور فرقۂ **پوریٹن**
نے **قانون امامت بادشاہ**
کو جسکا یہہ منشا تھا کہ **ملکۂ الزبتھ**
امور دینی و دنیوی کی مالک و
مختار ہے - اور قانون تقلید
مذہب مختار سے انحراف کیا -
قوانین مذکورہ کی وجہہ سے
صدہا کیتھولک قتل کئے گئے
اور فرقۂ **پوریٹن** قید و جرمانے
مین مبتلا ہوا اور ۱۵۷۲ع مین
نواب **نورفک** کو بعلت بغاوت
قتل کروایا - چودہ آدمی اور
جو شاہزادی **میری** ملکہ
اسکاٹ لینڈ کی دلی خیرخواہ
تھی قتل کی گئی - اور ۱۵۸۷ع
مین شاہزادی **میری** مقیدہ
بھی بے گناہ قتل ہوی اور
اُسکے قتل کا دھبہ **الزبتھ**
کے نام پر رہا - اس عہد مین
حبشی غلامون کی تجارت

کاشتکاروں کو دینا شروع ہوا - اور آب پاشی کے واسطے کنوین کھدوائے - اور سڑکون پر درخت بکثرت لگائے گئے -

ایجاد ڈاک - اور گھوڑے کی ڈاک اور ہرکارے کی ڈاک ایجاد ہوئی جس سے نہایت جلد خط وکتابت کی آمد و رفت اور بات چیت ہوسکتی تھی - ابن بطوطہ کا بیان ہے کہ مین نے ملک کی سرحدون سے عین دارالسلطنت تک سوار اور پیدل کی ڈاک برابر دیکھی -

رفاہ عام کی کام اور ایجاد دار الشفا اور فیروز شاہ تغلق نے ایک سو نہرین کھدوائین تاکہ قحط کے دفع کرنے مین معاون ہون اور زراعت کی ترقی اور عوام کو فائدہ ہو - اور سوپل اور چالیس مساجد اور تیس کلان مدارس جن مین ہر قوم کے طلبا و تعلیم پائین نئے بنوائے - اور تالاب اور سرائین اور شفاخانے ایجاد کرائے جن مین ہر قسم اور ہر قوم کے بیمار کا علاج ہوتا تھا اور آب پاشی کی غرض سے دریاؤن مین بند بندھوائے -

ایجاد مرمت - اور عمدہ عمارات مندرس سلف کا مرمت کرانا اس عہد مین ہند مین ایجاد ہوا -

جاری ہوئی ۱۵۸۸ع مین شاہ اسپانیہ نے ایکسو تیس (۱۳۰) جہاز کا بیڑا جسمین دوسو تریسٹھ (۲۶۳) ضرب توپ تھین انگلستان کی فتح کے واسطے روانہ کیا - اسکے مقابلہ کو ملکہ الزبتھ نے ایکسو چالیس جہاز کا بیڑا روانہ کرکے فوج غیر مغلوب کو مغلوب کیا اول تو ملکہ الزبتھ نواب لیسٹر پر عاشق ہوئی - پھر معمری مین نواب اسکس پر دل وجان سے فدا ہوئی اور اسکی سخت گستاخیون کی برداشت کرتی تھی لیکن اسنے اہل لندن کو فساد پر آمادہ کیا اور اسکو قتل کا حکم صادر ہوا - اور ۱۶۰۱ع مین قتل کیا گیا - اور اگر وہ انگوٹھی جو ملکہ نے پیار کی حالت مین اسکو دی تھی اور کہا تھا

ایجاد ڈاک -

رفاہ عام کی کام اور ایجاد دار الشفا -

ایجاد مرمت -

اور اس زمانہ مین ہندوستان مین یہہ بھی اجرا تھا کہ خطبہ مین نام بادشاہ موجود فی الوقت کا اور دیگر سلاطین گذشتہ اوسی خاندان کا درج ہوتا تھا اور منبر پہ پڑھا جاتا تھا - اور سنگ تراشی اور پچی کاری کا کام سابق سے عمدہ اختراعات اور ایجادون کے ساتھ ہوتا تھا -

اوقاف و ایجاد مینونسپل - ابن بطوطہ کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ اوس زمانہ مین اہل اسلام کے شہرون مین ہر ایک قسم کی اوقاف (فنڈ) کا طریقہ جاری تھا کہ جو قوم اور سلطنت کی کوشش سے قایم تھے - اور اونکے سفرنامہ مین مسطور ہے کہ ایک فنڈ نادار اور مفلس آدمیون کے حج کرانے کے لیئے قایم تھا جس سے زاد راہ دیا جاتا تھا اور اوسی فنڈ کے روپیہ سے غریب الوطن غریب مسافر کو اوسکے وطن مین پہونچا دیا جاتا تھا - اور ایک فنڈ اس قسم کا تھا کہ جسکی آمدنی سے غریب اور محتاج اور یتیم لڑکیون کا یا جن کے والدین اور وارث مساکین اور غربا سے ہون اونکا عقد کرایا جاتا تھا - اور ایک فنڈ اسطرح کا تھا کہ جسکے زر حاصل سے مفلس اور محتاج قیدیون کی خلاصی کے واسطے زر فدیہ ادا کرکے

بلا کے وقت ہمارے پاس پہونچتی تو قتل سے بچا تا - ملکہ بھی اپنے معشوق کے غم مین مر گئی - یہہ ملکہ بیدار مغز اور ثابت قدم تھی اور سوا سے لباس کے مسرف نہ تھی لیکن بہت غضبناک و خود نما پہ مغرور تھی

اہل یورپ بواسطے اہل عرب کے ہندوستان سے تجارت کا سلسلہ ایک مدت سے جاری رکھتے تھے جب اہل انگلینڈ نے عربون کی زبانی ہند کی زیادہ توصیف سنی تو اونھون نے اول ہند کا راستہ پیدا کرکے تجارت کا سلسلہ بلا واسطے عرب کے قایم کیا جب سلطنت انگلینڈ کی ترقی تجارت ملکہ الزبتہ نے سنی تو ایک تجارتی قانون تجویز کیا اور چند تاجر مالدار کو طلب فرما کر ارشاد کیا کہ چند آدمی شریک ہوکر ہندوستان جاکر تجارت کرو اور

رہا ہی دلائی جاتی تھی - اور اُسی سیاح کے سفرنامہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس عہد میں ایک وقف اس زمانہ کے میونسپلٹی کے طور پر قایم و جاری تھا کہ جسکی زرآمد سے کوچے اور گلیان اور سڑکین صاف کرائی جاتی تھین اور مرمت ہوتی تھی اور خوش اسلوبی سے بنائی جاتی تھین اور ایک فنڈ اس قسم کا تھا کہ اگر غربا اور مساکین سے کسی شخص کا کچھ نقصان ہو جائے تو اُس نقصان کا زرمعاوضہ اس فنڈ کی آمدنی کے روپیہ سے ادا کیا جائے اور اسیطرح کے اور بہت اوقاف لکھے ہین جنسے غربا اور مساکین کو ہر قسم کے مصائب اور تکلیفات سے نجات دلائی جاتی تھی -

سیاحت - اس عہد کے اہل اسلام مین سیر و سیاحت کا بھی غایت درجہ کا شوق تھا سفر اُنکے ذوق سیاحت کے مقابلہ مین حضر (قیام) کا حکم رکھتا تھا - ابن بطوطہ نے اپنے سفرنامہ مین زیب رقم کیا ہے کہ جب مین دہلی مین آیا تو مین نے غرناطہ اور قرطبہ وغیرہ دور دراز ممالک کے بعض اشخاص اہل اسلام کو ہند مین موجود پایا - اُس زمانہ کے مسلمان فطرتی کیفیت کی طرح

جسقدر ملک صلح یا جنگ سے دستیاب ہو اوسپر متصرف ہو اس امر کو سب نے تسلیم کیا - تاجرون نے چند روز مین چیزین نفیس اور عمدہ بہم پہونچا کر سنہ [illegible] ع مین عازم ہند ہوے جب ہند مین پہونچے تو اونھون نے خرید و فروخت شروع کی پرتگیز کے تجار سواے اپنے دوسرے کو ہند کی تجارت مین دخیل ہونا نہین چاہتے تھے لہذا اونھون نے مخالفت کی جب یہہ خبر ملکہ الزبتھ کے کان تک پہونچی تو اُس نے ایک اتحادنامہ مع نفیس تحفون کے اکبر بادشاہ کے حضور مین ہندوستان کو سفیر مسمی ملڈنہال کے ہاتھ روانہ کیا جب وہ اتحادنامہ مع ہدایون کے شہنشاہ اکبر کی نذر سفیر نے گذرانا حکم ہوا کہ کچھ توقف کرو پرتگیز بھی رخنہ انداز

ہر جگہ پھیل جاتے تھے اُس ہی ابن بطوطہ کا
بیان ہے کہ جب مین اسکندریہ مین امام
برہان الدین اعرج سے ملا جو وہان کے مشہور
اور اہل دل آئمہ مین سے تھے - اگرچہ اسوقت
تک میرے دل مین سوائے حج اور زیارت تربت
رسول ؐ کے اور کسی سفر کا خیال بھی نہین پیدا
ہوا تھا مگر انھون نے میری سیاحت پسند طبیعت
کا اندازہ کرکے یا اپنے مکاشفہ کے علم سے
مطلع ہو کر کہا - غالباً دور دور کے ملکون تک
تمہاری رسائی ہوگی اور دنیا کے ہر ہر گوشے
کی تم سیر و سیاحت کروگے - اگر ایسا ہو تو میرے
بھائی فرید الدین کو ہند مین اور میرے بھائی
رکن الدین کو سندھ مین اور میرے ہمنام
بھائی برہان الدین کو چین مین میرا سلام
پہونچا دینا - پس ابن بطوطہ نے ان تینون بھائیون
سے ملاقات کی - اور محمد شاہ تغلق شاہ دہلی
کی جانب سے چین کی سفارت پر مقرر ہو کر چین
کو روانہ ہوا -

رواج پان - اور ابن بطوطہ کے بیان سے
معلوم ہوا کہ پان کھانیکا رواج اہل اسلام
مین اس عہد سے ہوا -

ہوے لیکن اکبر نے تو بیمار ہو کر
وفات پائی اور اُسکا بیٹا جہانگیر
سریر آرائے سلطنت ہوا سفیر
مذکور نے حضور شاہی مین
پھر عرض کی پادشاہ نے فرمایا
جس چیز کے تم امید وار ہو
اُسکو مین انجام دونگا اور
اُسکے جواب مین تحریر فرمایا کہ جو
شخص انگلستان سے
ہندوستان آئیگا ہماری پناہ
مین ہوگا اور فرمان سر بمہر کر
سفیر کے حوالہ کیا -

سلاطین ٹیوڈر کی عہد مین اہل انگلستان کا طرز معاشرت

کھانے کا طریقہ - تواریخ مین لکھا
ہے کہ کھانا کھانے کا یہ دستور تھا
کہ امرا اور شرفا - اور اُنکے لڑکے بالے
اور نوکر چاکر سب بڑے کمرے مین کھانا
کھاتے تھے اور میز کے بیچو بیچ مین

رواج پان ۲

کھانیکا طریقہ ۳

نشست شاہ۔ عہد تغلقی مین تخت پہ بیٹھنے کی وقت بادشاہ کی وہ وضع ہوتی تھی جسطرح انسان حالت نماز مین تشہد پڑھنے کے واسطے بیٹھتا ہے ۔یعنی دوزانو۔

باجا۔ اور شاہی دروازون پہ باجا بجانیوالی موجود رہتے تھے۔ اور جب کوی بڑا امیر اور ذی اختیار رئیس آتا تھا تو ہر قسم کا باجا بجایا جاتا تھا اور وہ باجا شادیانہ دعائے دولت اور مبارک باد کی صدا نکالتا تھا۔ اور باجون کی لَے مین اُس امیر کا خیر مقدم کیا جاتا تھا اور باجون سے صاف آواز آتی تھی کہ فلان امیر آ یا فلان رئیس آیا۔

عرض بیگی اور نقیب۔ عرض بیگی کے پاس ایک سونے کا عصا رہتا تھا۔ اور سر پہ سونے کی مرصع نہایت عمدہ ٹوپی کلغی دار۔ اور نقیبون کے سر پہ بھاری طلاکار ٹوپیان اور کمرون پہ زرین پٹکے اور ہاتھون مین کوڑے جنکی موٹھین سونے کی ہوتی تھین

ترقی زراعت و حرفت۔ تاریخ ضیائی برنی مین مرقوم ہے کہ سلطان غیاث الدین تغلق نے افتادہ زمین کی آبادی مین سعی فرمائی اور کمین

ایک بڑا سا نمکدان چاندی یا جست کا رکھا رہتا تھا اور اُسکے صدر مقام پہ صاحب خانہ اور اُسکے لڑکے بالے اور مہمان بیٹھتے تھے اور نیچے کی جانب سب درجون کے ملازم اور خدمتگار بیٹھتے تھے۔

خوراک۔ اس زمانہ مین اکثر آدمی گیہون کی روٹی کھانے لگے اور جَو جوار وغیرہ کی روٹی صرف غریب غربا کھاتے تھے ؛ عہد وسط گرما سے عہد میکائیل تک اہل انگلستان تازہ گوشت کھاتے تھے اور علاوہ اُسکے اشراف تک باسی گوشت کھاتے تھے۔ وقائع نگار انگلستان مین مرقوم ہے کہ ہنری ہشتم کے عہد مین گاے اور بکری کا گوشت دو ٹکے سیر۔ اور بچھڑے کا گوشت اور بڑا گوشت چھ دام کا ایک سیر بکتا تھا۔ اس زمانہ مین غیر ممالک کے میوے

کامیاب ہوا۔ اور تاریخ مذکور مین مسطور ہے کہ
سلطان موصوف نے ایسی تدبیرین (کارخانہ)
اجراے فرمائے۔ کہ جس مین غریب اور مساکین
اور فقیر اور اُنکے بچے اُنمین ہنر اور پیشہ اور
زراعت سیکھین اور بھیک مانگنین سے بچین۔

آبادی و شادابی ۔۔ رعایا اس زمانہ مین
کچھ کم خوش حال نہین تھی۔ ابن بطوطہ اس عہد
مین ہند کے جن شہرون پہ ہوکر گذرا انکا
مفصل حال قلم بند کرتا ہے اور ہند کو خوب
آباد بیان کرتا ہے منجملہ انکے شہر مدورا واقع
آخیر جزیرہ نما گجرات کو دہلی کی مانند آباد بیان
کرتا ہے اور اُسکا بیان ہے کہ سارے ملیبار
مین دو مہینے کی راہ تک ایک قطعہ زمین کا
ایسا نہین دیکھا جو مزروعہ نہوا اور باشندون
کا یہ نقشہ تھا کہ ہر شخص کے پاس ایک باغیچہ
شاداب اور ہر باغیچہ کے بیچ مین ایک مکان
رہنے کا اور باغیچہ اُسکے گرد کا سفیدکا کٹہرا استوارا
ہوا تھا۔ اور سڑکون کے دونون جانب درخت
سایہ دار۔ اور وہی مورخ بیان کرتا ہے
کہ ایران اور عرب اور مصر اور چین اور پوشش
کے ملکون کے جہاز ملیبار کے بندرون مین آتے

اور ترکاریان انگلستان کے
باغون مین بوئی گئین اور ہونے لگین
اور لوگ کھانے پینے لگے جیسے کرم کلہ
آلو۔ خرما۔ خوبانی۔ انگور۔ اور
آلو کو اول انگلستان مین فرانسس
ڈریک نامی جزیرہ سینیا فی واقع
امریکا سے لایا تھا اور پہلے یہہ
ترکاری ضلع لنکشیر مین بوئی گئی
پھر ایرلنڈ مین اور شخص مذکور
انگلنڈ مین تماکو بھی جزایرہ غربی
امریکا سے لایا تھا۔

سیم تن ۔ ملکہ الزبتھ کے عہد دولت
کے پہلے رکابیان اور چمچے وغیرہ
کاٹھ کے ہوتے تھے لیکن ملکہ موصوفہ
کے زمانہ مین جست کی رکابیان
اور طباق اور چاندی یا ٹین
کے چمچے عام و خاص مین جاری
ہوے۔ اول اول تو جست کی
رکابیان مسطح بنی شروع ہوئین
پھر کچھ روز بعد مجوف (گہری) طاقدار
بننے لگین ۔

جاتے ہین اور تجار تجارت کرتے پھرتے ہین۔

حالت رعیت۔ تاریخ فیروز شاہی مین ۱۳۵۱ء سے ۱۳۸۸ء تک کا حال مسطور ہے کہ رعایا کا ایسا حال اچھا تھا کہ مکانات انکے عمدہ اور نفیس اور اسباب انکے پاکیزہ اور مستورات انکی سونے اور چاندی کے زیورون سے آراستہ و پیراستہ۔ اور ہر کسان کے پاس ایک عمدہ پلنگ اور ایک دلکشا باغیچہ تھا۔ اور نیز ضیائی برنی مین مرقوم ہے کہ نہرون کی وجہ سے چند ہزار دیہات نہرون کے کنارون پر آباد ہوگئے (ایسا ہی ہوا کہ آباد ہوگئے) اور جن زمینون مین کچھ نہین پیدا ہوتا تھا مختلف انواع اور اقسام کے اجناس قیمتی پیدا ہونے لگے اور صدہا باغات نئے گل کھلانے لگے اور کثرت سے غلہ ارزان رہنے لگا اور تاریخ مذکور مین ہے کہ کشتیان نہرون مین جاری ہین جسکی بدولت قطع آفت بُعد مسافت کے سہولت ہوتی ہے اور تجارت کو ترقی روز افزون ہے اور دیگر حالات جو تاریخ مسطور مین ملک کی آبادی کی اور شادابی کی نسبت لکھے ہین وہ ایک مبالغہ معلوم ہوتے ہین اگر اُسکا نصف تسلیم کیا جائے تو اُس زمانہ مین ملک نہایت

پوشاک۔ اس عہد کی تصویرون[1] کے ملاحظہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہنری ہشتم کے زمانہ تک تو مردون کی ٹوپی بلا چھجے دار رہی لیکن چارلس اول کے عہد سے مردون کی ٹوپی بھی عورتون کی شکل چھجے دار ہونی شروع ہوئی اس زمانہ مین بعض آدمی چھجے دار ٹوپی کا استعمال کرتے تھے اور بعض لوگ پورانی طبیعت کے اور پورانی وضع کے پابند بلا چھجے کی ٹوپی زیب سر کرتے تھے۔ بال سب کے لمبے لمبے ہوتے تھے لیکن شرفا کا یہ دستور تھا کہ چھوٹے چھوٹے پٹھے رکھتے تھے اور ڈاڑھیان لمبی لمبی گاؤ دم دیہات کے آدمی ہلکے ہلکے زرد رنگ کے کرتے پہنتے تھے اور تاریخ انگلنڈ گارڈنر سے معلوم ہوتا ہے کہ پاجامہ گھٹنون کے لٹکتا تب اونچا ہوتا تھا۔

آباد ہوگا۔

زبان۔ اور وہ نئی زبان جسکی بنیاد کا پتھر اول حملہ آورون اہل اسلام نے رکھا تھا اور اُسکا نام اخیر مین اُردو ہوا اُسکا ڈھچر اب چورس ہونے لگا۔ اور اُس نے بھاشا کے مصدرون سے جو در حقیقت سنسکرت کے اصول پر گڑھی گئی تھی اور عربی فارسی ترکی بھاشا سنسکرت کے اسمون سے ترکیب پاکر اون بچون کی طرح جو آغاز گفتگو مین فلت لسانی کرتے اور تتلاتے ہین گھرون مین اور دوستانہ جلسون مین اپنی دلکش باتون سے دل لبھاتی رہی اور پرورش پاتی رہی چنانچہ امیر خسرو کی خالق باری اُسکی بچپن کی یادگار ہے اور دفترون مین فارسی کی نوشت وخواند اور خط کتابت مین فارسی کا رواج تھا اور مسئلہ مسایل مین اور مذہبی طور پر عربی زبان کا رواج تھا۔

خاندان سادات ۸۱۷ھ ۱۴۱۴ء سے ۸۵۵ھ ۱۴۵۱ء تک

سید خضر خان بن ملک سلیمان ۸۱۷ھ ۱۴۱۴ء سے ۸۲۴ھ ۱۴۲۱ء تک

شاہ محمود کی وفات کے بعد سید خضر خان حاکم ملتان نے دہلی کے تخت کو ۸۱۶ھ مین بطور نیابت امیر تیمور

وقایع نگار انگلستان مین ہے کہ بادشاہ کے اہل دربار کی وضع ہمیشہ نت نئی بدلتی رہتی تھی چنانچہ ہنری ہشتم جسقدر موٹا ہوتا گیا اوسیقدر اُسکے مصاحبون نے اپنے کپڑے پھلانے شروع کیے تاکہ اُنکی شکل بھی بادشاہ کے مشابہ ہوجائے۔ ملکہ کیتھرائن ہاورڈ نے فرانسیس سے سوئیان لاکر انگلستان مین رواج دین اور چونکہ پہلے یہہ سوئیان بہت گران قیمت ہوتی تھین لہذا شوہرون نے اپنی بی بیون کو ان سوئیون کے واسطے علحدہ روپیہ مقرر کر دیا اور اس روپیہ کو سوئیون کا روپیہ کہنے لگے۔ بس یہہ روپیہ اسطرح ہوگیا جسطرح ہندوستان مین بڑے آدمی بہوؤن یا بیٹیون کے لیے پاندان کا خرچ مقرر کردیتے ہین۔ ملکہ میری کے عہد مین [illegible]

رونق دی اور مخلوق کو اپنے حسن انتظام اور نیک اخلاقی سے امن و آسایش کی صورت دکھلائی۔ شروع مین خطبہ و سکہ صاحبقران کے نام جاری رکھا آخر کا خطبہ و سکہ اپنے نام جاری کیا اور عمدہ تحفہ مرزا شاہرخ صاحبقران تیمور کے بیٹے کو مدام ارسال کرتا رہا۔ اور اول سال جلوس مین ملک کٹھیر (روھیلکھنڈ) کی تمردون کو مطیع کیا اور چند وار کے سرکشون کو گوشمالی دی سنہ ۸۱۷ھ؁ مین سلطان احمد شاہ گجراتی جوناگڑھ کے تسخیر کے واسطے آیا تھا مالوہ مین آکر سید خضر شاہ کا فرمان بردار ہوگیا اور سنہ ۸۲۱ھ؁ مین خضر خان میوات مین گیا اور بعض میواتی ملازم ہو گئے اور میوات سے گوالیار گیا اور وہان سے خراج لیکر اٹاوہ پہونچا اور رائے سمیر کے بیٹے سے خراج لیکر دہلی کو روانہ ہوا اور راستہ مین بیمار ہوا اور دہلی مین پہونچکر اس دار ناپائیدار سے رحلت فرمائی۔ یہہ بادشاہ عاقل اور عادل اور صادق القول و کریم تھا اس کے ماتم مین رعایا نے تین روز سیاہ لباس اظہار غم کی علامت پہنا۔

سید مبارکشاہ ۸۲۴ھ؁ سے ۸۳۷ھ؁ تک

سنہ ۸۲۴ھ؁ مین سید مبارک شاہ بعد وفات سید خضر خان

گھیردار سائے پہننے کا رواج اسپانیہ سے انگلستان مین آکر رائج ہوا۔ اور مرد اور عورت دونون اپنی پوشاک مین گردن اور کلائی پر ریشم کی جھولدار بلیٹین بنواتے تھے اور بیشتر یہہ دستور تھا کہ ان بلیٹون مین لکڑی یا ہاتھی دانت کے ٹکڑے لگاتے تھے تاکہ جھول نکلا رہے مگر ملکہ الزبتہ کے وقت سے یہہ ہوا کہ اونہین زرد کلف سے سخت کر دیتے تھے۔

اس زمانہ سے پیشتر سب لوگ کپڑے کے موزے پہنتے تھے مگر الزبتہ کے جلوس کے تیسرے سال اوسے کسی شخص نے ریشمی جراب نذر کین پھر اوسنے اور کسی قسم کی جراب کبھی نہین پہنی۔ ایک جرمنی سیاح ہنٹزنر نامی نے اپنے سفرنامہ مین ملکہ الزبتہ کی درباری ہئیت کی کیفیت یون لکھی ہے۔ بعدہٗ دربار مین

اپنے والد کے باتفاق رائے اکابر اور
امرا کے تخت شاہی پر جلوس فرما ہوا۔
۱۴۲۲ع میں سید مبارک شاہ نے لاہور کو
جو جسرت کی جبارت و غارت سے برباد
ہوگیا تھا ازسرنو آباد کرایا ۱۴۲۵ع میں
نرسنگ راے والی کٹھیر کو اُسکے تمرد کی
سزا دی اور سہ سالہ خراج وصول کیا ۱۴۲۸ع [?]
میں شاہ شرقی اور مبارک شاہ میں بعد
محاربہ دو پہر کے مصالحہ ہوگیا ۱۴۳۰ع [?] میں
ملک یوسف کو مسمی فولاد پاس روانہ کرکے
سید سالم کا خزانہ اور مال طلب فرمایا۔ فولاد
نے اول شب تو یوسف کو صلح کے پیام سے
غافل کرکے شبخون مارا اور دوسرے روز
سرہندہ قلعہ کے برجوں سے توپ اور بندوق
کی لڑائی لڑکر یوسف کو پسپا کیا۔ اور امیر
شیخ علی حاکم کابل نے بموجب ارشاد مرزا
شاہرخ بن تیمور کے پنجاب پر یورش کی
اور ناکامیاب واپس گیا چونکہ یہہ بادشاہ
تدبیر جنگ اور انتظام ملک میں ہوشیار تھا
لہذا اُس نے اکثر باغی عجائب [?] کو مطیع کیا اور
۱۴۳۳ع [?] میں شہر مبارک آباد کی جامع مسجد میں

ملکہ آئی اُسکا سن پچیس برس [?]
کا تھا اور نہایت شاندار تھی۔
اُسکا منھہ لمبا تھا اور رنگ گورا
تھا مگر منھہ پر جھریان پڑی
ہوئی تھیں اور اُسکے کانون
میں دو گوشوارے موتی
کے تھے اور سر پر سرخ بال
جمے ہوئے تھے اور ایک
چھوٹا سا تاج پہنے ہوئی تھی
اور سفید ریشمی کپڑے پہنتی
تھی جسکے کنارہ پر سفید موتی
سیم کے بیچ کے برابر لگے تھے
اور اوپر ایک سیاہ چادر
تارکشی کی اوڑھے ہوئی تھی
اور اُسکا سایہ اسقدر لمبا تھا کہ
اُوسے ایک خواص ہاتھون پر
اوٹھائے ہوئے تھی۔
نئی کپڑوں کا رواج۔ چونکہ
کاریگر بسبب ظلم و ستم کے بلاد
یورپ سے بھاگکر انگلستان
میں آگئے تھے اونھون نے جب

نئے کپڑوں کا رواج۔

جسکو اُس نے اپنے نام پر آباد کیا تھا نماز پڑھتے ہوئے ہندوؤنکے ہاتھ سے جسکو بادشاہ نے کبھی کچھ ایذا بھی نہین دی تھی اپنے کور نمک وزیر سردار الملک کی تحریک سے شہید ہوا۔ یہہ بادشاہ عقیل اور با اخلاق تھا اور تمام ایام بادشاہت مین کبھی خلاف تہذیب کلمہ زبان مبارک پر نہین لایا اور گرد مکروہات کے نہین گیا اور امور ملکی کو خود بنفس نفیس تحقیق کرتا تھا۔

سید محمد شاہ بن فرید بن خضر شاہ
سنہ ۱۴۳۴ع سے سنہ ۱۴۴۵ع تک

سنہ ۸۳۷ھ سنہ ۱۴۳۴ع مین سردار الملک وزیر اعظم نمک حرام نے فوراً شاہ مقتول کے بھتیجے سید محمد شاہ کو تخت شاہی پر بٹھا دیا اور خزاین شاہی اپنے تحت مین کرکے آپ اپنی طور پر حکومت کرنے لگا۔ اور اس خیال خام مین پڑا کہ محمد شاہ کو قتل کرکے خود تاج شاہی سے اپنے سر کو زینت دے لیکن اس ارادہ کے پورا کرنے کے قبل آپ مارا گیا اور چاہ کندہ را چاہ در پیش کا مصداق ہوا۔
سنہ ۱۴۴۳ع تک محمد شاہ نے خوب سرگرمی کے ساتھ سلطنت کی لیکن بعدہٗ ہوا پرستی مین پڑ گیا۔ اور سنہ ۱۴۴۵ع مین

انگلستان مین سن پیدا ہوا اور سوت نکلا تو اُس سے جڑا بین بنی۔ اور بادبان کا کپڑا بنانیکا مصالح بہم پہونچایا اور غدے اور قالین اور ٹٹو بافراط بننے لگے اور ان چیزون کو کپڑا صاف کرنے والون نے بہت نفیس کر دیا۔

عمارت۔ تاریخ کالیر اور وقایع نگارین اس عہد کی عمارت کا یون حال بیان کیا ہے کہ بادشاہان ٹیوڈر کے زمانہ مین جو طرز عمارت تھا اُسے گل کاری کا کام کہتے تھے ہنری ہفتم کا بنوایا ہوا گرجا جو ابتک ویسٹ منسٹر مین موجود ہے اُس طرز کی عمارت کا عمدہ نمونہ ہے۔ اسوقت مین دولتمندون اور امیرون کے مکانات تو اینٹ اور پتھر کے تیار ہونے لگے تھے اور شیشہ کے دروازہ بھی عام ہو گئے تھے لیکن غریبون کا حال سقیم تھا جھانکڑون وغیرہ پر کھگل لگا کر اپنے

بجاے ہو کر راہی ملک عدم ہوا۔

سید علاؤالدین شاہ بن سلطان محمد شاہ ۱۴۴۵ع سے ۱۴۵۱ع تک

۱۴۴۵ع میں سید علاؤالدین شاہ اپنے والد کی وفات کے بعد دہلی کے تخت پر متمکن ہوا جو کہ یہ شخص بڑا کم حوصلہ اور پست ہمت اور عیاش تھا لہذا برباد کنندہ سلطنت اور ختم کنندہ خاندان سادات ہوا۔ اس عہد میں سلطنت یہان تک ضعیف ہو گئی کہ صرف دہلی کے ارد گرد چند میل حکم شاہی رہ گیا اور ہر شخص اپنی اپنی صوبجات میں خود مختار ہو کر حکمران ہو بیٹھے ۱۴۴۸ع میں بادشاہ نے بدایون میں ایک باغ بنایا اور وہان کی ہوا کو پسند کر کے بدایون کا رہنا پسند کیا ہرچند وزیر اعظم نے اس امر سے باز رکھنا چاہا لیکن بادشاہ پر کچھ ایسا اثر پڑا کہ وزیر کی قید اور قتل کی فکر میں ہوا۔ پس وزیر تو فرار ہو کر دہلی پہونچا اور بہلول لودھی کو جو اول حملہ میں دہلی سے ناکام گیا تھا دارالخلافت میں بلا لیا ۱۴۵۱ع میں علاؤالدین سلطنت بہلول کو اس شرط پر دے بیٹھا کہ مجھکو بے کھٹکے بدایون میں رہنے دو اس طرح پر

جھونپڑے بنا لیتے تھے۔

چولہے دالان کے بیچ میں بنائے جاتے تھے اور دھوین کی الٹی ہوئی چھت میں ایک سوراخ (دھمیالا) بنا ہوتا تھا کہ اس میں سے دھوان نکل جاتا تھا۔ ہنری ہفتم کے زمانہ تک سب مکانات کا یہی حال رہا مگر اسکے عہد سے مکانات میں دودکش بننے لگے۔

اس عہد کے ایک فاضل اراسمس نامی نے جو ہنری ہشتم کے وقت میں مدرسہ عالیہ آکسفرڈ میں علوم یونانیہ کا مدرس اعلی تھا غربا کے مکانات کے صحن کا حال ایسا خراب لکھا ہے۔ قولہ۔ دالانون کی زمین پر چکنی مٹی لسی ہوئی ہے اور اسپر رگھا (رش) بچھی ہوئی ہے اسکے نیچے ایک خزانہ شراب اور چربی اور استخوان اور آب دہن اور غلیظ چیزون کا خدا جانے کتنی مدت سے جمع ہے۔

سیدون کے خاندان کا خاتمہ ہوگیا

خاندان افغان لودھی سنہ ۱۴۵۰ع سے سنہ ۱۵۲۶ع تک

سلطان بھلول لودھی سنہ ۱۴۵۰ع سے سنہ ۱۴۸۸ع تک

سنہ ۱۴۵۰ع مین بھلول خان صوبہ دار ملتان نے تخت شاہی حاصل کیا اور سید علاؤ الدین شاہ کی کچھ پنشن (تنخواہ) مقرر کردی - یہی وہ شخص ہے کہ جسنے افغان کے خاندان کی بادشاہت کا آغاز کیا ورنہ سابق مین افغان مابین ہندوستان و ایران تجارت کیا کرتے تھے فیروز شاہ کے عہد مین بھلول کے دادا ابراھیم نے ملتان مین نوکری اختیار کی اور پوتا اتفاق سے بادشاہ ہند ہوگیا - سنہ ۱۴۵۲ع مین سلطان محمود جونپوری نے دہلی کا آمحاصرہ کیا اور سلطان بھلول سے ہزیمت اوٹھاکر واپس گیا - سلطان بھلول نے جرأت اور کامیابی کے ساتھ مختلف صوبون کے حاکمون کو مطیع اور فرمان بردار کیا اور سنہ ۱۴۷۸ع مین سلطان حسین شرقی جو ایک لاکھ سوار اور چالیس ہزار پیادہ چار سو ہاتھی اور توپخانہ سے حملہ آور ہوا تھا اوس سے سلطان بھلول کا سخت محاربہ کے بعد مصالحہ ہوگیا اور آخرکار بھلول نے پھر

چنانچہ اسی غلاظت اور نجاست کے باعث اکثر لوگ امراض وبائیہ مین مبتلا ہوتے تھے - مگر ملکہ الزبتھ کے زمانہ مین مکانات بلوط کی لکڑی کے بننے شروع ہوئے اور اوسی زمانہ مین اکثر تغیرات اسباب خانہ مین ہوئی اور بستر خواب مین بھی بہت نفاست آگئی چنانچہ بادشاہان ٹیوڈر کے عہد کے آغاز مین بچھونے کی یہ حقیقت تھی کہ نیچے بہت سی پیال بچھا لی اوسپر ایک موٹے کپڑے کی چادر اور نمدہ ڈالدیا اور تکیہ کے بدلے ایک لمبا سا کندہ سرہانے رکھہ لیا اور جو شخص بھوسے بھرے ہوئے تکیہ پر سر رکھہ کے سوتا تھا تو اوسے بڑا عیاش سمجھتے تھے -

محکمہ جدید - اس زمانہ مین محکمہ اسٹار چیمبر (ایوان کواکب) نے پارلیمنٹ کے اختیارات حاصل کئے

پھر سلطنت جونپور کو فتح کر کے اپنی قلمرو دہلی
مین شامل کر لیا۔ سلطان بہلول نے عمر رسیدہ
ہو کر اپنی حین حیات مین تمام سلطنت اپنے
بیٹون پہ تقسیم کر دی اور امر ندا گویا بنیاد فساد
کا باعث ہوا۔ ۸۹۴ھ ۱۴۸۸ء مین اڑتیس برس
سلطنت کر کے سلطان بہلول نے وفات پائی
یہہ بادشاہ علما و مشایخ کی صحبت مین ہر وقت
سفر و حضر مین رہتا تھا اور عقیل اور شجاع
اور منکسر تھا اور پرہیزگار اور ملکی تدابیر مین
ہوشیار تھا۔ اپنی قوم کے رؤسا کے روبرو
تخت پر جلوس نہین فرماتا تھا۔

سلطان سکندر بن سلطان بہلول لودہی ۱۴۸۸ء سے ۱۵۱۷ء تک

۸۹۴ھ ۱۴۸۸ء مین سکندر شاہ اپنے باپ بہلول کی
وفات کے بعد امیرون کی کثرت رائے کے مطابق
سریر آرائے سلطنت ہوا۔ اور باپ کی مانند اپنی
قوم سے سلوک کرتا تھا اور بزرگون کے روبرو
تخت پر نہین بیٹھتا تھا۔ اور ۹۰۱ھ ۱۴۹۵ء مین بیانہ
اور آگرہ کا قلعہ فتح کیا اور اپنے بھائی باربک
شاہ سے جو جونپور مین حکمران تھا اپنی بادشاہت

اُس محکمہ کا بڑا کام یہہ انجام دینا
تھا کہ رعایتی وظیفون کو موقوف
کرے۔ وظیفے رعایتی سابق مین
امیرون کو خزانہ شاہی سے
ملا کرتے تھے کہ جسکے ذریعہ سے
امیر بدمعاشون کو دربان
دیگر نوکر رکھتے تھے اور اُنسے
یہہ قسم لے لیتے تھے کہ جب کسی سے
لڑائی جھگڑا ہو تو ہماری طرف
سے لڑنا۔

فیوڈل سسٹم

فیوڈل سسٹم تاریخ سے معلوم ہوتا ہے
کہ اسوقت مین بدمعاشون کی
خوب عیش سے گذر ہوتی تھی لیکن خانگی
جنگ نے بقیہ آثار قانون فیوڈل سسٹم
کو نیست و نابود کر دیا۔

مردم شماری و آمدنی

مردم شماری و آمدنی۔ سلاطین
ٹیوڈر کے زمانہ مین انگلستان کی آبادی
پچاس لاکھ کی مردم شماری سے کم تھی
اور تاریخ جام جم مین ہے کہ ۱۵۸۱ء
مین انگلستان مین چار لاکھ (چالیس
لاکھ کی مردم شماری تھی) اور آمدنی

تسلیم کرائی اور ۱۴۹۴ء مین بہار فتح کر کے حسین شاہ کو نکالدیا اور علاؤالدین بادشاہ بنگالہ سے حدود کا تصفیہ کر کے مصالحہ کر لیا ۱۵۰۴ء مین آگرہ کو گوالیار کی وجہ سے پہلی ہی بار اپنا پایۂ تخت بنایا اور وہ اس زمانہ سے دارالحکومت ہونے مین دہلی پر سبقت لیگیا اور ۱۵۰۳ء مین متھرا کے متمردون کو انکے تمرد کی سزا دیکر انکے کنایس کے بجاے مساجد خداے واحد کی عبادت کے واسطے بنوائی اور بازار تعمیر کرائے ۱۵۰۵ء مین ایک زلزلہ عظیم آیا کہ جسکی نسبت کسیکا ایک قطعہ ہے۔ قطعہ۔

در نہصد واحدی عشر از زلزلہا گردید سواد آگرہ جلہا
باآنکہ بنایاش ہمی عالی بود از زلزلہ شد عالیہا سافلہا

اور آخر عمر مین چندیری کے اطراف مین بہت مسجدین اور ملک مین عمارتین بنوائین۔ ۱۵۱۷ء ۹۲۳ھ مین بیمار ہو کر دارالمحن سے دارالسرور کی راہ لی۔ یہہ بادشاہ جمال ظاہری۔ اور کمال باطنی سے مالامال تھا اور اسکے ایام سلطنت مین امن و امان رہا اور غلہ ارزان رہا۔ خلق العہد بہت مہربان تھا صبح سے سونے کے وقت تک معاملات ملکی مین مشغول رہتا تھا اور سال مین

ملک اور ماحصل سلطنت پچاس لاکھہ روپیہ سال نہ سے زیادہ نہ تھا۔

سکہ اور سود۔ اڈورڈ ششم نے یہہ سکے چاندی کے جاری کئے تھے کرون اور ہاف کرون اور سکس پنس۔ سود حسب قانون اس عہد مین دس روپیہ ہزار تھا۔

قانون جرم اور اسکی سزا۔ ٹیوڈر کے زمانہ مین انگلستان مین ہر قسم کا گناہ بہت کثرت سے ہوتا تھا۔ اور چوری تک پر قانونی سزا موت تھی چنانچہ ہنری ہشتم کے زمانہ مین فقط چوری کی علت مین باوجود تخمیناً پچاس لاکھہ کی مردم شماری مین ہر سال قریب ۲ ہزار آدمی کے پھانسی پاتے تھے اور باقی جرایم کو اسیر قیاس کر لو۔ لیکن ملکہ الزبتہ کے وقت مین مجرمون کی تعداد بہت کم ہو گئی تھی فقط سال مین چار سو چورون کو

سکہ اور سود

قانون جرم اور اسکی سزا

دو بار فقرا اور مساکین کو اسم وار اپنی ولایت کے لکھوا کر منگواتا تھا اور ہر شخص کے خرچ کے موافق چھ مہینے کا روپیہ روانہ فرماتا تھا اور جاڑے کے موسم مین اُنکو کپڑے مرحمت فرماتا تھا اور روزانہ کھانا شہر کے لنگرخانون مین پختہ و خام تقسیم ہوتا تھا۔ اور مدارس مین تعلیم عام ہوتی تھی۔ سپاہی اور ارکان دولت اور امیر ہنر اور فضایل حاصل کرنے مین دن رات شاغل تھے۔ اور اسی عہد مین ہنود نے فارسی خط لکھنا پڑھنا سیکھا اس سے قبل ہندو فارسی خط کی نوشت و خواند نہین جانتے تھے اور جدھر بادشاہ لشکر روانہ کرتا تھا دن مین دو بار ڈاک اُسمین ہر روز جاتی تھی ایک صبح کے وقت اور دوسری ظہر کے وقت اور روزنامچہ واقعات ممالک محروسہ اور نرخ نامہ اجناس کا حضور سلطانی مین آتا تھا۔

سلطان ابراہیم لودھی بن سلطان سکندر ۹۲۳ھ سے ۹۳۲ھ تک

سنہ ۹۲۳ھ مین ابراہیم شاہ اپنے باپ کی بجائے تخت نشین ہوا۔ اگرچہ یہہ بادشاہ

پھانسی دیجاتی تھی۔ شاید یہہ بیبل کے ترجمہ کی بدولت باعث حاصل ہوئی تھی جو اس زمانہ مین شایع ہوا تھا۔

مذہب پراٹسٹنٹ۔ اس زمانہ مین مذہب جدید پراٹسٹنٹ کی بنیاد قایم ہوئی تھی اور آہستہ آہستہ یورپ مین پھیلتا جاتا تھا اور مذہب قدیم کیتھولک مذہب جدید مذکور کے مقابلہ مین دن بدن ہزیمت کھاتا اور کم ہوتا جاتا تھا گویا مذہب پراٹسٹنٹ پر کل جدید لذیذ کا مضمون صادق تھا۔

نیا قانون پراٹسٹنٹ آدمی کا جلانا

ایک نیا قانون ملکہ میری کے عہد مین یہہ جاری ہوا کہ جو مذہب پراٹسٹنٹ اختیار کرے وہ جلایا جائے چنانچہ دوسو اٹھاسی آدمی عورت مرد اور بچے مذہب مذکور کی علت مین تین برس کی مدت مین جلائے گئے اور ہزارون آدمی اور عقوبتون مین

مذہب پراٹسٹنٹ ۳۰
نیا قانون پراٹسٹنٹ آدمی کا جلانا
ہنود کا فارسی خط سیکھنا ...

عمدہ اوصاف کے ساتھ اتصاف رکھتا تھا
اور ابتدا مین اُسنے حکومت کے اصولون
کی پابندی خوب کی لیکن آخر مین وہ نہایت
متکبر اور نخوت شعار ہوگیا تھا اور یہی نخوت
اُسکے زوال سلطنت کا باعث ہوی - لہذا امرا
اور خصوصًا اسکے بھائی بند اس سے متنفر ہوگئے
اول تو اُسکے بھائی شہزادہ جلال نے جونپور
کے تخت پر بیٹھکر اپنے تئین سلطان جلال الدین
مشہور کرکے ابراہیم کے مٹانے مین سعی کی
اور کچھ روز کامیاب بھی رہا آخرکار اسیر
ہوکر مارا گیا - پھر بہار کا صوبہ دار خود مختار
بن بیٹھا اور اپنے نام کا خطبہ و سکہ جاری
کردیا - اور پھر دولت خان لودھی حاکم پنجاب
نے بغاوت اختیار کی اور بادشاہ ظہیر الدین
محمد بابر کو اپنی مدد کے واسطے بلایا پہلے تو
بابر نے اپنے ایک سردار علاؤ الدین کو جو
ابراہیم شاہ کا چچا اور سکندر شاہ کا بھائی
تھا ہند کی تسخیر کے واسطے روانہ کیا لیکن وہ
ناکامیاب رہا - آخر بابر خود بارہ ہزار
فوج سے حملہ آور ہوا - اور ابراہیم ایک لاکھ
سپاہ مع توپخانہ لیکر مقابل ہوا اور پانی پت کے

مبتلا ہوے - مذہب پراٹسٹنٹ کے شائع
ہونے سے اہل مذہب مذکور اور
رومن کیتھولک والون سے یورپ
مین سو برس سے زاید لڑائی
جھگڑا اور سو رنظمی رہی اور
بندگان خدا کی خونریزی اور
جانین حرق (جلانے) اور ضرب
سے تلف ہوئین -

احیاء علوم اور زبان -

احیاء علوم اور زبان - اگرچہ
مذہب پراٹسٹنٹ کی وجہ سے صدہا
جانین ہلاک ہوئین لیکن مذہب
مذکور کی برکت سے ایک امر عظیم
یہہ ہوا کہ علم نے از سر نو رواج
پایا اور خصوصًا زبان عبرانی اور
یونانی اور لاطینی کی قالب بیجان مین دوبارہ
جان آئی - کیونکہ صحف مقدسہ کی
صحیح تفسیر کرنا زبان عبرانی اور
یونانی اور لاطینی کے جاننے پر موقوف
ہے لہذا جب کتب مقدسہ کی شہرت
اور اشاعت ہوئی تو زبان مذکور
کے معلوم کرنے کی بھی نہایت ضرورت

مقام پر ساتوین رجب سنہ ۹۳۲ھ کو بڑی لڑائی
ہوی اور اس اول جنگ پانی پت مین ابراہیم
نے سلطنت اور جان دونون نذر کین اور اسطرح
خاندان لودھی کا خاتمہ ہوا۔ ابراہیم شاہ اگرچہ
شجاع تھا لیکن فن سپہ گری سے بابر کی مانند
ماہر نہین تھا۔

طرز معاشرت عہد سادات سے زمانہ افغانون تک

لباس و خوراک

لباس اور خوراک مین کوئی بہ نسبت سابق کے
بڑا تبدل و تغیر نہین پیدا ہوا تھا لیکن ایک نئی بات
اہل ایران کے میل وجول کی بدولت یہہ پیدا ہوگئی
تھی کہ معزز مردون کی زیادتی خصوصیت اور اظہار
غم والم کی علامت کیواسطے چندروزہ سیاہ
لباس ماتمی پہنا جاتا تھا۔ اگرچہ اسلام مین اسطرح
کا اظہار غم جائز نہین ہے۔ یہہ ماتمی سیاہ لباس
اہل ایران کی قدیم رسم ہے اور رسم کو اسلام
سے کچھہ تعلق نہین۔

ہنود کی رسمی عادات

اور ہنود اپنے بزرگ مردہ کے ماتم مین اپنے کل
بالون کا بھدرہ کراتے تھے اور گنیش پوران سے
معلوم ہوتا ہے کہ یہہ رسم اہل ہند مین اسی زمانہ کی

ہوی پس اس عہد سے یہہ
زبانین مدارس کی ارکان تعلیم
مین شامل ہوگئین۔ تاریخ
کالیر مین ہے کہ سلاطین ٹیوڈر
کے چار بادشاہون کے عہد مین
تو طبقہ اوسط کی انگریزی زبان
انگلستان مین تحریرًا اور تقریرًا
جاری رہی لیکن ملکہ الزبتہ کے
زمانہ مین انگریزی جدید پیدا ہوئی
جو جب سے اب تک برابر مستعمل ہے۔

علم تاریخ۔ تواریخ سے معلوم
ہوتا ہے کہ اس زمانہ سے انگلستان
کی تاریخ نے دوسرا رنگ قبول کیا
یعنی جو کہ اس ملک کے مورخون
کی عادت خوشامد یا خوف سے
خلاف واقع تواریخ نگاری کی تھی
وہ کم ہوی اور وہ مبالغہ جو غلو کے
مرتبہ کا تھا وہ بھی کچھہ موقوف ہوا۔
پس اس ہی عہد کو مورخ انگلستان
کی حقیقی تاریخ کا زمانہ قرار
دیتے ہین۔

ایجاد ہے کیونکہ اسّے پہلے پوتھیون مین اس رسم کا ذکر نہین پایا جاتا - اور ہندؤن کا ماتمی لباس سفید ہوتا تھا خصوصًا سر سے پھینٹہ (دوپٹہ) ضرور سفید ہوتا تھا - اور تیرہ ۱۳ دن تک کریا کرم کرنے کو مردہ کی موکت (نجات) کا باعث خیال کرتے تھے -

اسلحہ ۲۱ - تاریخ مبارک شاہی سے معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ مبارک شاہ کے عہد مین توپ اور بندوقیں آلات حرب وضرب اپنے اپنے موقع پر بخوبی تمام کام دیتے تھے اور میدان جنگ مین جنگ کا عمدہ حربہ خیال کئے جاتے تھے - اور آلات مذکورہ آتش فشان کی بدولت جنگ مین ایک انقلاب عظیم پیدا ہوگیا تھا اور دن بدن انقلاب پیدا ہوتا جاتا تھا اگرچہ توپ اور بندوق کا فیر بہ نسبت اس زمانہ حال کے دیر مین ہوتا تھا -

معزز قیدی ۲۲ - زمانہ افغانون مین معزول شدہ بادشاہون کو بہت عزت سے رکھا جاتا تھا - اور اُنکے خرچ روزمرہ کے موافق اُنکی تنخواہ خزانہ شاہی سے مقرر ہوتی تھی - اور اُنکے حوایج ضروری کو بخوبی تمام انجام دیا جاتا تھا سوائے نظربندی کے اور کچھ اُنکو تکلیف نہین ہوتی تھی -

چوگان بازی ۲۳ - کل ولایت ہند مین اس زمانہ تک

اشاعت علوم ۳۰ - علم کی دولت جو خانقاہون مین مدت سے مدفون و مخزون تھی وہ چھاپہ کی بدولت ہر گھر مین داخل ہوئی اور آدمی خود بخود پڑھنے اور غور و فکر کرنے لگے - اور سلاطین ٹیوڈر کے عہد مین علم ادب اور پراٹسٹنٹ مذہب اور فن تجارت نے انگلستان مین ترقی آغاز کی

جہاز ۳۱ - آئینہ فرنگ مین مرقوم ہے کہ ہنری ہفتم کے عہد ۱۴۸۸ء مین انگلستان مین جہاز تیار ہوئے ورنہ اسّے پہلے یہان کے آدمی جہاز غیر ممالک سے کرایہ پر لاکر استعمال کرتے تھے -

ترقی فنون تجارت ۳۲ - وقائع نگار انگلستان مین ہے کہ فن جہاز رانی اور جغرافیہ اور تجارت نے بھی بہت جلد ترقی پائی ہنری ہفتم نے انگلستان کے جہازون کی بنیاد ڈالی لہذا وہی اُس ملک کی عالمگیر تجارت کا بانی ہوا تھوڑی ہی مدت مین انگریزی جہاز ہر دریا مین

چوگان بازی یعنی گھوڑون پر سوار ہو کر گیند بلا خوب
کھیلا جاتا تھا اور امرا اور وزرا اور بادشاہ بھی اس
کھیل کو بہت پسند کرتے تھے اور آپ خوب
کھیلتے تھے۔

معافی محصول - بادشاہ سکندر شاہ ولد
سلطان بہلول لودھی نے جو غلہ پر زکوٰۃ (محصول)
مقرر تھی رعایا کو بالکل معاف کر دی۔

پرورش غربا - اس عہد مین ہر ایک سال مین
دو بار فقیرون اور محتاجون کو اسم وار لکھوا کر
ہر شخص کے خرچ کے موافق ششماہہ روپیہ خزانہ
سے دیا جاتا تھا اور جاڑے کے موسم مین غریبون
اور مسکینون کو جڑاول دیجاتی تھی اور سرائے
اور لنگرخانے ہر قوم کے غریب لوگون اور مساکین
کے واسطے تیار ہوئے۔

رفاہ عام کے کام - اور سرا اور مدارس اور معابد
بنا ہوئے۔

عام تعلیم علوم - اور مدرسون مین بلا قید قوم
اور مذہب کے عام تعلیم علوم و فنون جاری تھی۔
اور ہر شخص امیر اور غریب فضل و کمال کی تحصیل
مین مشغول تھا۔

ہنود مین فارسی تحریر - اور ہندون مین فارسی خط کی

روان ہوگئے اور ملکہ میری کے عہد
مین خلیج آرچ انجل کی راہ دریافت
ہوئی جسسے ملک روس سے تجارت
شروع ہوئی مگر ملکہ الزبتھ کے
وقت مین تجارت کو نہایت تقویت
و ترقی ہوئی چنانچہ اون سیسہ
اور ٹین مدت سے انگلستان سے
دیگر ممالک یورپ مین جاتا تھا مگر
چھوٹے چھوٹے جہازون مین بھیجا
جاتا تھا لیکن الزبتھ نے ان چیزون
کی تجارت کے واسطے بڑے بڑے
جہاز بنوائے اور سوداگرون کو
ترغیب دی کہ اپنے جہازون کو
درست کرین اور اوسی ملکہ نے
۱۶۰۰ء مین ایسٹ انڈیا کمپنی کو
فرمان عنایت کیا جسکے سبب سے
انگریزون کی سلطنت کی بنیاد
ہندوستان مین قایم ہوئی۔

فن سحر وغیرہ - تاریخ مذکور مین مسطور
ہے کہ بادشاہان ٹیوڈر کے زمانہ مین
انگلستان کے لوگ تین قسم کے وہم مین

نوشت و خواند کی رسم اس عہد سے جاری ہوئی -

ڈاک

ڈاک - اور شاہی ڈاک لشکر شاہی مین خواہ
دور ہو خواہ نزدیک ہر روز دن مین دو مرتبہ صبح
اور ظہر کے وقت بلا ہرج موصول ہو کر تقسیم
ہوتی تھی -

روزنامچہ و ایجاد نرخ نامہ

روزنامچہ و ایجاد نرخ نامہ - اور روزانہ روز
نامچہ واقعات ممالک کا اور نرخ نامہ اجناس کا
حضور سلطانی مین پیش ہونے کا رواج ہوا -

توحید

توحید کی پابندی مین یہانتک تاکید تھی کہ جو چھڑیان
سید سالار مسعود غازی کی جہلا اور اہل شرک
اور اہل بدعت ہر سال اُنکی قبر پر لیجاتے تھے وہ
ایک لخت سب موقوف کر دی گئین تھین -

عمارت

عمارت - اہل اسلام کی عمارات بہت وسیع
ہوتی تھین اور اُنکا درمیانی صحن نہایت وسعت
اور نسبت کے ساتھ ہوتا تھا اور اُنکی چھتون کا
پٹاؤ زیادہ بلند ہوتا تھا اور ہوا کے منفذ بکثرت
ہوتے تھے اور اُنکی محرابین سابق سے زیادہ
گول ہوتی تھین لیکن قدرے نوکیلی چنانچہ
دہلی کی اُس عہد کی عمارتین امر مذکورہ کو ظاہر کرتی
ہین - اور اہل اسلام کی مسجدون پر گنبد ہوتے
تھے لیکن چار چار ستون پر ایک ایک گنبد ہوتا تھا

مبتلا تھے یعنی فن سحر - علم نجوم -
اور علم کیمیا - جہلا کا یہہ اعتقاد
تھا کہ جو نئی باتین علوم و فنون کی
ظاہر ہوتی ہین اور تازہ صنعتین
ایجاد ہوتی ہین وہ شیطان کی
اعانت سے ہوتی ہین چنانچہ
انگلستان مین روجر بیکن حکیم اور
جرمنی مین فاسٹ حکیم جہلا کے زعم
باطل مین بندہ شیطان تھے اور
سحر کا اعتقاد اُنکے ذہن ناقص مین
ایسا راسخ تھا کہ صدہا ضعیف اور
ناتوان بڑھیون کو بخیال جادوگری
مار ڈالا اور جسقدر عورت کبیر السن
اور ضعیف الجثہ اور لاغر و ناتوان
ہوتی تھی اوسیقدر اعتقاد تام و
یقین واثق ہوتا تھا کہ یہہ ساحرہ ہے
اور ہر قسم کی بلا کو اُسکی طرف منسوب
کرتے تھے چنانچہ اگر بچہ بیمار
پڑتا تھا اور ضائع ہو جاتا تھا تو
یہی یقین ہوتا تھا - کہ کسی ساحرہ نے
اسے مار ڈالا - اور اگر آندھی آتی

جسطرح احمدآباد کی جامع مسجد مین ہنوز موجود ہین۔
اور نقش و نگار سے بھی عمارت آراستہ و پیراستہ
کی جاتی تھین۔ اور یہہ لوگ بڑے گنبدون کے
بنانے سے ناواقف نہین تھے چنانچہ غیاث الدین
تغلق کے مقبرہ پر بڑا بلند اور عمدہ گنبد قایم ہے۔

آبادی ملک۔ اور ملک اس زمانہ مین خوب
سرسبز اور شاداب تھا اور رعیت نہایت خوش
حال اور دولت و مال سے مالامال تھی چنانچہ
نیکالو ڈی کانٹی سنہ ۱۴۲۰ء مین اپنے سفرنامہ مین
اپنا آنکھون دیکھا گجرات کا حال لکھتا ہے اُسکا
بیان ہے کہ میگنا کے ساحل ایسے شہرون سے
آباد ہین جو پھلے پھولے باغون کے بیچ مین واقع
ہوے ہین اور دیگر شہرون کو چاندی سونے سے
لبریز اور اقسام جواہرات سے بھرپور بیان
کرتا ہے۔ اور ۱۴۴۲ء مین عبدالرزاق امیر تیمور
کے پوتے کا سفیر ہند مین جن مقامون پر ہو کر
گذرا اُنکی آبادی و شادابی کا اپنے سفرنامہ
مین بڑا مداح ہے تا مکر دکن مین شہر بیجانگر
کا بیان ایسے آب و تاب سے کیا کہ وسعت و اہتمام
اسکی اُس بیان کی گلیپ تاپ سے زیادہ ہے
جو بعض لیلی مین شہزادہ احمد کے قصہ مین پائی جاتی

تھی تو دہقان مانند وڈیرے کے اُنپر
گلتے تھے اور کہتے تھے کہ جادوگرنیان
جھاڑو کے تنکون پر سوار ہو کر آدھی
رات کو نکلی ہین۔ یہہ اعتقاد لوگون
کو اس صدی کے ابتدا تک رہا
اور ابتک بعض دور دور کے ضلعون
کے اہل دیہہ مین باقی ہے۔ نجومیون
کا علم تو چار ہزار برس سے زیادہ
سے چلا آتا تھا۔ اور اُنہین یہ دعویٰ
تھا کہ ہم غیب کی بات ستارہ
دیکھکر بتلا دیتے ہین اور بڑے
ذی رتبہ اور دانا لوگ اُنکی طرف
رجوع کرتے تھے اس سبب سے
وہ بڑے معزز اور مالدار تھے چنانچہ
اکثر الفاظ انگریزی کے مشتق منہ سے
ثابت ہوتا ہے کہ پیشتر وہ علم نجوم کے
مصطلحات سے تھے مگر اب اُنکے معنی اور
ہوگئے ہین۔ علم نجوم کا ہمجنس علم کیمیا
تھا اور اس علم کا موضوع حجر فلسفی اور
اکسیر الحیات تھا حجر فلسفی ایک شے
موہوم تھی جسے سفہا کے گمان مین

آبادی ملک

ہے ۔ اور سیاح کانٹی نے بیجانگر کی چوڑای چکلای
کا محیط ساٹھ میل بیان کیا ہے ۔ اور دیگر مورخون
نے گنگا اور جمنا کے کنارون کے شہرون کو ایسا
آباد اور شاد آب اور مال سے مالا مال بیان کیا
ہے کہ جسپر مبالغہ کا شبہ ہو سکتا ہے خصوصًا دہلی ۔
قنوج بنارس وغیرہ پر ۔

اور تواریخ امریکہ مصنفہ رو برٹس مین مرقوم ہے
کہ جب واسکوڈی گاما ۲۲ مئی ۱۴۹۸ء کو کالیکٹ
مین جو ملیبار پر واقع ہے پہونچا اور اس بڑے
شائستہ ملک کی دولت آبادی ۔ زراعت ۔ کار
خانجات اور فنون دستکاری کا حال اُسکی
نسبت بہت زیادہ بہتر پایا جو اوس زمانہ مین
فرنگیون کو معلوم تھا ۔ تواریخ مذکور مین مرقوم
ہے کہ وہان شائستگی کے آثار نمودار اور علم کا
چرچا اور مذہب اسلام کا رواج پایا اور تجارت
بھی وہان جاری تھی ۔

امورات مذکورہ بالا سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان
اہل اسلام کے عہد مین قبل آنے اہل یورپ کے
علوم فنون مین فرنگستان سے لایق اور شائستگی
و سرسبزی و شادآبی مین یورپ سے فایق تھا لیکن
جب سے فرنگیون کا سبز قدم ہند مین آنا شروع ہوا

ادنی فلزات مقلوب الماہیت ہوکر
طلای خالص ہو جاتے تھے اور
اکسیر الحیات ایک عرق تھا جسکے پینے
سے آدمی کو حیات ابدی اور حسن
جاویدانی حاصل ہوتا تھا غرض ان
اشیاء موہومہ کی بے سود جستجو مین
ہزارہا آدمی کی اوقات اور روپیہ
ضایع ہوتا تھا اور جان ہلاک ہوتی
تھی لیکن خاک فائدہ نہوتا تھا مگر
اب ہمین ان علوم سے فائدہ ہوا
چنانچہ فن سحر سے بہت سی ادویہ و
نباتات کا علم حاصل ہوا جو علم طب
اور فنون لطیفہ مین بہت بکار آمد
ہین اور علم نجوم و کیمیا کے مسائل
باطلہ سے فن ہیئت اور علم کیمیائی
حقیقی کے مسائل حقہ مستنبط ہوئی مگر
ان علوم سے بہت بڑا فایدہ یہہ ہے
کہ یہہ خالق ارض و سما کی قدرت کاملہ
و حکمت بالغہ کے شاہد ہین اور
برہان ظاہر ہین ۔

عجیب مسئلہ ۔ ایک مدعی قلب ماہیت کا

ہند کی ترقی کا قدم پیچھے ہٹا اور یورپ کی ترقی کا قدم آگے بڑھا۔

خاندان شاہ بابر - فردوس مکانی ظہیر الدین محمد بابر شاہ ۱۵۲۶ء سے ۱۵۳۰ء تک

سلطان بابر امیر تیمور کا پرپوتا تھا بارہ برس کی عمر میں اپنے باپ کیطرف سے بوجہ ہوشیاری ملک اندجان کا ناظم ہوا - اور بعد انتقال اپنے باپ کے باتفاق امرا تخت خلافت پر جلوس فرمایا بادشاہوں کے سلسلہ میں شاہ بابر جیسا کمیاب ہے اتنی لڑائیاں لڑا ہے کہ اسکی فتوح کا شمار شکستوں سے کہیں زیادہ ہے اور اندازہ اسکی شکستوں کا فتوح سے فراوان ہے کبھی وہ شہنشاہ عالیجاہ ہوجاتا تھا اور کبھی تن تنہا رہجاتا تھا - گاہے ممالک کا بادشاہ بنجاتا تھا اور گاہے جھونپڑا اسکے پاس نہیں رہتا تھا - اور واقعات بابری سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک بار سمرقند کو دو سو چالیس آدمیوں سے اسطرح فتح کیا کہ آدھی رات کو فصیل سے گذر کر شہر میں داخل ہوگیا اور دفعتہً فتح کا شور مچا دیا سمرقند کا بادشاہ باوجود کثرت فوج کے اپنی دارالحکومت چھوڑ کر بھاگ گیا

مسئلہ جسکے یہ معنی ہیں کہ جو اشخاص عشاء ومقدس عیسوی تناول کرتے ہیں اونہیں یہہ حقیقتًا نہ مجازًا سمجھنا چاہیئے کہ وہ روٹی نہیں کھاتے اور نہ شراب پیتے ہیں بلکہ وہ روٹی اور شراب (معاذ اللہ) نفس الامر میں مقلوب الماہیت ہوکر حضرت مسیح کا گوشت اور خون ہوجاتے ہیں - تمام یورپ بلکہ تمام عیسائیوں میں خواہ وہ یورپ میں ہوں یا ایشیا میں یا افریقا میں ہوں پھیلا ہوا تھا خصوصًا انگلستان میں مسئلہ قلب الماہیت کے بارہ میں یہہ قانون نافذ تھا کہ جو شخص قلب ماہیت حق نجانے یا اسکا انکار کرے وہ شخص قتل کیا جاوے چنانچہ ہنری ہشتم کے عہد میں قلب ماہیت کے حق نجاننے والے بہت لوگ قتل کئے گئے - اس عہد کی تواریخ میں یہہ واقعات مفصل مذکور ہیں -

چندروز بعد سمرقند مع اپنی مضافات کے بابر کے قبضہ سے نکل گیا اور اسیطرح وہ اپنے موروثی شہر سمرقند پر تین بار قابض ہوا اور تین ہی بار نکالا گیا - پھر اُسنے کابل پر حملہ کیا اور اُسکو اپنے قبضہ مین لا کر قندہار کو بھی فتح کر لیا - پھر اُسکی عالی ہمت ہندوستان کیطرف متوجہ ہوئی چنانچہ بارہ ہزار سوار سے جیسا کہ تزک بابری مین مرقوم ہے حملہ کیا - اور پانی پت کے میدان مین ابراہیم شاہ کے ایک لاکھ سوار اور ہزار ہاتھی کی بھیڑ کو تھوڑی دیر کی جنگ مین پراگندہ کر دیا اور اس حالت مین ابراہیم نے دشمن کی فوج کے قلب پر حملہ کر کے اپنی جان دی اور بابر نے ۱۵۲۶ع مین تخت دہلی پر جلوس فرمایا اور شاہزادہ محمد ہمایون نے روانہ ہو کر آگرہ پر قبضہ کیا - اور وہ الماس (ہیرا کوہ نور) جو آج تاج انگلستان کا زینت بخش ہے اور جسکا وزن آٹھ مثقال اور قیمت مین اُسکے جوہری عاجز ہین یا اُسکی قیمت جو نہ کا زور ہے - نذر لیا - اور پھر شاہزادہ ہمایون پورب کی جانب روانہ ہوا اور جونپور کو فتح کیا

سانگ تماشے - اہل تواریخ کا بیان ہے کہ ایام ولادت حضرت مسیح (کرسمس) مین عجیب و غریب تماشے ہوتے تھے اور تماشے عام کو اجازت عام تھی اور طرح طرح کے بیہودہ سانگ بناتے تھے لکھا ہے کہ امیر سے فقیر تک سب لوگ رنگ برنگ کے کپڑے پھینکر اور بھیس بدلکر نبتے تھے اور جن لوگون کو بھیس بدلنے کا سامان میسر نہین آتا تھا وہ منھ پر کالک لگا لیتے تھے - اور ہر ضلع مین ایک شخص کو بادشاہ بناتے تھے اور اوسکے ساتھ بہت سے شہدے نیلے پیلے کپڑے پہنے اور اوپر رنگ برنگ کے فیتے لگے غل کرتے اور نقارے بجاتے گھومتے پھرتے تھے اور بعض اوقات عین نماز کے وقت گرجون کے اندر گھس جاتے تھے - یہ سانگ والے خولدار ٹوپیان پہنتے تھے جنپر بکری اور بھیڑ کی ... سادھو کی

سانگ تماشے

ہند کی ترقی کا قدم پیچھے ہٹا اور یورپ کی ترقی کا قدم آگے بڑہا۔

خاندان مغلیہ ۔ فردوس مکانی ظہیر الدین محمد بابر شاہ ۱۵۲۶ء سے ۱۵۳۰ء تک

سلطان بابر امیر تیمور کا پرپوتا تھا بارہ برس کی عمر مین اپنے باپ کیطرف سے بوجہ ہوشیاری ملک اندجان کا ناظم ہوا۔ اور بعد انتقال اپنے باپ کے باتفاق امرا تخت خلافت پر جلوس فرمایا بادشاہون کے سلسلہ مین شاہ بابر جیسا کمیاب ہے اتنی لڑائیان لڑا ہے کہ اسکی فتوح کا شمار شکستون سے کہین زیادہ ہے اور اندازہ اسکی شکستون کا فتوح سے فراوان ہے کبھی وہ شہنشاہ عالیجاہ ہو جاتا تھا اور کبھی تن تنہا رہجاتا تھا۔ گاہے ممالک کا بادشاہ بنجاتا تھا اور گاہے جو نیچرا آنکہ اسکے پاس نہین رہتا تھا۔ اور واقعات بابری سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک بار سمرقند کو دوسو چالیس آدمیون سے اسطرح فتح کیا کہ آدھی رات کو فصیل سے گذر کر شہر مین داخل ہوگیا اور دفعتہ فتح کا شور مچادیا سمرقند کا بادشاہ باوجود کثرت فوج کے اپنی دار الحکومت چھوڑ کر بھاگ گیا

مسئلہ جسکے یہہ معنی ہین کہ جو اشخاص عشاء مقدس عیسوی تناول کرتے ہین اونہین یہہ حقیقتًا نہ مجازًا سمجھنا چاہئے کہ وہ روٹی نہین کھاتے اور نہ شراب پیتے ہین بلکہ وہ روٹی اور شراب (معاذ اللہ) نفس الامر مین مقلوب الماہیت ہو کر حضرت مسیح کا گوشت اور خون ہوجاتے ہین۔ تمام یورپ بلکہ تمام عیسائیون مین خواہ وہ یورپ مین ہون یا ایشیا مین یا افریقا مین ہون پھیلا ہوا تھا خصوصًا انگلستان مین مسئلہ قلب الماہیت کے بارہ مین یہہ قانون نافذ تھا کہ جو شخص قلب ماہیت حق نجانے یا اسکا انکار کرے وہ شخص قتل کیا جائے چنانچہ ہنری ہشتم کے عہد مین قلب ماہیت کے حق نجاننے والے بہت لوگ قتل کئے گئے۔ اس عہد کی تواریخ مین یہہ واقعات مفصل مذکور ہین ۔

چند روز بعد سمرقند مع اپنی مضافات کے
بابر کے قبضہ سے نکل گیا اور اسیطرح وہ اپنے
موروثی شہر سمرقند پر تین بار قابض ہوا اور
تین ہی بار نکالا گیا - پھر اُسنے کابل پر حملہ
کیا اور اُسکو اپنے قبضہ مین لاکر قندہار کو
بھی فتح کر لیا - پھر اُسکی عالی ہمت ہندوستان
کیطرف متوجہ ہوئی چنانچہ بارہ ہزار سوار سے
جیسا کہ تزک بابری مین مرقوم ہے حملہ کیا -
اور پانی پت کے میدان مین ابراہیم شاہ کے
ایک لاکھ سوار اور ہزار ہاتھی کی بھیڑ کو
تھوڑی دیر کی جنگ مین پراگندہ کر دیا
اور اس حالت مین ابراہیم نے دشمن کی فوج
کے قلب پر حملہ کرکے اپنی جان دی اور
بابر نے سنہ ۱۵۲۶ء مین تخت دہلی پر جلوس
فرمایا اور شاہزادہ محمد ہمایون نے روانہ ہوکر
آگرہ پر قبضہ کیا - اور وہ الماس (ہیرا کوہ نور)
جو آج تاج انگلستان کا زینت بخش ہے
اور جسکا وزن آٹھ مثقال اور قیمت مین
اُسکے جوہری عاجز ہین، یا اُسکی قیمت جو نہ
زور ہے - نذر لیا - اور پھر شاہزادہ ہمایون
پوربیا کی جانب روانہ ہوا اور جونپور کو فتح کیا

سانگ تماشے - اہل تواریخ
کا بیان ہے کہ ایام ولادت حضرت
مسیح (کرسمس) مین عجیب غریب
تماشے ہوتے تھے اور تمام کو اجازت
عام تھی اور طرح طرح کے بیہودہ
سانگ بناتے تھے لکھا ہے کہ امیر سے
فقیر تک سب لوگ رنگ برنگ کے
کپڑے پہنکر اور بھیس بدلکر نکلتے تھے
اور جن لوگون کو بھیس بدلنے کا
سامان میسر نہین آتا تھا وہ منھ
پر کالک لگا لیتے تھے - اور ہر ضلع
مین ایک شخص کو بادشاہ بناتے
تھے اور اوسکے ساتھ بہت سے
شہدے نیلے پیلے کپڑے پہنے
اور اونپر رنگ برنگ کے فیتے
لگے غل کرتے اور نقارے بجاتے
گھومتے پھرتے تھے اور بعض اوقات
عین نماز کے وقت گرجون کے
اندر گھس جاتے تھے - یہ سانگ
والے خولدار ٹوپیان پہنتے تھے
جنپر بکری اور ہرن ؛ ور سانڈ کی

۱۵۲۷ء مین سانگا رانا میواڑ اور راجہ مارواڑ
اور جےپور اور راجا چندیری وغیرہ نے دو لاکھ
فوج کی جمعیت سے محمود کو ہمراہ لیکر جو شاہ متوفی
کا بھائی تھا سلطان بابر شاہ کو نرغہ مین فتح پور
سیکری کے مقام پر گھیر لیا اُسوقت بابر کے پاس
بیس ہزار سوار سے زیادہ فوج نہ تھی اور امرا
بابری کچھ جنگ سے بددل تھے اور اوسپر یہہ
مزید ہوا کہ محمد شریف منجم نے نجوم کے قاعدہ
سے کہا کہ مریخ مغرب کی طرف ہے جو اسطرف
سے جنگ کریگا وہ مغلوب ہوگا اسوجہ اور بھی
سپاہ خوف زدہ ہوگئی لیکن بابر ایسا شجاع
تھا کہ اُسنے ذرا خوف نہین کیا اور سپاہ کو شاہنامہ
کے مضمون بہادرانہ کے اشعار سنا کر بہادر بنا دیا
اور شراب سے قطعًا اجتناب کرنے کی منت مانی
پھر تو فوج جان دینے پر آمادہ ہوگئی اور بابر کو جو بڑی
بہادری کے علاوہ اسکی بابر کو بندوقچیون اور توپخانہ پر پورا بھروسا تھا چنانچہ یہ ترکیب
تھا کہ توپخانہ آگے نکالا گیا اور اُسکی پشت پر بندوقچی کئے
اور توپون کی طرفون مین سوار تھے جب مخالف کی
فوج نے یمین اور یسار سے یورش کی تو بابر
توپخانہ کی مدد سے اُنکو ہٹاتا رہا جسوقت بابر نے
دیکھا کہ غنیم کی فوج اب تھک گئی اُسوقت تجمع

شکل بنی ہوتی تھی اور اکثر جانورون
کی کھال پہنتے تھے جسسے اُنکی قطع
وحشیون کی سی ہو جاتی تھی ہنری
ہشتم کے اہل دربار بڑی تزک و
احتشام سے سانگ بنتے تھے۔ بڑے
دن کے سوا ے مئی ڈے کی عید مین
بھی سانگ بنتے تھے۔ عید مذکور
مین یہہ دستور تھا کہ آدھی رات کے
بعد درخت کی سبز ٹہنیان توڑتے
تھے اور ایک شخص کو بادشاہ اور
ایک کو بادشاہزادی بناتے تھے
اور جھنڈا کھڑا کرتے تھے اور اوسپر
ہار پھول پہنا کے اُسکے گرد ناچتے
تھے۔ اور بہت طرح کے ناچ تماشے
ہوتے تھے اور عجیب و غریب نقلین
بنتی تھین اور ایک نیلی گھوڑی ناچ
کے جلسہ مین ضرور ہوتی تھی جسکی یہہ
صورت ہے کہ لکڑی کے گھوڑی
پر جوڑی چکلی اور بہت لمبی جھول
ڈالتے تھے جو زمین تک لٹکتی تھی
اور اُسکے اندر ایک آدمی چھپا

لیکر دشمن پر دھاوا کیا اور میدان جنگ سے بھگا دیا اور بہت سردار اور راجپوت بندوق سے مارے گئے اور محمد شریف منجم کو بعد عتاب کے ایک لاکھ روپیہ انعام دیکر ممالک محروسہ سے نکلوا دیا اور ۱۵۲۸ء مین چندیری کو فتح کیا اور وہان کی مساجد کو جو مشرکون نے ناپاک کر رکھا تھا پاک کیا ۱۵۲۹ء مین صوبہ بہار اور بنگالہ کو تسخیر کیا اور بار ۱۵۳۰ء مین بیمار ہوکر راہی ملک عدم ہوا - اور اُسکی لاش کو حسب وصیت کابل مین لیجاکر دفن کیا اور اُسکی یادگار مین ایک خوشنما مقبرہ جہانگیر نے تعمیر کرا دیا - یہہ بادشاہ نہایت سادہ اور راست باز تھا اور تہور مین اپنا نظیر آپ ہی تھا اور سپہ سالاری مین بڑا کامل تھا اور علم موسیقی اور فن شاعری مین اوستاد بے بدل تھا اور سخی و صاف دل تھا چند بار اپنے جانی دشمنون پر اُس نے رحم کیا اور زمین کے میل دکوس کی جریب سے پیمائش ہند مین بابر نے ایجاد فرمائی - جریب چالیس گز کی مقرر کی اور گز نو مشت مستوی الخلقت کا قرار دیا بابر صاحب تصنیف تھا دو دیوان ترکی و فارسی اور واقعات بابری ترکی مین جسکا ترجمہ فارسی تزک بابری ہے اُسکی تصنیف ہین بابر ایک سلطنت ع

رہتا تھا اور وہ گھوڑے کی طرح ترارے بھرتا پھرتا تھا (یہہ تمام سانگ ہنود کی ہولی اور دسہرہ کے سانگون کے مشابہ ہین -

شکار - سلاطین ٹیوڈر کے وقت مین انگلستان کے آدمی ہرن وغیرہ کے شکار کو بہت دوست رکھتے تھے یہانتک کہ عورتین بھی شکار کی شوقین تھین چنانچہ ملکہ الزبتہ بڑھاپے مین بھی ایک دن کے بعد ہمیشہ شکار کھیلتی تھی - اور بازوغیرہ کے شکار کی رسم کو بندوق کا رواج کم کرتا جاتا تھا -

تماشہ - امیرون کو یہہ تماشہ مرغوب تھا کہ ریچھ اور بیلون کو باندھکر شکاری کتون سے تڑوائین بھڑوائین چنانچہ ملکہ میری جب اپنی بہن کی ملاقات کو مقام ہیٹ فیلڈ مین گئی تو بڑی دھوم دھام سے یہہ ریچھ کا

ے فرزندون کے واسطے جسکی حد وسط ایشیا
دریائے آمو سے لیکر بنگالہ مین گنگا کے ڈیلٹا
امن تک تھی چھوڑ گیا۔

یر الدین محمد ہمایون بادشاہ

۹۳۷ھ مین ہمایون اپنے باپ کی وفات کے بعد
نشین ہوا۔ اور اُسنے اپنی سخاوت سے
ے بھائی میرزا کامران کو۔ کابل۔ قندہار۔
ب۔ اور دریائے سندھ کے نواح کا ملک
ا کیا۔ اور میرزا ہندال کو میوات کا ملک
یت کیا۔ اور میرزا عسکری کو صوبہ سنبل دیا
۹۳۸ھ مین راجہ کالنجر سے خراج لیا اور
لہ کے فتنہ کو خود جا کر فرو کیا اور آگرہ مین
ایک جشن کیا جسمین بارہ ہزار آدمی کو حسب
یت انعام دیا۔ ۹۴۱ھ مین بہادر شاہ والی
ت نے مخالفت کی۔ ایک مدت سے گجرات
سلطنت خود مختار ہوگئی تھی لہذا اس نے فراری
ن کو بھی پناہ دی اسواسطے ہمایون نے اسپر
یا اور اسکا ملک چھین لیا اور اثنائے جنگ مین
نیر کے قلعہ پر جہان چند ہزار فوج تھی اور بہادر
ہ کا خزانہ رکھا ہوا تھا فولادی میخین گاڑ کر صرف
سو آدمیون کے ساتھ چڑھ گیا اور قلعہ کو فتح کر کے

تماشا ہوا۔ اور جب ملکہ الزبتہ نے
سفیر ڈنمارک سے مقام گرینیچ مین
ملاقات کی تو اسیطرح کا تماشا کروایا
ان مکروہ تماشون مین عورتین بھی
نہایت رغبت سے شریک ہوتی تھین
لکھا ہے کہ اس قسم کے لہو و لعب مین
ملکہ الزبتہ کے آخر زمانہ تک اتوار کو
بھی کہ نصاریٰ کا یوم العید ہے
لوگ مشغول ہوتے رہے۔

نیزہ بازی اس زمانہ کی نیزہ بازی
یہہ تھی کہ کاٹ کے نیزے اور ڈھال
لیکر لوگ کشتیون پر سیڑھے بچھا کر
بیٹھتے تھے اور جب ایک کشتی دوسری
کشتی کے برابر تیزی سے لیجاتے تھے
تو ہر شخص چاہتا تھا کہ اپنے حریف کو
نیزہ مار کر پانی مین گرا دے۔

کھیل۔ تواریخ مین لکھا ہے کہ کھیلون
مین سے تختہ نرد اور کابتین کہ یہہ کمبخت
ہر زمانہ مین لوگون کو غارت کرتے ہین
جاری تھے اور چوسر اور طاش بھی کھیلے
جاتے تھے۔ دیہاتی کھیلون مین

جنگ کا خاتمہ کیا اور خزانہ پر قبضہ کر لیا اور ڈھالون سے خزانہ تقسیم کیا۔ اور وہان سے ہمایون محمود آباد ہوتا ہوا احمد آباد پہونچا اور احمد آباد میرزا عسکری کو تفویض کر کے برہان پور کی طرف متوجہ ہوا جو کہ فاروقی خاندان کے تصرف مین تھا اِسکو زیر و زبر کر کے آگرہ آگیا لیکن بہادر شاہ چند روز بعد پھر گجرات پر قابض ہو گیا۔ اور سنہ ۹۴۴ھ و ۱۵۳۷ع مین ہمایون شیر خان کی جو سوری خاندان کا تھا اور بہار و بنگالہ پر متصرف ہو گیا تھا گوشمالی کے واسطے روانہ ہوا اور اول قلعہ چنار گڑھ کو محاصرہ کر کے فتح کیا اور سنہ ۱۵۳۹ع مین شہر گور (لکھنوتی) کہ دار الملک بنگالہ کا تھا فتح کیا اور جنت آباد نام رکھا لیکن برسات شروع ہونے کی وجہ سے بنگالہ مین کچھ مطلب برآری نہوی۔ ادھر میرزا ہندال نے سفر مین بادشاہی کی ہوس کی اور آگرہ آکر علم مخالفت بلند کیا۔ ہمایون نے اس حالت مین آگرہ آنا مناسب جانا۔ اور میرزا کامران بھی ہمایون سے مخالف ہو کر دہلی کی تسخیر کے واسطے لاہور سے روانہ ہوا۔ جب شیر خان حاکم بنگالہ نے دیکھا کہ بادشاہ کے گھر مین خود نزاع ہے قلعہ رہتاس سے نکلکر دریا کے جو سا پر سد راہ ہوا۔ اور اول مصالحہ کر کے دو مہینہ کان

تیراندازی اور پیدل دوڑنا تھا۔

ایجاد طاش ۔ طاش کی ایجاد کا سبب یون بیان کیا گیا ہے کہ چارلس ششم شاہ فرانس کا جی بہلانے کو اختراع کیا کہ وہ دیوانہ ہو گیا تھا۔

گیند بازی چند طرح پر تھی ایک ڈنڈون سے گیند سے کھیلتے تھے لکھا ہے کہ یہی آجکل کے کرکٹ کی اصل ہے۔ دوسرے گیند پر موگری لگاتے تھے کہ وہ ایک آہنی حلقہ کے اندر سے نکل جاتی تھی تیسرے ایک شفاف میز پر کچھ چپٹی گیند سیسہ وغیرہ کی رکھی جاتی تھی اور اُس میز کے سرے سے چار انچہ کے فاصلہ پر ایک لکیر کھینچ دیتے تھے تو کھیلنے والے کا یہہ کمال تھا کہ گیند کو اسطرح سے لڑھکائے کہ اُس لکیر پار نکل جاے مگر میز کے نیچے نگرے۔

ناچ گانے کا ناجایز شغل کہ جسمین غیر مرد اور اجنبی عورت سینہ سے

ہمایون کی فوج پر غفلت مین چھاپا مارکر تتر بتر کر دیا۔ ہمایون کو صرف اتنا موقع ملا کہ گھوڑے پر سوار ہوکر دریا مین کود پڑا اور نظام سقے نے آدھے دن کی بادشاہی کے وعدہ پر بادشاہ کو ڈوبنے سے بچایا اسطرح رہ یکہ و تنہا آگرہ پہونچا اور نظام سے جو وعدہ کیا تھا وہ پورا کیا کہتے ہین کہ نظام نے اپنی قوم کو تیمروز کی بادشاہت مین مستغنی کر دیا۔ جب ہمایون کے بھائیون نے دیکھا کہ آپس کے نفاق سے مفت ملک ہاتھ سے جاتا رہیگا شیرخان کے مقابلے کے واسطے ہمایون کے حامی اور مددگار ہوئے لیکن دلی محبت نہونے کے باعث کامران وغیرہ لاہور کو روانہ ہوے۔ ۹۴۷ھ مین پھر قنوج کے پاس ہمایون نے شیرخان پر چڑھائی کی مگر فوج کی بے دلی کے سبب شکست کھائی اور ناچار ہوکر دارالخلافت کو چھوڑ دیا اور میرزا کامران کے پاس لاہور کو روانہ ہوا مگر کامران خود کابل کو چلا گیا۔ اسواسطے ہمایون نے سندھ کی راہ لی اور وہان ایک مدت پریشان و سرگردان پھرتا رہا آخر جیسلمیر کی راہ سے مالدیو راجہ اجمیر کے پاس گیا اور اعانت چاہی مگر راجہ نے ظاہر مین اتبال کیا اور باطن مین ہمایون کی فریب سے قید کی فکر کی مگر سابق کے

سینہ ملاکر اور کمر مین ہاتھ ڈالکر جسطرح آجکل رواج ہے ناچتے گاتے تھے اور تمام اپنے اوپر لائے حتی کہ عورت کا شوھر تک دیکھتا تھا اور دم نہین مارتا تھا جاری تھا (لیکن آجکل رات مین زیادہ ہوتا ہے اور اُس عہد مین دن مین ہوتا تھا)۔

گھڑدوڑ مین انعام دینے کا دستور تھا۔ ہارجیت کی بازی نہین بدیجاتی تھی۔ جیسے آجکل بدیجاتی ہے۔

قانون پرورش فقراو۔ اس تمام عہد مین ایک قاعدہ عمدہ یہہ نکلا خواہ او سپر عمل درآمد ہوا یا نہو اکبر بادشاہ کے جلوس کے پانچوین سال فقرا اور مساکین کی پرورش کے واسطے پہلی مرتبہ قانون جاری ہوا۔

علامت خوشی۔ تواریخ مین مذکور ہے کہ خوشی کے ایام مین گھنٹے بجتے تھے اور آگ روشن کیجاتی تھی

فروخت مراتب۔ اس عہد مین اولیا اور اتقیا کے مراتب فروخت ہوتے تھے اور سب لوگ

گھڑدوڑ

قانون پرورش فقراو

علامت خوشی

فروخت مراتب اولیا و اتقیا

ایک نمکخوار نے ہمایون کو اس بھید سے آگاہ کر دیا ہمایون آدھی رات کو امرکوٹ کیطرف روانہ ہوا۔ اور اثنائے راہ مین سخت پانی کی تکلیف اوٹھائی ۔ ہمایون کی سواری کے گھوڑے نے بھی رفتار سے جواب دیا تو ایک سپاہی نے اپنی والدہ کی سواری کا گھوڑا ہمایون کو دیا ۔ ہمایون اس بھاگ دوڑ مین اپنے لشکر سے مع بیس آدمیون کے جدا ہو گیا اور جب صبح ہوئی تو راجہ کے ایک گروہ نے آگھیرا ہمایون نے شجاعت کو کام فرمایا اور نعرۂ تکبیر مار کر ایسا حملہ کیا کہ مخالف کا گروہ تتر بتر ہو گیا ہمایون نے فتحیاب ہو کر کوچ کیا لیکن راہ مین تین دن رات پانی کی کمیابی کی مصیبت اوٹھائی اور چند ہمراہیون کے ساتھ سخت مصائب جھیل کر امرکوٹ جو سندھ کے قریب ہے پہونچا اور یہان ۱۵۴۲ع ۹۴۹ھ مین اسکا بیٹا اکبر پیدا ہوا اور سن مذکور مین جب ہمایون قندھار کو جاتا تھا اسکا وفادار سپہ سالار بیرم خان آملا ۔ جب ہمایون خراسان کی جانب روانہ ہوا تو اسکے معصوم بچے اکبر کو اسکا بھائی پکڑ کر قندھار لیگیا ۔ ۱۵۴۴ع مین ہمایون فارس پہونچا اور ایک سال اصفہان مین رہا ۔ شاہ طہماسپ حسینی والئی ایران نے ہمایون کی شاہانہ خاطر و تواضع کی اور بارہ ہزار سوار اسکی مدد کو دئے جنکی

اور انکے نائب کاغذ پہ تحریر کر کے مراتب مذکورہ کو فروخت کرتے تھے اور ان کاغذون کو کل یورپ کے مالدار لوگ زیادہ روپیہ بیدریغ دیکر اپنی خوش عقیدگی سے خریدتے تھے ۔

گرجون مین مورت ۔

گرجون مین مورت ۔ اس زمانہ تک گرجون مین مورتین اور صورتین بھی رکھی جاتی تھین لیکن اڈورڈ کے وقت مین کرنمر اسقف نے اس بدعت کو دور کیا اور مورتون اور صورتون کو توڑا

یورپ مین اخبار ۔

یورپ مین اخبار ۔ ۱۵۳۶ع مین یورپ مین شہر وینس مین اخبار ایجاد ہوا اور اسکی ابتدا یون ہوئی کہ جب اہل وینس ترکون سے مشغول پیکار تھے تو اوہون نے ایک چھوٹا سا اخبار چھاپا اور چونکہ وہ ایک چھوٹے سے سکہ کو بکتا تھا جسکا نام گزٹا تھا لہذا اسکا نام گزٹ ہو گیا اور ۱۶۲۲ع مین انگلستان مین جاری ہوا

بیع غلامان ۔

بیع غلامان ۔ اتنیک تو اپنی ہی ممالک کے لوگ غلام شدہ بازارون مین فروخت ہوتے تھے لیکن [illegible] سے

کمک سے ہمایون نے قندھار اور کابل اپنا موروثی
ملک دوبارہ فتح کیا۔ کہتے ہین کہ دوسری جنگ کابل
مین کامران نے اپنے بھتیجے اکبر کو توپخانہ بادشاہی
کے مقابل قلعہ کے کنگرہ سے باندھکر لٹکا دیا تاکہ ہمایون
محاصرہ سے باز آئے باوجود اس دردناک اور رحم
انگیز حال دیکھنے کے بادشاہ اپنے عزم پہ مستقل رہا
اور قلعہ کو فتح کیا اور اکبر کو چھاتی سے لگایا اور اپنے
تئین از سرنو بادشاہ بنایا اور نو برس تک ہمایون
اس شہر مین فرمان روا رہا اور ۱۵۴۵ء مین ہمایون
سے بھی کچھہ میل ملاپ ہوگیا اور چھہ برس کے
زمانہ مین کل ملک موروثی کو فتح کرلیا ہندال سے
ہمایون خوش رہا اور عسکری کو مکہ روانہ کردیا
لیکن کامران جو مدام دغابازی کرتا رہتا تھا پھر
باغی ہوگیا اور ۱۵۵۳ء مین شکست کھا کر مقید
ہوا ہمایون نے اوسکو نابینا کرادیا اور مکہ معظمہ کو
روانہ کیا۔ ان جھگڑون سے فارغ ہوکر ہمایون نے
۱۵۵۵ء مین ہند کی سلطنت حاصل کرنے مین توجہ فرمائی

خاندان افغان سوری ۱۵۴۰ء سے ۱۵۵۶ء تک

جب شیرخان ہمایون کو قنوج کے مقام پہ شکست
دیکر فارغ ہوا تو اس نے اپنے تئین شیر شاہ کا
خطاب دیکر اپنے نام کا ۱۵۴۲ء مین خطبہ و سکہ

حبشی غلامون کی بھی بیع و شرا
انگلستان مین شروع ہوئی۔

باب

عہد سلاطین اسٹوارٹ ۱۶۰۳ء سی ۱۷۱۴ء تک کل ۱۱۱ سال

شاہ جیمس اول ۱۶۰۳ء جلوس ۱۶۲۵ء وفات

۱۶۰۳ء مین جیمس اول تاجِ
آرائے انگلستان ہوا۔ اور مذہب اسقفی
کلیسائی انگلستان کا پیرو۔ امیر
اہل کیتھولک نے بادشاہ اور پارلیمنٹ
کو باروت سے اوڑا دینے کا سامان کیا
لیکن راز بند کھلگیا پس اونکے اسباب
اوٹ لیئے اور جو مقابل ہوئے انکو
ٹکڑے اوڑا دیئے اور رومن کیتھولک
حفاظت قانونی سے محروم کئے گئے

جیمس اول کے زمانہ مین مسٹر
ہنال سفیر انگلستان ہند سے انگلستان واپس آیا
اور فرمان بادشاہ ہند کا پھونچایا

جاری کیا پھر قلعہ رائے سین جو مالوے مین ہے
فتح کیا اسکے بعد شیر شاہ مارواڑ کے راجہ
مالدیو سے لڑا اور قلعہ چتوڑ کو مسخر کیا اور ۱۵۴۵ء
کے اندر جب کالنجر کے قلعہ پر جو بندیل کھنڈ مین
ہے لڑ رہا تھا اپنی طرف کی بارود سے جلکر
راہی ملک عدم ہوا - اُسکا مقبرہ سہسرام مین
ہے - اس بادشاہ نے رفاہ عام کے بہت کام
کیے اس نے آگرہ سے مندو تک اور بنگالہ سے
دریای سندھ تک جو تین ہزار میل کا فاصلہ
رکھتا ہے سڑک بنوائی اور سڑک کے دونو
طرف میوہ دار درخت لگوائے تاکہ مسافر میوہ
کھائین اور سایہ مین جائین اور ہر منزل پر ایک
ایک سرائے پختہ بنوائی جس مین ہر مسافر کو بادشاہ
کی جانب سے کھانا ملتا تھا خواہ ہندو یا مسلمان
اور ڈیڑھ ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر ایک ایک کنوا
تعمیر کرایا - اور گھوڑے کی ڈاک مقرر کی کہ روزانہ
خبر سندھ اور بنگالہ کی اُسکے پاس پہونچتی تھی اُسکے
زمانہ مین ایسا انتظام رہا کہ مسافر اپنے اسباب
کو راہ مین ہر جگہہ رکھکر بے کھٹکا سو جاتا تھا اور بڑھیا
سونا چاندی اچھالتی چلی جاتی تھی اور کوئی
اُس سے تعرض نہین کرتا تھا -

شاہ بہت خوش ہوا اور ملکہ نے ہاکنس
کو خلعت دیا اور کمپنی کو ارشاد فرمایا
کہ روانہ ہند ہو - کمپنی حسب الحکم
کپتان ہاکنز کی سرداری مین عازم
ہند ہو کر سورت کے بندر مین داخل
ہوئے - اور وہانسے سٹر طامس
شاہ انگلینڈ کی جانب سے سفیر ہو کر
خط اور تحفہ جہانگیر کے حضور مین لیگیا
بادشاہ کا نامہ معہ تحفون کے حضور
جہانگیری مین گذرانکر عرض کیا کہ
بادشاہ سلامت صوبہ گجرات کو حکم
صادر فرمادین کہ ایک قطعہ زمین کا
مکان کے لیے کمپنی کے قیام کے
واسطے سورت کے بندر مین دین
فوراً احکام لازم الاذعان صوبہ دار
سورت کو صادر ہوا کہ جس جگہ سٹر
طامس زمین پسند کرے اُنکی مزاحمت
نکیجاوے لہذا ۱۶۱۲ء مین دار العمارت
کمپنی کی سورت مین بنی بعد ازان
بیع و شرا شروع ہوئی جیمس مل
مصنف تاریخ العالم کو ۱۶۱۳ء مین

سلیم شاہ

شیر شاہ کی وفات کے بعد اُسکا بیٹا سلیم شاہ تخت نشین ہوا اور ملک کی بہبودی مین کوشش کی۔ اور دہلی مین ایک قلعہ پختہ بنوایا اور بنگالہ سی سندھ تک شیر شاہ کی سراؤن کے درمیان ایک ایک سرائے بنوائی جس مین کھانا بادشاہ کیطرفسے ہر مذہب کے مسافر کو مفت ملتا تھا اُس نے نو برس سلطنت کی اور سلیم شاہ کے بعد سلیم شاہ کے لڑکے کو قتل کر کے شیر شاہ کا بھتیجا محمد عادل شاہ بادشاہ بنگیا۔ اور ہیمون بقال کو اپنا وزیر بنایا ایسے افعال سی لوگ اُس سی متنفر ہوگئے اور بغاوت کا گرم بازار ہوا۔ اور سلطنت کے حصے ہوگئے آگرہ اور دہلی پر سکندر شاہ متصرف ہوگیا۔ اس سوئے نظم کے حالات جب ہمایون کو معلوم ہوئے تو اُس نے ۹۶۲ھ ۱۵۵۵ع مین پندرہ ہزار سوار لیکر ہند کی تسخیر کا قصد کیا۔ اول تاتار خان کو بیرم خان ہمایون کے سپہ سالار نے شکست دی اور ہمایون لاہور پر قابض ہوگیا۔ پھر اسی ہزار سوار سے سکندر شاہ نوشہرہ کیے مقام پر سد راہ ہوا جسکے مقابلے مین اکبر بن ہمایون نے جو صرف تیرھوین سال مین تھا خوب داد مردانگی دی جسکو دیکھکر فوج نے جانفشانی کی اور افغانون کو شکست دی

شاہ اسپانیہ کے خوش کرنے کے واسطے بیگناہ قتل کیا۔ زمانہ گذشتہ سے وہ بڑے ظلم چلے آتے تھے پارلیمنٹ نے پیش کیئے ایک ظلم یہہ کہ غلہ وغیرہ بادشاہ کے واسطے ضبط کر لیا جاتا تھا دوسرا ستم یہہ کہ بادشاہ حق تجارت بیچ ڈالتا تھا پس چند اشخاص مین تجارت منحصر تھی۔ حصول زر کی دیگر طرز بھی بادشاہ نے نکالی تھی شدید جرمانے کیئے جاتے تھے اور امارت کی خطاب علانیہ فروخت ہوتے تھے۔ ایک نیا درجہ امارت **بیرنٹ** کا تھا جسکے دس ہزار روپیہ قیمت مقرر کی تھی۔ پارلیمنٹ اور بادشاہ مین ولیعہدی کی نسبت کی بابت مناقشہ ہوا پس بادشاہ نے پارلیمنٹ برخاست کر دیا ۱۶۲۵ع مین شاہ جیمس نے انتقال کیا **جیمس** بات کا ضدی ندیمون کا تابع اپنی علم پر نازان تھا شکار و مرغ بازی اور میخواری وغیرہ لہو لعب مین مصروف تھا لیکن اُسکو تصنیف کتب کا بھی شوق تھا

اور سکندر شاہ ہمالیہ کی طرف بھاگ گیا پس ہمایون نے دہلی و آگرہ فتح کر لیا - اور تیرہ برس کے بعد دوبارہ تخت دہلی پر جلوس کیا اور سنہ ۱۵۵۶ع مطابق ۹۶۳ھ مین ہمایون کتب خانہ کی چھت پر چڑھا اور اوترتے وقت آذان کی آواز سنکر تعظیماً زینے پر بیٹھ گیا جب عصا ٹیک کر اوٹھا سنگ مرمر کے صاف زینے سے عصا پھسل گیا اور سلطان غلطان و پیچان نیچے آرہا اور چند روز بیمار رہ کر جان بحق تسلیم ہوا - یہہ بادشاہ بڑا شجاع اور بہر دل عزیز اور فاضل اور رحم دل اور علم نجوم مین کامل تھا اُس نے سات دیوانخانے سات سیارونکے نام پر بنوائے تھے چنانچہ سپہ سالار اور فوج کے سردار خانہ مریخ مین بلائے جاتے تھے اور مفتی و قاضی خانہ عطارد مین اور قاصد و شعرا اور مسافر خانہ قمر مین طلب ہوتے تھے اور سازندہ اور راگ ناچ والے خانہ زہرا مین باقی علیٰ ہذا القیاس - اس بادشاہ کی سخاوت اور بیجا نرمی اُسکی مصیبتون کا باعث ہوئی اُسکا عجیب مقبرہ دہلی مین جمنا کنارے ہے -

جلال الدین محمد اکبر ابن ہمایون

بادشاہ سنہ ۱۵۵۶ع سے سنہ ۱۶۰۵ع تک

سنہ ۱۵۵۶ع ۹۶۳ھ مین ہمایون کی وفات کے بعد تیرہ برس کی

انگلستان مین سنہ ۱۶۱۴ع مین مقیاس الحرارت اور خوردبین جاری ہوا اور سنہ ۱۶۲۱ع مین یہہ معلوم ہوا کہ خون سب جسم مین جاری رہتا ہے (حکما اہل اسلام اور ہند سابق ہی جانتے تھے) سنہ ۱۶۱۸ع سے سنہ ۱۶۴۸ع تک بسبب جنگ تیس سالہ کے اقلیم یورپ مین تلاطم عظیم برپا رہا اور ہندوستان مین نہایت چین چان امن امان تھا -

شاہ چارلس اول سنہ ۱۶۲۵ع

جلوس سنہ ۱۶۴۹ع قتل

سنہ ۱۶۲۵ع مین چارلس تخت نشین ہوا - اور پارلیمنٹ کو اس وجہ سے برخاست کیا کہ اُس نے امیر بکنگھیم پر تہمت لگائی تھی - پھر ٹکس بجبر لیا اور نذرانہ کا روپیہ زبردستی جاری کیا - اور اخذ روپیہ کے واسطے گھرون پر پہرا بٹھادیا پھر جب پارلیمنٹ منعقد کیا اور اقرار حلفی بدین مضمون کر بغیر استرضائے پارلیمنٹ شاہ کوئی

ہجری کے اکبر جیسے بادشاہ کے جلوس سے ہند کے تخت نے زینت پائی - اور خان بابا کے لقب سے بیرم خان نائب سلطنت مقرر ہوا - بیرم خان سوا بیباکی کے نہایت خیرخواہ اور وفادار تھا اور فن سپہ گری مین یکتائے زمانہ تھا چند روز کے بعد ہیمون بقال کثیر فوج لیکر مع ہاتھی اور توپون کے آگرہ اور دہلی پر قابض ہوکر پانی پت کے نواح مین لشکر شاہی سے دوچار ہوا اور مغلوب ہوکر اسیر ہوگیا - بیرم خان نے ہیمون کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا - اور چند روز کے بعد سکندر شاہ نے بھی اکبر کی اطاعت قبول کرلی نائب سلطنت بیرم خان کا انتظام پختہ تھا لہذا سلطنت کا کام عمدہ طرح انصرام پاتا رہا مگر جب بیرم خان نے اتالیقی کے سبب نخوت شعاری اختیار کی تو امرا اس سے برگشتہ ہوگئے اور بادشاہ کو عنان حکومت اپنے ہاتھ مین لینے پر آمادہ کیا چنانچہ سنہ ۱۵۶۰ء مین اس نے ایسا ہی کیا - اس معزول شدہ نائب السلطنت نے پس و پیش کے بعد بغاوت اختیار کی لیکن جلد شکست کھاکر بادشاہ سے ملتجی عفو قصورات کا ہوا - اکبر نے اُسکے قصورونکو معاف فرمایا اور بادشاہی جلو اُسکے لینے کو روانہ کیا بعدہٗ بیرم خان باجازت شاہ مکہ معظمہ کو روانہ ہوا لیکن گجرات مین

ٹیکس مقرر نہین کرسکتا اور بدون تحقیقات کسیکو مقید نہین رکھہ سکتا اور گھرون پر پہرا نہین بٹھا سکتا لیکن بادشاہ نے چار لاکھ روپیہ وصول کرکے بیس ہی دن مین نقض حلف کیا - اور جب پارلیمنٹ کی ممبر چڑھ چڑھ اسے تو اُنکو جیلخانہ بھجوادیا اور گیارہ برس پارلیمنٹ بند رہا - اہل انگلستان بلا مین مبتلا تھے - جبراً ٹیکس و جرمانہ دیتے تھے اور ہاتھہ پاؤن کٹنے کا عذاب سہتے تھے اور اس ظلم کی وجہ سے اکثر اشراف انگلستان چھوڑکر امریکا مین جا بسے سنہ ۱۶۳۷ء مین اہل سکاٹ لنڈ بادشاہ سے ایسے منحرف ہوئے کہ اُسکے دم آخر تک مطیع نہین ہوے - سنہ ۱۶۴۱ء مین فرقہ کیتھولک نے چالیس ہزار پراٹسٹنٹ جلکر تہ تیغ کیے - اب پارلیمنٹ اور بادشاہ مین جنگ ہوئی - بادشاہ کے پاس توپ و میگزین وغیرہ بہم تھا اور پارلیمنٹ کی فوج ناتجربہ کار اٹالکاس

پہونچکر اُس شخص کے ہاتھ سے جسکے باپکو اُس نے
لڑائی مین قتل کیا تھا مقتول ہوا اور درجہ شہادت
پایا اور اب اکبر بنفس نفیس تنہا سلطنت کے کاروبار
مین بڑے عدل و داد کے ساتھہ مصروف ہوا ۔
اور تمام ابواب جنگی اور ملکی اور مالی اور محصولون کیواسطے
عمدہ آئین معین فرمائے ۔ اور اول اُسنے
اپنے نافرمان سردارون کو فرمان بردار بنایا سنہ ۱۵۶۱ع
مین مالوہ فتح کیا اور واپسی مین نرور کے قریب
شیر ببر یان کو مقابل ہو کر تلوار سے قتل کیا ۔ پھر اُسنے
راجپوتانہ کے راجاؤن کو مطیع کیا اور سنہ ۱۵۶۲ع مین
جب بادشاہ اجمیر کو جاتا تھا سانبر کے مقام پر راجہ
جےپور نے اپنی بیٹی بادشاہ کے حبالہ نکاح مین دی
اور راجہ مذکور کا بیٹا بھگوانداس امیر الامرا اور پنجاب
کا ناظم (گورنر) مقرر ہوا سنہ ۱۵۶۴ع مین آگرہ کا قلعہ
سنگ سرخ کا بنوانا شروع کیا جو چار برس مین
اتمام کو پہونچا اور سنہ ۱۵۶۶ع مین بادشاہ قنوج ۔ و
بنارس جونپور ہو کر بنگالہ گیا وہان کے متمردون کو
سزا دیکر آگرہ واپس آیا اور سنہ ۱۵۶۷ع مین جب بادشاہ
نے مالوے سے گاگرون ہو کر چتور کا قصد کیا تو رانا
سانگا کا بیٹا اودے سنگہ فرار ہوا مگر اُسکی فوج نے
خون ریز لڑائی ہوئی جب بادشاہی سپاہ نے قلعہ چتور پر

پارلیمنٹ فتحمند ہوا ۔ اور شاہ چارلس
سنہ ۱۶۴۹ع مین تیر سے قتل کیا گیا ۔
چارلس خود سر اور مطلق العنان
تھا اور مکر و زور مین یکتا اور فن
مصوری مین مذاق رکھتا تھا ۔ اس
عہد مین مقیاس الہوا اور قہوا کا
رواج انگلستان مین ہوا اور
ڈاک کا ٹھیکہ پڑا (ہند مین اہل اسلام
کی بدولت بہت پہلے سے رواج تھا

سلطنت جمہوری

سنہ ۱۶۴۹ع سے سنہ ۱۶۶۰ع تک

کرومول مدار المہام سلطنت

سنہ ۱۶۵۳ع مین سلطنت جمہوری ہوگئی
اور **کرومول** مدار المہام سلطنت
جمہوری کا ہوا ۔ اور تین امیر ندیم شاہ
مقتول **چارلس** کے قتل کیے گئے ۔
کرومول نو ہزار فوج لیکر
ایرلینڈ کو گیا اور شہر و قصبات کو
ایسا تہ تیغ کیا کہ ملک کو بے چراغ کر دیا
اور کتنے ملک پر ایسا خوف طاری ہوا کہ

سرنگ کے ذریعہ سے دو برجون پر صدمہ پہونچایا
تو راجپوتون نے جوہر کیا اور شاہ فتحیاب ہوا۔ اور
پھر رانا اودی سنگھ مطیع ہوگیا۔ اور ۱۵۶۸ع مین
رانا پرتاب سنگا اودھو سنگ کے بیٹے نے اودی پور
کی ریاست کی بنیاد ڈالی اور جب سے چیتور کے
رانا اودے پور کے رانا کہلانے لگے ۱۵۷۰ع مین
کلیان مل راجا بیکانیر نے اپنی بیٹی اکبر کو بیاہ دی
اور اُس سے ۱۵۶۹ع مین شہزادہ سلیم جو جہانگیر
کے لقب سے مشہور ہوا پیدا ہوا۔ اور اُسکے شکرانہ
مین بادشاہ نے تمام قیدیون کو رہا کیا اور خود اجمیر
تک پاپیادہ گیا اور اسطرح اپنی نذر کو پورا کیا ۱۵۷۱ع
مین سیکری کے مقام پر ایک شہر کی بنا ڈالی
جسکو دارالخلافت بنانا منظور تھا اور سن مذکور
مین گجرات فتح ہونے کی وجہ سے اُسکا نام فتح پور
رکھا۔ ایک بار گجراتی ہزار سوارون کو بہ نفس نفیس
بادشاہ نے ڈیڑھ سو سوارون سے شکست دی
اور ۱۵۷۶ع مین اڑیسہ وغیرہ پر قبضہ کیا اور اس
مہم کا حاجی جان تودڑمل وزیر تھا۔ ۱۵۷۹ع مین
بادشاہ اجمیر سے دہلی آکر کابل کو روانہ ہوا اور
سن مذکور مین مغرب کی طرف سے دمدار تارہ نمایان ہوا
۱۵۸۱ع مین اکبر پھر کابل گیا اور محمد حکیم میرزا کے

باوجود وسعت زمین کے اُنکو چھپنے
کی جگہ نہین ملتی تھی پھر **کرومول**
لندن مین آیا اور سابق کے پارلیمنٹ کو
موقوف کر دوسرا پارلیمنٹ کہ جسکا نام
چرم فروشان تھا مقرر کیا۔ اب وہ
تخت سلطنت پر شاہانہ لباس پہنکر
بیٹھا اور روپیہ دینے کے بارہ مین
پارلیمنٹ سے مناقشہ ہوا **کرومول**
نے پارلیمنٹ کو خفا ہوکر برخاست کر دیا
کرومول صاحب ہمت اور مستقل مزاج
تھا مگر امرا اُسکو نوخیز سمجھکر بہت ذلیل
وخوار جانتے تھے **کرومول** نے
۱۶۵۸ع مین بعارضہ تپ انتقال کیا
اور اُسکے بعد اُسکا بیٹا رچارڈ
منصب حافظ الملک پر مقرر ہوا لیکن
اُسنے پانچ مہینے مین استعفا دیدیا۔

شاہ چارلس دوم بن چارلس اول
۱۶۶۰ع تخت سلطنت ۱۶۸۵ع وفات

آغاز ۱۶۶۰ع مین چارلس دوم بادشاہ
مشتہر کیا گیا۔ اور پھر سلطنت شخصی ہوگئی

فتنہ کو رفع کیا اور واپسی مین دریاے اٹک کے
کنارہ سنگ و گچ کا ایک قلعہ بنوا کر اُسکا نام
اٹک رکھا - سنہ ۱۵۸۴ء مین شہر الہ آباد آباد کیا اور
سنگ سرخ کا قلعہ با بین گنگا جمنا تعمیر کرایا جسکی
فصیلین بصد عظمت و شان سربلند نظر آتی
ہین اور جسکے دونوں دریا قدم بوس ہین -
اور سنہ ۱۵۸۶ء مین راجہ بھگوانداس کی بیٹی کی
شادی شاہزادہ سلیم کے ساتھ جشن عظیم سے
ہوی اور سنہ ۱۵۸۹ء مین شہزادہ مذکور کا بیاہ
راجہ راے سنگہ کی دختر سے ہوا - اور راجاؤن
کو بڑے بڑے عہدے دئے اسطرح اکبر نے ہندؤن
کو اپنا ہوا خواہ بنایا - انہین ایام مین کشمیر تسخیر
ہوا اور وہان کے راجہ کو دربار دہلی کے امیرون
کے زمرہ مین داخل کیا اور سنہ ۱۵۹۲ء مین سندھ
فتح ہوا اور وہان کا والی ٹھٹھہ کا حاکم مقرر ہوا
اور اکبر کی ایسے حکمت کا یہہ نتیجہ ہوتا تھا کہ
ہر شخص اُسکا طرفدار اور جان نثار ہو جاتا تھا -
پس اکبر کے طرز حکومت نے جسم اور دل دونون
پر فتح پائی تھی - (اور انگریزی گورنمنٹ ہنوز جسمون
پر فتحمند ہوی ہے نہ دلون پر) سنہ ۱۵۹۴ء مین اہل
فارس سے قندہار لیلیا اور سنہ ۱۵۹۶ء مین صوبہ برار

اور اُسنے یہہ منسوخ کیا کہ زمیندار
ہنگام جنگ بادشاہ کی جانب سے
لڑین - اور جو لوگ شاہ چارلس اول
کے قتل مین شریک تھے اونھین تہ
تیغ کیا اور نواب ارگایل کو بیگناہ
قتل کیا باوجود کہ اُسنے چارلس دوم
کے سر پر تاج رکھکر بادشاہ بنایا تھا
(گویا یہہ محسن کش تھا) اور کرومول
وغیرہ کی لاشون کو قبر سے نکلوا کر
درخت پر لٹکا دیا (یہہ مردمی کی خلاف
کیا) یہہ بادشاہ مسلک اسقفی پر
ایسا شدید قایم تھا کہ دیگر اہل مذاہب
اشد عذاب مین مبتلا تھے اُس عہد
کے پہلے پارلیمنٹ نے بادشاہ کو ایک
کروڑ بیس لاکھ روپیہ کا محصول
معاف کر دیا مگر فضول خرچی اور
آوارگی کی وجہ سے مدام مفلس
رہتا تھا اور اخذ روپیہ کے لیئے
ذلیل حرکتین کرتا تھا چنانچہ شاہزادی
پرتگال سے اسلیئے شادی کی کہ
پانچ لاکھ روپیہ نقد اور دو قلعہ

خانخانان کی تفویض ہوا - اور دکن کے لڑائی
جھگڑون کا یون فیصلہ ہوا کہ ۱۶۰۰ء مین شاہزادہ
دانیال کا بیاہ عادل شاہ کی بیٹی سے کیا گیا اور
آسیر و برہانپور اور احمدنگر شہزادہ کو عطا ہوا
اور اکبر دکن سے آگرہ واپس آیا اور سن مذکور مین
شہزادہ سلیم نے جو بعد تخت نشینی کے جہانگیر مشہور
ہوا بغاوت اختیار کی لیکن اکبر نے بغاوت کا انسداد
کیا اور اسکو بنگالہ اور اڑیسہ کا صوبہ دار دہ ہزاری
مقرر کر دیا اور ۱۶۰۴ء مین شہزادہ دانیال نے افراط
شراب سے بیمار ہو کر وفات پائی - اکبر نے ہمایون سے
وراثت مین ایک مختصر سی سلطنت پائی تھی جسمین
پنجاب اور آگرہ دہلی کے اردگرد کے اضلاع داخل
تھے لیکن اکبر نے اسکو وہ ترقی دی کہ شمال کی جانب
کابل کشمیر قندھار سے لیکر جنوب مین احمدنگر تک
اور مشرق مین اڑیسہ تک پھیل گئی - اکبر نے کل
قلمرو کو اٹھارہ صوبون پر تقسیم کیا اور ہر صوبہ پر ایک
نائب السلطنت مقرر کیا اور اسکو تین صیغون کے
پورے اختیار دئے ایک صیغہ نظامت جسمین سر رشتہ
پولیس بھی داخل تھا - صیغہ مذکور کے متعلق عدالتین
دیوانی اور فوجداری کے دادخواہون کی دادرسی
کے واسطے مقرر تھین جنکا اعلیٰ افسر میر عدل ہوتا تھا

افریقہ مین اور شہر بمبئی ہندوستان
مین ملا - اور شہر ڈنکرک شاہ
فرانس کے ہاتھ مفت بیچدیا ۱۶۶۵ء
سے جنگ ہالنڈ کا آغاز ہوا - اور
۱۶۶۷ء مین فوج ہالنڈ نے فوج
انگلستان کو بڑی شکست دی ۱۶۶۵ء
کی گرمی مین اہل لندن پر ایسی بلا
وبا نازل ہوئی کہ جیتے گھر کے گھر
خالی ہو گئے اور لندن کے بازارون
مین بسبب نہونے آدمیون کی گھاس
جم آئی مبتلا ہی وبا مکان بند کر کے
دفع بلا کے لیئے اسپر صلیب کی
کا نقش بنا لیتے تھے - ایک لاکھ
سے زاید اُسمین آدمی مرے - ستمبر
لندن مین آگ لگی جسمین کلیسائی
سینٹ پال اور نواسی گرجے
اور تقریب ڈیڑھ ہزار کے مکانات
جلے (گویا قہر خدا تھا) اب عیاشی
اور حرامکاری نے انگلستان
مین قدم رکھا چنانچہ بادشاہ خود
عیاش تھا اور بدکار عورتون کا

اور اُسکے ماتحت قاضی ہر بڑے قصبہ مین معین رہتا تھا
کوتوال کے ماتحت شہر کے تھانے چوکی اور مضافات
کے تھانے چوکی افسرون کے ماتحت تھے - دوم صیغہ
جنگی اور اُسکے انتظام کے لیے بھی عمدہ عمدہ آئین بنائے
اور سپہ سالارون کو بجاے جاگیر کے فوج کی نقد تنخواہ
مقرر کردی جسکے سبب سردارون کی بغاوت کا جھنڈا
سرنگون ہوگیا اور سلطانی منصب ہندو اور مسلمانون
کو بلا امتیاز عطا ہونے لگا - سوم صیغہ مال جسمین اکبر نے
زمین کی پیمایش ٹھیک ٹھیک کرائی اور ہر بیگہ کی پیداوار
کی ٹھیک جانچ کی بعد ایک ثلث کل پیداوار کا زر نقد
مطالبہ سرکاری قرار دیا اور ہر سال کی جمعبندی کی دقت
دور کرنے کے واسطے دس برس کی میعاد پر بندوبست
کر دیا - پس اکبر کے عہد مین خزانہ سرکاری مین بیالیس
کروڑ روپیہ جمع ہوتا تھا - اور تاریخ ہنٹر مین مرقوم ہے
کہ شمالی ہند سے اکبر بائیس کروڑ روپیہ سالانہ
سے زیادہ حاصل ہوتا تھا اور سرکار انگریزی کو شمالی
ہند سے صرف بارہ کروڑ روپیہ ۱۸۷۹ع مین حاصل ہوا
پس یہ ثمرہ خوبی نیت اور بیداری کا ہے ورنہ سرکار
انگریزی کل پیداوار کا فی صدی چھپن روپیہ لیتی ہے
اور سرکار اکبر فی صدی تینتیس روپیہ لیتی تھی - اور
اکبر نے تحصیل مالگذاری کے مصارف کی تخفیف اور

وہ رسوخ تھا کہ امور سیاست مین
دخیل تھین اور ممبران پارلیمنٹ ایسے
ایماندار تھے کہ اپنی راے فروخت کرتے
تھے اور اُس زمانہ کی مثنویان کہ
جنکے مطابق عورتین اب شبیہ بنتی
ہین اسقدر پر فحش ہین کہ انکی پڑھنے
سے کراہت آتی ہے - ۱۶۷۸ع مین
بلوہ ہوا - اور مسلک اسقف کے ماننے
والون سے جھگڑے ہوے اور اہل
پرسبٹیرین کو قتل کیا و اکثر لوگون
کو یہ سزا دی کہ ٹانگ پر لکڑی کے موزے
چڑھا کر لوہے کی میخین ٹھوک دیتے تھے
حتی کہ گوشت و استخوان سرمہ ہو کر
پارہ ہو جاتے تھے (اس ظلم کا بیان
ہوگا ناسے) جوکہ چارلس لالچی تھا
اور بذریعہ ایک عورت خوبصورت کی
لوئی شاہ فرانس سے بیس لاکھ روپیہ
سالانہ پاتا تھا ۱۶۷۰ع کے معاہدہ مین
لوئی شاہ چارلس سے اقرار کرایا
کہ مذہب کیتھولک ہے شاہ چارلس
ایسا بد معاملہ تھا کہ ایک بار ایک کروڑ

محصولون کے مساوی کرنے کے آئین اجرا کرتا ہے
جسکی وزیر مال راجہ ٹوڈرمل نے تعمیل و تکمیل خوش
اسلوبی سے کی اور وزیر خزانہ ابوالفضل نے آئین
اکبری مین ہر صوبہ اور ہر سررشتہ اور سلطنت کے
ہر امر کی تفصیل نہایت شرح وبسط سے بیان کی
اکبر کے اوضاع ابوالفضل کے اکبرنامہ سے یون
معلوم ہوتے ہین کہ بادشاہ ہر شخص کی دلجوئی
مین سعی کرتا ہے اور باوجود کثرت امور کے اُسکو
اضطراب نہین ہوتا مدام علم دوست اور رضامندی
خدا کا پابند ہے اور باوجود قدرت کے اُسکو غصہ
نہین آتا کسی مذہب کی توہین کا روادار نہین
ہوتا ہر امر مین سجدہ شکر خدائے واحد بجا لاتا ہے
اپنے افعال واحوال کا نگران رہتا ہے - علاوہ
اوقات عبادت کے صبح وشام اور آدھی رات
اور دوپہر کو اپنے معبود حقیقی کے دھیان گیان مین
دل کو رجوع کرتا ہے - خواہش نفسانی کا طالب نہین
رفاہ عام پر نظر رکھتا ہے - آٹھ پہر مین ایک مرتبہ
کھانا کھاتا ہے چار گھنٹے سے زاید نہین سوتا باقی
اوقات ضروری امور مین صرف کرتا ہے - اور حق
یہہ ہے کہ اُسکے دربار اور اوقات روزمرہ کے
دلچسپ حالات کی جو اکبرنامہ اور آئین اکبری مین

تیئس لاکھہ روپیہ تاجرون سے
دس روپیہ سیکڑے کے سود پر
قرض لیا اور ضمانت مین محصول
ملک لکھدیا بعدہٗ کھلا بھیجا کہ اصل
روپیہ تمکو نہین ملیگا لہذا تاجرون
نے داد و ستد بند کردی اور تجارت
چند روز تک موقوف - لیکن چارلس
خوش ہوا کہ مفت کا روپیہ تماشہ بینی
مین اُڑانے کے لیئے ہاتھہ لگا - پھر
ایک پادری کی جھوٹی مخبری پر اہل
کیتھولک کا خون پانی کیطرح
بہایا گیا - پادری مذکور نے دیکھا دیکھی
اور جاہلون نے بعد کیتھولک
قتل کرائے اور ایک اسٹیفرڈ کو قتل
کرڈالا سنہ ۱۶۷۹ء مین چارلس دوم
کے دوسرے پارلیمنٹ نے قانون
ہیبیاس کورپس جاری کیا جسے
یہہ ظلم رفع ہوا کہ ردی اور مرطوب
قیدخانون مین قیدی قید ہون (یہہ
ایک ظلم عظیم تھا کہ بیچارے بیگناہ تمام
پڑے گھلا کرتے تھے) اب آٹھہ ہزار کا

مفصل درج ہے اُسکی گنجایش یہہ مختصر نہین رکھتی
دیکھو تو اصل کتاب کیطرف رجوع کرو - اور نیز کتب
مذکورہ سے معلوم ہوتا ہے کہ منجملہ چار سو پندرہ ۴۱۵ کے
منصبدارون کے اکیاون منصب دار ہندو تھے جنمین
ٹوڈرمل وزیر مال اور بھگوانداس ناظم پنجاب اور راجہ
مان سنگھ بنگالہ کا گورنر تھا انگریزی گورنمنٹ مین
ایک بھی ہندو یا ہندوستانی گورنر تو درکنار ایک
کمشنر بھی نہین - اور اکبر نے ستی ہونے اور صغر سنی
مین بیاہنے کے دستور کی ممانعت کی اور ہندو
بیواؤن کا نکاح ثانی قانونًا جایز ٹھرایا - اور اکبر نے
مواقف دستور کے اپنے بڑے بیٹے سلیم کو جو جہانگیر
کے لقب سے بادشاہ ہوا - امرا کے روبرو اپنا جانشین
مقرر کیا اور سنہ ۱۶۰۵ع مین اکیاون برس حکمرانی
فرماکر جہان فانی سے ملک جاودانی کی راہ لی اور
سکندرہ کے عالی شان مقبرہ مین مدفون ہوا
یہہ بادشاہ نہایت شجاع اور کریم النفس اور عادل
اور سنجیدہ اور پرہیزگار تھا - ریاضت اور شکار
کا شوقین تھا تیس چالیس میل ایک دن مین گھوم
آتا تھا - ہرکام کے انصرام مین نہایت سلیقہ شعار
تھا - کتاب نہایت دوست رکھتا تھا سنسکرت زبان
خوب سمجھتا تھا لیکن فیضی بادشاہ کا مشیر سنسکرت مین

لشکر اسکاٹ لنڈ کے کسانون پر
متعین ہوا کہ لوٹو اور کسی پر رحم مت
نہ کھاؤ اور بلا منظوری کونسل اسکاٹ
لنڈ سے کوئی باہر نجائے - جب ظلم
حد سے گذرا تو بلوی ہوا - اور بعد رفع
بلوی کے اون بیگناہون پر وہ
جور و ستم ہوا کہ بیان نہین ہوسکتا
اہل حرفہ کو کھیتون مین گولیان مارکر
گرادیا اور صحرائی جانورون کی طرح
اُنکو رکید کر مارا باوجودیکہ شاہ
چارلس کا ساتھ اونھون نے مصائب
شدیدہ مین دیا تھا - بعدازین اسکاٹ
لنڈ مین ایک اور ظالم ناظم آیا اس
حاکم ظالم کا یہہ دستور تھا کہ کاروبار
سے فارغ ہوکر اپنا دل یون بہلاتا
تھا کہ مظلومون کو روبرو بلا کر کسی کی
ٹانگ پر لکڑی کا موزہ چڑھاتا اور
کسیکے پاؤن کا انگوٹھا پیچ سے دبواتا
اور انگلنڈ مین اہل پیوریٹن پر بھی
یہی جور و جفا تھا اور چارلس نے
امیر رسل اور سڈنی کو بیگناہ

عدیم النظیر تھا القصہ تاریخ عالم کے ماہر پڑھا ہے
کہ اکبر جیسا بادشاہ روے زمین پر کم ہوا ہوگا
اور ہندوستان انگلینڈ کی دنیا مین تو اپنا نظیر آپ ہی
ہے اور اکبر نے ایکسو اکتیس ۱۳۱ قوانین عمدہ
جاری فرمائے جنکا آئینہ آئین اکبری ہے
اور جنکو بشرح شیخ ابو الفضل فرید اعظم نے
اپنی تصنیفات مین بیان کیا ہے۔ اسکے توپخانہ
مین ایک توپ سترہ نال کی تھی اور سترہ فیر
ایک توپ کرتی تھی اور ایک پیچدار توپ مثل
بریچ لوڈر کے تھی جسکی نال مین چند جوڑ تھے۔

شاہزادہ سلیم ابو المظفر نور الدین جہانگیر بادشاہ سنہ ۱۰۱۴ھ ۱۶۰۵ع سے سنہ ۱۰۳۶ھ ۱۶۲۷ع تک

شہنشاہ اکبر کی وفات کے بعد اسکا بڑا بیٹا
شاہزادہ سلیم سنہ ۱۰۱۴ھ ۱۶۰۵ع مین اورنگ سلطنت پر
قلعہ اکبر آباد مین جلوس فرما ہوا اور جہانگیر اپنا خطاب
(اختیار کیا) جہانگیر کا بڑا بیٹا خسرو جو راجہ بھگوانداس
کا نواسہ اور راجہ مانسنگھ کا بھانجہ
اور خان اعظم عزیز کا داماد تھا اپنے ماموں
مان سنگھ کی مدد سے اپنے باپ کی تخت نشینی
مین مزاحم ہوا لیکن مہربداری نے اول جرم کو

قتل کیا۔ یہہ بادشاہ ایک ہفتہ مین
بیمار رہکر مر گیا بعض کا قول ہے
کہ زہر سے مرا۔ چارلس دوم
دنی الطبع خبیث النفس مکار
و بدکار اور فاجر تھا اسلیے اسکو
اسیکی عزت و عصمت کا کچھ پاس
نہ تھا جو کہ وہ تماش بین تھا لہذا
اوقات صحبت بد مین گذارتا تھا اور
مدام خوش دل و شادمان رہتا
تھا اور اکثر کیمیا کی نسخے بنایا کرتا تھا۔

شاہ جیمس دوم سنہ ۱۶۸۵ع سے سنہ ۱۶۸۸ع تک

سنہ ۱۶۸۵ع مین شاہ جیمس نے اپنے
بھائی کے انتقال کے پندرہ منٹ
بعد تخت شاہی پر جلوس فرمایا اور
شاہزادہ مونمتھ جد جنگ کے
گرفتار ہوکر آیا اور بادشاہ کے
قدمون کو اشک ندامت سے
تر کیا لیکن اسکی اشکباری و گریہ
وزاری نے سنگین دل بادشاہ پر

خسرو کے معاف کیا مگر خسرو نے پھر بغاوت کی اور
پنجاب مین شاہی فوج سے لڑا - اور شکست کھاکر
جہلم کے کنارہ پر قید ہوا جہانگیر نے اُسکے حمائتیون
کو سزاے موت دی اور وہ اپنی سال وفات ۱۰۳۶ھ / ۱۶۲۶ء
تک مقید رہا - جہانگیر نے تزک جہانگیری مین خود
لکھا ہے کہ اول حکم مینے زنجیر عدل کا صادر کیا -
جسکے ذریعہ سے ہر داد خواہ شاہ کے حضور مین پہنچکر
اپنے مقصد پر فائز ہوتا تھا وہ زنجیر چار من سونیکی
تیس گز لمبی بنی تھی اور اُسکے ایک سرے مین
ساٹھ گھنٹیان بند ہوا کر قلعہ کے شاہ برج پر بندھوایا
تھا اور دوسرا سرا قلعہ سے باہر دریا کنارہ ایک پتھر
سے بندھوا دیا - اور دس حکم اور رفاہ عام کے
جاری کئے ایک یہ بجری اور باقی محصول جو
جاگیردارون اور صوبہ کے افسرون نے اپنے
نفع کے واسطے مقرر کر لیئے تھے - دوم جن
سڑکون پر ڈکیتی اور چوری کا خوف تھا اور وہ
آبادی سے دور تھین ان موقعون پر سرائی اور
مساجد اور کوئین بنوا دئے تا کہ وہان آبادی ہو جائے
اور خوف دور - اور شراب و دیگر مسکرات کی بنانے
اور فروخت کرنے کو منع فرما دیا تھا اور اسیطرح
کے باقی حکم تھے - اور ۱۰۱۵ھ مین جہانگیر کابل کی

کچھ اثر نہین کیا اور اُسکو فوراً اندھا کر
کے قتل کرا دیا - پھر ہمراہیان شاہزادہ
پر بلا نازل ہوی سرائے ناگھن کی
دروازہ پر شاہی حکم سے کرنیل
پرسی گرک نے سیکڑون کو پھانسی
دیدی - اُسکے بعد اون کمبختون کے
قتل پر ایسا ستمگر سفاک مامور کیا
کہ ظالم کرنیل سے بھی کہین زیادہ تھا
اس ظالم نے ونچسٹر مین ایک عدالت
مقرر کی جسکا نام عدالت خونین مشہور
ہے - اول اس عدالت کے اہل جوری
نے دباؤ سے منصف اعلیٰ جفریز کی
ایک عورت کو جلا دینے کا حکم اس
جرم مین دیا کہ اُسنے دو باغی ہوکون
کو ہنگام فرار کھانا کھلایا - (واہ کیا
عدالت اور اہل جوری تھی گویا
میونسپل ہندوستان کے ممبر اور عدالت
سشن ہندوستان کے اسیسر
فی زمانہ اُنکا نمونہ ہین) پس بات کے
تابع (ہاتھ جوڑکر) جو حضور کی راے ہے -
جفریز سفاک کے فتوی سے سیکڑون

سیر کو گیا اور وہان ایک باغ جہان آرا نام نزدیک
شہر آرا باغ بابر کے تیار کرایا۔ سنہ ۱۰۱۹ھ ۱۶۱۰ء مین لشکر
ہمراہ شاہزادہ پرویز اور میرزا عبدالرحیم خانخانان
کے ملک عنبر کے مقابلہ کو دکن روانہ کیا لیکن اُسکا
کچھ عمدہ نتیجہ نہین ہوا تو جہانگیر نے خانخانان کو بلا بلوا
بلایا اور سنہ ۱۰۱۹ھ مین اُسکی جگہ خان جہان کو مقرر کیا
اور سنہ ۱۰۲۰ھ مین جہانگیر نے شیر افگن خان کی بیوہ
مہر النسا خانم سے نکاح کیا جو بعد عقد کے نور محل
مشہور ہوئی پھر نور جہان کے لقب سے شہرۂ آفاق
ہوئی وہ ایک نہایت شریف طہران کے خاندان
کی لڑکی تھی جب اُسکا باپ غیاث بیگ نان شبینہ
کا محتاج ہو کر ایران سے ہندوستان کو معہ زوجہ
اور دو بیٹون کے روانہ ہوا تو اثنائے راہ مین قندھار
کے قریب نور جہان پیدا ہوئی اور وہانسے چلکر
فتح پور مین اکبر کی ملازمت اختیار کی اور صاحب
سلیقہ و ذی علم ہونے کی وجہ سے دیوان بیوتات
(میر بخشی) کے عہدہ پر ممتاز ہو گیا اور نور جہان کو
تعلیم علوم دیکر نہایت قابل بنا دیا ــــ اکبر کے عہد
مین جہانگیر اُسکے حسن صورت اور جمال سیرت پر فریفتہ
ہوا۔ اسوقت دونون کا عنفوان شباب تھا اور
لڑکی کی نسبت شیر افگن خان اسم بامسمی ہو چکی تھی

بیگناہون کا خون بہا اور صدہا
کے اعضا قطع ہوئے اور ہزارہا قید
یا جلا وطن کئے گئے۔ ڈرمنڈ نے
لوہے کا پیچ ایجاد کیا کہ جب وہ
مجرمون کے انگوٹھے مین ٹھوکا جاتا
جاتا تھا تو کمال اذیت و الم کا باعث
ہوتا تھا۔ اس بادشاہ کے عہد مین
اہل پروٹسٹنٹ نے بہت تکلیفین
جھیلین مثل تمام سلاطین اسٹوارٹ
کے جیمس کو ہوس خودسری اور
مطلق العنانی دامنگیر تھی سوائے
اسکے مذہب کیتھولک مین بڑا
غلو تھا اور یہی تعصب اُسکی معزولی
کا باعث ہوا۔ اگرچہ اُسمین پابندی
اوقات اور جفاکشی کے دو وصف
تھے لیکن اُسنے ان دونون کو
ظلم و ستم کا ذریعہ گردانا تھا لہذا وہ
قابل توصیف نہین ہو سکتے ہین۔

شاہ ولیم و ملکہ میری دوم
سنہ ۱۶۸۹ع سے سنہ ۱۷۰۲ع تک

شاہ اکبر نے انصاف کو مدنظر رکھکر اور جہانگیر
کی نظر سے علحدہ کرنے کی غرض سے نورجہان
کا نکاح اُسکے پہلے منسوب سے کرکے اُسکو
بردوان کا حاکم بنا کر بنگالہ کو روانہ کیا جب
جہانگیر سریر آراے اورنگ ہوا تو قطب الدین
صوبہ دار بنگالہ سے اس بات کا خواہان ہوا کہ
نورجہان کو اُسکا خاوند اپنی خوشی سے طلاق
دیدیے لیکن شیر افگن خان اسبات کو نمانا
انمین باہم نزاع ہوا۔ پس قطب الدین اور
شیر افگن خان دونون مقتول ہوئے اور
نورجہان ایوان شاہی مین داخل ہوی اور
عدت کی مدت عصمت سے پوری کی اور چند
روز بعد نورجہان ملکہ ہندوستان بنگئی اور
اُسکا باپ وزیر اعظم ہوا۔ اور اُسکے دونون
بھائی ممتاز عہدون پر سرفراز ہوئے اونھون
نے اپنے اختیارات کو عمدہ طور پر انجام دیا
گو جہانگیر عیش و عشرت مین بسر کرتا تھا لیکن
امور سلطنت کا انصرام عدل اور رحم دلی کے
اصول پر ہوتا تھا۔ نورجہان اگرچہ والد طلب بیشتر
سے تھی مگر باپ کے مرتے ہی بادشاہ بنگئی اور
دربار کرنے لگی اور سکہ مین اُسکا نام لکھا گیا اور

ان دونون کے مجموعہ مرکب کا نام
بادشاہ ہے اس زمانہ مین قیصر سلطنت
مثل العباد ثلثہ کے تین ارکان پر قائم
ہوا۔ ایک بادشاہ مرکب (عورت
مرد سے) دوم امرا سوم عوام
یعنی وکلاے رعایا سنہ ۱۶۹۱ع مین
پہلے تو ولیم ایرلنڈ پر بذریعہ مصالحہ
قابض ہوا پھر دس لاکھ ایکڑ
زمین اُسکے ضبط کر اُسکے مالکون
کو ملک سے نکالدیا۔ (واہ کیا خوب
مصالحہ ہے) دوسرے شاہ ولیم نے
یہہ بہت بڑا ظلم کیا کہ ایک بیگناہ
قبیلہ گلنکو جو منجملہ قبایل اسکاٹ
لنڈ تھا قتل کرادیا سنہ ۱۷۰۲ع مین
ملکہ میری نے بعارضہ چیچک انتقال
کیا اور اب ولیم تنہا بادشاہ رہگیا
ولیم فرانس کی لڑائیون مین قرضہ
قومی کا بے شمار قرضدار ہوگیا تھا
اور اسی قرضہ کی بدولت محکمہ عوام
نے سہولیت... ملک مین مداخلت
حاصل کی۔ اور تین قانون پاس ہوگئے

جہانگیر اودسیپر محو تھا سنہ ۱۰۲۵ھ ۱۶۱۵ع مین سفیر زینل بیگ
شاہ عباس فرمانروائے والیئے ایران کی ہمراہ
خان عالم اور سر ٹامس رو انگلستان کے بادشاہ
جیمس اول کا آیا۔ اور ٹامس رو کی توسل سے اہل
انگلستان کی تجارت اہل ہندوستان کے ساتھ عہدہ
بنا پر قایم ہوگئی وہ لکھتا ہے کہ گو آگرہ دار الخلافت
ہے مگر لشکر شاہی کوچ کی حالت مین خود ایک دار الریاست
معلوم ہوتا ہے اور وہ یہان کے دربار کا تزک و احتشام
دیکھکر بڑا حیرت زدہ ہوا اور سنہ ۱۰۲۶ھ ۱۶۱۷ع مین جہانگیر
احمدآباد گجرات کی سیر کو گیا سنہ ۱۰۲۷ھ ۱۶۱۸ع مین شاہجہان
کے محمد اورنگ زیب عالمگیر بعد سلطان دارا شکوہ
اور سلطان شجاع کے متولد ہوا۔ سنہ ۱۰۲۸ھ ۱۶۱۹ع مین اکبرآباد
سے لاہور تک ہر کوس پر بلند منارہ اور دو دو کوس
پر ایک کنواں اور دو رویہ سڑک پر درخت میوہ دار
مسافرون کے لیئے شاہی حکم سے تیار ہوئے جنکی
سایہ مین لوگ چلتے تھے اور پھل کھاتے تھے اور
اور پانی پیتے تھے۔ اور جہانگیر کے عہد مین تماکو
یورپ ہوتا ہوا ہندوستان مین آیا اور خاص و
عام مین رواج پایا۔ سنہ ۱۰۲۹ھ ۱۶۲۰ع مین ملک عنبر نے
صلحنامہ سے انحراف کیا اسپر شاہجہان دکن گیا اور
ملک عنبر کو دبایا ملک عنبر نے ملایم شرطون پر صلح کرلی

اول قانون سہ سالہ جسمے اختیار
بادشاہ کا پارلیمنٹ پر کم ہوگیا دوسرا
فہرست مصارف جسکے بموجب ستر
لاکھ روپیہ مصارف ذاتی اور تنخواہ
ملازمین شاہی کا مقرر ہوا اور باقی
آمدنی پر محکمہ عوام کا اختیار رہا تیسرے
قانون وراثت سلطنت جسمین یہ
مرقوم تھا کہ اول حکام عدالت دائم الحیات
بلا کمی و زیادتی تنخواہ بشرطیکہ نیک چلنی
اپنے عہدون پر قایم رہین۔ دوم
بادشاہ مملکت برطانیہ کے پروٹسٹنٹ
ہون۔ سوم بدون اجازت پارلیمنٹ
بادشاہ اپنے ملک سے باہر قدم نہ رکھے
چہارم بعد ولیم کے شاہزادی سوفیا
تخت سلطنت انگلستان کی وارث
تصور کیجائے۔ اس بادشاہ نے لنگڑے
لولے سپاہیون کے لیے چلسی مین
دار الشفا مقرر کی شاہ ولیم گھوڑے
سے گرکر مرگیا اور لاولد گیا۔
سنہ ۱۶۹۵ع مین پیٹرسن نے ایک کروڑ
بیس لاکھ روپیہ جمع کرکے بنک انگلستان

سنہ ۱۰۳۵ھ ۱۶۲۵ع مین جب نورجہان نے سلطان شہریار اپنے داماد کو جہانگیر کے بعد بادشاہ بنانے کے جوڑ توڑ شروع کیے اور شاہجہان کی طرف سے جہانگیر کا دل پھیر دیا تو شاہجہان نے دکن مین بغاوت اختیار کی پھر ایک مدت بعد باپ کی اطاعت قبول کر لی شاہجہان کے مقابلہ مین مہابت خان سپہ سالار نے بڑے کار نمایان کیے - اور سن مسطور مین ایرانیون نے صوبہ قندہار لے لیا - سنہ ۱۰۳۱ھ ۱۶۲۲ع مین قلعہ کانگڑہ بسرکردگی راجہ بکرماجیت و راجہ جگت سنگہ تسخیر ہوا سنہ ۱۰۳۱ھ ۱۶۲۲ع مین جہانگیر کانگڑہ اور جوالا مکھی سیر کرتا ہوا کشمیر تشریف لیگیا اور سال مذکور سے مدام گرمی کے ایام کشمیر مین بسر کرتا تھا اور وہان پر اس نے نفیس نفیس عمارتین تعمیر کرائین جو اسکی نفاست طبع اور نازک خیالی اور عیش دوستی پر دلالت کرتی ہین سنہ ۱۰۳۵ھ ۱۶۲۶ع مین جہانگیر کا اقبالمند سپہ سالار مہابت خان نورجہان سے مجبور ہوکر اپنی حفاظت کی غرض سے نورجہان کا مخالف ہوگیا اور بادشاہ نے حسب ایمای نورجہان مہابت خان کو اسوقت طلب کیا کہ جب بادشاہ مع اپنی سپاہ کے کابل جاتا تھا مہابت خان پانچ ہزار راجپوت ہمراہ لیکر چلا جب وہ جہلم پر پہونچا تو معلوم ہوا کہ فوج شاہی جہلم سے عبور کرگئی اور بادشاہ

جاری کی - اور دوسری سال مین ہالنڈ نامی نے دس لاکھ روپیہ سے بنک اسکاٹ لنڈ کی بنیاد قایم کی - اور اسی زمانہ مین نوٹ کا رواج ہوا اور پیٹر اعظم شاہ روس نے جہازخانہ ... مین بڑھئی بنکر جہاز بنانا سیکھا چنانچہ مقدمہ مین مذکور ہوا -

ملکہ این بنت جیمس دوم

سنہ ۱۶۶۵ع جلوس ۱۷۰۲ع وفات ۱۷۱۴ع

سنہ ۱۷۰۲ع مین این بجاے ولیم تخت نشین ہوئی - اور سنہ ۱۷۰۲ع مین واسطے آسٹریا اور ملکہ انگلستان اور شاہ ہالنڈ اور شہنشاہ جرمن نے ملکر شاہ فرانس لوئی سے قلعہ جبل الطارق[1] مسخر کیا - پھر فرقہ ٹوری اور فرقہ وہگ مین جو امور سلطنت مین دخیل تھے مجادلہ ہوا - سنہ ۱۷۰۷ع مین چند شرطون پر پارلیمنٹ انگلنڈ و اسکاٹ لنڈ کا اتحاد ہوا - اور اسی سے اسکاٹ لنڈ کو بڑا فائدہ ہوا - سنہ ۱۷۱۴ع مین ملکہ این سکتہ

[1] قلعہ ... اور اسکے اطراف کے ممالک ...

چند امرا کے ساتھ اپنی بارگاہ میں موجود ہی مہابت خان
نے پل کا انتظام کرکے بادشاہ کو نظر بند کر لیا اور نور جہان
بھی تین روز بعد بادشاہ کے پاس آگئی اور آصف خان
نور جہان کا بھائی جو وزیر اعظم تھا قید ہوگیا اب مہابت خان
سب پر غالب ہوگیا۔ اور بادشاہ کو کابل لیگیا اور نہایت
ادب سے پیش آیا اور تمام جلوس شاہی قایم رکھا آخر کار
نور جہان نے ہند کی واپسی کے وقت جہلم کے قریب
بادشاہ کو مہابت خان کے قبضہ سے نکال لیا اور
وہ مجبور ہوکر دکن کو روانہ ہوا اور شاہجہان سے
جا ملا۔ ۱۰۳۷ھ ۱۶۲۷ء میں ضیق النفس کے مرض میں جہانگیر نے
کشمیر سے لاہور آتے ہوئے باسٹھ ۶۲ برس کی عمر میں
ملک عدم کی راہ لی اور لاہور میں دریائے راوی
کے کنارے ایک عالیشان عمارت میں مدفون ہے
یہہ بادشاہ اگرچہ متلون المزاج تھا لیکن نیک مزاج
اور رحمدل تھا۔ حسن طبیعت اور حسن عقل سے بھی
عاری نہین تھا۔ انصاف اسکو بے پسند تھا اُسکی
عہد میں ممالک مقبوضہ ہند کی آمدنی پچاس کرور
روپیہ تھی۔ اور مال گذاری ۱۷ کرور جہانگیر
کے زمانہ کی عجیب باتون سے یہہ ہے کہ جسطرح
جہانگیر نے اپنے ممالک محروسہ میں شراب وغیرہ سے
ممانعت کرا دی تھی اسیطرح شاہ عباس والیے ایران

مبتلا ہوکر لاولد مرگئی یہہ ملکہ ذی شعور
اور کچھہ باسلیقہ نہ تھی اور اسکے چہرہ سے
حمق ظاہر ہوتا تھا لیکن سادہ مزاج اور
بے تکلف تھی۔

سلاطین اسٹوارٹ کے عہد میں اہل انگلستان کا طرز معاشرت سنہ ۱۶۰۳ء سے ۱۷۱۴ء تک

خوراک۔ امرا کی غذا تو وہی تھی جو
پہلے طرز معیشت میں مسطور ہوئی لیکن
غربا کی غذا جو۔ اور رائی۔ اور اوٹس
(یہہ دونون غلہ جو کے مشابہ ہوتی ہین)
کی روٹی تھی۔ اور مساکین کی بھوک
و بیباک خلوق سے عیش کو تلخ رکھتی تھی
لکھا ہے کہ ایک خمس (گیارہ لاکھہ)
فقرا اور محتاج تھے۔

چائے نوشی۔ اولنگٹن اور اوسوری
سنہ ۱۶۶۲ء میں انگلستان میں چا لائے
اور قریب سو برس بعد اس زمانہ کے
لندن اور اڈنبرا میں اوسط درجہ کے

عرب کی سات سو برس سے زیادہ حکومت اسی نے کی ہے

خوراک ۲۰

چائے نوشی ۳

اور شاہ فرانس نے ممانعت کرا دی تھی ۔ اور نورجہان نے شیر کا شکار بندوق سے کیا اور جب شیر نے زخمی ہو کر ہاتھی کے ہودہ پر حملہ کیا تو نورجہان نے بندوقچی لٹھہ کی طرح ماری کہ شیر زمین پر گر کر مر گیا ۔

شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ صاحبقران ثانی ۱۰۳۷ھ؁ ۱۶۲۷ء؁ سے ۱۰۶۸ھ؁ ۱۶۵۸ء؁ تک

۱۰۳۷ھ؁ ۱۶۲۷ء؁ مین شاہجہان اپنے باپ جہانگیر کی وفات کے بعد فوراً دکن سے آکر اکبر آباد کے قلعہ مین تخت سلطنت پر جلوس فرما ہوا ۔ اور اول حکم تخت پر جلوس فرما کر منع سجدہ تعظیم کا صادر کیا اور فرمایا کہ سزاوار اس تعظیم کے ذات معبود حقیقی کی ہے اور سن جلوس مین نوروز کا جشن کیا جسمین ایک کرور اسی لاکھہ روپیہ نقد و جنس اور چار لاکھہ بیگہ زمین اور ایکسو بیس۱۲۰ موضع خیرات کیئے اور انعام دیئے ۱۰۳۸ھ؁ ۱۶۲۸ء؁ مین جشن وزن مقرر فرمایا جسمین بادشاہ ایک بار سونے سے اور ایک بار چاندی سے اور چھہ چھہ بار ہر جنس سے تولا گیا اور وہ نقد و جنس محتاجون کو دیا گیا اور پھر ہر سال اسیطرح ہوتا رہا ۱۰۳۹ھ؁ ۱۶۲۹ء؁ مین لشکر شاہی خاندیس کی طرف نظام الملک اور خانجہان کی گوشمالی کے لیئے روانہ ہوا اور خانجہان کو شکست دی اور سال مذکور مین بموجب سولہ لشکر شاہی مین آیا

لوگون نے ہر روز چائے پینی شروع کی اور شاہ جارج کے زمانہ مین اونچے شہرا کے لوگ چار بجے دن کو چائے پیتے تھے ۔

پوشاک ۲

پوشاک ۔ شاہ چارلس دوم نے ایک ایسی لمبی بالون کی ٹوپی رائج کی تھی کہ جیسے شانے تک ڈھک جاتے تھے ۔ ٹوپی مذکور شاہان سٹیورٹ کے آخر زمانہ تک زیب سر رہی چنانچہ اُس عہد کی شاہی تصویرون سے خوب ظاہر ہے

لباس درباری ۳

لباس درباری ۔ فرقۂ شہسواران جو شاہی گروہ کہلاتا تھا جسمین امرا بھی شامل ہین اُسکی یہہ وضع تھی سر پر سمور و سنجاب کی چھجے دار ٹوپی اُسپر سفید پرون کی کلغی لمبے لمبے بال زلفون کی طرح چھوٹے ۔ گردن مین کارچوبی گلوبند بدن مین ریشمی کرتے اُس پر شوخ رنگ کا بھاری لبادا جن پر پر تکلف حاشیہ لگا ٹانگون مین گھٹنون سے نیچا ٹخنون سے اونچا پائجامہ پاؤن مین بوٹ گٹا ودار اور اُنکی ایڑیون مین سنہری کٹیان جنکے

اور پنجہزاری کا منصب پایا یہی شخص مرقومون مین
اول سرغنہ ہوا ہے ۱۰۴۰ھ مین عبد اللہ خان نے
خانجہان سے وہ جنگ کی کہ کارنامہ رستم و افراسیاب
کو آب شمشیر سے دھو دیا اور خانجہان کو تہ تیغ کیا۔
اور اس سال مین جو قحط دکھن اور گجرات مین
واقع ہوا اُسکی وجہ سے اسّی کرور دام مالگذاری
بادشاہ نے زمیندارون کو معاف کئے اور ستر لاکھ
روپیہ غلہ کے لیئے غربا کی مدد کو عطا فرمایا۔ اور
سن مذکور مین ارجمند بانو بیگم کا جو ممتاز محل کے نام
سے مشہور ہے انتقال ہوا اور وہ جمنا کنارہ آگرہ
مین بے نظیر و پاکیزہ مقبرہ مین دفن ہے جسکی نسبت
کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ وہ ایک سپید سنگ مرمر
کی عمارت ہے جسکا صرف تصور ہی ہو سکتا ہے
جسکی طرح دیوزادون نے ڈالی لیکن جوہریون کے
ہاتھون طیار ہوا۔ اور اُس عمارت مین اس عیب
کے سوا کوئی عیب نہین کہ اُسمین کوئی عیب نہین
اور مورخ لیتھبرج اُسکی نسبت لکھتا ہے کہ ایسی اور
کوئی شاندار عمارت دنیا مین نہین ۱۰۴۴ھ سے
جشن وزن کہ جسمین سونے اور چاندی وغیرہ سے
تلکر مساکین کو خیرات کرتا تھا مطابق حساب شمسی
و قمری کے سال مین دو بار مقرر ہوا۔ اور سال ۱۰۴۵ھ

تصاویر اور تواریخ سے عہد مذکور کے
روشن ہے۔

لباس کم رویان۔ فرقہ کم رویان
جسمین متقی و پرہیزگار وغیرہ لوگ شریک
تھے اُسکی یہہ قطع تھی سر پر چھوٹے
کترواں بال اُسپر ٹیڑھی اونچی کلس دار
ٹوپی۔ گردن مین سادہ چھال کے
کپڑے کا گلوبند اُلٹی پچ بندھا ہوا۔
جسم مین سیاہ یا خاکستری لبادہ اور
پاپیجامہ اور جوتہ بھی معمولی سادہ۔

قطع وضعدار۔ وضعدار کی قطع
سر پر جانورون کے بالونکی بڑی بڑی
ٹوپ گلے مین زرق برق کامدانی کے
کرتے۔ ہاتھون مین دستانے جنمین
چوڑی چکلی جھالر لگی ایک ہاتھ مین
خوش بودار ناس کی ڈبیا دوسرے
ہاتھ کی چٹکی سے سٹرک سٹرک ناس ناک مین

شادابی اور آبادی ملک۔ تواریخ
مین مسطور ہے کہ شاہان اسٹوارٹ کے عہد
مین انگلستان کا رنگ بہ نسبت زمانہ
سلاطین سابق کے سرسبزی اور شادابی

لباس کم رویان

قطع وضعدار

شادابی اور آبادی ملک

محمد عادل شاہ والیئے بیجاپور سے خراج دیر مین پہنچنے کی وجہہ سے لشکر شاہی آصف خان وزیر اعظم کے ہمراہ والیئے بیجاپور کے رہنمونی کے لیئے روانہ ہوا اور کامیاب ہوکر واپس آیا اور قاسم خان صوبہ دار بنگالہ نے ہوگلی کا بندر قوم پرتگیس سے کہ باغی ہو گئی تھی بعد جنگ خالی کرایا اور چار ہزار چار سو آدمی اُسکے قید کر لیئے ۱۰۴۳ھ ۱۶۳۳ع مین دولت آباد کا قلعہ بلا جنگ شاہجہان کے قبضہ مین آیا اور نظام الملک والئی دکھن کو گوالیار کے قلعہ مین قید کیا ۔ ۱۰۴۳ھ ۱۶۳۴ع مین شاہجہان لاہور ہوکر کشمیر کی سیر اور دورہ کو گیا اور واپس آیا اور سنہ مذکور مین شاہزادہ اورنگ زیب ہاتھی سے لڑا ۔ ہاتھیون کی لڑائی مین حسب حکم شاہی تماشہ دیکھتا تھا ایک ہاتھی بھاگ کر آدمیون کی طرف متوجہ ہوا کل تماشائی فرار ہوے لیکن اورنگ زیب کھڑا رہا جب ہاتھی نے مہرہ کیا تو اورنگ زیب نے نیزہ مارا ہاتھی نے گھوڑے کو سونڈ مین لپیٹ کر زمین پر پٹکدیا اورنگ زیب نے خانہ زین سے جدا ہوکر تلوار کھینچکر ہاتھی پر حملہ کیا کہ دوسرے ہاتھی نے آکر اورنگ زیب کے مقابل ہاتھی کو بھگا دیا ۔ ۱۰۴۴ھ ۱۶۳۴ع مین بادشاہ نے ایک کرور روپیہ کا ایک تخت بنوایا جسمین ایک لعل ایک لاکھ روپیہ کا تھا ۔ ۱۰۴۵ھ ۱۶۳۵ع مین قلعہ شولاپور کا

اور آبادی مین بہت ترقی پذیر ہوا ۔ آہوان صحرائی کے گلون اور جنگلی سانڈون کی افراط اور بنڈیلے سورون کی افواج کو جنکا شکار سوا سے بادشاہ سلامت کے کوئی نہین کھیلسکتا تھا اور انگلستان کے جنوبی اور مشرقی میدانون مین بجو اور بن بلاؤ اور عقاب بکثرت تھے ۔ اون تمام کو شکار دوست لوگون نے ٹھکانے لگادیا اور جنگ خانگی کے زمانہ مین بنڈیلے سورون کو تو کسانون نے فی النار ہی کر دیا ۔ اور جن مقامات پر دلدل اور جنگل اور خارزار کے سوا کچھہ نہ تھا وہان پر کھیتون مین سبزہ لہلہاتا اور درخت لہراتے اور باغون مین پھول اور پھل رنگارنگ کے نظر آتے اور درختون کے سایہ مین کسانون کے گھر اُجلے اُجلے دکھلائی دیتے ہین ۔

تواریخ پنیک اور جام جم مین مسطور ہے کہ سنہ ۱۶۰۰ع مین انگلستان کی مردم شماری پانچ ملیان (پچاس لاکھہ) تھی اور

مفتوح ہوا اور گولکنڈہ وغیرہ مین خطبہ اور سکہ شاہجہانی
کا جاری ہوا۔ سنہ [illegible] مین بادشاہ اجمیر تشریف فرما ہوا
اور آگرہ واپس آیا۔ اور ظفر خان امیر شاہی نے چند
قلعہ تبت کے فتح کئے۔ سنہ [illegible] مین ناظم قندہار علی
مردان نے اپنے آقا والیئے ایران سے متنفر ہو کر صوبہ
قندہار شاہجہان کے حوالہ کر دیا اور خود شاہجہان کا
معتمد سپہ سالار بن گیا اور اورنگ زیب کے ساتھ ہو کر
وسط ایشیا مین لڑائیان لڑا۔ یہہ شخص فن تعمیر مین
بے نظیر تھا اسواسطے اور زیادہ شاہجہان کا مخصوص
ہو گیا۔ اور ملک آسام بھی سنہ مذکور مین اسلام خان
صوبہ دار بنگالہ نے فتح کر لیا اور ظفر خان نے کل تبت
کو داخل ممالک محروسہ مین کر دیا۔ اور شاہزادہ اورنگ
زیب نے بگلانہ کا ملک فتح کیا۔ سنہ [illegible] مین بادشاہ
نے کابل کا دورہ کیا اور لاہور کو واپس آیا۔ سنہ [illegible]
مین بادشاہ لاہور سے کشمیر کے دورہ کو گیا اور
شاہزادہ اورنگ زیب دولت آباد کو رخصت ہوا۔
اور سلطان مراد قیصر روم کا سفیر ہندوستان آیا
شاہجہان کے حضور مین باریاب ہوا۔ اور بادشاہ
سنہ [illegible] مین کشمیر سے لاہور واپس آیا۔ سنہ [illegible]
مین شاہ صفی والیئے ایران کے قندہار پر حملہ کرنے
کی خبر سنکر دارا شکوہ کو پچاس ہزار سوار سے فوج جرار کی

وقائع نگار انگلستان مین ہے کہ
سترہوین صدی عیسوی کے آخر مین
انگلستان کی آبادی قریب پچپن لاکھ
کے تھی اور اضلاع شمالی مین اضلاع
جنوبی سے بمراتب زیادہ آبادی تھی
پس بعد اتحاد سلطنت انگلنڈ و اسکاٹلنڈ
اضلاع شمالی نے بہت جلد ترقی کی
ڈاکو۔ دوسرے جو غارت گر بعد
جنوبی انگلستان کے شمالی اضلاع
کو غارت و تاراج کیا کرتے تھے اور
تنگ اور کوئی گلہ مویشی کا انکی لوٹ
کھسوٹ سے محفوظ نہین رہتا تھا
اس لڑائی مین ان قزاقون کو ڈھونڈ
ڈھونڈ کر بہتاسا قتل کیا کہ انکو نیست و
نابود کر دیا۔
خونی کتے۔ لکھا ہے کہ غارتگرون
کے کھوج کے واسطے شمالی اضلاع
مین خونخوار کتے پالے جاتے تھے
جو نشان قدم سے قزاقون کا پتہ لگا
لیتے تھے اور انکے غارون تک پہنچا دیتے تھے
آبادی لندن۔ لندن کی آبادی

حفاظت کو روانہ کیا کہ شاہ صفی اپنی قضا سے مرگیا اور
دارا شکوہ واپس آیا۔ سنہ ۱۰۵۲ھ ۱۶۴۲ء میں لاہور میں نہر اول
علی مردان کے اہتمام سے تیار ہوئی سنہ ۱۰۵۳ھ ۱۶۴۳ء میں
شاہ نے فتح پور میں اقامت فرمائی اور شکار کھیلا۔ اور
شاہزادہ اورنگ زیب نے دنیا کے کاموں سے
ہاتھ اٹھا کر گوشہ نشینی اختیار کی سنہ ۱۰۵۴ھ ۱۶۴۴ء میں
بادشاہ نے اورنگ زیب کو عزلت نشینی سے باہر لا کر
مورد الطاف بے پایان کیا اور بادشاہ لاہور ہو کر
کشمیر تشریف فرما ہوا سنہ ۱۰۵۵ھ ۱۶۴۵ء میں سعد اللہ خان
دیوانی کے منصب پر پہنچکر اپنی لیاقت اور کارروائی
سے وزیر اعظم ہوا۔ اور علی مردان خان نے بدخشان
پر حملہ کیا اور مراد بخش نے بدخشان کو پورا فتح کر لیا۔
اور نور جہان نے لاہور میں وفات پائی اور اپنے
بھائی آصف خان کے پاس دفن ہوئی سنہ ۱۰۵۶ھ ۱۶۴۶ء
میں بلخ فتح ہوا۔ اور سعد اللہ خان بلخ سے بادشاہ کی
خدمت میں آیا اور بادشاہ کابل سے لاہور کو تشریف
فرما ہوا اور شاہزادہ اورنگ زیب بلخ و بدخشان کی
تسخیر پر مقرر ہوا۔ سنہ ۱۰۵۷ھ ۱۶۴۷ء میں نذر محمد خان والیٔ
بلخ و بدخشان نے اطاعت قبول کی اور اُسکا ملک
اورنگ زیب کی سفارش سے اُسکو ملگیا اور
اورنگ زیب ہند کو واپس آیا۔ اور دہلی کا قلعہ ختم ہوا

چارلس دوم کی وفات کے وقت
کل پانچ لاکھ تھی (اور سنہ ۱۸۸۱ء
کی مردم شماری خانہ میں قریب [illegible]
لاکھ کے ہوئی) اور ایک پرانا پل
دریاے ٹیمس پر بنا ہوا تھا اس عہد
میں شہر لندن گویا تجارت کا گھر تھا
سوداگر دن رات یہیں گھسے رہتے
تھے (آجکل کی طرح حال نہیں تھا
کہ دن کو اپنے کاروبار کئے اور
شام کو اطراف شہر میں چلدیے
وہان نفیس و لطیف کوٹھیان
تیار ہیں انہیں جا استراحت کی)
پھر شاہان اسٹوارٹ کے عہد میں
لندن کے بعد شہر برسٹل کا مرتبہ
تھا برسٹل کے لوگوں میں شکر صاف
کرنے والے سب سے زیادہ مالدار تھے
اور برسٹل بڑا بندرگاہ تھا اور شہر
نارچ بھی خوب آباد اور مالدار تھا۔
اور شہر لیڈس سات ہزار کی بستی
تھی (اب دنیا بھر کے اون کی منڈی
ہے) اور شہر شفیلڈ چھ ہزار آدمی کی

اور عمارات کچھ جو پانچ لاکھ روپیہ مین طیار ہوئین تھین
ملاحظہ فرمایا اور شاہزادہ اورنگ زیب ریاست گولکنڈہ
اور بیجاپور کی تسخیر کے واسطے مقرر ہوا - اور میر جملہ
وزیر اعظم ریاست مسطورہ کی سازش سے ریاست
مذکور پر حملہ کیا عبداللہ قطب شاہ والیئے ریاست مزبور
نے مجبور ہوکر خراج دیا اور اپنی بیٹی کی شادی
اورنگ زیب کے بیٹے سلطان محمد معظم سے کردی
اور میر جملہ اورنگ زیب کا مقرب سردار ہوگیا اور
شاہزادہ اورنگ زیب کو فتح مذکور کے صلہ مین ملک بلیر
اور قلعہ رام گڈھ بطور انعام کے مرحمت ہوا اور بارہ کرور
دام (ایک کرور اسی لاکھ روپیہ) کی تنخواہ مقرر فرمائی
شاہجہان کے چار بیٹے قابل حکمرانی کے تھے اور انکو
باپ نے بڑے بڑے عہدون پر مقرر کر رکھا تھا اور انمین
ہر ایک کو دعوی تخت کا تھا اسواسطے انمین باطنی
عداوت تھی اور ایک دوسرے کے خون کا پیاسا
تھا کیونکہ ہر ایک اپنی حفاظت جان دوسرے کے
قتل یا حبس مین تصور کرتا تھا - اول دارا شکوہ اگرچہ
علم دوست اور مرتاض اور بہادر اور سخی تھا لیکن
جلد باز اور نا عاقبت اندیش اور مذہب کا آزاد تھا
بعض نے اوسکو کفر کی طرف منسوب کیا ہے - دوسرا
شجاع عیاش اور نامرتاض مگر دلاور تھا بنگالہ حکمران تھا

چورون اور شہدون اور ڈنگون سے
مجبور رہتے تھے -
قہوہ خانہ - لندن کے قہوہ خانے
لکھنؤ کے چنڈو خانون کی مانند نکمون
کے ٹہکانے تھے دنیا بھر کی خبرین اور
گپین وہان سننے مین آتی تھین اور
ہر فرقہ کا قہوہ خانہ جدا جدا تھا کسی
مین وضعدارون اور نفیس مزاجون
کا جمگٹا رہتا تھا اور کسی مین علما کا
مجمع اور کسی مین مذہب کیتھولک
کے پیرو اور کسی مین مذہب پیوریٹن
کے معتقدون کا مقام رہتا تھا اور
کسی مین یہودیون کا جماؤ رہتا تھا -
مزدور - سلاطین اسٹوارٹ کے
عہد کے مزدورون کا حال اہل تاریخ
نے مشرح نہین بیان کیا ہاں اتنا
ذکر کیا ہے کہ جو لوگ کارخانون مین کام
کرتے تھے وہ مہینے مین قریب بارہ شلنگ
روپیہ کے کما لیتے تھے اور سوداگرون
کی کوٹھیون مین لڑکے بہت نوکر ہوتے
تھے - اور اسوقت کے رحیم مزاج

تیسرا اورنگ زیب صورت مین حسین اور سیرت
مین متین فطین و ذہین تیز ہوش اور بلند نظر تھا
اور دشمن کو موافق بنا لینے اور دوست کو بہم پہونچانے
اور حضور رسون سے سلوک کرنے مین ملکہ رکھتا تھا
اور اپنے مذہب کا پکا اور تحریر و تقریر دلاویز کا یکا
تھا ان باتون کے سوا سے وہ بڑا شجاع اور فن
سپاہگری مین نہایت ماہر تھا اور اپنی قوت اپنی
قوت بازو سے حاصل کرکے کھاتا تھا ۔ چوتھا مراد
بہادر اور سخی اور جنگ جو تھا اور گجرات کا حکمران
تھا اس اثنائے مین شاہجہان کو حبس البول عارض
ہوا ۔ اور کئی دن بےحس و حرکت شدت مرض سے
پڑا رہا ۔ دارا شکوہ فوراً بادشاہ بنکر کار سلطنت انجام
دینے لگا اور اُسنے بھائیون کے ساتھ وہ برتاؤ کیا
جس سے وہ کھلم کھلا دشمن بنگئے ۔ اول اُن امرا کو علاحدہ
کیا جو بھائیون کے خیرخواہ تھے اور اُنکے عہدون پر
اُنکے مخالفون کو مقرر کیا یہانتک کہ وزیر اعظم معظم خان
کی جگہ راے رایان کو اور مہابت خان سپہ سالار کی
بجاے جسونت سنگھ کو دارا شکوہ نے مقرر کیا ۔ پھر
یہ حکم دیا کہ کوئی کسیطرح کے خطوط اور اخبار بھائیون
پاس روانہ نکرے لیکن یہ اخبار شاہزادون کو پہنچ
گئے بلکہ اُنکو شک بادشاہ کے مرنیکا بھی ہوگیا ۔ پس

آدمی چھ سات سال کے معدودون
کو کام کے لایق خیال کرتے تھے ۔

کسان ۔ چھ سو سے سات سو پچاس
سالانہ تک کی آمدنی کے کسان بہت
کثرت سے تھے اور پیورٹن مذہب سے
رغبت اور کیتھولک سے نفرت
رکھتے تھے اور لکھا ہی کہ چہارم جنس
مزدورون مین کاشتکار رہتے ۔

صفائی ۔ انگلستان کے شہرون
مین سڑکون وغیرہ کی صفائی کے
نسبت تو صفائی تھی اور شہرون
کا تو ذکر کیا ہے دار الخلافت لندن
ہی مین مہرانین کھلی رہتی تھین اور
کوڑے کے انبار لگے رہتے تھے جس سے
ہوا مسموم ہوجاتی تھی سنہ ۱۶۸۵ء مین
لندن کا یہ حال تھا کہ ہر سال بحساب
اوسط تیئس ۲۳ آدمیون مین سے ایک
آدمی مرتا تھا مگر اب فی صدی ۲

معادن ۔ سلاطین اسٹوارٹ
کے زمانہ مین کوئلے کی کانین معلوم
ہوئین مگر اون سے کوئلا اچھی طرح

پس شہزادہ شجاع نے بنگالہ میں اور شاہزادہ مراد نے گجرات میں شاہی خطاب اختیار کر دار الخلافت کیطرف کوچ کیا - اور اورنگ زیب اورنگ آباد سے برہانپور آیا اور حضور میں حاضر ہونے کی بادشاہ کو عرضداشت روانہ کی لیکن جواب سے محروم رہا - اس اثناء میں بادشاہ کو افاقہ ہوگیا مگر شاہزادے کھل کھیلنے کی وجہہ سے اپنے ارادون سے باز نہ آئے دارا شکوہ نے اپنے بیٹے سلیمان شکوہ کو معہ راجہ جے سنگہ کے مرزا شجاع کے مقابلہ کو روانہ کیا اُس نے ۱۰۶۸ھ میں شجاع کو بنارس کے مقام پر شکست دی اور شجاع اولٹا واپس گیا اور دارا شکوہ نے راجہ جسونت سنگہ اور قاسم خان کو مرزا مراد اور اورنگ زیب کے مقابلہ کو روانہ کیا لیکن اورنگ زیب اور مراد نے ملکر جسونت سنگہ وغیرہ کو باوجود کثرت سپاہ کے اُجین کے قریب شکست دی اور دار الخلافت اکبر آباد کی سواری جب دریائے چنبل پر پہونچے تو دارا شکوہ کو ایک لاکھہ سپاہ سے برسر جنگ مستعد پایا - اورنگ زیب نے چنبل کو گھاٹ عبور کرکے اکبر آباد کے قریب دہولپور میں خیمہ زن ہوا - اور دارا شکوہ بھی

نکالا نہین جاتا تھا اور وہ لکڑی کے بجائے جلایا جاتا تھا لیکن دہات گلانے والے کوئلے سے دہات گلانا نہین جانتے تھے - نمک بھی بری طرح سے بنایا جاتا تھا اطبا کا قول تھا کہ نمک ہی امراض جلدی اور عوارض پیدا ہوتے ہین (اب انگلستان سے ممالک غیر مین نمک بکثرت جاتا ہے) لکھا ہے کہ جسقدر ٹین ضلع کورنوال کی کانون سے اب نکلتا ہی اور جس افراط سے تانبا ملک ویلس کے معادن سے اب نکالا جاتا ہے اُس زمانہ مین اسکا عشر عشیر بھی نہین نکالا جاتا تھا -

طریق اشراف - سلاطین اسٹوارٹ کے عہد مین دیہات کے شریفون کا یہہ طریق تھا کہ وہ دن بھر سیر و شکار مین مشغول رہتے تھے یا قرب و جوار کے بازارون مین جاکر غلہ وغیرہ بیچا کرتے تھے اور رات کا شغلہ اُنکا شراب نوشی تھی - اور انقلاب سلطنت کی زمانہ مین تو وہ کندۂ ناتراش ہی تھے اور اکثر

مع فوج کے توپ و بندوق سے اورنگ زیب کا سدراہ ہوا۔ قبل جنگ کے شاہجہان نے داراشکوہ کو لڑائی سے منع کیا اور بھائیون مین مصالحہ کرانا چاہا لیکن داراشکوہ کی خودغرضی اور گرم مزاجی نے داراکو آمادہ جنگ کیا اور باہم ایک سخت لڑائی واقع ہوئی جسمین داراشکوہ کی ہزیمت اور اورنگ زیب کو فتح نصیب ہوئی۔ داراشکوہ دہلی کی جانب فرار ہوا۔ اور اورنگ زیب نے فتح کا سجدۂ شکر واحد حقیقی کی درگاہ مین اداکیا۔ اور دوسرے روز سموگرہ کے مقام سے شاہجہان کی خدمت مین معذرت نامہ قتال کی وقوع کی عذرخواہی مین لکھا۔ شاہجہان نے معذرت نامہ کا جواب اور ایک تلوار موسوم بعالمگیر اورنگ زیب کے پاس روانہ فرمائی۔ اورنگ زیب نے اسکو تفاول خیال کرکے اپنے تئین عالمگیر کے لقب سے ملقب کیا۔ اور پھر اکبرآباد مین داخل ہوکر باپ کی محبت کی جانچ کی تو داراشکوہ کے ساتھ وہ الفت پائی جو کسیطرح زایل نہین ہوسکتی تھی اور جب اورنگ زیب نے اپنے بیٹے مرزا محمد کو قلعہ مین دادا پاس بھیجا تو اُس نے ایک سپاہ کمینگاہ مین اورنگ زیب کی گرفتاری کے واسطے آمادہ دیکھکر عرض کی کہ اگر سپاہ نہ ہے تو میرے والد حاضر ہون

نوشت وخواند سے بے بہرہ تھے اور کم برائے نام خواندہ تھے اور اپنے اضلاع سے قدم باہر نہین نکالتے تھے لندن جیسے شہر کو بھی گاہے ماہے دیکھنے جاتے تھے۔

اشراف زادیون کا یہ ہنر تھا کہ وہ اپنے گھر کا کھانا پکالیتی تھین اور رات مین سینے اور کاتنے ہی اپنا دل بہلایا کرتی تھین۔ اور اگر وہ سمو سے پکالیتی تھین اور گوسبری (پھل شش کمروندہ) کے پھل ہی شراب بنالیتی تھین تو یہہ بڑا کمال اُنکا خیال کیا جاتا تھا۔

پیش اماص۔ تواریخ مین اس عہد کے مسطور ہے کہ امیرون اور دولتمندون کی سرکار مین ایک پیش نماز رہتا تھا اُسے لادی کہتے تھے۔ سور و پیہ سالانہ اُسکا تقرر ہوتا تھا اور اُسکا مرتبہ معزز خدمتگارون کے برابر ہوتا تھا اور اُسکا بیاہ آقا کی مطبخ کی ماما اصیل سے کردیا جاتا تھا اور اگر

اشراف زادیون - ۲۰۰

پیش اماص - ۲۰۶

شاہجہان نے فوج سے قلعہ خالی کرادیا اور میرزا محمد نے اسطرح آگرہ کے قلعہ پر قبضہ کرلیا اور شاہجہان نظر بند ہوگیا اور آٹھہ سال تک زندہ رہا۔ لیکن اورنگزیب نے باپ سے کبھی سرتابی نہین کی اور ہمیشہ اُسکی عزت کی۔ شاہجہان بڑا عادل اور منتظم اور نیک بادشاہ تھا اسکے عہد مین ملک کے اندر ہمیشہ امن رہا اور اُسکا نام بدولت عمدہ عمارات اور تخت طاؤس جسمین قریب سات کرور روپیہ کے صرف ہوا تھا اور اُسمین ہلکے اور گہرے رنگ کے یاقوت اور نیلم اور زمرد طاؤس کے قدرتی رنگتون کی رعایت سے جڑے گئے تھے مشہور رہیگا۔ اور شاہجہان کی بارگاہ کا تجمل اور اُسکے دربار کی شان و شوکت یورپ کے سیاح دیکھکر دنگ رہجاتے تھے۔ اور اُسکے عہد مین ممالک مقبوضہ کی آمدنی چھپن کرور پچاس لاکھہ روپیہ بیان کی گئی اور بعض مورخون نے تئیس کرور قرار دی ہے اور ماحصل زمین بائیس کرور روپیہ۔ اور فوج کے مصارف کو جو زمین منصب دارون کو دیجاتی تھی اُسکی آمدنی سواے روپیہ مذکورہ بالا کے تھی اور ۵۱۱ منصبدار تھے ان مین ایکسو دس ہندو تھے اور پانچہزار سے زاید کے نوکر تھے اور پانچ سو سے کوئی کم نہ تھا۔ اور تاریخ خافی مین مسطور ہے بادشاہ نے

وہ کسی پرگنہ کا پادری ہوجاتا تھا تو بھی کسانون کی طرح بسر کرتا تھا اور کاشتکاری مین مشغول رہتا تھا اور اُسکے بیٹے ہل جوتا کرتے تھے اور لڑکیاں ماما اصیلون مین نوکری کرلیتی تھین لیکن لندن کے پادری اس سے مستثنیٰ تھے۔ اور فرقہ کیتھولک کے پادریون کی تو سب شان و شوکت تشریف لیگئی تھی۔

اخلاق — تاریخ مین مرقوم ہے کہ اس عہد مین ہر فرقہ مین بد اطوار اور بہائم خصلت لوگ بکثرت موجود تھے مگر یہہ کچھہ تعجب کی بات نہین ہے کیونکہ اُس زمانہ مین تہذیب اخلاق اور رفق و لینت کا یہہ حال تھا کہ ہر روز آقا نوکرون کو مارتے تھے اور شوہر بیبیون کو دُھنتے تھے اور معلم سوا زدوکوب کے اور کوئی طریقہ تعلیم کا نہین جانتے تھے پس جب بزرگون کا یہہ حال ہو تو خُردون کا خدا حافظ۔ ارذال کا یہہ حال تھا کہ ہر قسم کی لڑائی سے خوش ہوتے تھے اور ریچھون پر

چوبیس کروڑ روپیہ خزانہ مین چھوڑا۔

محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ ۱۰۶۸ھ ۱۶۵۸ء سے ۱۱۱۸ھ ۱۷۰۷ء تک

اکبر آباد کے انتظام کے بعد عالمگیر اور مرزا مراد دہلی کو دارا شکوہ کے تعاقب مین روانہ ہوے ان دونون بھائیون مین دلی چشمک تھی ایک دوسرے کی گرفتاری کو اپنی بادشاہت کا باعث جانتا تھا لہذا دونون اپنی اپنی فکر مین تھے۔ ڈاکٹر بیر نیر فرانسیسی نے جو اس عہد مین ہند مین موجود تھا اپنے سفرنامہ مین لکھا ہے کہ اول میرزا مراد نے عالمگیر کی گرفتاری کی تدبیر یہہ کی کہ عالمگیر کو اپنے یہان دعوت کے حیلہ سے بلایا لیکن وہ اس دام تزویر مین نہین آیا اور ناسازی مزاج کا عذر کر دیا۔ پھر عالمگیر نے مغالطہ دیکر مراد کی دعوت کی اور اُس نامراد کو اسی حیلہ سے اسیر کر لیا۔ اور آخرکار گوالیار کے قلعہ مین قید کیا۔

اور آپ دارا شکوہ کے تعاقب مین دہلی اور لاہور ہوکر ملتان تک گیا اس اثنائے مین خبر آئی کہ شاہ شجاع بنگالہ سے لڑائی کے ارادہ پر آمادہ آتا ہے اور بنارس سے گذر کر دار الخلافت کا عازم ہی۔ اسلیئے بنگالہ کیطرف مراجعت کی۔ اول عالمگیر نے میرزا شجاع کو نصیحت نامہ

ہنگامے کیا کرتے تھے اور جب بالے پہیٹے جوتی پیزار مین کسیکی آنکھ پھوٹ جاتی تھی یا اُنگلی اوڑ جاتی تھی تو اُنمین عید ہوتی تھی اور سب ملکر واہ واہ کا غل مچاتے تھے۔

راہین و سفر۔ سلاطین سٹوارٹ کے زمانہ مین انگلستان کے راستے نہایت ناہموار اور ایسے خراب تھی کہ سفر مین سقر کی صورت نظر مین پھر جاتی تھی۔ پہاڑون کے راستے بجائے ڈہالوا ور گہومدار ہونے کے سیدھے تھے۔ سڑک پر برسات مین دونون طرف کیچڑ کی گہری گہری نالیان بنجاتی تھین اور بیچ مین ایک پتلی سی منڈیر نمودار ہوجاتی تھی۔ دولتمند تو اپنی گاڑیون مین سفر کرتے تھے اور چھہ گھوڑے گاڑی مین اس غرض سے جوتتے تھے کہ دلدل سے نکل جائین۔ اور دیگر مسافر گاڑی یا گھوڑے پر اپنا اسباب لادکر خود بھی اوسپر بیٹھ لیتے تھے۔ ڈاکو ہتیار بند

راہین اور سفر

چھپا

لکھا جب اورنگزیب و شجاع کا ربند نہین ہوا تو دونون
کی الہ آباد کے قریب وجوار مین صف آرائی ہوئی
اور خوب توپ و بندوق کی لڑائی ہوئی راجہ جسونت سنگھ
جو ایک حصہ فوج عالمگیر کا سپہ سالار تھا بے وفائی اور
نامردی کے عار کو اختیار کرکے میدان جنگ سے
فرار ہوا اگرچہ جسونت سنگھ کی گریز نے لشکر شاہی مین
ایک حالت اضطراری پیدا کر دی تھی اور آخیر حملہ
مین نوٹے ہزار سوار سے عالمگیر کے ہمراہ دو ہزار
سوار باقی رہ گئے تھے لیکن عالمگیر کے استقلال
اور میر جملہ کی رائے نے شجاع کو ہزیمت دی اور
اُسنے بنگالہ کے جانب راہ فرار اختیار کی پس شجاع
کے تعاقب مین میرزا محمد سلطان کو مقرر کیا اور
عالمگیر خود چند روز بعد جسونت سنگھ کی گوشمالی اور
دارا شکوہ کے مقابلہ کو اجمیر کے جانب روانہ ہوا۔
جسونت سنگھ نے تو راجہ جے سنگھ کی معرفت اپنی عفو
تقصیر کرائی اور دارا شکوہ کی ہمراہی سے بیوفائی
کے ساتھ جدائی اختیار کی لیکن دارا شکوہ کو عالمگیر
نے اجمیر کے قریب دو روز کے مقاتلہ کے بعد شکست
فاش دی اور دارا شکوہ نے گجرات کی راہ لی۔ اور
عالمگیر نے دار الخلافت کو مراجعت فرمائی۔
۱۰۶۹ھ ۱۶۵۹ء مین رسم تخت نشینی ادا کی اور خطبہ اور سکہ

اور خوب مسلح اچھے اچھے گھوڑون
پر سوار مسافرون کی تاک مین بڑی
سڑکون پر کھڑے رہتے تھے اور یہ
بھی مورخون کا بیان ہے کہ ڈاکو
سرا والون کو روپیہ دیتے تھے کہ
جو مسافر لوٹنے کے قابل ہون
ہمین بتلا دینا۔ موسم سرما مین چسٹر
اور یورک اور اگزیٹر سے چھ دن
مین آدمی لندن پہنچتا تھا (اب
چند گھنٹے مین)

اُڑن گاڑی۔ ۱۶۶۹ء مین
ایک اُڑن گاڑی نکلی جو چھ بجے
صبح کو اکسفرڈ سے چلتی تھی اور
سات بجے شام کو لندن مین پہنچ
جاتی تھی اُس زمانہ مین یہ تیز روی
بہت عجیب اور خطرناک تصور
کیجاتی تھی۔

ڈاک خطوط۔ گھوڑے کی ڈاک پر

والیئے بھرت پور نے ایک گھوڑارت
نکالی تھی جو فجر سے شام تک دہلی
پہونچتی تھی۔

اپنے نام کا جاری کیا اور بجائے جشن نوروزی کے
ماہ رمضان کو جشن مقرر فرما کر جشن نشاط افروز نام
رکھا - اور محمد سلطان شجاع سے جا ملا - اور دارا شکوہ
مع اپنے بیٹے سپہر شکوہ کے گرفتار ہو کر دہلی آیا اور
بعد تشہیر کے چندروز بعد الحاد کے الزام میں رات
کے وقت مقتول ہوا - اور سپہر شکوہ کو گوالیار کے قلعہ
میں بھجوا دیا - اور سنہ مذکور میں محصول راہداری
اور تمام اجناس کا ہمیشہ کو معاف فرمایا اور پچیس
لاکھ روپیہ ایکروز بخشے اور چھ لاکھ تیس ہزار روپیہ
کے تحفہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کو ارسال کئے اور راجہ
جے سنگہ کو دو سو گھوڑے اور بہادر خان کو ایک سو
گھوڑے عطا فرمائی - اور ایک مسجد سنگ مرمر کی قلعہ
میں ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ کی لاگت سے تیار
کرائی - اور میرزا محمد سلطان میرزا شجاع کی رفاقت
سے پشیمان ہو کر واپس آیا اور قلعہ سلیم گڈھ میں پہنچایا گیا
سنہ ۱۰۷۰ھ سنہ ۱۶۶۰ع میں راجہ سری نگر نے سلیمان شکوہ کو دھوکہ
سے گرفتار کر کے دہلی روانہ کیا - اور محمد سلطان گوالیار
کے قلعہ میں بھیجا گیا - اور دس لنگر خانہ دار الخلافت دہلی
میں اور ہر پرگنہ میں مضافات کے اور اکبر آباد اور
لاہور وغیرہ غربا کے واسطے مقرر فرمائے -
سنہ ۱۰۷۱ھ سنہ ۱۶۶۱ع میں سفیر فرمان روائے ایران اور بخارا

خط ایک گھنٹہ میں اڑھائی کوس
جاتی تھی لیکن دیہات میں ہفتہ میں
ایک بار فقط خطوط پہنچتے تھے - اور
ایک شخص ولیم ڈاکری نامی باشندۂ
لندن نے ایک ڈاکخانہ قایم کیا تھا
جسمیں خطوں کا محصول آٹھ پائی
دینا پڑتا تھا -

قیدخانے - بادشاہان اسٹوارٹ
کے زمانہ تک یہہ دستور جاری رہا
کہ قیدی مرطوب اور ردی قیدخانوں
میں بلا تکلف قید کیے جاتے تھے اور
وہ بیچارے وہیں پڑے گلا کرتے
تھے اور کوئی اُنکی میعاد بھی مقرر
نہیں ہوتی تھی اور خصوصاً شاہی
دشمن اور معزز شخص کیواسطے تو
قیدخانہ مذکور مخصوص ہوتا تھا چنانچہ
میری ملکہ اسکاٹ لنڈ انیس ۱۹ برس
مرطوب جیل اور فالج کی بیماری
میں اور سروالٹر ریلی بارہ برس سے
زیادہ اور لاڈ اسقف اعظم چار برس
تنہا وغیرہ وغیرہ - ایسے قیدخانہ میں

۲ ردی قیدخانے و بلا میعاد قیدی -

اور حسین پاشا نے وارد ہوکر تہنیت نامہ جلوس
گذرانا اور سفیر مذکور کو سوائے ہاتھی اور گھوڑوں (ان)
اور سامان اور آلات جڑاؤ کے چھ لاکھ اسی
ہزار روپیہ مرحمت ہوا ۔
اور کوچ بہار اور ملک آسام اور کامروپ میں
جو سوء نظمی باہمی خانہ جنگیوں سے ظہور پذیر
ہوئی تھی اُسکو فتح کرکے وہاں کے زمینداروں
کو مطیع کیا ۔ سنہ ۱۰۷۲ھ / سنہ ۱۶۶۲ء میں شہنشاہ نے دورہ
پنجاب کا کیا اور لاہور پہنچکر ایک گروہ کشمیر تک
سڑک درست کرنے کو روانہ کیا اور جوناگڈھ کا
نام اسلام نگر رکھا ۔ راجہ آسام نے جو سرکشی
اختیار کی تھی اُسکی عوض میں بیس ہزار تولہ سونا
اور ایک لاکھ بیس ہزار تولہ چاندی اور چالیس
ہاتھی دیکر معافی چاہی ۔ سنہ ۱۰۷۳ھ / سنہ ۱۶۶۳ء میں میر جملہ نے
آسام کو تسخیر کرکے چین پر چڑھائی کرنے کی
تدبیر کر رہا تھا کہ اُس نے بیمار ہوکر واپس آتے
وقت ڈھاکہ کے نزدیک وفات پائی ۔ بادشاہ
لاہور سے کشمیر ہوکر اور کوہ پنجال عبور کرکے
کشمیر میں داخل ہوا ۔ اور ایک لاکھ چالیس ہزار
روپیہ سالانہ محتاجوں کو مقرر فرمایا ۔ اور لاہور
میں واپس آکر تربیت خاں کو سات لاکھ روپیہ

قید رہے ۔ اور قیدخانے ہمیشہ قیدیوں
سے بھرے رہتے تھے اور اُنمیں نجاست
اور بیماری اور بدکاری کی ہمیشہ
کثرت اور شدت رہتی تھی ۔

اشاعت علوم ۔ سنہ ۱۶۶۰ء میں
رویل سوسیٹی (انجمن شاہی برائے
اشاعت علوم) نے تقرر پایا اور
اُسکے ذریعہ سے علوم وفنون میں
بڑی ترقی ہوئی ہے اور فلیمسٹیڈ
شاہی جانب سے علم ہیئت کی تحقیق
و تنقیح کے لیئے سب سے اول مقرر ہوا
تھا ۔ اور علم طبعیات انگلستان
آئزک نیوٹن کی بدولت علم ہوگیا ۔
اس عہد کے اخیر میں علم کیمیا نے
خوب اشاعت پائی تھی حتی کہ چارلس
دوم نے اپنے ایوان وہائیٹ
ہال میں ایک کیمیا خانہ بنوایا تھا اور
بعد تحقیق اور تجربہ کے دریافت
ہوا کہ علم کیمیا علم زراعت کو نافع
ہے پھر مختلف زمینوں کا تجربہ
موافق اصول علم کیمیا کیا گیا اور

اشاعت علوم

کے تحفہ دیکر ایران کی سفارت پر روانہ کیا۔ سنہ ۱۰۷۲ھ / [illegible]ع
سنہ ۱۰۷۵ھ / ۱۶۶۵ع مین سید یحیی سفیر شریف مکہ معظمہ اور
سید کامل سفیر حبش اور سید عبد اللہ سفیر حضرموت
اور سفیر یمن باریاب دربار ہوسے اور تحایف نظر سے
گذرانے اور سیواجی مع اپنے بیٹے سنبھا کے دلیر خان
اور راجہ جے سنگہ وغیرہ کے مقابلہ و مقاتلہ سے
عاجز ہو کر جان کی امان کا خواہان ہوا اور حلقہ
اطاعت آویزہ گوش کیا۔ اور تبت کلان کے حاکم
نے اسلام قبول کیا۔ اور خطبہ و سکہ تبت مین عالمگیر
کے نام کا جاری کرایا اور ایک عالی شان مسجد
والیئے تبت نے تبت مین بنوائی۔ اور مراد خان حاکم
تبت خورد کو جسکی سعی سے والیئے تبت کلان مطیع
اور مسلمان ہوا تھا عالمگیر نے گران قیمت خلعت مرحمت
فرمایا۔ اور سنہ مذکور مین شاہجہان نے وفات پائی
اور چٹ گاؤں شاہی قلمرو مین داخل ہوا اور اسلام
آباد نام رکھا گیا۔ سنہ ۱۰۷۷ھ / ۱۶۶۶ع مین نیتو سیواجی
کا خویش مسلمان ہوا۔ اور قوم یوسف زئی کی سرکشی
کو اٹک کے فوجدار سے رفع کرایا۔ سنہ ۱۰۷۹ھ / ۱۶۶۸ع مین شہر
سماجی متعلقہ بندر لاہری جو ٹھٹھہ کے قریب ہے
ایک زلزلہ کے صدمہ سے تیس ہزار مکان زمین مین
دھسگئے۔ اور ملک مین یہہ قانون جاری فرمایا کہ

باغون مین نئے میوے اور نئی
ترکاریان بوئی گئین لہذا کسانون
کو بھی خیال ہوا کہ تحصیل علوم فائدہ
سے خالی نہو گی یہہ علم صانع مطلق
کے بے انتہا قدرت کا نمونہ ہے)
اس عہد مین مردون اور عورتون کو
علوم حکمیہ کا بہت شوق پیدا ہوا
تھا اور حجر مقناطیسی کے خواص
(تواریخ مین مذکور ہے کہ اہل عرب
سے اہل یورپ نے اس پتھر کی خواص
کا علم حاصل کیا۔ اور تواریخ چین
مین ہے کہ اہل عرب نے اہل چین سے
سنگ مذکور کے خواص دریافت کرکے
بحری اور بری سفر کے فواید اُسسے
اختراع کئے) اور خوردبین کے فواید سے
عالمانہ بحث آپس مین ہوا کرتی تھی
لکھا ہے کہ عورت کی تعلیم مین نمونہ
نقصان عظیم تھا بڑے ذی استعداد
عورتین بھی املا مین بہت سخت اور
بین غلطیان کرتی تھین۔
کتابین اوراق پر چھاپہ۔ کتابین عہد مین

مخنوث (ہیجڑا) بنانے کی رسم دنیا سے محو کیجائے -
اور مخنث بنانے والے گروہ کو مسلسل و مغلول درگاہ
مین روانہ کرین تاکہ یہہ فعل شنیع نہو - اور خلاف
شرع تصویرون کو ایوان شاہی سے دور کرایا
اور یہہ فرمان ملک مین صادر فرمایا کہ لباس زربفتی
مردون کے واسطے نامشروع ہے اسلیئے جامع
زربفت مردانہ پہنین - سنہ ۱۰۷۹ھ ۱۶۶۸ع مین حسین پاشا حاکم
بصرہ دربار عالمگیری مین باریاب ہوا - اور دریاے
بیاس کے قرب و جوار مین بھونچال کی شدت
سے پچاس گز زمین ایسی دھسگئی کہ باوجود سعی
بلیغ کے غار کا عمق نہین معلوم ہوا - اور مشرکون
اور ملحدون کی تعلیم گاہون کو اور سیوناتھ کی بتخانہ
کو کاشی مین منہدم کرادیا تاکہ بندگان خدا گمراہ نہوئین
سنہ ۱۰۸۰ھ ۱۶۶۹ع تک جو اہل دربار بجاے سلام کے باہم
سر تک ہاتھ اوٹھاتے تھے اُنکو فرمان صادر ہوا
کہ آپسمین باہم سلام علیک کیا کرین - اور متھرا
کا نام اسلام آباد رکھا - اور شہر مذکور مین کیشوداسے
بتخانہ کی بجاے واحد حقیقی کی عبادت کے واسطے
عالیشان مسجد بنوادی تاکہ شرک سے محفوظ رہین
سنہ ۱۰۸۱ھ ۱۶۷۰ع سنہ ۱۰۸۲ھ ۱۶۷۱ع مین بادشاہ اکبرآباد سے دار السلطنت
دہلی کو تشریف فرما ہوا - اور اُس گروہ باغی کو میوات مین

نہایت کمیاب اور گران قیمت تھین -
ہنوز انگلستان مین چھاپہ خانے قلیل
تھے فقط لندن مین تھے یا شہر یورک
مین ایک مطبع تھا - لندن مین کتب
فروشون کی دکانون پر کتابکے شوقین
مجتمع رہتے تھے - اور قریات مین
تو پڑھے آدمیون کے بھی بہت کم
کتابین ہوتی تھین -

خجستہ شبیہہ - چارلس دوم کے
عہد سے یہہ بات اختراع ہوئی کہ تماشہ
گاہون مین عورتین شبیہہ بنتی تہین
اور جو مثنویان اُس زمانہ کی تصنیف ہین
کہ جنکے مطابق عورتین شبیہہ بنتی ہین اُنکی
عبارت اور مضامین مین اسقدر
فحش بھرا ہوا ہے کہ اونکے پڑھنے
سے کراہت آتی ہے - شبیہہ بننے
والون اور شبیہہ بننے والیون کی نسبت
کیا راے دیجاوے -

زبان - سلاطین اسٹوارٹ کے
زمانہ مین سرکاری کاغذات لاطینی
زبان مین تحریر ہوتے تھے اسواسطے

سرزنش کی جو اپنے تئین زندہ جاوید جانتا تھا اور یہہ خیال کرتا تھا کہ اگر ایک اُنمین کا مارا جائے تو بجائے ایک کے ستر آدمی اُنمین اور پیدا ہو جائین سنہ ۱۰۸۳ھ ۱۶۷۲ء مین شاہزادہ محمد سلطان اور سپہر شکوہ نے رہائی پائی۔ اور انکی شادی دو شاہزادیون کے ساتھہ عالمگیر نے مسجد مین بیٹھکر کردی۔ اور خانجہان بہادر نے سیواجی کو سخت شکست دی سنہ ۱۰۸۴ھ ۱۶۷۳ء مین شہنشاہ حسن ابدال کو تشریف فرما ہوا۔ حسن ابدال کے شاہی ایوان کے تلے ایک بڑھیا کی نہکلی تھی جسکے پانی کی وہان کے عامل نے مزاحمت کی تھی اور جسکی وجہہ سے بڑھیا کی روزی مین خلل واقع تھا جب بادشاہ مقام مذکور مین فروکش ہوا۔ اور اُس بڑھیا کے حال سے آگاہی پائی تو اول پانی کی مزاحمت کو منع فرمایا اور شام کو خاصہ سے دو قاب کھانے کی اور پانچ اشرفیان خاص آدمی کے ہاتھہ اُس ضعیفہ کے لیئے روانہ فرمائین اور فرمایا کہ اُس بڑھیا کو سلام کہو اور معافی چاہو کہ تو ہماری ہمسایہ ہے اور ہمارے اوترنے سے تجھکو تکلیف ہوئی معاف کر۔ اور دوسرے روز اُسکو پالکی مین بلایا اور ایک ہزار دو سو روپیہ نقد اور زیور طلائی و نقرئی اور لباس انواع اقسام کا

زبان مذکور فصاحت اور سلاست کے ساتھہ تحریر اور تقریر مین مستعمل ہوتی تھی۔ اور زبان فرانس معاملات سیاست اور مکاتبات ریاست مین آناً فاناً دخیل ہوتی جاتی تھی۔ اور مدارس عالیہ مین یونانی زبان پڑھائی جاتی تھی لیکن بہت کم۔

اخبار۔ اخبارون کی یہہ حقیقت ہے کہ جیمس دوم کے عہد مین ایک ایک ورق کے اخبار ہفتہ مین دو بار شائع ہوتے تھے۔ پھر لندن گزٹ دو ورق کا ہفتہ مین دو بار چھپنا آغاز ہوا لیکن مضمون بہت کم ہوتا تھا۔ اور پارلیمنٹ کے مباحث اور مقدمات کی کیفیت اخبارون مین چھپنے کی ممانعت تھی۔ لکھا ہے کہ اس عہد مین ایک خاص قسم کا اخبار جاری تھا جسے مخزن الاخبار کہتے تھے۔ یہہ اخبار ایک خط ہوتا تھا جو ہفتہ مین ایک بار دیہات مین بھیجا جاتا تھا اور جسمین قہوہ خانون کی گپ شپ اور لندن کی خبرین لکھی

مرحمت فرمایا اور اُسکی دو لڑکیون کی شادی کرادی
سنہ ۱۰۸۵ھ سنہ ۱۶۷۴ع سنہ ۱۰۸۶ھ سنہ ۱۶۷۵ع مین تحفہ کہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ
کو ہر سال روانہ ہوتے تھے امسال عابد خان میر
حاج ہو کر لے گئے اور شہنشاہ حسن ابدال سے روانہ
ہو کر دار الخلافت مین پہنچے جب بادشاہ گھوڑے پر
سوار ہو کر جامع مسجد سے روانہ ہوا تو ایک شخص
تلوار کھینچکر بادشاہ کے نزدیک آیا لیکن شاہی
نوکرون نے اُسکو گرفتار کرکے مار ڈالنا چاہا مگر بادشاہ
نے اُسکو بچایا اور آٹھ آنہ روزنہ اُسکے مقرر فرماکر
رنتھنبور روانہ فرمایا سنہ ۱۰۸۷ھ سنہ ۱۶۷۶ع مین شاہزادہ محمد سلطان
نے جہان فانی سے ملک جاویدانی کی راہ لی سنہ ۱۰۸۸ھ سنہ ۱۶۷۷ع
مین سیواجی نے مونگی پٹن پر دست غارت دراز کیا اور
اُسکی سزا پائی اور راجہ کیسری سنگھ کی لڑکی شاہزادہ محمد اعظم
کی منکوحہ ہوئی۔ اور بجائے چاندی کی دواتون کے
اہل قلم کو حکم ہوا کہ چینی اور سنگ اور ملمع کی دواتون کا
استعمال کرین۔ اور جو لوگ کہ شرعی پاجامہ نہین پہنتے
ہین وہ موزہ پہنکر دربار مین آئین۔ سنہ ۱۰۸۹ھ سنہ ۱۶۷۸ع مین بادشاہ
جانب اجمیر تشریف فرما ہوا۔ اور جزیہ کے احکام
جاری کئے۔ اور جو قشقہ کہ بادشاہ راجاؤن کی پیشانی
پر کھینچکر عزت بخشتا تھا اس رسم کو موقوف کیا سنہ ۱۰۹۰ھ سنہ ۱۶۷۹ع
مین بادشاہ رانا اودےپور کی گوشمالی کے واسطے

ہوتی تھین۔ اسکی صورت یہہ تھی
کہ کئی خاندان آپس مین چندہ کرکے
کسی لندن کے باشندہ کو مخبر مقرر
کرتے تھے اور وہ ادہر ادہر چل
پھرکر جو کچھہ خبرین پاتا تھا اُنکو
لکھہ بھیجتا تھا چنانچہ اب جو اخبارون
مین ہمارے کارسپانڈنٹ لکھا جاتا
ہے یہہ اُسی زمانہ کی مخبر کا نعم البدل ہے۔

خود بینی کے نتائج ہنری ہشتم
کے زمانہ سے سلاطین اسٹوارٹ کے
عہد تک شاہان انگلستان کے دماغ
مین یہہ سمائی رہتی کہ ہم ظل اللہ اور
خلیفۃ اللہ ہین ہماری اطاعت سب پر
فرض عین ہے خواہ امور دینی سے متعلق
ہون خواہ امور دنیوی کے متعلق ہون
اور اسی خبط مین پھنسے تو مارے گئے
جیسے چارلس اول اور لیجئے سلطنت سے
معزول ہوئے جیسے جیمس دوم۔
سلاطین اسٹوارٹ کے عہد مین بقیہ
آثار آئین فیوڈل سسٹم بالکل محو
کردئے گئے۔ چارلس دوم کے زمانہ تک

روانہ ہوا- اور بعد گوشمالی راناکے چیتور ہوتا ہوا اجمیر آیا اور وہان کی ڈاک چوکی کا انتظام فضایل خان کے حوالہ کیا اور خطبہ اور سکہ عالمگیری بیجاپور مین جاری ہوا سنہ ۱۰۹۱ھ سنہ ۱۶۸۱ع مین شہزادہ محمد اکبر نے گروہ راٹھور کے اغوائی سے سرکشی اختیار کی اور اسکی سزا پائی- اور شاہزادہ محمد کام بخش کا نکاح راجہ امر سنگہ کی دختر اور ہمشیرہ جگت سنگہ سے مسجد خاص وعام مین ہوا- سنہ ۱۰۹۲ھ سنہ ۱۶۸۱ع سنہ ۱۰۹۳ھ سنہ ۱۶۸۲ع مین عالمگیر نے اجمیر سے برہانپور اور برہانپور سے اورنگ آباد کا دورہ کیا اور بخشی الملک روح الله نے ملک دکن کے نزاع کا فیصلہ کیا اور اسکے صلہ مین خلعت اور خنجر مرصع اور اسپ عربی پایا- اور شاہ عالم کو طرہ مرصع قیمتی ایک لاکھ پانچ ہزار ایک سو اسی روپیہ کا عطا ہوا- سنہ ۱۰۹۴ھ سنہ ۱۶۸۳ع مین بادشاہ نے اورنگ آباد سے احمد نگر کی جانب دورہ شروع کیا اور خانجہان نے دریا کشنا کے کنارہ پر متمردون کی گوشمالی کی سنہ ۱۰۹۵ھ سنہ ۱۶۸۴ع مین احمد نگر سے شولاپور کا دورہ آغاز کیا اور اثنائے راہ کے ملکی معاملات ملاحظہ فرمائے سنہ ۱۰۹۶ھ سنہ ۱۶۸۵ع مین شاہ عالم نے حیدرآباد فتح کیا اور ابو الحسن گولکنڈہ کے قلعہ مین متحصن ہوا اور شریف مکہ معظمہ کا ایلچی احمد آغا آیا اور سنبھاجی سیواجی کا بیٹا جو آوارہ ہوکر ہوشیار ہوگیا تھا اسکی گوشمالی کو

جو زمینداری مین یہہ ایک شرط باقی رکھی گئی تھی کہ ہنگام جنگ زمیندار بادشاہ یا اپنے راجہ کی طرف سے لڑے اسے بالکل منسوخ کردیا اور اسکے ساتھہ اور بدعتین بھی موقوف کردین جیسے جرمانون کا کرنا یا ہونا اور امرا کے مرنے کے بعد انکے لڑکون کا بادشاہ کی تولیت مین آجانا-

ضابطہ ظلم- انگلستان مین یہہ ظلم ایک مدت سے چلا آتا تھا کہ غلہ یا کاغلہ وغیرہ بادشاہ کے واسطے مفت ضبط کرلیا جاتا تھا اور دوسرا ستم یہہ بھی پڑتا تھا کہ بادشاہ حق تجارت کو بیچڈالتا تھا یعنی سوداگرون سے کچھہ روپیہ لیکر بعض چیزون کی تجارت اُن سوداگرون سے مخصوص کردیتا تھا اس سبب سے تمام ملک کی تجارت ودیانت کچھہ کم وبیش آدمیون پر منحصر رہتی تھی-

حالت پارلیمنٹ- اس زمانہ تک ممبران پارلیمنٹ نسل پہرہ انتظام کی پیے

منگل پہنڈ بیہ کی جانب نظامی فوج روانہ کی —
اور شہنشاہ نے بیجاپور سے شولاپور کا دورہ شروع
کیا اور شولاپور سے حیدرآباد کو روانہ ہوا ۔ سنہ ۱۰۹۸ھ ۱۶۸۷ع
مین اور لکھہ سکھر جو مابین بیجاپور و حیدرآباد ہے فتح
کیا اور نصرت آباد اسکا نام رکھا ۔ اور حیدرآباد سے
شہنشاہ نے بیجاپور کا دورہ واسطے رفاہ خلق کے
آغاز کیا سنہ ۱۰۹۹ھ ۱۶۸۸ع مین دریا کشنا سے شہر بیجاپور
مین ایک نہر کی اجراے کی تجویز ہوی ۔ اور اہل دکن
مرض وبائی مین زیادہ تلف ہوے اور اکثر کے دماغی
مادہ کی وجہہ سے آنکھہ کان اور زبان بیکار ہو گئے —
اور سنبھاجی کو شیخ نظام نے سنگیر نام مقام مین
گرفتار کرکے حضور سلطانی مین روانہ کیا اور یہہ مصرعہ
اسکی گرفتاری کی تاریخ ہے مصرعہ ۔ بازن و فرزند سنبھا
شد اسیر + اور وہ چند روز بعد مرگیا سنہ ۱۱۰۰ھ ۱۶۸۹ع مین قلعہ
رائیری اور قلعہ راجپور اور سنتسی مفتوح ہوے
سنہ ۱۱۰۱ھ ۱۶۹۰ع سنہ ۱۱۰۲ھ ۱۶۹۱ع مین شہنشاہ دکن کے [illegible]
اور قطب آباد وغیرہ مین رہا اور احمد آقا سفیر روم
اور ایلچی والیے بخارا اور کاشغر کے آے اور اپنی
اپنی نذرین پیش کین سنہ ۱۱۰۴ھ ۱۶۹۲ع سنہ ۱۱۰۵ھ ۱۶۹۳ع مین شہنشاہ
عالمگیر دکن مین ایسی شان وشوکت سے رہا کہ جو
تاریخ ہند مین عدیم النظیر ہے ۔ اسکے لشکر مین دس لاکھہ

جسوقت چاہا بادشاہ نے پارلیمنٹ
کی بساط کو طے کیا اور چند روز کو
برخاست کردیا ۔ اور جب کبھی ممبران
پارلیمنٹ بادشاہ پر قابو طلب ہو جاتے
تھے تو اسکو شطرنج کا بادشاہ قرار
دیدیتے تھے ۔ اور چارلس دوم کے
زمانہ مین تو ممبران پارلیمنٹ ایسے
ایماندار تھے کہ اپنی راے بھی فروخت کرتے تھے

ارباب سیاست

ارباب سیاست ۔ بادشاہان
اسٹوارٹ کے عہد مین ارباب سیاست
کے دو فرقے ہوگئے اور ہنوز قوم
انگریزان دو فرقون پر منقسم ہے —
کبھی ایک فرقہ کی حکومت ہوجاتی
ہے اور کبھی دوسرے فرقہ کی چند
روز کے بعد ایک گروہ کا ٹوری اور
ایک گروہ کا وگ نام ہوا پھر یہہ نام
بدلکر کونسرویٹیو ۔ اور لبرل کے لقب
سے مشہور ہوے ۔ فرقہ اول کا یہہ
خیال ہے کہ رسوم وقوانین قدیم
بحال خود باقی رہین اور فرقہ دوم
کا یہہ منشا ہے کہ قوانین قدیمہ مین

آدمی تھے اور ہمت خان نے سنتاجی کو مغلوب
کیا ۱۱۰۵ھ / ۱۶۹۵ء ۱۱۰۶ھ / ۱۶۹۶ء مین عالمگیر دار الظفر بیجاپور
اور نورس پور اور افضل پور مین مخیم رہا ۔ بہمن
پوری مسمیٰ اسلام پوری کو روانہ ہوا ۔ ۱۱۰۷ھ / ۱۶۹۶ء
مین بخشی الملک مخلص خان نے دیوان صائب
کہ جسمین ایک لاکھ اشعار صائب کے خط سے لکھے
ہوئے تھے بادشاہ کی جناب مین گذرانا اور بادشاہ
نے چند آمیز اشعار پر خوشنودی ظاہر کی ۱۱۰۸ھ / ۱۶۹۶ء
مین قلعہ جنجی کرناٹک مین جملۃ الملک نے فتح کیا
اور رانا قلعہ دار مع سنتا کے فرار ہوا ۱۱۰۹ھ / ۱۶۹۷ء
مین سنتا کا سر غازی الدین فیروز جنگ نے میدان
جنگ سے کاٹکر حضور شاہی مین گذرانا اور اسکی
ممالک دکن مین تشہیر ہوئی ۱۱۱۰ھ مین سنت گڈھ
اور سیب گڈھ اور قلعہ ستارا وغیرہ کو توپ اور
سرنگ کے ذریعہ سے فتح کیا ۔ ۱۱۱۱ھ مین قلعہ
پرلی کو شہنشاہ نے فتح کیا اور بھوسان گڈھ
کو ہضت فرما ہوا ۔ ۱۱۱۲ھ مین قلعہ پون گڈھ
اور بیرناڑا اور صادق گڈھ اور قلعہ چندن اور
وندن اور قلعہ کھیلنا فتح کیا ۱۱۱۳ھ ۱۱۱۴ھ مین
شہنشاہ دکن کے بہادر گڈھ کو تشریف فرما ہوا ۔ اور
قلعہ کنڈانہ اور راجگڈھ فتح کیا ۱۱۱۵ھ مین قلعہ

ایسے تغیرات کیے جائین کہ ملک
روز بروز زیادہ سرسبز اور ترقی
پذیر ہوتا جائے ۔

(ایجاد دار الشفا ۔ ۱)

ایجاد دار الشفا ۔ ولیم اور ملکہ
میری نے لنگڑے اور لولے اور
ضعیف سپاہیون کے واسطے
مقام چلسی مین ایک دار الشفا
مقرر کیا اور فوج بحری کے پرانے
سپاہیون کے رہنے کے لیے اپنی
محلسرا گرینچ مین خالی کرادی ۔

(رواج اشیا ۔ ۲)

رواج اشیا ۱۶۹۴ء مین آلہ
مقیاس الحرارت اور خوردبین کا انگلستان
مین رواج ہوا ۔ اور چارلس کے
عہد مین آلہ مقیاس الہوا اور قہوا
کا رواج ہوا اور ڈاک کا ڈبہ بنا
اور اس زمانہ مین تمباکو نوشی کا رواج ہوا

(انگلستان کے حیوان ۔ ۳)

انگلستان کے حیوان لکھا ہے
کہ اُس زمانہ کے بیل اور بھیڑ
(بہ نسبت اس زمانہ کے بھیڑ اور
بیل کے) بہت چھوٹے ہوتے تھے
اور گھوڑے اُس وقت مین پچیس ۲۵

لوٹا اور قلعہ واکن کیرا تسخیر کیا ۱۱۱۶ھ میں شہنشاہ
واکن کیرا آگیا اور وہان سے دیواپور پہنچا اور قیام
پذیر ہوا - اور چند روز طبیعت ناساز رہی بعد صحت
یابی کے بادشاہ بہادر گڑھ کی طرف روانہ ہوا -
۱۱۱۷ھ مین قلعہ بخشندہ بخش تسخیر کیا ۱۱۱۸ھ مین
شاہزادہ محمد کام بخش کو دار الظفر بیجاپور کے انتظام
کو روانہ کیا - اور منجھلے بیٹے اعظم شاہ کو مالوہ کیطرف
روانہ کیا - اور چند روز کے بعد شہنشاہ کو تپ شدید
عارض ہوئی اور با وجود ۹۲ برس سال کی عمر اور
شدت مرض کے عالمگیر پنجگانہ نماز با جماعت ادا کرتا
اور دیگر فرائض منصبی بذات خود انجام دیتا تھا جمعہ کے
روز جمعہ کی صبح ۲۸ ذیقعد ۱۱۱۸ھ کو تسبیح و تہلیل
کے ساتھ عالمگیر نے جہان فانی سے رحلت فرمائی -
اور شہر خجستہ بنیاد اورنگ آباد مین کہ قریب دولت آباد
کے ہے دفن ہوا - یہہ شہنشاہ نہایت متدین اور
متورع تھا - مدام با وضو رہتا تھا - اور پنجگانہ
نماز سفر و حضر مین جماعت کے ساتھ ادا کرتا تھا
اور روزہ رکھتا اور زکوۃ دیتا تھا اور اپنی خوراک
و پوشاک وجہ حلال سے حاصل کرتا تھا - غیبت
کوئی کسی کی اسکے دربار مین نہین کر سکتا تھا - اور
نہایت عدل دوست تھا - مستغیثون کی منت کا پیچ

روپیہ کو بکتے تھے اور اسپانیہ کی ٹانگن
سواری کے کام آتے تھے - اور
فلینڈرس کی سرخی گھوڑیان بگھیون
مین جوتی جاتی تھین -

علامت خوشی - تاریخ مین
مذکور ہے کہ خوشی اور شادی مین آگ
روشن کیجاتی تھی -

مالگذاری - لگان زمین اس عہد
مین بہ نسبت اس زمانہ کے
ایک چوتھائی تھا -

چوری کی سزا پھانسی - شاہ
جارج کے عہد تک چالیس شلنگ
سے زیادہ قیمت کی چیز کے چور کو تاوان
پھانسی دیجاتی تھی جو آجکل قتل
انسان پر ملتی ہے - مجرم اس کثرت
سے پھانسی پاتے تھے کہ حکام رحم
کھا کر یہہ ثابت کر دیتے تھے کہ مجرم
نے چالیس شلنگ سے ایک پینس کم
مالیت کی چیز چرائی ہے اور اسکی جان
بچا دیتے تھے - مسٹر ڈبلو ایچ کو نیلم
صاحب بی اے وسالسٹر عدالت

زجر کرنے والون کو منع فرماتا تھا اور فرماتا کہ اس سے
تحمل زیادہ ہوتا ہے - اور سپہ سالاری کے کامون
مین بھی اعلیٰ درجہ کی لیاقت رکھتا تھا کیونکہ اُسکے
فوجی افسر قلعون کے نقشے اثناے جنگ مین اس غرض
سے اُسکے پاس روانہ کرتے تھے کہ بادشاہ جس موقع
سے حکم دیتا قلعہ اُس موقع کے مناسب ہونے کی وجہ
سے جلد تر فتح ہو جاتا تھا - اس عہد مین طوایف خورش
کا دار الخلافت سے اخراج ہو گیا تھا - رمضان مین
ساٹھ ہزار روپیہ اور اور مہینون مین قدرے کم مدام
محتاجون کو دیا جاتا - لنگر خانہ اور سرا جہان نہین تھین
جدید بنوا دی تھین - مسایل فقہ کی آسانی کے واسطے
دو لاکھ روپیہ صرف کر کے فتاویٰ عالمگیری مرتب کرایا
اگرچہ ہنود پر جزیہ جاری کیا لیکن تین لاکھ روپیہ
سالانہ سے زاید کا محصول ہند کے سایر کا معاف
کر دیا (سنہ ۱۶۹۹ء مین ضلع گیا کے گوالون نے انکم ٹیکس اور
مکان کے ٹیکس کی موقوفی کی درخواست گورنر بنگال
کے حضور مین کی اور اُسکی وجہ یہہ بیان کی کہ مسلمانون
کے عہد حکومت مین یہہ ٹیکس ہمکو دینا نہین پڑتے تھے)
اور عالمگیر بڑا مرتاض اور متقی اور پکا مسلمان تھا - اور
عام لیاقت اور شجاعت اور اولوالعزمی اور ہمت کے
اعتبار سے سراسر اکبر کا ہمسر تھا - اور وہ امور سلطنت مین

عالیہ لورپول نے اپنی کتاب فے سنے
ٹک فے سنے ٹی سنہ جس مین جو را قم
ان اوراق محمد تراب علی رحم کو مصنف
صاحب نے بطور تحفہ عنایت فرمائی
تھی جسکا ترجمہ میرے ولی عنایت فرما
جناب میرزا ابراہیم بیگ صاحب
نے کیا ہے اُسمین لکھا ہے کہ غلامی
اُس زمانہ مین اس حد پر پہونچی ہوئی
تھی کہ کالے ہی نہین بلکہ گورے بھی
اکثر غلام بنائے جاتے تھے - بعض
اوقات چرانے کے جرم مین لوگون
کو پھانسی کی معمولی سزا تو نہ دیجاتی
تھی بلکہ وہ مثل غلامون کی بیچڈالے
جاتے تھے آرامگاہ شاہی کی خادمہ
لیڈیان سلطان زمان سے مجرم کی
جان بخشی کرا لیتی تھین - لوگ بجاے
اسکے پھانسی پاتے ایک خاص قیمت پر
غلامی مین بک جاتے تھے اور جلاوطن
کر دئیے جاتے تھے اور وہ روپیہ جو ان
بلا نصیبون کی قیمت سے حاصل ہوتا تھا
ملکہ اور اُنکی خدمتی لیڈیون کی جیبون

شان خسروانہ برتتا اور خانگی معاملات مین سادہ مزاج رکھتا تھا۔ دنیاوی امور تندی سے اور دینی فرایض نہایت سرگرمی سے انجام دیتا تھا۔ اُسکی فوج مین ہندو سردار بھی بہت تھے۔ جو کچھ کہ اُسکی نسبت انگریزی مورخون نے لکھا ہی اُسکا اکثر حصہ اُسی زمانہ کے مورخون اور عالمگیر نامہ کے خلاف ہے۔ اور عالمگیر اعلی درجہ کا سخن سنج اور انشا پرداز تھا اُسکی عبارت کی متانت اور سلاست رقعات عالمگیری اور رقائم کرائم اور کلمات طیبات و دستور العمل سے روشن ہے۔ اور وہ بعد تخت نشینی کے حافظ قرآن مجید ہوا۔ اگر اورنگ زیب وہ نکرتا جو اُس نے مجبورۂ احفاظت خود اختیاری (جان) کیواسطے اپنے باپ اور بھائیون کے ساتھ کیا تو بیشک اُسکی زندگی تاریخ کے صفحون پر عیب سے پاک نظر آتی لیکن بے عیب ذات خدا کی ہے دیگر صوبجات اور سپہ سالارون کی فوج کے علاوہ جو اُس زمانہ کے مناسب حال تھی دکن کے لشکر شاہی ہمراہی کی بھیڑ دس لاکھ تھی اور لشکر شاہی کوچ کی حالت مین ایک دار الخلافت کا لطف دیتا تھا۔ اور دار الخلافت دہلی بقول ڈاکٹر ہنٹر اپنی عظمت اور شان مین

مین جاتا تھا۔ اُس عہد مین بردہ فروشی کی بڑی شدت تھی۔ بڑے بڑے پادری بردہ فروشی کی حمایت مین تُلے ہوے تھے اور اپنی رائے کی تائید مین انجیل مقدس کے بابہم کا حوالہ دیتے تھے ۱۷۸۵ع مین ایک فاضل نے غلامون کی ردی حالت پر رحم کھاکر ایک کتاب غلامون کی حمایت مین لکھی جو کہ کتون کی طرح سڑکون پر بے رحمی سے مار پیٹ سہتے تھے اور جزایر ویسٹ انڈیز مین تو اُنکی بہت بدتر حالت تھی (اسلام نے اول غلامون کے ساتھ ہمدردی کی اور آزادی کی راہ بتائی چنانچہ اہل عرب کی طرز معاشرت مین گذرا) ۱۸۳۳ع مین ولیم چہارم کے عہد مین قانون عتق جدید نافذ ہوا۔ اور بیس کرور روپیہ جزایر ویسٹ انڈیز کے غلامون کی آزادی مین تجویز کیا گیا۔

روے زمین کی دار الخلافتون سے اور رنگ زیب کے عہد مین گوی سبقت لیگیا اور شاہی عمارتون کو عیسائی مورخون نے نفاست اور لطافت مین بیمثل لکھا ہے۔ وسعت سلطنت اور ماحصل اورنگ زیب عالمگیر کے عہد مین عالمگیر کا فتحمند پھریرہ کرانچی بندر سے لیکر آسام کے مشرقی حدود پر اور کوہ ہمالیہ سے لیکر بحر ہند کے سطح پر لہراتا تھا تاریخ ہنٹر مین مرقوم ہے (اُسکے عہد مین صوبجات ہند کا رقبہ سرکار انگلشیہ کی سلطنت حال کے رقبہ کی مساوی تھا) اور صوبہ کابل اور کچھ حصہ ترکستان اور تبت خورد و تبت کلان اُسپر مزید تھا۔ اور بقول ایل تاریخ ۱۶۹۵ء مین کل مالگذاری اسی کرور روپیہ تھی۔ عالمگیر نے اپنے تین بیٹون پر ملک تقسیم فرماکر وصیت فرمائی تھی کہ معظم شمالی اور مشرقی صوبون پر حکمران ہوکر دہلی کو دار الخلافت قرار دے اور اعظم جنوب اور مغرب پر فرمان روا ہو۔ اور کام بخش گولکنڈہ اور بیجاپور کی حکومت کرے۔

طرز معاشرت عہد خاندان مغلیہ عالمگیر تک

لباس۔ آئین اکبری سے معلوم ہوتا ہے کہ اس عہد کا درباری لباس یہہ قرار پایا تھا کہ ملکی و انتظامی سردارون اور امیرون کے سر پر دستار (پگڑی) اور

باب پانزدہم

سلطنت خاندان برنزک ۱۷۱۴ء سے اب تک ۱۸۹۲ء

شاہ جارج اول ۱۷۱۴ء جلوس ۱۷۲۷ء وفات

۱۷۱۴ء مین جارج اول خطہ ہینوور ملک جرمن کا رئیس زادہ تخت نشین ہوا۔ اور انگریزی مین تقریر و تحریر سے عاجز تھا۔ اپنی زوجہ پر اسنے بڑا ظلم کیا کہ چالیس برس تک قید رکھا اور بچون تک سے ملنے دیا۔ شاہ جارج کو علی روس الاشہاد اٹربری اسقف نے غاصب سلطنت کہا۔

۱۷۱۵ء مین بغاوت ہوئی بجرم شرکت جیمس دو نواب اور بیس اشخاص کو پھانسی دی گئی اور زیادہ از ہزار امریکا جلا وطن کیے گئے۔ ۱۷۱۹ء مین سوداگرون کی کمپنی نے بجاے روپیہ لوٹ کے کاغذ چلا دیے

گلے میں کرتہ اُسپر چپکن (قبا نیم بریدہ پردہ) اور اُسپر نیم ساق چین دار جامہ (تلک نما) اور ٹانگون مین ٹخنون تک شلوار (گھیردار پیجامہ) اور پیرون مین جرابین اور اُن پر جوتہ اور کمر مین پٹکا بندھا ہوا — اور فوجی افسرون کے سر پر پگڑی یا جنگی ٹوپی (خود) اور کوٹ نما بٹن دار چست لباس اور ڈھال تلوار وغیرہ اسلحہ سے مسلح اور بعض اشخاص کے ہاتھ مین رنگین جریب (چھڑی) جسکے نیچے اوپر ایک ایک پولا چاندی یا سونے کا (شاید یہہ پیرون کی لیئے عصا پیری ہو) اور بعض کے پاس قیمتی دوپٹہ یا سیلا ہوتا تھا۔

اور ایک انگریزی مورخ اورنگ زیب کے زمانہ کا حال لکھتا ہے کہ اورنگ زیب کے عہد دولت کے مسلمان دُبلے پتلے اور کالے پیلے تھے۔ اور مہین ململ کے جامہ چین دار اور ٹخنے نیچے پہنتے تھے کہ اُنکی زردوزی جوتیان دامنون تلے چھپ جاتی تھیں۔ یہہ وہ مسلمان تھے جنکے آبا اور اجداد ایک مدت سے ہند مین سلطنت پر تھے اور زمانہ کی گردش سے اُنپر ہند کی آب و ہوا کا پورا اثر ہو گیا تھا یا نومسلم اور وہ یا ہندو بھی مسلمانون کے ہم لباس تھے اور وہی عام ہندوؤن نے یا بار پہنا

پچھ دوالا نکالدیا ہزارون آدمی جو شریک تھے تباہ ہوگئے۔ قرضہ قومی سرکار پر تریپن ۵۳ کرور روپیہ ہوگیا تھا۔ اور چھ روپیہ سیکڑے کے حساب سے سود تین کرور اٹھارہ لاکھ سالانہ تک پہنچگیا تھا — اور آمد ملک آٹھ کرور تھی۔ کوئی صورت سبکدوشی کی نہین سوجھتی تھی۔ کمپنی تجار بحر جنوبی نے پیش کی کہ تمام قرضہ قومی ہمارے ہاتھ بیچڈالیئے اور ہم سے چار روپیہ سیکڑا سود پر روپیہ لیجیئے۔ مگر ہمارے بحر جنوبی دریاؤن کی تجارت اُنکو مخصوص کردی۔ پس اہل انگلستان نے خیال کیا کہ بحر الکاہل مین بے پایان روپیہ ہے۔ اس لالچ مین شرکا قرضہ قومی نے اپنے حصص تجار بحر جنوبی کے حوالہ کر کے اُسکے بدلے تجارت مین شریک ہوئے — اُنکی دیکھا دیکھی صدہا دولتمند اور اہل سیاست یہانتک کہ بوڑھے عورتین اور سرکاری سے سرمایہ دار بھی

شروع کردیا تھا اور عام ہندو دھوتی باندھتے تھے۔ جیسے عام مسلمان پاجامہ پہنتے تھے۔

بادشاہی خلعت چند در چند پارچہ کا ہوتا تھا اور خلعت مین نیمہ آستین اور موتیون کی مالا اور گلوبند اور گلوآویز اور بالابند اور سرپیچ اور جار قب داخل تھے۔ اور کلنگی کے خاص پرسرپیچ اور پگڑی مین عزت کی نظر سے مرصع لگائے جاتے تھے اور نیز جیغہ اور دستار مرصع مع کلنگی کے بہر کے خلعت کے علاوہ عطا ہوتا تھا۔

اور بادشاہ کے واسطے بارگاہ اور شاہزادون کے لیئے خیمہ اور خرگاہ سرخ کا ہونا مخصوص تھا اور کوئی شخص یہ سرخ نہین رکھہ سکتا تھا۔ اور خافی خان نے لکھا ہے کہ شاہجہان نے کشمیر مین ایسے خیمے اشمینے وغیرہ کے تیار کرائے کہ جنکو نصب کرانے مین دو مہینے صرف ہوتے تھے۔ اور دو سال گرہ کے ایام مین منصوب ہوتے تھے اور سال گرہ مین ایک کروڑ ساٹھہ لاکھہ روپیہ صرف ہوتے تھے۔

اور نورجہان نے زنانہ لباس مین بڑی بڑی ترقیان کین اور عمدہ عمدہ تراش وخراش نکالے۔ اور گلاب کا عطر اُسی ہی کی ایجاد ہے جو عالمگیر کے زمانہ تک اسی روپیہ تولہ بکا جسکو خافی خان نے لکھا ہے۔ اور نورجہان نے

اور سوداگرون کی منیجر روپیہ پہنچانے اُنکے مہر دان سے کاغذ کے پرزے نے لیئے پھر کمپنی نے یہہ اقرار کیا کہ جو ہمارا شیئر ہوگا اُسکو کم از کم پچاس روپیہ سیکڑا دینگے پھر تو اہل حرص کو جنون ہوگیا اور اس گمان پر کہ تجارت بحر جنوبی سے دنیا کی دولت ہمارے ہی ہاتھہ لگیگی ہزار کی جگہ دس ہزار روپیہ دیے۔ جب خوب روپیہ فراہم ہوگیا تو کارخانہ بھی بند ہوگیا اور ہزارون کا دوالہ نکل گیا۔ (یہہ خوب طریق اداے قرضہ اور اخذ روپیہ کا ہے) ۱۷۲۷ء مین جارج اول مرض سکتہ سے مرگیا۔ یہہ بادشاہ کم گو اور جفاکش تھا لیکن اپنی بی بی پر بڑا ظلم کیا۔ اس عہد مین چیچک کے ٹیکہ کا تجربہ ہوا اور مقیاس الحرارۃ اور ریشم بافی کی کل اٹلی سے انگلستان مین آئی۔

شاہ جارج دوم ولد جارج اول

مکانات کی آرایش کے آلات مین عمدہ روز افزون
ترقیان نمایان کین۔ اور چولی اور سینہ بند کا اختراع ہوا۔
اکبرنامہ مین مرقوم ہے کہ ہمایون نے خونی مقدمات
کے فیصل کرنے کو سرخ لباس مخصوص کر کے جاپانیر
کے مقام پر زیب تن کیا اور کرسی پر جلوس فرماکر
مقدمات کا انفصال فرمایا۔ دربار شاہی مین تین
کٹھرے ہوتے تھے ایک کٹھرہ رنگین سرخ رنگ کا
اور دوسرا کٹھرہ نقرئی خالص چاندی کا اور اُن
دونون کے اندر طلائی کٹھرہ خالص کندن کا عالمگیر
نامہ مین مرقوم ہے کہ یہان خاص الخواص اشخاص
باریاب ہوتے تھے۔ اور اُس طلائی کٹھرہ کے اندر
شاہی تخت ہوتا تھا۔ اور بادشاہ تخت پر دوزانو
بیٹھتا تھا اور گاؤتکیہ پس پشت رہتا تھا۔ اور
دادرسانی کے وقت دادخواہون کی درخواستین
بادشاہ اپنے ہاتھ مین لیتا تھا اور مناسب حکم بھی
خود تحریر فرماتا تھا۔

سپاہ۔ فوج کی تنخواہ مین جو چند روز سے
جاگیرین ملنے لگین تھین جسمین رعایا پر سختی کا احتمال
ہوسکتا ہے اکبر نے بجاے جاگیر کے نقد تنخواہ مقرر
فرمائی۔ اور سپاہی کا حلیہ (چہرہ) فوج کے کاغذ
(دفتر) مین لکھنا اور گھوڑے کا داغ شناخت کے واسطے

۱۷۲۷ء جلوس ۱۷۶۰ء وفات

۱۷۲۷ء مین **جارج دوم** بادشاہ ہوا
اور وزیر اعظم **رابرٹ والپول**
کم علم اور بڑے اکھڑ اور سخت مزاج
کو کیا۔ یہہ وزیر پندرہ برس تک خوب
رشوت لیا کیا۔ رشوت آپ کھائی
اور ممبران پارلیمنٹ کو کھلائی اور
روپیہ کی بدولت ممبران پارلیمنٹ
کو اپنا کلمہ گو کر لیا۔ (واہ رے مہذب
پارلیمنٹ اور واہ رے چلتے نسخے)
۱۷۳۹ء مین اہل اسپانیہ سے جنگ
ہوئی اور سپہ سالار انگلستان نے
شکست کھائی لیکن **سردار انسن**
نے چار برس کے گشت مین ۱۷۴۴ء
مین اہل اسپانیہ کا ایک جہاز پکڑا
اور انگلستان کو لیگیا جسمین تیس
لاکھ روپیہ نکلا۔ منجملہ جلاوطن شاہزادہ
شاہزادون خاندان اسٹوارٹ کے
چارلس نے ۱۷۴۵ء مین یورش کی
اور چند بار بارا دکوہی آدمیون کے
فتحمند ہوا لیکن ۱۷۴۶ء مین شاہی فوج نے

شروع ہوا۔ اور تقسیم تنخواہ سے پہلے گنتی ہوتی تھی فوج کی باربرداری کے واسطے اونٹ اور گاڑیون کے کرایہ کا نرخ معین کیا گیا۔ اور فوج کا افسر منصب دار کہلاتا تھا اور منصب داری دس سپاہی سے لیکر دس ہزار تک ہوتی تھی مثلاً پنجہزاری ہفت ہزاری دہ ہزاری اور منصب دار آدھے پیدل اور آدھے سوار بھرتی کرتا تھا اور ان مین نصف بندوقچی اور نصف تیرانداز۔ اور عام سوار کی تنخواہ پچیس ۲۵ روپیہ تک تھی اور بندوقچی پیادے کی چھ ۶ روپیہ (اور اسی پر توپخانہ کی سپاہیون کی تنخواہ کا قیاس ہو سکتا ہے) اور منصب دارون کی تنخواہ معقول ہوتی تھی ایک فرانس کے سیاح برنیر نے لکھا ہے کہ دانشمند خان میرے مربی منصب دار کی تنخواہ ساڑھے بارہ ہزار روپیہ ماہوار تھی۔ اس عہد مین ایک قسم کی فوج احدی (یکہ) تھی جو ایک علیحدہ کام انجام دیتا تھا۔ اور ابو الفضل کا بیان ہے کہ صوبون مین بقاعدہ فوج کی چوالیس ۴۴ لاکھ آدمی تھے۔ اور باقاعدہ کا ذکر نہین کیا اس پر قیاس کرو۔ اس کثرت فوج کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید ابو الفضل نے بادشاہی شکار کے ہانکنے والون کو فوج مین شمار کرلیا ہے۔

تاریخ ہند الفنسٹن مین لکھا ہے کہ اکبر نے خود گندم کی

یہہ بدنصیب شاہزادہ بہت دکھ اٹھا کر پہاڑون مین چلا گیا۔ اُسکے سر کا تین لاکھ روپیہ انعام مقرر ہوا وہ فرانس کو روانہ ہوا۔ جارج نے دو امیر اور اسی آدمیون کو بجرم رفاقت چارلس پھانسی دی۔ سنہ ۱۷۵۹ء مین انگریزون نے اہل فرانس سے پایۂ تخت شہر کیوبک واقع امریکا شمالی مین فتح پائی۔ سنہ ۱۷۶۰ء مین شاہ جارج دوم راہی ملک عدم ہوا۔ یہہ بادشاہ خوبو مین اپنے باپ کے مانند تھا۔ گویا الولد سر لابیہ کا مصداق تھا۔ علوم و فنون کی جانب اُسکو کچھ التفات نہ تھا۔ شاعری اور مصوری کو لغو جانتا تھا سنہ ۱۷۵۳ء مین عجایب خانہ لندن مین قایم ہوا۔ سنہ ۱۷۵۸ء مین پہلی بار انگلستان مین نہر کھودی گئی۔ ہندوستان مین چند صدی سابق سے جاری تھی اس عہد مین قمار بے شمار تھا مرد جلسون مین اور عورات گھرون مین

فتح کے واسطے ایسی خندقین اور دمدمے بنوائے
تھے جن کے مشابہ بلاد یورپ مین آجکل بنائی
جاتے ہین اور انکے ذریعہ سے قلعہ کی دیوارین
سرنگ لگا کر برج اور دیوارین اڑا
دیتے ہین - اور ایک نامہ مین مرقوم ہے کہ سندہ کی
فتح مین مخالف کی جانب فوج پرتگال یورپ
کی وردی پہنکر لڑے - اور عرب کے سپاہیون نے
ایک قلعہ کی حفاظت کی یہہ دونون باتین ہند مین
نئی ہوئین - عالمگیری عہد دولت کی سپاہ کے
رنگ ڈہنگ زمانہ ماضی کے مقابلہ مین تبدیل ہوگئے
تھے - سابق کے اہل اسلام سپاہی خدائے واحد
پر بہروسا کرکے اپنی ہمت کی بدولت اپنے پوست
کو زرہ بکتر سے زیادہ اپنا محافظ تصور کرتے تھے
اور اس عہد کے سپاہی لڑائی کے میدان مین تمام
اور جسیت کوشجو روئی کے پہلون اور اون وریشم
کے ٹکڑون سے بہرے ہوتے تھے جنپر تلوار کم کام
کرتی تہی پہنکر آتے تھے اور کوٹون پر زرہ یا چار آئینہ
یا دونوں لگا کر ایسے عمدہ گھوڑون پر سوار ہوتے
تھے جنکی لگام مین بہاری اور زرین پوش لٹکتے ہوئے
اور جنکے چارون کنارون پر رنگ برنگ کی جہالر
اور سر کا گاؤ کی دم کے پہندنے لگے ہوتے تھے اور

جو اکھیلا کرتی تھین اور ایک ایک
رات مین گنجفہ یا چوسر کی بدولت
لاکھہ لاکھہ روپیہ کی ہارجیت کچھہ بات
نہ تھی - لکھا ہے کہ جارج دوم کے
عہد ہی مین ہند مین انگریزی حکومت
کی بنیاد قایم ہوئی -

شاہ جارج سوم جارج دوم کا پوتا

سنہ ۱۷۶۰ء جلوس سنہ ۱۸۲۰ء وفات

جب ۱۷۶۰ء مین جارج سوم بادشاہ فرمان
روا ہوا تو شاہان اسپانیہ
و فرانس آمادہ جنگ ہوئے لیکن
اہل انگلستان کی فتح ہی ہوئی ۱۷۶۳ء
مین باہم صلح ہوگئی ۱۷۶۵ء مین جب
امریکا مین اسٹامپ جاری ہوا
اور محصول مقرر کیا گیا تو اہل امریکا نے
عدول انکار کیا جب اہل انگلستان نے
اصرار کیا تو اہل امریکہ آمادہ جنگ
ہوکر لڑائی شروع کردی - اول اول
تو فوج انگلستان چند مقام پر فتحیاب
ہوئی لیکن بعد کو اہل امریکا نے

گھوڑون کی گردنیان اور تمام ساز و سامان انکو طلائی) و نقرئی زنجیرون اور زیورون سے آراستہ و پیراستہ ہوتے تھے یہہ سردارون کا حال ہے اور سپاہی اپنی حیثیت و مقدور کے موافق اپنے افسرون کی تقلید کرتے تھے۔

اور اکبرنامہ مین مسطور ہے کہ عفو جرائم کے واسطے شاہزادون اور سلاطین کی معافی تقصیر چاہنے کی یہہ علامت تھی کہ گردن مین تلوار ڈالکر نیازمندانہ دربار شاہی مین اپنے تئین حاضر کرتے تھے۔ اور عام سردار اور افسر فوجی اور حکام مالی و ملکی عفو جرائم کے واسطے گردن مین کمان ڈالکر حضور شاہی مین دربار کے وقت حاضر ہوتے تھے۔

سلاح ۔ اور ہمایون کے عہد دولت مین دریائی توپون سے جو کشتی اور جہاز مین عمدہ کام دیتی ہین بڑا کام نکلا چنانچہ چنارگڈھ کے قلعہ پر جو گنگا کے کنارہ بندیا چل پہاڑ کے ایک ٹیکرہ پر واقع ہی اُن توپون نے خوب کام دیا اور سرنگ سی قلعہ کی دیوار کو اوڑا کر فتح کرلیا۔

جہاز ۔ اورنگ زیب کی عہد حکومت ۱۶۹۳ء مین ایک جہاز سوائی سورت کی بندر سے حاجیون کے واسطے چلایا گیا تھا جسمین اسّی توپین اور چار سو بندوقین

فوج انگریزی کو ایسی متواتر شکستیں دین کہ پچیس ہزار کی جمعیت کو منتشر کردیا۔ اور سا آخرین لڑائی ۱۷۸۱ء مین فتح کر خفیف خفیف معرکہ آرائیان کرتی رہی ۱۷۸۳ء مین سلطنت برطانیہ نے مجبوراً امریکا کے تیرہ اضلاعون کی خود مختیاری تسلیم کرلی۔ ان اضلاع مین اب سلطنت جمہوری ہی ۱۷۷۴ء مین وارن ہیسٹنگس پہلا گورنر جنرل ہند مقرر ہوا۔ اُس نے ٹیپو سلطان والئی میسور اور وسط ہند مین مرہٹون کو زیر کیا لیکن گورنر نے دو بڑے ظلم کیے ایک یہہ کہ اسنے ہنود کی معبد بنارس کو لوٹ لیا دوسرے نواب بہو بیگم مادر نواب آصف الدولہ وزیر اودھ کی دولت بلا وجہہ ضبط کرلی ۱۷۸۰ء مین بدولت منسوخی قانون تشدد بر فرقہ کیتھولک لندن مین ایک قیامت برپا ہوئی اور کیتھولک کے کنایسا مین آگ لگادی پھر قیدخانون کے دروازے کھول قیدی رہا کیے سات دن تک لندن کے بازار لٹے چار سو آدمی مارے گئے

تھا جو سامان سے آراستہ و پیراستہ تھین اُسکو
فرنگیون نے لوٹ لیا بادشاہ نے سب فرنگیون کو
جو ہند مین دریا کے ساحلون پر تجارت پیشہ تھے
سزا اور نکالدینے کا حکم دیا لیکن بمبئی کے فرنگیون
نے تاوان جہاز ادا کرکے مصالحہ کرلیا اور عرض
کیا کہ جہاز کو قزاقون نے لوٹا ہے ہمکو معلوم نہین
لہذا ہم معاف فرمائے جائین - خافی خان نے
جو بمبئی کو اس مقدمہ کی سفارت پر گیا تھا اُس زمانہ
کے فرنگیون کی بے خبری اور صدمہ لیا قت اور
وحشیانہ انداز اور اطوار پر خوب قہقہے لگائے ہین -
اور آئین اکبری مین مرقوم ہے کہ اکبر نے اپنے
توپخانہ مین ایک ایسی توپ ایجاد فرمائی تھی جو ایک
بار بھرنے کے بعد بتدریج سترہ فیر کرتی تھی اور نیز
ایک وقت مین دفعتاً سترہ فیر کرسکتی تھی اور ایک
توپ مثل بریچ لوڈر کے تھی جسکی نال مین تو جوڑ
پیچدار تھے جب وہ پیچ کس دئے جاتے تھے تو وہ
نہایت عمدہ اور بھاری توپ قلعہ شکن بنجاتی تھی
اور جسوقت اُسکے جوڑ جدا کردئے جاتے تھے تو وہ
آسانی سے سفر مین چلی جاتی تھی - شاید موجودہ
بریچ لوڈر کا یہی توپ ماخذ ہے -
اور آئین اکبری کے اسلحہ کی تصاویر سے بھی معلوم ہوتا ہے

تب ہنگامہ رفع ہوا ۱۷۹۶ء مین شاہ
اسپانیہ نے آغاز جنگ کی لیکن بارہا
انگلستان فتحمند رہا پھر فوج بحری
بوجہ قلت و کمی تنخواہ کے بدحواس
ہوی اُسکے سرگروہ کا پروان کو پھانسی
دی گئی - اہل آیرلنڈ نے اپنی آزادی
کے لئے لڑائی کیا لیکن ناکام رہے -
۱۷۹۸ء مین نپولین فرانس سے
بارادہ فتح ہندوستان روانہ ہوا
مصر مین پہنچکر خلیج ابوقیر پر شکست
کھائی اور پھر شہر عکا پر حملہ کرکے لوٹ
عثمانیہ اور لشکر برطانیہ نے نپولین
کو شکست دی - پھر نپولین سے
ممالک یورپ مین جابجا جنگ رہی
۱۸۱۱ء مین بوجہ شاہ کی ناتوانی
اور ضعف بصارت کے ولیعہد متولی
سلطنت مقرر ہوا - ۱۸۲۰ء مین
جارج سوم نے اس دار فانی سے ملک
جاویدانی کی راہ لی یہہ شاہ اپنے
باپ دادا کیطرح خود غرض نہ تھا
اور نیک نہاد تھا - اس زمانہ مین امریکا

اکبر کے زمانہ مین بندوق پر سنگین لگانے کا رواج ہوگیا تھا۔ لیکن توڑیدار بندوق پر سنگین تصویر مین دکھی گئی ہے۔

آتشبازی اس انداز کی تیار ہوتی تھی کہ اسمین صورت و شکل انسانی و حیوانی اور ہر چیز کی بنائی جاتی تھی چنانچہ اکبرنامہ مین مرقوم ہے کہ اکبر نے فتح یابی ہیمو پر ہیمو کی صورت آتشبازی کے قالب مین تیار کرائی اور آتشبازی چھٹروا کر ہیمو کی صورت سوختہ کا تماشہ لوگون کو دکھایا۔

ممانعت ستی اور اکبر بادشاہ نے ستی ہونے کی رسم کو جو ہند کی ہندو ریاستون مین جاری تھی دوبارہ ممانعت فرمائی اور رانڈ عورتون کو ستی کرنے سے زبردستی بچایا چنانچہ ایک مرتبہ اسکے کان مین یہہ بھنک پڑی کہ جودھپور کا راجہ اپنی رانڈ بہو کو مردہ بیٹے کے ساتھہ ازراہ جبر و زبردستی جلایا چاہتا ہے تو اکبر خود گھوڑے پر سوار ہو کر ڈاک چوکی کے ذریعہ سے جودھپور پہونچا اور اس رانڈ دکھیا کی جان بچائی (اور سپاہنیر مین مرقوم ہے کہ انگریزی عہد سنہ ۱۸۲۹ع مین بنگالہ کی پریزیڈنسی مین ایک عورت اور سنہ ۱۸۸۰ع مین پوناستارہ کے قرب و جوار مین ایک عورت ستی ہوئی)۔

بچپن کا بیاہ - اور صغر سنی مین (بالغ ہونے سے پہلے)

مین دخانی کشتی اور یورپ مین دخانی جہاز جاری ہوا۔

تحقیق دخانی جہاز و ریل اور نظم الممالک مین مرقوم ہے کہ فرانس اور امریکا کے مورخون مین باہم اس بات مین اختلاف و نزاع ہے کہ دخانی کلین کس نے ایجاد کین ہین اور ہر ایک یہہ دعوی کرتا ہے کہ ہمارے ملک کے لوگون نے ایجاد کین ہین حالانکہ جو اصل کیفیت اسکی ایجاد کی آراگو مہندس فرانس کے رہنے والے نے لکھی ہے وہ یہہ ہے کہ اول اول دخانی انجن بنانیکی ہیرون اسکندری نے فکر کی اور بخار سے منفعتین ممکن تھین انکو سوچا اور یہہ بات حضرت عیسے علیہ السلام سے ایک سو بیس برس پہلے کی ہے چنانچہ اُس زمانہ مین یہہ رائے اور زیادہ ظاہر نہین ہوئی بلکہ کئی صدی تک کسیکو اسکا خیال بھی نہین کیا۔ اُس کے بعد سنہ ۱۵۴۳ع مین بلاسکو دی گرای اسپنوی نے اسکے اصول لکھے اور اسکے استعمال کے

بیاہنے کے غیر معقول اور بے ضابطہ دستور کو جو ہنود مین رائج تھا منع فرمایا۔ اور ہندو بیواؤن کا بیاہ دوبارہ جسکو پنڈتون نے ناجائز قرار دے رکھا تھا (اور اب بھی نہین ہونے دیتے ہین) قانوناً جائز ٹھہرایا۔

انفصال مقدمہ ہنود کی قومون مین اہل معاملہ کی حق و باطل کی جانچ کا طریقہ یعنی آگ یا کھولتے پانی کے ذریعہ سے مثل انگلستان کے جاری تھا یکلخت موقوف کیا۔ اور ملک سندھ مین جو گولہ اوٹھانے کی قسم بکثرت آدمیون نے جاری کر رکھی تھی اور پانی کی قسم اسطرح لی جاتی تھی کہ گہرے پانی کے اندر ایک لکڑی گاڑ کر مدعا علیہ کو کہا جاتا تھا کہ غوطہ مار کر لکڑی مذکور پکڑ لے پس مدعا علیہ پانی کے اندر جا کے اس لکڑی کی جڑ کو پکڑ کے بیٹھا رہتا تھا یہانتک کہ ایک آدمی اپنے پورے زور سے تیر چلاتا تھا اور دوسرا شخص جا کر وہ تیر اوٹھا لاتا تھا اوسوقت لکڑی مذکور کو حرکت دیجاتی تھی اور یہہ مدعا علیہ پانی کے اندر سے نکل کر بے جرم ثابت ہوتا تھا ورنہ مجرم قرار پاتا تھا منع فرمایا۔

ممانعت سجدہ - شاہجہان نامہ مین مرقوم ہے کہ جو اکبر کے عہد سے ہنود کی طرز معاشرت کے موافق دربار شاہی مین حاضر ہونے کے وقت بادشاہ کو

طریقون کو سوچا اسی طرح سلمن و دکوس فرانسیس نے ۱۶۱۵ء مین کچھ اسکی نسبت لکھا اسکے بعد ۱۶۶۳ء مین وورسٹر نامی انگریز نے اس باب مین ایک مستقل بات پیدا کی مگر جو کچھ اوس نے سوچا تھا اوس سے کافی نفع کی توقع نہوئی اوسکے بعد ۱۶۹۰ء مین مہندس ڈینس پاپین فرانسیسی نے کچھ اس باب مین فکر کی یہانتک کہ اوس نے ۱۶۹۵ء مین بمقام لسٹون ایک کل دخانی بنائی جو مشابہ کوٹنے کے آلہ اوکھلی کے تھی اور یہہ بات سب سے پہلے اسی کو معلوم ہوئی تھی کہ جو قوت قابل انبساط ہے اگر اوسکو ایک آلہ ناری مین پہونچایا جاوے تو گرمی کی شدت سے بہت پھیلجاتی ہے اور جب اوسکو برودت پہونچے تو قوت منقبض ہوجاتی ہے۔

اوسکے بعد اس باب مین جیمس واٹ نامی انگریز نے فکر کی جسکے کمالات اٹھارہوین صدی کے نصف ثانی مین ظاہر ہوئے تھے چنانچہ اوس نے دخانی اشیاء و اجزاء کی اختراع کی کیفیت نہایت فکر سے

سجدہ کیا جاتا تھا اور یہہ ناجایز طریقہ جہانگیر بادشاہ
کے زمانہ تک جاری رہا لیکن شہنشاہ شاہجہان نے
اورنگ سلطنت پر قدم رکھتے ہی جو حکم اول صادر
فرمایا وہ یہی تھا کہ سجدہ بادشاہ کے لیئے نکیا جائے
کیونکہ سزاوار اس تعظیم عظیم کی ذات واحد معبود
حقیقی کی ہے اور بجائے اُسکے تسلیم چہار رسم
مقرر ہوئی - اور شاہجہان کے زمانہ مین جب علما
اور مشایخ اور سادات اور درویش بادشاہ کی حضور
مین حاضر ہوتے تھے تو بروقت ملاقات کے بادشاہ
سے السلام علیکم کہتے تھے اور رخصت کے وقت
فاتحہ پڑھنے پر مامور تھے -

ناچ - خافی خان نے لکھا ہے کہ اورنگ زیب
نے ایک گشتی فرمان کے ذریعہ سے اپنی قلمرو مین
ناچ رنگ کی مجلسون کی ممانعت فرمائی - اور ڈوم
ڈھاڑیون اور گویتون اور بھانڈون کی سخت بندی
کی اور اُنکو جایز پیشون کی ہدایت فرمائی اور نجومیون
اور رمالون کی بات کو خاک مین ملایا اور سارے
شاعرون کو جواب دیکر اُنکی بات کو پھیکا کر دیا - اور
مورخ مذکور کا بیان ہے کہ عالمگیر نے ایک شہنشاہی
فرمان جاری فرمایا کہ ساری عدالتون مین سرکار پنچائتین
سنی جاوین اور شریعت کے اصول و قانون کی موافق

دریافت کی تھی اور اُسکی تحقیقات سے
یہانتک نوبت پہونچی تھی گویا اُسکی
اختراع کی نسبت اُسکی طرف ہو سکتی
تھی اور دینس پاپین مذکور پہلے یہہ
اشارہ کر گیا تھا کہ اُس سے سفر دریا
کا ممکن ہے اور اُسکی کیفیت مشرح لکھ گیا
تھا پس ۱۷۳۶ع مین جوناتان ہلس نامی
انگریز نے اُس آلہ دخانی کا استعمال ایک
کشتی مین کیا مگر اُس مین بخوبی اُسکو
کامیابی نہوئی بلکہ نہایت تھوڑا فایدہ
معلوم ہوا پھر ۱۷۷۵ع مین ماکینجی آیا
فرانسیسی نے ایک اور کشتی دخانی بنائی
اور اُس سے تین برس بعد جوفری
فرانسیسی نے اسی قسم کے چند آلہ بخاریہ
اور ایجاد کیئے اور اُسکو فرانسیس مین
دریائی ڈوب کے کنارہ پر ڈالا اور
پھر ۱۷۸۱ع مین فرانسیس مین دریائے
سون کے کنارہ پر اسی قسم کی ایک
کشتی ڈالی گئی اور وہ چلی بھی پھر تو
انگلستان کے لوگون کی ایک جماعت
کثیر اس طرف متوجہ ہو گئی اور طبایع کا

اونکی تحقیقات عمل مین آوے - اور ہندوؤن کی نہ بھرتی کرنیکے فرمان کو منسوخ فرمایا -

ممانعت مخنوث - عالمگیر نامہ مین مرقوم ہے کہ عالمگیر نے ملک مین یہہ قانون جاری فرمایا کہ مخنوث (ہیجڑا) بنانے کی رسم دنیا سے مٹا دیجاوے اور مخنث بنانے والے مقید رہین تاکہ یہہ فعل بد نہونے پاوے - اور یہہ فرمان ملک مین صادر فرمایا کہ لباس زربفت مردون کے واسطے خلاف شرع ہے لہذا زرین کپڑے مرد ہرگز نہ پہنین - اور تصویرون کو خلاف شرع ہونے کی وجہہ سے ایوان شاہی سے دور کرایا - اور شاہی خاندان کی شادیان مسجدین برکت کی نظر سے کیجاتی تھین - اور بجای دوات چاندی کے اہل کارون کو حکم ہوا کہ دوات چینی اور سنگ اور ملمع کی استعمال کرین اور طوائف فحاحش دار الخلافت سے بالکل خارج کردی گئین - عالمگیر نے ایک محتسب علحدہ مقرر فرمایا تھا جس کے ساتھہ ایک گروہ سوارون کا رہتا تھا اور غرض یہہ تھی کہ قمار خانون اور شراب خانون کا نام و نشان اسکی قلمرو مین باقی نہ چھوڑے - اور بتون کی پرستش کی نمود و نمایش ہلکی کردی - اور خافی خان نے لکھا ہے کہ خلاف شریعت محصول کو

انکی سعی سے کام نکل ہی گیا اس جماعت مین ایک میلر تھا جو ۱۷۶۹ء مین پیدا ہوا تھا اور ایک لارڈ سٹنہوپ تھا جو ۱۷۹۵ء مین پیدا ہوا تھا اور ایک سمن گٹن تھا جو ۱۸۰۱ء مین پیدا ہوا تھا انکے بعد اونیسوین صدی کے تیسرے سال مین فلطن امریکا والے نے پیرس مین اپنے عمل کو اسی آلہ بخاری سے امتحان کیا اور اس کے ساتھہ اسکا ایک ہم وطن لیونسٹن تھا چنانچہ ان دونون نے اس آلہ بخاریہ کو دریا سون مین ڈالا چنانچہ یہی پہلا جہاز نکلا تھا جو بہت سریع السیر تھا مگر جب فرانس مین انکو اپنا یہہ کام چلتا نظر نہ آیا کیونکہ سلطنت فرانس کو اسطرف توجہ نہ تھی اسلیئے فلطن مایوس ہو کر اپنے وطن کو چلا آیا اور اپنے اختراع کو ساتھہ لیتا آیا اور اپنے وطن مین آکر اسنے اسکو خوب شہرت دی چنانچہ اہل فرانس کا مقولہ یہہ ہے کہ

ناجایز جانکر اور ہندؤن کے میلون کا محصول
غیر حلال جانکر معاف فرمایا - اور عالمگیر نے جھروکون
کا بیٹھنا جو ایک قدیم رسم مغلیہ خاندان کی تھی
اس غرض سے موقوف کیا کہ ہندو اُسکو سجدہ
کرنیکا موقع بنا ئین جسطرح انکو سجدہ کرنے کی
عادت پڑی ہوئی تھی - اور شاہی تعظیم و تکریم بھی
جو خلاف اصول اسلام تھی تبدیل فرمائی -
اور جہانگیر نے تماکو کی مخالفت مین جو کہ زبان امریکا
کا لفظ ہے اور وہ امریکا سے آیا تھا اور اُس وقت
مین وہ الو کہا سمجھا جاتا تھا ایک فرمان جاری فرمایا -
آئین اکبری سے معلوم ہوتا ہے کہ اکبر کے عہد
دولت مین فلزات کی گرانی اور ہلکی کے جانچ کا
آلہ اور ترازو ہوائی اور ترازو آبی جسمین پانی اور
ہوا اور فلزات کا وزن اصلی اور زاید اور ناقص
بخوبی معلوم ہوتا تھا کار آمد اور جاری تھے -

ترازوی آبی و ہوائی

پہاڑ پر سڑک - اہل اسلام کے بادشاہون نے
پہاڑون پر چڑہنے کے واسطے پیچدار سڑکین نکالین
جو اکثر لوگون کی آمد و رفت کے لیئے سہل الوصول
ہوگئین اور ان مقامون سے اکثر فواید حاصل ہوئے -

[illegible]

داغ - اور گھوڑون اور بیلون اور دیگر جانور
شاہی پر داغ تصحیح کا رواج ہوا - اور عید کا چاند

[illegible]

اوس زمانہ مین اس امر کیطرف
سلطنت کا متوجہ نہونا ایک بڑی
بدنصیبی کی بات تھی پھر اسی صدی
کے چھٹے سال مین ایک اور دخانی جہاز
جسکو کلرمونٹ کہتے ہین نیو یارک
سے چلا اور فیلا ڈلفیا تک امریکا
کے ممالک متحدہ مین پہونچا پھر ۱۸۱۱ء
مین فلٹن مذکور نے اوسی دخانی
جہاز کی کچھ اور اصلاح شروع کی
مگر وہ اسکے اتمام سے پہلے مرگیا لیکن
اُسکے ملک مین اُسکے سنانے ہی
چھوٹے چھوٹے دخانی جہاز نکلگئے
تھے جنمین سے ایک جہاز کا نام
فلٹن رکھا تھا چنانچہ یہی فلٹن
جہاز ایک مرتبہ کہین دریا مین جاتا
تھا اور نپولین اول ایک اور کشتی مین
بیٹھا ہوا جزیرہ سینٹ ہلن کو جاتا
تھا جب اُسنے اس دخانی جہاز کو
دیکھا اور اُسکے دہوین کو آسمان
تک پہونچتا دیکھا اُسوقت نپولین کو
نہایت افسوس ہوا کہ جیتے پہلے سے

دیکھکر توپون کے فیر ہونے اور بعد اختتام نماز عید کے
بھی توپین سر ہوئین شروع ہوئین (اور یہہ رسم
اب بھی ہندی ریاستون مین جاری ہے) -

نل کا پانی - عالمگیر نامہ مین مرقوم ہے کہ شہر احمد نگر
مین نہر کا پانی آلات کے ذریعہ سے ہر منزل مین
مکان کی بے تکلف پہنچتا تھا - اور سندھ کے شہرون
مین پتھر کے برتن پیالہ اور رکابی وغیرہ ایسے خوشنما
اور منقش اور جالیدار بنتے تھے کہ سنگ جواہرات
کی قیمت پاتا تھا -

شیرشاہ نے تنخا سفید کا نام روپیہ اور تنخا سرخ کا
نام اشرفی رکھا اور اسکے بعد سے سکہ پر اسلام کا
کلمہ جو توحید کا نسبح ہے جاری کیا گیا یعنی لا الہ الا اللہ -

ہنود مین پردہ - اور اس زمانہ مین ہندوستان
کی معزز اور باعزت قومین اہل اسلام کی دیکھا
دیکھی اپنی مستورات کو پردہ مین رکھنے لگین -
ہندو اور مسلمانون کو برابر معزز عہدے عطا ہونے
لگے جن کے سبب ہندو مسلمانون مین زیادہ
میل جول پیدا ہوا - اور عالمگیر کے زمانہ ۱۷۰۷ع
تک یہہ ضابطہ رہا کہ بڑے راجاؤن کو راجہ بنانے
کے واسطے بادشاہ اپنے ہاتھ سے اُنکی پیشانی پر
قشقہ کھینچتا تھا اور بادشاہ کے دست مبارک سے

نل کا پانی - روپیہ و اشرفی - ہنود مین پردہ - راجاؤن کو خطاب -

اس کی قدر کیون نہ کی - کہ دوسری
جگہ جاکر یہہ پورا ہوگیا پس اس سے
ثابت ہوا کہ جس قدر تاثیرات بخاریہ
کی نسبت قواعد لکھے ہین اُن سب کا
موجد وہی فلطن مذکور تھا علاوہ
اسکے یہہ شخص بڑا دانشمند اور بڑا ایک
مہندس بھی گذرا ہے غرض کہ جب
یہہ دخانی جہاز یہہ جیدہ کامل ہوگیا
تو رفتہ رفتہ تمام دیار یورپ مین
اسکا استعمال شروع ہوگیا -

جارج سوم کے عہد ۱۷۶۸ع مین کپتان کوک نے
دنیا کے گرد گھومنے کو سفر آغاز کیا
اور تین سال مین اس سفر کو انجام دیا
اور ۱۷۷۲ع مین دوسرا سفر شروع
کیا - اور ۱۷۷۵ع مین واپس آیا -

شاہ جارج چہارم سنہ ۱۸۲۰ع

جلوس سنہ ۱۸۳۰ع وفات

سنہ ۱۸۲۰ع مین جارج چہارم مستقل
بادشاہ ہوا - مفسدون نے اسکے
وزرا کے قتل کی سازش کی لیکن

ٹیکا کرنے کو معزز راجہ اپنے اقران مین بڑے فخر کا باعث جانتے تھے ۔

عقاید باطلہ مثل نجوم اور سحر اور غیب گوئی کو ہندوؤن کے میل وجول کے باعث جو کچھ مسلمان راست جاننے لگے تھے اور شگون اور جادو کو سچا مانتے تھے اور سعد و نحس اوقات کو عمل مین لاتے تھے اور چیچک اور فال گنڈا اور بھوت پریت اور حضرات کو سچ جانتی تھے اور ٹوٹون اور ٹوٹکون کو ہندوؤن کے مانند مانتے تھے ۔ اور بعض لغو رسوم ہندوؤن کی نومسلمون ہی نے نہین بلکہ بادشاہ اکبر اور جہانگیر نے اختیار کر لین تھین ۔ اور اورنگ زیب نے ان تمام لغویات کی تحقیر اور توہین کی اور انکو بد اثابت قرار دیکر دین اور اعتقاد کو صاف و پاک کر دیا ۔

ایجاد پیمایش میل و کوس ۔ زمین کے میل اور کوس کی جریب سے پیمایش ہند مین بابر شاہ نے ایجاد فرمائی اور اسکی مسافت کی شناخت کو علامت و نشان سنگ وغیرہ کے مقرر کیئے ۔ اور شیر شاہ نے عمدہ سڑکین رفاہ عام کے لیئے بنوائین ۔ اور سڑکون کے دونون طرف میوہ کے درخت نصب کرا ئے تاکہ مسافر میوہ کہائین اور سایہ مین جائین اور ہر مقدار منزل پر پختہ سراے بنوائی جن مین ہر مسافر کو

سازش ظاہر ہو گئی ۔ پانچ مفسدون کو پہانسی دی گئی باقی ملک بدر کیئے گئے اس بادشاہ نے اپنی زوجہ پر بڑا ظلم کیا شادی ہوتے ہی تحقیر آن کی کری جب حضرت بادشاہ ہوے تو اسپر بدکاری کا دعوی کیا اور اسکے تعذیر و سزادہی کے لیئے ایک قانون مجلس امرا مین تجویز ہوا ۔ آخر کار بیچاری گئی

ایک اخبار یعنی ریل کی اشاعت کی تاریخ کا یون بیان ہی کہ پہلے ریل انگلستان مین ۲۷ ستمبر سنہ ۱۸۲۵ء کو جاری ہوی ۔ اور اسٹریا مین ۳۰ ستمبر سنہ ۱۸۳۹ء کو ۔ اور فرانس مین یکم اکتوبر سنہ ۱۸۳۷ء کو ۔ اور ممالک متحدہ مین ۲۸ دسمبر سنہ ۱۸۲۹ء کو ۔ اور بلجیم مین ۳ مئی سنہ ۱۸۳۵ء کو ۔ اور جرمن مین ۷ دسمبر سنہ ۱۸۳۵ء کو اور روس مین ۴ اپریل سنہ ۱۸۳۵ء کو ۔ اور اٹلی مین ستمبر سنہ ۱۸۳۹ء کو ۔ اور سویزرلینڈ مین ۱۵ جولائی سنہ ۱۸۴۴ء کو ۔ اور اسپین مین ۲۴ اکتوبر سنہ ۱۸۴۸ء کو ۔ اور کناڈا مین یکم مئی سنہ ۱۸۵۱ء کو ۔ اور میکسیکو اور پیرو مین سنہ ۱۸۵۰ء کو اور سویڈن مین سنہ ۱۸۵۱ء کو ۔ اور چلی مین

بادشاہ کی طرف سے کھانا ملتا تھا خواہ ہندو ہو خواہ مسلمان اور ہر ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر پختہ کنوان تعمیر کرایا اور گھوڑے کی ڈاک مقرر کی کہ جسکے ذریعہ سے روزانہ اخبار اور احکام سندھ اور بنگالہ کے اوسکے پاس آتے جاتے تھے۔

اکبرنامہ مین مرقوم ہے کہ اکبر کے عہد مین زبان سنسکرت[1] سے فارسی زبان مین بہت کتابون کا ترجمہ کیا گیا اور اکبر نے ایسے مدرسون کی ترقی مین بڑی کوشش فرمائی کہ جنمین ہندو اور مسلمانون کے علوم پڑھائے جاتے تھے اور ہر شخص کی تعلیم اوسکے حالات اور منشاؤن کے موافق ہوتی تھی۔ اور یونانی زبان کی تعلیم ہند مین دلوائی اور فیضی سے یونانی کتابون کا ترجمہ فارسی زبان مین کرایا۔

تجارت۔ اس عہد مین گنبد زیادہ اونچا اور بہار دار کرکے بہ نسبت سابق کے بنائے جاتے تھے یہانتک کہ نصف کرہ سے زیادہ گول اور اونچے ہونے لگے۔ اور بیجا ستونون کے استوانون پر انکو قایم کیا گیا۔ اور محرابین نہایت مدور

[1] ابوریحان بیرونی نے جو نوین صدی عیسوی مین وارد ہند ہوا تھا سنسکرت زبان پڑھی اور اپنے پنڈت اوستاد کی فرمائش کے بموجب اقلیدس کی ان مقالات کا ترجمہ عربی سے سنسکرت مین کیا جسکی وجہ سے سنسکرت مین اقلیدس کامل ہوگئی۔

۱۸۲۴ء مین والی برہما سے جنگ کا ارادہ ظاہر کیا۔ بعد چند لڑائیون کے ۱۸۲۶ء مین ضلع ارکان وغیرہ لیکر مصالحہ کر لیا ۱۸۲۷ء مین شاہان روس و فرانس و برطانیہ نے یونان کو ماتحتی دولت کبریٰ عثمانیہ سے آزاد کر لیا۔ ۱۸۳۷ء مین بادشاہ بلاوارث راہی ملک عدم ہوا۔ یہہ شاہ نازک مزاج اور خوش پوشاک تھا لیکن اخلاق حمیدہ اور اطوار پسندیدہ سے معرا تھا۔ ۱۸۳۰ء مین سڑکون پر کنکر پھیلایا گیا (ہندوستان مین

جنوری ۱۸۵۰ء کو۔ اور ہندوستان مین اپریل ۱۸۵۳ء کو۔ اور اب ہند مین پندرہ ہزار میل مین جاری ہے اور روز بروز اضافہ کی تیاری ہے۔ اور ناروے مین جولائی ۱۸۵۳ء کو۔ اور پرتگال مین ۱۸۵۶ء کو۔ اور برازیل مین ۳۰ اپریل ۱۸۵۴ء کو۔ اور وکٹوریا مین ۱۴ ستمبر ۱۸۵۴ء کو اور نیو ساوتھ ویلز مین ۲۶ ستمبر ۱۸۵۵ء کو۔ اور مصر مین جنوری ۱۸۵۶ء کو۔ اور نٹال مین ۲۶ جون ۱۸۶۰ء کو۔ اور ترکی مین اور برہما مین ۱۸۶۸ء کو۔

اور گول ہونے لگین۔ اور چھوٹی سی کالمن کی بجاے چھجے پتھر کے توڑون سے تیار ہونے لگے اور بڑی بڑی چوڑی چکلی بنیادون پر آثار قایم ہونے لگے اور جو صرلون کی دکان کے مانند نقش و نگار سے زیب زینت دینے لگے۔ اور برجیون اور کنگورون اور منارون اور صراحیون وغیرہ نے عمارت کے حسن کو دوبالا کر دیا۔ اور بلند چھت اور اونچے پٹاؤ کی بدولت اہل اسلام کی عمارت بہت زیادہ ممتاز اور عمدہ ہوگئی۔

مساجد مساجد مین امام اور موذن سرکار کی جانب سے مقرر نہین تھے۔ اور نئی مسجدون کیواسطے کافی سرمایہ وقف کیا جاتا تھا جس سے ضروریات مسجد اور امام و موذن کا کام چلتا تھا اور عابدون اور خانقاہون اور مزارون کی واسطے اوقاف مقرر ہوتے تھے انکا انتظام یون تھا کہ ہر صوبہ مین ایک عہدہ دار بنام صدر مقرر ہوتا تھا اور وہ مال اوقاف کو مناسب مصارف پر صرف کراتا تھا اور ان صدرون پر ایک صدر الصدور ہوتا تھا جو تمام صدرون کا نگران حال رہتا تھا اور کام اوقاف کا خوب انجام کراتا تھا۔ اور بیجا صرف کرنے پر ہر شخص کو مداخلت کا اختیار تھا

بہت پہلے سے جاری ہے) سنہ ۱۸۲۴ع مین مدرسہ صنائع دستی کے مقرر ہوئے سنہ ۱۸۲۵ع مین مدرسہ عالیہ لندن جاری ہوا۔

شاہ ولیم چہارم سنہ ۱۸۳۰ع جلوس سنہ ۱۸۳۷ع وفات

سنہ ۱۸۳۰ع مین **جارج** چہارم کا بھائی **ولیم** چہارم ملقب بادشاہ ملاح رونق بخش سریر سلطنت انگلستان ہوا۔ سنہ ۱۸۳۲ع مین قانون اصلاح محکمہ عوام اور سنہ ۱۸۳۳ع مین قانون عتق عبید نافذ ہوا لیکن پانچ برس کی خدمت کے بعد سنہ ۱۸۳۸ع مین آٹھ لاکھ غلام آزاد ہوئے۔ سنہ ۱۸۳۷ع مین **ولیم** چہارم نے لاولد اس دار ناپائدار سے انتقال کیا۔ یہہ بادشاہ صائب الفکر اور سلیم العقل اور خلیق و بے تکلف تھا اگرچہ ذکی و ذہین کم تھا۔

ملکہ الگزنڈرا اینا وکٹوریا سنہ ۱۸۱۹ع ولادت

امام - موذن - واعظ - مفتی - قاضی - مدرس
مقنن - صدر - صدر الصدور - وہ مولوی سند یافتہ
ہوتے تھے جو علماء اور فضلاء کی مجلس میں امتحان
دیکر سند پاتے تھے - اور مجلس مبارک میں ستارہ
فضیلت بند ہوا ہی جاتی تھی -

درویش - ایک تارک الدنیا اور باعتبار باطنی
تقدس کے عابدوں اور زاہدوں کا گروہ تھا جو بسبب
خاص اشخاص کے مجاہدوں ریاضتوں اور محنتوں
عبادتوں کی بدولت باعظمت گنا جاتا تھا یہہ گروہ
درحقیقت خود مرتبہ اور عظمت کا طالب نہیں تھا
لیکن انکا سچا تقوی وطہارت وریاضت وعبادت
بادشاہوں سے تعظیم کراتا تھا اس مقدس گروہ کا
کوئی خاص لباس یا طریق نہیں تھا قرآن مجید کے منشا پر
پر عمل کرنا اور حدیث شریف پر چلنا انکا شعار تھا کیونکہ
یہہ لوگ علوم دینی کے عالم ہوتے تھے - لیکن جب
انہیں نام کے صوفی اخوند کیواسطے مرید کرنے والے
اہالی دنیا شریک ہوئے انکی بات ہلکی ہوگئی -
(وقت ہذا میں صدہا میں تو پیرزادوں اور نام کے
فقیروں سے یہی سہی بات کہو دی) -

طرز حکومت - سلطنت صوبوں پر منقسم ہوتی
تھی اور ہر صوبہ میں ایک نائب السلطنت رہتا تھا

۲۰ جون سنہ ۱۸۳۷ء جلوس

۲۰ جون سنہ ۱۸۳۷ء میں اٹھارہ برس
کی عمر میں ملکہ **الگزنڈرا اینا وکٹوریا**
- ولیم چہارم کی بھتیجی رونق بخش
اورنگ سلطنت انگلستان ہوئی -
سن ہذا میں **کینیڈای مشرقی** و
کینیڈاے مغربی میں بلوی ہوا لیکن
بعد کشت وخون کے فرو ہوگیا تھا
سنہ ۱۸۴۰ء میں بموجب قانون پارلیمنٹ
کینیڈای مغربی و کینیڈا اسے
مشرقی ملکر ایک صوبہ ہوگیا سنہ ۱۸۳۹ء
میں شاہ شجاع کے ہمراہ افغانستان
کو فوج روانہ ہوئی اور سکھوں کے
ملک سے گذر کر چند جا فتحمند ہوئی مگر
اکبر خان خلف **دوست محمد خان**
نے کابل میں انگریزوں کو گھیر لیا اور
مشورہ کی حالت میں افسران انگریزی
کو مع **سر ولیم میکناٹن** کے تہ تیغ
بیدریغ کیا - البقیہ السیف فوج انگریزی
اثنائے راہ جلال آباد میں طعمہ شمشیر
افغانان ہوئی - الغرض اس جنگ کا

اور وہ امور ملکی اور جنگی مین پورا اختیار رکھتا تھا اور وہ صوبہ دار کہلاتا تھا - اور صوبون کے حکام اپنے اپنے علاقون مین کاربرداری کے اختیارون کو پورا پورا عمل مین لاتے تھے - اور اکثر صوبون مین ہندو حکام اور سردار ہوتے تھے اور یہہ سردار موروثی راجے ہوتے تھے اور انکو زمیندار کہتے تھے اور صوبہ دار کے ماتحت کل ضلع کے اعلی افسر اور تحصیلدار اور قانون گو اور پٹواری اور جملہ مالی کارگذار اور انتظامی فوج کے فوجدار اور جنگی کارخانون اور قواعددان فوجون کے افسر ہوتے تھے - اور ہر عدالت مین مستغیثون کی دادرسانی کے واسطے سوائے عملہ کے تین افسر ہوتے تھے جو مقدمہ فیصل کرتے تھے - ایک میر عدل اور ایک قاضی اور ایک قانون گو - اور بحالت اختلاف رائے مین میر عدل کی رائے کو فوقیت ہوتی تھی گویا میر عدل سرپنچ تھا اور باقی پنچ (اس زمانہ انگریزی مین ایک کی رائے پر ڈگری یا ڈسمس کا دارومدار ہے)

۱۸۵۰ء

شکار - اور مسلمانون کے شکار دوست ہونے کی وجہ سے ہندوستان ہاتھیون اور گینڈون اور شیرون اور دیگر درندون سے صاف و پاک ہو گیا جنکو عام ہندو اپنے معبود جاننے کے باعث جیسے کہ تھی

فیصلہ ۱۸۴۲ء مین ہوا - اور ۱۸۵۵ء مین دوست محمد خان سے مصالحہ کر لیا (تو ویک خرد خوردہ بین کی بمقتضای احتیاط منتظمان مملکت سے یہہ بڑی بے احتیاطی ہوی کہ اپنی فوج کو ایسی زبردست طاقت کے قرب سے گذرنے کی اجازت دی کہ جسکی فوج انگریزی فوج سے کسیطرح کم نہ تھی) اسی زمانہ مین ایک گروہ اہل انگلستان مشہور حامل فرمان شاہی نے بلوہ کیا اور مقام نیو پورٹ واقع ضلع مونمتہ پر حملہ کرکے شکست کہا ی اور مغوی جلاوطن ہوئے - ۱۰ فروری ۱۸۴۰ء مین ملکہ معظمہ کا عقد شاہزادہ البرٹ سے ہوا ۱۸۴۲ء مین سڑکون پر محصول مقرر ہونے سے ملک ویلس مین غدر ہوا - اور بلوائیون نے تمام محصول کی چوکیان جنوبی ویلس مین تہس نہس کر ڈالین ۱۸۴۷ء مین تار برقی انگلستان مین آیا - ۱۸۴۸ء مین جوانان آیرلینڈ نے بلوہ کیا لیکن یہہ فتنہ جلد فرو ہو گیا

(گنیش) یا ہتیا کی وجہ سے نہین مارتے تھے۔ لیس
اُن درندون کے فنا ہونے کے باعث سے ہزارہا
بندگان خدا کی جانین بچین اور ملک آباد ہوگیا۔
آبادی ملک ۔ تزک بابری سے معلوم ہوتا ہے
کہ بابر سولھوین صدی کے آغاز مین ہندوستان
کو عمدہ ملک بیان کرتا ہے اور ہند مین سونے چاندی
کی فراوانی اور آبادی اور ہر قسم کے پیشہ کی سوداگرون
اور کاریگرون کی بے پایانی دیکھکر کمال متعجب ہوتا ہے
اور نیز بابر نے ملک کی آبادی اور شادابی کیواسطے
نہرین اور تالاب بنوائے اور بیگانہ ملکون کی نئی نئی
پھل پھول اور میوے منگوائے اور بوائے۔ اور
اچھی اچھی اجناس کے پیداواریون کا رواج دیا۔
اور بابر کے ایک خط سے معلوم ہوتا ہے کہ جو اُسنے
کابل کے ناظم خواجہ کلان کو لکھا ہے کہ تربوز اُس
زمانہ تک ہند مین نہین پیدا ہوتا تھا اور کابل سے
ہندوستان مین بطور تحفہ و میوہ مثل دیگر میوجات
کے آتا تھا (شاید دہلی آگرہ مین نہ پیدا ہوتا ہو لیکن
سندھ کے مشرقی حصہ اور راجپوتانہ کی ریگستان
مین ضرور پیدا ہوتا ہوگا)
پیمائش ۔ اکبر نے تمام اراضیات قابل الزراعت کی
ناپ تول کے لیے آدمی مقرر فرمائے اور آلات پیمائش کو

بعد جنگ ۱۸۴۹ء کے بموجب
فرمان گورنری پنجاب سکھون سے
منتزع ہوکر سلطنت برطانیہ مین شامل
کیا گیا۔ ۱۸۵۱ء مین ایک نمائش لندن
مین ہوئی جس سے آپس کا میل جول
بڑھا اور صناعون کو ہنر نمائی کا
موقع ملا۔ ۱۸۵۴ء و ۱۸۵۵ء مین فوج
سلطان روم اور انگریزی اور
فرانسیسی نے متفق ہوکر چند جا
روسیون کو زک دی بعدہٗ مصالحہ
ہوگیا۔ ۱۸۵۷ء مین کارتوس کی
بدولت جسمین خاص قسم کا روغن ایک
خاص غرض کے واسطے لگایا
گیا تھا سپاہ ہند مین غدر ہوا اور
جو زیادتیان اہل ہند نے انگریزون
پر اور انگریزون نے ہندو اور مسلمان
پر کین اُنکی یاد سے آنکھون مین آنسو
بھر آتے ہین ۱۸۵۸ء مین ہندوستان
ایسٹ انڈیا کمپنی سے ہندوستان
کی حکومت منتزع ہوکر پندرہ وزیرون
کے سپرد ہوئی اور ایک وزیر بحالت

بہت ترقی بخشی اور زمین کی پیمایش ٹھیک ٹھیک کرائی۔ اور جمعبندی کے واسطے زمین کی زرخیزی اور پیداوار کے لحاظ سے زمین کو تین قسمون پر تقسیم کیا اور ہر قسم کے بیگہ کی مختلف اجناس مقدار پیداوار کو اچھی طرح دریافت کرکے پیداوار کے تیسرے حصہ کو سرکاری حق قرار دیا۔ اور اون اجناس پیداوار کے عوض مین نقد روپیہ مقرر کیا فی صدی تینتیس روپیہ ۳۳ (آجکل فی صدی پچپن روپیہ ۵۵ ہے) اور اگر کوئی کسان لگان کے روپیہ کو گران جانتا تھا تو اوسکو جنس دینی کی اجازت تھی۔ اور نقدی گذشتہ انیس ۱۹ برس کے اوسط قیمت پیداوار مندرجہ نقشجات ہر گاؤن اور قصبہ کے مقرر ہوئی۔ شروع مین سال وار جمعبندی ہوئی اور پھر پچھلے دس برس کی جمعبندی کی بموجب اگلے دس برس کی جمعبندی کی گئی۔ اور اس سے عمدہ اجناس کی پیداوار کو ترقی ہوئی۔ اور اقسام اراضیات اور پیداوار اجناس اور محاصل کی کمی بیشی دکاسیون اور کھتونیون مین ہر سال درج ہونی شروع ہوئی۔ اور ہر محکمہ اور کارخانہ کے واسطے ۱۳۱ قوانین کے رسایل نافذ فرمائے جنکا مجموعہ آئین اکبری ہے۔

وزیر ہند اونکا سرنشتہ مقرر ہوا۔ ۱۸۶۰ع مین ساحل جزیرہ صقلیہ فتح ہوا۔ اور اطالیہ جدید کا شاہ عمنوائیل مقرر ہوا ۱۸۶۱ع مین جنگ خانگی پانچ برس تک ہوا کی یہانتک ۱۸۶۵ع مین ابراہیم لنکن صدر کونسل سلطنت جمہوری ممالک متحدہ امریکا شہر واشنگٹن کی تماشہ گاہ مین مارا گیا ۱۸۶۶ع مین تار برقی دریا کے اندر سے جاری ہوا ۱۸۶۷ع مین ملک حبش پر جو براعظم افریقہ مین ہے لشکر کشی کی اور جوائنٹے شہر ماکدلا نئے دار السلطنت حبشہ مین بھاری لڑائی ہوئی اکثر انگلستان کی فوج بسبب خرابی ہوا اور لاحق ہونے امراض مختلفہ کے تلف ہوئے آخرکار زمانہ اواسط بیچ حمل مین پائے تخت مذکور پر فوج نے اپنا قبضہ کر لیا اور بادشاہ حبشہ اثنائے جنگ مین مارا گیا۔ ۱۸۷۳ع مین بادشاہ اشانتی اور ذلو سے

انسداد رہزنی وغیرہ - توزک جہانگیری مین مسطور ہے کہ جہانگیر نے جن سڑکون پر رہزنی اور دزدی کا خوف تھا اور وہ آبادی سے دور تھین اُن موقعون پر سرائے اور بڑا اور کوے اور معابد بنوا دیئے تا کہ اُن موقعون پر آبادی ہو جائے اور خوف وخطر رفع اور دور ہو - اور شہرون اور قصبات مین دار الشفا (ہسپتال) بنائے اور طبیب (ڈاکٹر) بیمارون کے واسطے مقرر فرمائے - اور جو آئین صرف ہوتا تھا وہ خزانہ شاہی سے ہوتا تھا رعایا سے نہین لیا جاتا تھا (بخلاف سرکار انگریزی کے کہ وہ رعایا سے لیے ہے) اور جہانگیر کے اس قانون نے کہ جن جاگیردارون اور صوبون کی حدود مین چوری یا ڈکیتی ہو تو اس نقصان کا وہی جاگیردار اور صوبہ دار ذمہ دار ہے - ملک مین رہزنی اور چوری کا تو کیا ذکر ہے - رہزنون اور چورون کا بھی نام ونشان مٹا دیا -

خافی خان نے لکھا ہے کہ سنہ ۱۲۵۵ھ میں بیس برس کے عرصہ مین ملک دکن کی پیمائش ختم ہوئی اور اُسکی جمعبندی اکبری اصول پر مقرر کی گئی جس سے رعیت کو فلاحیت اور ملک مین آبادی حاصل ہوئی -

آغاز نزاع ہوا اور نپولین کا بیٹا قتل کیا گیا ۱۸۷۷ء کے آغاز مین ایک جشن بمقام دہلی واقع ہند ہوا جسمین تمام نوابین راجے جمع ہوئے تھے اور اعلیٰ حضرت ملکہ معظمہ وکٹوریا بخطاب قیصر ہند ملقب ہوئین - ۱۸۸۶ء مین مملکت برہما کہ پرانی سلطنتون مین سے تھی بدون لڑائی بھڑائی فقط ایک حیلہ سے قبضہ مین ملکہ موصوفہ کے آگئی اور بادشاہ برہما کو گرفتار کر کے رتناگری احاطہ بمبئی مین قید کیا - ۱۸۸۷ء مین کہ پچاسوان سال ملکہ معظمہ کو تخت نشینی سے ہوا لنڈن مین اُسکی خوشی مین ایک بہت بڑا جشن کیا گیا جسطرح کہ جارج سوم کے پچاسوین سال جلوس جشن کیا گیا تھا - ۸ مئی ۱۸۸۲ء [1] مین ایک انگریز

[1] مصر مین عربی پاشا کی بغاوت

معافی محصول

معافی محصول - عالمگیرنامہ مین مرقوم ہے کہ عالمگیر نے محصول راہداری کا تمام غلون سے اور محاصل کل اجناس کا رفاہ عام کیواسطے دوام کو معاف فرمایا اور دارالخلافت اور حاکم نشین مقامون پر لنگرخانہ تیار کرائے اور لنگر جاری فرمائے بار بوسا اور بارتیما جو سولوین صدی کے سیاح ہین اُنکا بیان ہے کہ شہر کمبوجا نہایت عمدہ اور زرخیز ملک مین واقع ہوا ہے اور فلانڈرز (فرانس کا عمدہ شہر ہے) کی مانند تمام اقوام کے تاجرون اور کاریگرون اور کارخانہ دارون کا مرکز ہے اور بارتیما نے بیجانگر کو شہر ملن (ملن دریائے پو پر ملک اٹلی مین خطہ لمبارڈی کا دارالحکومت پرانا اور خوش نما شہر ہے) کے بہت مشابہ بتایا ہے - اور بار بوسا اور بارتیما نے گجرات کا حال بھی ایسا ہی بیان کیا ہے جیسا کہ کمبوجا کا حال انھون نے لکھا ہے سنہ ۱۶۱۵ع مین جیمس اول شاہ انگلستان کا ایلچی سر ٹامس رو جو جہانگیر کے عہد دولت مین وارد ہند ہوا تھا - جن شہرون پر ہو کر وہ گذرا تھا اُنکا حال اُسنے لکھا ہے کہ بعض شہر تو ویران پڑے تھے (شاید یہہ وہ شہر

سیاح البرٹ جہیل کے بارہ مین لکھتا ہے

فرو ہونے اور دولت انگلیسی کے مداخلت حاصل کرنیکے زمانہ سے کچھ پہلے مصر کے صوبہ سوڈان کے لوگون مین شیخ محمد احمد کی تحریک سے ایک عام شورش برپا تھی - شیخ مذکور (جسکو اُسکے حریفون نے مہدی کاذب نامزد کیا) بہت سی لڑائیونکے بعد آخر اُس مصری فوج پر غالب آیا جو سوڈان مین مقیم تھی اور مصر سے وقتاً فوقتاً اُسکے مقابلہ کو بھیجی گئی - نوبت بہ اینجا رسید کہ برٹش نے مصریون کا ہاتھ بٹانا اپنے فائدونکے لیئے ضروری سمجھا اور جنرل ہکس کو اِس کام کے لیئے مامور کرکے مع مصری لشکر مہدی کے مقابلہ کو روانہ کیا - ہکس کو خدیو مصر نے پاشا ملقب کیا - اور یہہ اجل رسیدہ سوڈانی ریگستانون کا پیوند ہونے چلا - دریائے نیل کے کنارے کنارے اسکی فوج جاتی تھی کہ سوڈانی عربون نے آلیا - انگریزی نامہ نگارون کا بیان ہے کہ تین روز تک مصری فوج نے سیکا ن ہکس پاشا جی توڑ کر لڑائی - اور آخر عرب غالب آئے - مصری فوج مع جنرل کے تمام کٹ گئی - مگر ایک

چندیری کی آبادی

آئین اکبری مین مسطور ہے کہ چندیری مین تین سو چوراسی بازار اور تین سو ساٹھ بڑی بڑی سرائین اور بارہ ہزار مسجدین پختہ تھین - (اور باقی شہر کی آبادی اسپر قیاس کرو) -

ہونگی جنپر ابھی لڑائی ختم ہوئی تھی) اور باقی شہرون کو اُسنے آباد اور شاد آب پایا - اور ویران شہرون مین سے مانڈو جو مالوہ کا دارالحکومت تھا اور ٹوڈا جو اجمیر کے قریب ہے اور کبھی اپنے خطہ کا دارالسلطنت رہا تھا ایلچی مذکور نے انکا حال بڑی تعریف اور توصیف کے ساتھ لکھا ہے - اور ایلچی مذکور کا بیان ہے کہ ہند مین دستکاری کے فنون نے ایسی ترقی پائی تھی کہ وہ ترقی ہندوستان کی مخصوص صنعتون[1] پر محصور نہ تھی بلکہ وہ لوگ اور ملکون کے صنائع کو بھی سانچہ مین ڈہالتے تھے - ٹامس رو کا بیان ہے کہ میرے تحفون مین ایک انگریزی گاڑی تھی جو بعد چند روز گذرنے کے بہت سی گاڑیان ایسی بنگئین جو صنعت کی رو سے برابر اور کام اور مصالح کی نظر سے انگریزی گاڑی کی نسبت زیادہ عمدہ اور معقول تھین - اور ٹامس رو کی ایک تصویر بھی بادشاہ کے نذر گذرانی تھی جسکی نقلین چند دن بعد اتنی بہت ہوگئین کہ جب بادشاہ نے

[1] آئین اکبری مین مرقوم ہے کہ مرصع کاری - زر افشانی - کوفتگری - مینا کاری - سادہ کاری - شبکہ کاری - منبت کاری - جرم کاری - سیم کاری - سواد کاری - زرکوبی - زردوزی - وغیرہ نہایت عمدہ طور پر ہوتے تھے -

کہ البرٹ ہیسل کے مغربی سطح مرتفع پر

میرے ملاقاتی سیاح آغا محمد حسین جو اس جنگ قیامت خیز مین تماشائی کیطور پر شریک تھے کہتے ہین کہ مصری لشکر کا فیصلہ نصف گھنٹہ مین ہوگیا تھا - حبشیون کے نعرہ ہای اللہ اکبر کی گرج اور رعد کے شور سے بدرجہا زیادہ ہیبت انگیز تھی - مصری اور انگریزی فوج کے تنومند سپاہی اور انکے دیوزاد دلیر گھوڑے عرب کی ایک ضرب نیزہ مین ریگ پر گر گر جاتے تھے -

جب ہکس پاشا کا یہ حشر ہوا اور مہدی کی قوت زیادہ خوفناک ہوگئی تو جنرل گارڈن بہت سی انگریزی اور مصری فوج کے ساتھ گیا کہ صوبہ سوڈان کو فتح کرے - مہدی اودہر متوجہ تھا گارڈن پاشا نے ڈبل کوچ کرکے اپنے تئین سوڈان کے وسط تک پہونچایا - اور شہر خرطوم کو (جو نیوبیا کا دارالخلافہ ہے) اپنا صدر قرار دیکر محفوظ اور مستحکم کرلیا - مہدی کو خبر ہوئی - وہ اپنے اُن ہی جانبازون سپاہیون کی کثیر جماعت لیکر گارڈن کیطرف متوجہ ہوا جو اکثر لڑائیون مین زمانہ کو شمع و پروانہ کے معرکے دکھا چکے تھے جو زندہ رہنے سے مرنے مین زیادہ لطف پاتے تھے جو مرنے پر مرتے تھے

ان نقلون کو ٹامس رو کے سامنے پیش کیا، تو ٹامس رو کو اصل تصویر کی شناخت مین بڑی دشواری پیش آئی -

ٹیورنیر اپنی چشم دید بیان کرتا ہے کہ شاہجہان اپنی رعایا پر ایسی حکومت کرتا ہے جیسے کوئی باپ اپنے بال بچون کی نگرانی کرتا ہے اور جان و مال کی حفاظت و حراست اپنی دل و جان سے کرتا ہے -

اور مورخ ڈالاوالی ۱۶۲۳ء مین رقم طراز ہے کہ شاہجہان کے عہد دولت مین سارے لوگ اپنی اوقات امن چین سے شریفون کی طرح بسر کرتے ہین اور جان و مال کی حراست بھی انکو حاصل ہے - اور اُسی مورخ کا بیان ہے کہ ہندوستان کے لوگ ایک بڑے ٹھاٹ سامان سے رہتے ہین اور شان و شوکت کے دکھانے اور جاہ و حشمت کے جتانے پر مرتے ہین -

منڈوسلو کا بیان ہے کہ آگرہ شاہجہان کے زمانہ مین اصفہان سے دوگنا تھا چنانچہ اس مین عمدہ عمدہ بازار اور عجیب و غریب دکانین اور نہایت کثرت سے حمام اور بکثرت کاروان سرائین موجود ہین اور یہہ شادآبی اور آبادی صرف ان مقامون مین محدود نہین ہے جہان خود بدولت تشریف فرمان ہین بلکہ بڑے بڑے سیاح ان شہرون کی شادآبی اور سرسبزی بڑی

گذرنے بعد وادی سیحتی کی مین نے ایک عجیب و غریب نئی بات دریافت کی - مینے ایک دریا دیکھا کہ جسمین ایک سلسلہ کوہ ہے سترہ ہزار فیٹ سے انیس ہزار فیٹ تک بلند ہے یا سٹھ ندیان گرتی ہین - اس ملک کی قدیم حالات دیکھنے سے مجھے معلوم ہوا کہ ایک عربی جغرافیہ دان سمی سعید الدین نے جو چودھوین صدی عیسوی مین ہوا ہے اُسکو نہایت عمدگی اور صحت کی ساتھہ بیان کیا ہے - اس جغرافیہ دان کا بیان ہے کہ خط استوا جبل القمر کو قطع کرتا ہے - ان پہاڑون سے بہت سی ندیان نکلکر مغرب کیطرف ایک دریا مین گرتی ہین یہہ دریا ایک بڑی جھیل مین جاکر گرتا ہے

آخر کار گارڈن کا بھی وہ ہی انجام ہوا جو ہکس کا - عربون نے قلعہ خرطوم فتح کرلیا اور گارڈن مارا گیا - انگریزی اور مصری لشکر بھی عربونکی سامنے پڑ گئی تھی خراب واپس آیا بڑا اور بہت نقصان اوٹھایا

حیرت سے بیان کرتے ہین جو دور و دراز صوبون مین واقع ہین اور معہذالک ان صوبون کی آبادی اور زرخیزی کو بھی ایک مبالغہ سے بتاتے جتاتے ہین۔ اور شہر دہلی کی نسبت مسٹر ہنٹر کا قول ہے کہ وہ عظمت و شان مین روے زمین کی دار الخلافتون سے اورنگزیب کے عہد مین گوی سبقت لیگیا۔ اور دہلی کی آبادی کے آثار و علامات جنوب و شمال اور مغرب کی جانب آٹھ آٹھ دس دس کوس تک پائے جاتے ہین۔ اور اُسکی مردم شماری کا حال اگرچہ ہمکو صحیح نہین معلوم ہوا مگر یون قیاس ہوسکتا ہے کہ جس بادشاہ نے اُسکو اپنا دار السلطنت قرار دیا تھا اُسکے ہمرکاب حالت سفر مین دس لاکھ فوج کی بھیڑ بھاڑ رہتی تھی جو سنہ ۱۹۰۱ء کے کلکتہ اور بمبئی جیسے آباد شہرون کی مردم شماری کی برابر بلکہ کچھہ زیادہ ہے تو ایسے بادشاہ کے دار الخلافت مین کیا پچاس لاکھہ سے آدمی کم آباد ہونگے۔ ضرور زیادہ آباد ہونگے۔

ہندوستان کی آبادی اور شادابی کے بارہ مین جو نقشے اہل یورپ کے نظر پیش کیئے ہین وہ محض ان لوگون کے واسطے ہین جو فرنگیون کی باتون پر فریفتہ ہین ورنہ کچھہ ضرورت نہین تھی کیونکہ یہان کے مورخون کی شہادت اس بارہ مین کافی ووافی ہے۔

اور اس جھیل سے نیل ابیض نکلکر مصر کی جانب روانہ ہوتا ہے یہہ بیان بالکل ٹھیک ہے (اہل یورپ کے تمغے تلاشین اہل اسلام عرب کی پرانی تحقیقین ہین البرٹ جھیل کو عربی جغرافیہ مین بحیرہ غزالان لکھا ہے)

سنہ ۱۸۹۰ء مین شہر لندن کی بعض بازارون کو وہان کے ڈکیتون اور بدمعاش لوگون نے بعد اشتہار دینے لوٹ کے چند لاکھہ روپیہ کی نقدی اور سامان لوٹ لیا اور پولس کی بے نہایت کوشش سے باقی شہر لوٹ سے بازرہا اور بدمعاشون کا جتھہ متفرق ہوا

چند سال سے انگلستان کے غیر متعصب گروہ نے جو مذہب کے بارہ مین غور کیا اور اصول اسلام کو قرآن مجید کے انگریزی ترجمہ اور دیگر کتب مترجمہ سے جانچا۔ اور ہنود کے مت کو برہمنون اور بودھون کی پوتھیون سے سوچا سمجھا اور جرمن کی مشہور عالم سنسکرت میکس مولر نامی کے تصنیفات

بابری خاندان کی یہہ چیزین سواے صفحات تواریخ کے صفحہ روزگار پر چند صدی یادگار رہین گی - بابر کا باغ شہر آرا - اور جہانگیر کا باغ جہان آرا شہر کابل مین اور شالامار باغ ڈل کنارہ پہاڑ کی بلند سطح صاف کئی ہوئی زینہ کو انداز پر سات طبقہ کا باغ جسکے ہر طبقہ مین سات منزل مکان کی طرح زینہ کے ذریعہ سے بلندی پر چڑھ کر ڈل کنارہ سے سیاح داخل ہوتے ہین اور ہر طبقہ مین ضرورت کے موافق عمارات اور حوض اور فوارے اور نہر اور آبشار اور ہر قسم کے میوے اور پھول پھل کے درخت ہین جو دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے اور نشاط باغ اور چنار باغ سری نگر دار الحکومت کشمیر مین اور شاہجہان کا آرام باغ اکبر آباد مین اور بیگم کا باغ جو جہان آرا بیگم بنت شاہجہان کی طرف منسوب ہے اور باغ قدسیہ بیگم اور عالمگیر کی بیٹی روشن آرا کا باغ دہلی مین - اور بابر کا مقبرہ کابل مین اور ہمایون کا مقبرہ دہلی مین جو نواب حاجی بیگم زوجہ بادشاہ ہمایون نے بنوایا ہے - اور اکبر کا قلعہ اکبر آباد اور الہ آباد مین اور ابو انات شاہی فتح پور سیکری مین - اور اکبر کا مقبرہ اکبر آباد مین اور جہانگیر کا مقبرہ لاہور مین اور شاہجہان اور تاج محل کا مقبرہ اکبر آباد مین اور عالمگیر کا مقبرہ اورنگ آباد دکن مین اور شاہجہان کی

سے اُنکی عقاید کی حقیقت پر آگاہی پائی اور مذہب کنفیوشیش (چینی مذہب) کی اُسکی کتب سے تحقیق کی اور پارسیون کے دین کی زرد شت کی تصنیف کتاب ژند پاژند سے خوب چھان بین اور قدیم مصریون کی مذہب کی تحقیق و تدقیق اُنکی مقدس کتاب مسمی المرصلی تیرس آف لیس اور زمانہ حال کی تصنیف بک آف مار مین سے حتی الامکان خوب کی تو اس گروہ کے سردار مسٹر کو[1] مسلم نے

[1] امریکا مین اسلام مسٹر الیگزنڈر رسل ویب ایم اے ملک امریکا کی مینو ہے جو سلطنت متحدہ امریکا کی جانب سے جزائر فیلپائن مین سفیر تھے اور جنہون نے مثل مسٹر کوئیلیم کی بعد تحقیق مذاہب کے اسلام قبول کیا اور اپنے ملک مین نہایت سرگرمی سے اشاعت اسلام کی سعی فرماتے ہین اور ایک کمیشن ہندوستان سے بھی بطلب اہل امریکا کی اشاعت اسلام کے واسطے عنقریب روانہ ہوگا امید ہے کہ امریکا کی بے تعصب آدمی جو حق جو ہین اور اسلام کو دل و جان سے قبول فرمائین اور اسیطرح ملک بلجیم مین مسٹر جو ہین نو مسلم اپنے ملک کے لوگون مین سرگرم اشاعت توحید و اسلام ہین -

موتی مسجد اکبرآباد کے قلعہ مین اور جامع مسجد دہلی اور آگرہ مین اور قصر شاہی (قلعہ) اور اُسکی عمارتین سنگ مرمر کی اور دیوان خاص و عام دہلی مین اور عالمگیر کی عمارات شاہی اورنگ آباد مین اور مساجد اجودھیا متصل فیض آباد اور بنارس اور متھرا اور بندرابن اور اوجین مین اور سنگ مرمر کی مسجد دہلی کے قلعہ مین اور سنگ موسیٰ کی مسجد اور شہر برہانپور مین - یہہ عمارات اور بہت عمارات عالیشان اس زمانہ کی قابل دید ہین اہل اسلام کے عہد کی عمارات جل پھر کر نہ دیکھہ سکو تو آثار الصنادید اور تاریخ آگین اور تاریخ تعمیرات اور دیگر کتب تواریخ کا ملاحظہ کرو جن دیکھنے سے عقل دنگ رہجاتی ہے -

ایجاد گیند آتشی - اکبرنامہ مین مرقوم ہے کہ اکبر شاہ نے ایک گیند آتشین ایجاد فرمائی تھی جو تاریک رات مین مثل تارہ کی چمکتی تھی اور اُس سے اندھیری رات مین خوب گیند کھیلی جاتی تھی (شاید یہہ وہ مصالحہ ہوگا جو آجکل گھڑی کے ڈیل وغیرہ پر لگایا جاتا ہے جسکے تاریک شب مین سوئی کا مقام اور وقت معلوم ہوجاتا ہے)

ایجاد خسخانہ - آئین اکبری مین مرقوم ہے کہ

اسلام کے اصول کو دیگر مذاہب کے مقابلہ مین مثل کوہ ہمالہ کی استوار اور مانند سورج کے تارون مین روشن پاکر عیسائیت کو چھوڑ اور دیگر مذاہب سے منھ موڑ اسلام قبول کیا اور دسمبر سنہ ۱۸۹۱ء مین ۴۷ آدمی سے زیادہ مسلمان ہوچکے ہین اور یوماً فیوماً زیادہ ہوتے جاتے ہین - اور شہر مانچسٹر اور ڈبلن اور لندن مین بعض شخصون نے دین اسلام کو مذہب حق بعد تحقیق کے یقین کرکے تسلیم کرلیا اور ان شہرون مین دو انجمن اسلامی قایم ہوئے - اللہم زد فزد -

طرز معاشرت

اہل انگلستان کی خاندان برنزوک کے عہد مین سنہ ۱۷۱۴ء سے سنہ ۱۸۹۲ء تک

وقت طعام - غذا تو اس عہد مین

اکبر کے عہد دولت سے خس کی ٹٹیون اور خسخانہ کا ایجاد ہوا - اور ایرانی اور تورانی امیرون نے اُس سے سرد ملک کا سا فائدہ اوٹھایا -

ایجاد شورہ سے پانی سرد کرنا - اور شورہ سے گرمی کے موسم مین پانی سرد کرنے کا اختراع ہوا اور برف بھی کوہ شمالی ہمالیہ سے ہر شخص لانی کا مجاز تھا اور جولاتا تھا وہ بڑا فائدہ اوٹھاتا تھا -

نئی ترکاریان - چقندر - شلغم - پیاز - سیب - ناشپاتی - انگور - خربزہ - آلوچہ - نارنگی - وغیرہ سرد ملکون سے اور اناس - وتارٹہ - وغیرہ تر ملک سے اور خرما - کھجور - قہوہ - (کافی) وسنا وغیرہ ملک عرب سے اور تماکو - وآلو - وغیرہ امریکا سے اور صبر (ایلوا) سقوطرے سے جو افریقہ مین ہے اور چائے چین سے اول ملک آسام کے صوبہ کچار مین اُسکی کاشت ہوی - اور کریم کلہ - وگوبی - وغیرہ ہندوستان مین اہل اسلام کے عہد مین آئے -

مخترعات - شاہ اکبر کے مخترعات سے ایک یہہ تھا کہ چار بڑی بڑی کشتیان جمنا کے پانی مین ہوتی تھین اور ہر کشتی مین چار چار طاق دو طبقے نہایت خوبی کے ساتھہ بلند بنوائے تھے اور اُن کشتیون کو آپسمین ایسا وصل کیا تھا کہ وہ چارون طاق

وہی تھی جو سابق کی طرز معیشت مین مذکور ہوی - لیکن جارج دوم کے عہد مین وضعدار لوگ دن کو تین یا چار بجے اور رات کو سات بجے خاصہ نوش فرماتے تھے - اور آئینہ فرنگ مین ہے کہ آجکل اوامر کو باسی کھانا کھاتے ہین جو لہا نہین سلگتا -

پوشاک - تاریخ مین مرقوم ہے کہ ملکہ این کے زمانہ سے جارج سوم کے جلوس کے بعد تک شرفا کے لباس کی یہہ صورت رہی کہ سر پر تکنی اونچی اونچی ٹوپیان - گردن مین نیچے لمبے لمبے شلوکے جنکے دامن گھٹنون تک ہوتے تھے اور اُنکے اوپر چوڑے چوڑے کلف دار دامن کے مخملی یا ریشمی کرتے - ٹانگون مین گھٹنون تک پایجامے - پاؤن مین جوتون کی ایڑیان اونچی - اور اُنکے بکلسون مین کبھی کبھی ہیرے مگر اکثر اوقات

ایک دوسرے کے محاذی واقع ہوتے تھے۔ اور
دو دو کشتیون مین اُن چارون کشتیون سے ایک اور
طاق نہایت خوشنما بنجاتا تھا۔ اور اُسکے سبب سے
کشتیون کے درمیان مین ایک حوض مثمن (ہشت پہلو)
نمایان ہوتا تھا اور منجلہ اُسکے ایجادون دو کانون
اور بازارون کی آرایش کشتیون مین جو پانی پر
تیرتی تھین اور دہلی سے اکبر آباد تک ایک شہر
کی مانند حالت سفر مین خرید و فروخت حضر کی طرح ہوتی
تھی گویا ایک بازار آراستہ دریا مین تیرتا جاتا ہے۔
اور اسی طرز پر شاہی باغ باغبانون نے سطح آب پر
ترتیب دیئے تھی کہ پانی پر تیر کر ہر جگہ پہونچ جاتی تھے۔
اور اکبر کے مخترعات سے ایک ایسا پل تھا کہ جو پانی
کے سطح پر تیرتا ہوا بنا تھا کہ جہان چاہین وہان لیجائین
اور نصب کردین۔
اور ایک تین منزلہ محل پانی پر تیار کرایا تھا کہ وہ
ہر جگہ تیر کر جاسکتا تھا اور اُسکے تختون کو ایسا وصل
کیا تھا کہ دیکھنے والون کو ایک لکڑی کا بنا معلوم ہوتا
تھا کشمیر مین اوسی طرز پر کھیتی اور باغات وغیرہ
جاری پانی پر آجکل ہوتی ہین اور زراعت و باغ چوبی جہاز
اکبر نامہ مین مرقوم ہے کہ ممالک محروسہ کے آدمی
تین گروہ پر منقسم تھے ایک اہل دولت۔ اُسمین

شیشے کے نگ جڑے ہوتے تھے
اور عورتون کی پوشاک مین ایک
چیز عجیب و غریب ہوتی تھی یعنی
پھولے پھولے سائے جنکے نیچے
حلقے لگے ہوتے تھے یہہ گھودار
سائے تو اب انگلستان کی اشراف
زادیون مین ایسے عام ہو گئے
ہین کہ انکی تشریح کی کچھہ ضرورت
نہین ہے - ایک گھر کی لڑکیون
کا یعنی بہنون کا ایک ہی طرح کا
لباس ہوتا ہے اس سے ہر ایک
شخص بخوبی پہچان سکتا ہے
کہ ایک خاندان کی ہین (مردون
کی پوشاک مین آجکل سر پہ چھجے دار
ٹوپی گلے مین کرتے اُسپر جاکٹ
اوسپر کوٹ ٹانگون مین ٹخنون سے
نیچے پتلون پاؤن مین بوٹ) ـــ
مردون کے سر پہ جارج چہارم کے
زمانہ تک عورتون کی مانند لمبے لمبے
بال ہوتے تھے اور ولیم چہارم کے
عہد مین مثل کم مویان کتروان بال

خاندان شاہی اور امرا و وزرا اور تمام سپاہ - دوم اہل سعادت اُسمین حکما و علما و صدور و سادات اور مشایخ و قضات و شعرا اور تمام فضلا اور اشراف سوم اہل مراد - اُسمین اصحاب حسن صورت اور اہل نغمہ اور ساز وغیرہ شامل تھے -

۲ امور سلطنت ۱

امور سلطنت کو چار قسم پر تقسیم کیا تھا ایک توپخانہ و ترتیب اسلحہ و آلات حرب اور وہ کام جن مین آگ کو دخل ہے - اور اُسکا نام سرکار آتشی تھا - دوم باورچی خانہ و اصطبل و فیل خانہ و شترخانہ وغیرہ - وہ سرکار ہوائی تھا - سوم شربت خانہ و جریان انہار اور جو پانی کی طرف منسوب تھے وہ سرکار آبی تھے - چہارم زراعت و عمارت و قواعد خالصہ وغیرہ وہ سرکار خاکی - اور اہل کار سرکار آتشی کا لباس (وردی) سرخ تھا اور آبی کا سفید و قس علی ہذا -

۳ ہنود کی موت مین شائستگی

ہنود کی موت مین شائستگی - آئین اکبری مین مرقوم ہے کہ شایستہ مرنے کے طریقے ہنود کے نزدیک چند تھے - ایک کھانے اور پینے کو موقوف کر دیتے تھے یہانتک کہ رفتہ رفتہ مرجاتے تھے دوم گائی کا گوبر کثرت سے جمع کرکے اُسکا لحاف اور بچھونا بنالیتے اور سو کنے کے بعد اُسمین لیکر پیر دن کیطرفسے

ہوتے تھے - (اور اب اس انداز کے ہین جس مقدار کے آجکل دیکھتے ہو یعنی آگے کے بال ایک انچہ یا اُس سے کچھ زیادہ اور پیچھے کے ایک انچہ یا اُس سے کچھ کم - اور آجکل بعض شوقین لیڈیان مثل مردون کے کتروان بال رکھنے لگی ہین) اور جارج چہارم کے وقت تک عورت اور مرد دونون بالون مین یکجہتی ملتے تھے اور خوبصورتی کے واسطے مصنوعی بال بھی سرپر لگاتے تھے (جیسے آجکل سوانگ مین ڈاڑھی اور سر کے بال لگاتے ہین) انگلستان بلکہ کل یورپ مین یہہ دستور ہے کہ جو عورتین ترک دنیا کرکے باخدا ہونا چاہتی ہین وہ شوہر نہین کرتی ہین اور قومی خدمت مین اپنی عمر بسر کرتی ہین یعنی بیمارون کی تیمارداری اور زخمیون کی مرہم پٹی اور اُنکا سپید لباس ہوتا ہے اور جو گوشہ نشین

تارک دنیا عورتین اور اُنکا لباس -

آگ دلواکر جل مرتے تھے۔ سوم اپنے تئین برف مین ڈالکر مرجاتے۔ چہارم جہان دریا گنگا بہت سی شاخین ہوکر سمندر مین گرتا ہے وہان ڈوب کر مرنا پسند تھا۔ پنجم الہ آباد کے قریب جہان گنگا جمنا ملتے ہین چھری سے خودکشی کرنے کو اچھا جانتے تھے (نکبت کا باعث جانتے تھے لیکن ان تمام خودکشی کے اقسام کا انتظام اہل اسلام نے کیا تھا جنکا ذکر اوپر مذکور ہوا) —

تذکرہ نخوتیہ مین مرقوم ہے کہ شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر نے اپنے میر منشی رائے چندربہان کی سفارش سے بعد حکم دینے انہدام مندر بنارس کے یہہ فرمان جاری کیا کہ ہم اپنا حکم منسوخ کرتے ہین اور آئندہ کے لیے ممانعت ہے کہ کوئی بتخانہ توڑ کر بجاے اُسکے مسجد تعمیر نہو —

نرخ - گیہون فی روپیہ تین من اٹھارہ سیر - اور جو اور چنے فی روپیہ پانچ من - اور گھی دو روپیہ دس آنہ من - اور برف روپیہ کی دو سیر سے پانچ سیر تک - اور باقی اجناس کی تفصیل آئین اکبری مین مسطور ہے —

اسباب اشاعت اسلام ہنود نے اسلام کو چند وجہ سے قبول کیا منجملہ اُنکے ایک یہہ ہے

دبیز رومال سر پر باندھتے ہین اور ایک بڑے بڑے دانون کی تسبیح اُنکی کمر سے لٹکتی ہوتی ہے -

چہرہ پر کاجل کے ٹیکے - تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس زمانہ مین یہہ رسم ورواج نہایت عجیب و غریب تھا کہ تمام منھ پر کاجل کے ٹیکے لگاتے تھے چنانچہ گولڈاسمتھ شاعر نے ایک کتاب مین اس رسم کی بڑی ہجو ملیح کی ہے - اور ایک چینی مسافر کی طرف سے اُسکے کسی دوست کو خط لکھا ہے اور اُسمین یہہ فقرہ بھی لکھا ہے - کہ ایک نقشہ انگریزی چہرہ کا بھی بطور تحفہ کے خدمت شریف مین ارسال کیا جاتا ہے یقین ہے کہ اس گورے گورے منھ پر سیاہ سیاہ کاجل کے ٹیکے دیکھکر بہت خوش ہوجینگا - اب انگلستان مین یہہ نرالا رسم ورواج نکلا ہے -

مردم شماری - تواریخ پینیگ

کہ اسلام ذاتون کے پاکھنڈ سے ممتاز ہے یعنے
اسمین ذاتون کا امتیاز نہین - بعد قبول اسلام
کے سب برادر برابر کے ہوجاتے ہین - دوسرے
کھانے پینے کی چھوت سے پاک و صاف ہے۔
اسلام مین یہہ بات نہین ہے کہ حیوانون کے
گوبر اور موت سے پرہیز نہو (جیسے پنچ گوبیہ کا پوتر
ہونا جو گاے کے گوبر موت دودھ دہی گھی سے
بنایا جاتا ہے اور ساون کی پونو کے دن پاپ سے
پاک ہونے کے لیئے سب پیتے ہین اور برے کام
والے کو اپنی برادری مین شامل کرنیکو پلاتے
ہین - اسکو پراشچت کہتے ہین) - اور نیچ قوم
کے چھونے کی چھوت مانی جاے مسلمان ہونے
کے بعد ہر قوم کا انسان ایک دسترخوان پر بلا امتیاز
قوم کے کھاتا پیتا ہے اسلام نے مومن کے
پس خوردہ کو شفا قرار دیا ہے -
تیسرے اسلام ایک خداے پاک کی اطاعت
اور عبادت کی ہدایت کرتا ہے اور عبادت اور
عادت مین ہر شخص کو سیدھی راہ اور ایک قانون
پر چلاتا ہے - بخلاف ہنود کے کہ جنمین ہر گروہ
کے واسطے جدا جدا ہے اور تینتیس کروڑ دیوتا
پوجے جاتے ہین - یہی وجوہ مذکورہ بالا

اور جام جم مین مرقوم ہے کہ سنہ ۱۸۰۱ع
مین انگلستان کی مردم شماری
خانہ مین اسی لاکھ (آٹھ ملیان)
تھی اور سنہ ۱۸۱۱ع مین پچانوین
لاکھ اور سنہ ۱۸۲۱ع مین ایک کرور
دس لاکھ اور سنہ ۱۸۳۱ع مین ایک کرور
بیالیس لاکھ سترہ ہزار گیارہ آدمی
تھے اور وقائع نگار انگلستان
مین ہے کہ مارچ سنہ ۱۸۶۱ع مین
دو کرور ترانوین لاکھ چونتیس ہزار
ہزار سات سو اٹھاسی آدمی کی
آبادی شمار مین آئی اور کتب
جغرافیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ
سنہ ۱۸۸۱ع کی مردم شماری مین
تین کرور پچیس لاکھ آدمی تھے
اور اب سنہ ۱۸۹۱ع مین ساڑھے تین کرور
کے قریب ہین -

آبادی وشادابی - آجکل انگلستان
کی سرزمین نہایت سرسبز اور
آباد ہے اہل اسلام کے سیاحون
کا قول ہے حضور نگار ٹیمس کا بیان ہے

آبادی وشادابی -

بڑے سبب ہین کہ جس سے ہزارہا ہندو مسلمان ہوگئے اور ہوتے جاتے ہین۔

چوتھے نیچ قوم (شودر) اور کوری چمار تو اس وجہ سے مسلمان ہوگئے کہ اُنکو اونچ قوم برہمن وچھتری وغیرہ ذلیل وخوار قرار دیتے تھے۔ اور بیٹ وبیگار لیتے تھے۔ اور اونچ قوم کے عقلمند بتون کی بے بسی اور بےکسی کو اسطور سے دیکھکر کہ اپنی غلیظ بھری مکھی نہین اوڑا سکتے اور جو اونپر چڑہی چیز مکھی او چاٹ لیجائے تو چھین نہین سکتے مسلمان ہوکر ایک خدا ے قادر کو معبود جاننے لگے۔ (اور اب جانے جاتے ہین)۔

پانچوین مسلمانون کے فیاضانہ برتاؤ اور بے انتہا داد ودہش نے ہندؤن کے نیچ اور اونچ قوم کے دلمین اسلام کی محبت کا بیج بو دیا جسکی وجہہ سے ہر قوم کے ہنود آبائی تقلید کو چھوڑ اسلام کی سیدھی راہ پر آگئے چنانچہ فیروز شاہ نے اس امر کو اپنی سوانح عمری مین مفصل بیان کیا ہے۔

چھٹے بت پرست ہونا بعض شاہی درباروں مین ہر نوع کے حصول اعزاز سے محروم قرار پایا اس باعث سے اعزاز طلب لوگون کے

کہ کوئی میل خالی نہوگا کہ گاؤن نہو۔ اور کوئی ٹکڑا ایسا ہوگا کہ شہر نہو غرض کہ ایک بالشت بھر زمین آبادی سے نہ بچی ہوگی۔ اور پہاڑ کا نشیب وفراز تک سب آباد ہے۔ یا کھیت یا زراعت یا عمارت یا باغات۔ جگہ جگہ بیچ اور پر دریا ٹیمس کی نہر جاری۔ اپنے اپنے احاطہ سڈول سے بنے ہوئے مثل جدولون کے نظر آتے ہین۔

شہر لندن انگلستان کا پایۂ تخت ہے (تاریخ مین مذکور ہے کہ جارج سوم کے آخر عہد تک لندن مین وہ شور وغل اور دہواں کثرت سے ہوتا تھا کہ حضرت بادشاہ سلامت لندن جیسے شہر کو چھوڑکر باہر زراعت مین تشریف لیجاکر مسرت اور تفریح حاصل کرتے تھے) دنیا مین اب اس سے بڑا دوسرا شہر نہین اندازاً کچھ کم پچاس لاکھ

لندن ۱

گروہ کے گروہ مسلمان ہو گئے - چنانچہ اتک معزز
خاندانون کو القاب وخطاب راجگی اور کنور اور
ٹھاکر اور رانا اور چودھری اور میان اور خان
وغیرہ سے یاد شاد کرتے ہین -
ساتوین - ہندو اور مسلمانون کے بے تعصبانہ
میل جول نے وہ اثر ڈالا کہ جسکے سبب سے بہادر
راجپوت وغیرہ بطوع ورغبت مسلمان ہو گئے
اور یہہ واقع اکبر اعظم کے زمانہ کا ہے -
آٹھوین ہنود اپنی زمین بچانے کیواسطے مسلمان ہو گئے
نوین - دعات اسلام جیسے شیخ بہاوالدین ملتانی
شیخ فریدالدین شکر گنج - خواجہ معین الدین چشتی -
شاہ سید ہمدانی - شاہ فریدالدین کشمیری - سید
مسعود سالار غازی - شاہ مدار مکن پوری - امام
ناصرالدین جالندھری - میان میر داتا گنج بخش لاہوری
خواجہ قطب الدین بختیار کاکی - شاہ نظام الدین
دہلوی - شاہ شرف الدین قلندر - خواجہ علی احمد
صابر - خواجہ شمس الدین ترک - شاہ سلیمان گڑی
شیخ سلیم چشتی فتح پوری وغیرہم رحمت اللہ علیہم نے اپنی کشف وکرامت
اور نہایت خوش اخلاقی اور جادو بیانی سے
ہند مین اشاعت اسلام کی -
دسوین وہ ملا واعظ دعات اسلام کا ایک گروہ جو

آدمی کی آبادی ہے ایک اخبار مین
دیکھا تھا کہ اگر شہر کی سڑکین لمبی
کیجاوین تو کلکتہ سے پشاور تک
ہون تخمیناً چار کرور روپیہ اسکی
صفائی کا صرف ہے بارہ ہزار
جوان پولس کے ہین - شہر کی
عظمت اور آدمیون کی کثرت
اسپر قیاس کرلو - کہ شہر مین ریل پر
آمد ورفت ہے - اوپر ریل نیچے ریل اور
ریل کا یہہ حال ہے کہ یہہ گئی وہ
آئی - اور بعض جگہہ پر چار چار
ریلین یک ساتھہ چلتی ہین -
ایک کوچہ ہے - کلپہم جنکس اسٹین
قریب چودہ سو ریل کے روزانہ
جاتی ہین اسٹین سے ایکہزار ریل
دن مین نکلتی ہین اور چار سو رات
کے وقت - راستہ مین گھنٹی کی
گاڑیون کے سوا جنہین ٹرامیو
کہتے ہین جو دو منزلہ ہین - اور
کثرت سے ریلین مثلاً تیل والے کی
ریل - روٹی والے کی ریل - غرض

لوگڑے اور پنج پیر کے نام سے مشہور خاص و
عام ہیں جنکی قبریں اکثر مقام میں موجود ہیں۔ دیکھو
لوگڑے اور پنج پیر کی وجہ تسمیہ میں لکھا ہے کہ
آغاز اسلام میں کسی مقام پر آٹھ محافظ اور
ایک واعظ اور کسی جگہ چار محافظ اور ایک واعظ
دعوت اسلام کیا کرتے تھے (جن کے وعظ و
پند سے لاکھوں بت پرست موحد مسلمان ہوگئے)
جب نو میں سے کوئی شہید ہوتا تو اُسکی لمبی قبر
بناکر نوگزہ پیر مشہور کیا جاتا ورنہ عہد اسلام
سند میں نوگزہ کا آدمی کہاں ہوتا تھا۔ اور جو
کوئی پانچ میں سے راہ خدا میں مرتا تو پنج پیر مشہور ہوتا

۱۱ گیارہویں جو بھوکے ماباپ اپنی اولاد کو فروخت
کر دیتے تھے اُنکو مسلمان خرید کر اسلام کے موافق
تربیت کر مسلمان بنا لیتے تھے۔

۱۲ بارہویں وہ خارج شدہ ہندو جنکو برادری ذات
سے نکالدیتی تھی وہ مسلمان ہوکر ایمانی بھائیوں
میں بھائی ہوجاتے تھے۔

۱۳ تیرہویں جو ہندو مسلمان مستورات سے تعلق
رکھتے تھے وہ اپنے مذہب کو ترک کر مسلمان
ہوجاتے تھے۔

۱۴ چودھویں۔ جو ہندو عورات مسلمان مردوں سے

ہوتا جسکی ریل بجود علیحدہ ہوکر
سوائے ریل کے گھیوں کے
مارے راستہ چلنا مشکل۔ بڑی
دقت سے آدمی اسطرف سے
اُسطرف جاتا ہے (اور جارج دوم
کے زمانہ میں سڑکوں پر گاڑی کی
راہ علیحدہ بنی ہوئی تھی اور
پیادوں کے چلنے کی لیکھ علیحدہ
اور ان دونوں کے درمیان
میں ایک قطار لکڑیوں کی حد
فاصل ہوتی تھی مگر ایک لکڑی
کو دوسرے سے بڑا فاصلہ ہوتا
تھا۔ جاڑوں میں تو بڑی چقلش
ہوتی تھی کہ جو گاڑی سڑک پر
نکلتی تھی اُسکی رگڑ سے غلیظ کیچڑ
کی چھینٹیں اُوڑ اُوڑ کر بڑی دور
پہنچتی تھیں) اب سڑکیں بہت
وسیع ہیں دونوں طرف بازاروں
پر پتھر کی تختہ بندی ہے بیچ میں
کہیں آدمی پتھر کا کھڑا کہیں لکڑی
کا گھوڑا۔ شہر میں بعض سڑکوں پر

تعلق رکھتی تھین وہ اپنے دین کو چھوڑ چھاڑ
مسلمان ہو جاتی تھین۔
پندرھوین - جو مسلمانون اور ہندؤن کے میل جول
سے اولاد ہوتی تھی تو وہ مسلمان شمار ہوتی تھی
سولھوین جو ایام قحط سالی مین ہنود اپنے بچون
کو پرورش کی غرض سے مسلمانون کو دیدیتے تھے
وہ بچے بھی مسلمان ہو جاتے تھے۔
سترھوین بعض وہ عورات جو کم عمری مین بیوہ
ہونے اور عقد ثانی کی ممانعت سے آوارہ ہو جاتی
تھین وہ بھی اکثر اسلام اختیار کر لیتی تھین۔

معظم شاہ ملقب بہادر شاہ عرف شاہ عالم اول سنہ ۱۷۰۷ء (۱۱۱۹ھ) سے سنہ ۱۷۱۲ء (۱۱۲۴ھ) تک

اعظم شاہ نے احمد نگر مین تاج شاہی زیب سر کیا
اور معظم شاہ نے کابل مین تخت شاہی کو رونق
فرمائی۔ اور حسب قول دو بادشاہ در اقلیمے نگنجند
ہر مدعی نے اپنے دعوی کے فیصلہ کو تلوار کے حوالہ
کیا اور مقام جاجو پر بڑی خونریز لڑائی کی اور
اعظم شاہ معہ اپنے بیٹون کے مارا گیا۔ اور سن
جلوس مین جودھپور وغیرہ کے سرکشون کو سزا
دیکر مطیع کیا۔ اور جب محمد کام بخش نے بہادر شاہ کی

بجلی کی روشنی سے (اور سنہ ۱۸۰۷ء
مین اول مرتبہ لندن کی بازارون
مین گیاس کی روشنی آغاز ہوی)
گھر گھر تار اور بلند مکانون پر پانی
کی کل۔ آگ لگنے کی حفاظت کے
واسطے کل مکانات کا اندر سے
پٹاو لکڑی کا۔ باہر سے دیوار
اینٹ اور پتھر کی۔ شہر مین ہوا خوری
کو باغات۔ اور میدان جسکو وہان
پارک کہتے ہین۔ بیچ مین دریاے ٹیمس
کہ عرض اسکا تخمیناً پانسو قدم کی
برابر ہوگا۔ اسمین بسبب قرب
سمندر کے مد و جزر ہوتا ہے ٹیمس
کے جگہ جگہ پل بنے ہوے ہین۔
(گویا تالاب کی کیفیت دکھاتے ہین)
اور بیچ مین ہزارون کشتیان اور
جہاز دو طرفہ اور کنارے پر مکانات
بھلے معلوم ہوتے ہین۔

بلند مکان پر چڑھنے کا طریق

لندن کے رایل ہوٹل مین جو نہایت بلند اور
عمدہ مکان ہین اُن مین اوپر جانے کا

فرمانبرداری سے انکار کیا اور نصیحت نہین مانی تو سنہ ۱۱۲۰ ہجری ۱۷۰۸ع مین حیدرآباد کے قریب سخت لڑائی ہوئی اور زخمی ہوکر گرفتار ہوا جب دونون بہائی ملاقی ہوئے تو بہادر شاہ نے نہایت تاسف سے فرمایا کہ میری یہہ خواہش نہ تہی کہ آپکو اس حالت مین دیکھتا کام بخش بہی درجواب یہی کلمہ کہکر جان بحق ہوگیا۔ اور داود خان دکن کے صوبدار نے مرہٹون کے راجہ ساہوجی کو جو مقید ہوکر جانب شاہی سے رہا کیا گیا اُسکو معہ اُسکی قوم کے دکن کے چوتہائی لگان پہ ملازم اور اپنا معاون کرلیا۔

سنہ ۱۱۲۱ ہجری ۱۷۰۹ع مین بہادر شاہ پنجاب کو سکھون کی سرکوبی کے واسطے روانہ ہوا اور انکو مار کر کچہ ہوالک کے درون مین بند کردیا اور ملک کو اُنکے دست تعدی سے نجات دی۔ سکھہ مسجدون کو مسمار اور ملاؤن کو ذبح اور آدمیون کو قتل اور ملک کو غارت کرتے تہے سکھون کے فرقہ کی بنیاد بابر کے عہد مین مشہور نانک شاہ فقیر نے ڈالی تہی جو پندرھوین صدی مین نمایان ہوا تہا اُسکا باپ کھتری تہا۔ اور نانک شاہ سید حسن رضی درویش نامی صاحب کمال کی خدمت مین

یہہ قاعدہ ہے کہ ایک شخص کوٹھری مین چند اشخاص کو بٹھا دیتے ہین اور ایک رسی کو دروازہ بند کرکے حرکت دیتے ہین وہ کوٹھری خود بخود اوپر چلی جاتی ہے۔ جو شخص جس درجہ کا ہوتا ہے اُسمین اوتارتے چلے جاتے ہین اسمین یہہ منفعت ہے کہ آدمی زینے کی چڑھنے کی زحمت سے بچجاتا ہے اور جب اوترو تو یہی انداز ہے۔

لنڈن مین مذکوری
لنڈن مین مذکوری۔ لنڈن مین اکثر سپاہی پنشن خوار سند یافتہ بازارون مین بطور مذکوری کہڑے رہتے ہین جو چیز جہان بہیجنا منظور ہوا اُنکو اجرت دیکر پتہ لکھکر بہیجدو وہین پہونچ جاویگی

لنڈن مین دن مین شمع
لنڈن مین دن مین شمع۔ تمام یورپ علی الخصوص لنڈن مین اکثر پانی برستا ہے لیکن بطور پہوار اور کہر اپڑتا ہے۔ یہانتک کہ اندھیرا مثل رات کے ہوجاتا ہے

توحید سے فیضیاب ہوا - اور اُسنے حقایق و معارف پر مطلع ہوکر اہل تصوف کے اقوال کو پنجابی زبان مین موزون کیا جسکے مجموعہ کا نام گرنتھ ہے - نانک شاہ نے ہنود اور اہل اسلام کو ایک ڈھنگ مین رنگنا (ایک کرنا) چاہا لیکن اُسکے جانشین تفرقہ انداز ہوئے -

سنہ ۱۱۲۴ھ سنہ ۱۷۱۲ع مین بہادر شاہ نے بیمار ہوکر اپنی عمر کے اکھترویں برس وفات پائی یہہ بادشاہ ذی علم اور باتدبیر و عاقل تھا -

معزالدین جہاندار شاہ

بہادر شاہ کی وفات کے بعد تخت کی بابت اُسکے چار بیٹون مین باہم لڑائی ہوئی لیکن معزالدین نے ایک بڑے سردار نواب ذوالفقار کی مدد سے فتح پائی اور باقی تینون بیٹے ہزیمت رونی مارے گئے اور معزالدین جہاندار شاہ کے لقب سے ملقب ہوا لیکن بسبب عیاشی اور رکیکہ پروری کے ارکان دولت اُس سے ناراض ہوگئے - اور سید حسین اور سید عبداللہ نے بہادر شاہ کے پوتے فرخ سیر کو جو بنگالہ مین حکمران تھا آمادہ جنگ کرکے جہاندار شاہ اور ذوالفقار کو شکست دی - اور جہاندار شاہ نے ایک برس سنہ ۱۱۲۵ھ سنہ ۱۷۱۳ع مین

اور اکثر مکانون مین دن کو بھی شمع روشن رہتی ہین - اور آفتاب کئی کئی دن مین نظر آتا ہے -

آگ بجھانے کی کل - لندن مین بارہ منزلہ تک ہر مکان مین آتش زدگی کے لیئے پانی کے نل لگے ہین اور ایک ایک آہنی کل آتش زدگی کے فرو کرنے کو ہر تھانہ کے روبرو رکھی ہے اور آدمیون کے اوترنے کو سیڑھی کپڑے کا جھولا لگا ہے -

بازارون مین پاخانہ - لندن اور پیرس دار السلطنت فرانس مین پاخانے بازارون مین بنے ہین اور لوگون کو وہان جانا پڑتا ہے -

سواری اور روشنی - جارج دوم کے عہد مین منجملہ سواریون کے لوگون کو نالکی (ایک خاص سواری تھی) بہت پسند تھا - اور رات کو مشعلچی مشعلین روشن کرکے سواری کے آگے آگے چلتے تھے کہ بازارون مین گلی کے تیل کی

آگ بجھانے کی کل -

بازارون مین پاخانہ -

سواری اور روشنی -

بادشاہت کی اور سن مذکور مین اپنی جان دی۔

فرخ سیر بادشاہ

سنہ ۱۱۲۵ھ سنہ ۱۷۱۳ء سے سنہ ۱۷۱۹ء تک

فرخ سیر نے فتحیاب ہوکر سید عبد اللہ کو وزیر اور سید حسین رضؔ کو امیر الامرا کیا اور سید حسین رضؔ علی کو راجہ اجیت سنگہ کی تنبیہ کیلیے جسنے جودھپور کی مسجدین کھدوا کر بتخانے تعمیر کرائے تھے روانہ فرمایا سید نے راجہ کی خوب گوشمالی کی اور راجہ نے برضا خود اپنی لڑکی کی شادی بادشاہ کے ساتھ سنہ ۱۱۲۷ھ سنہ ۱۷۱۵ء مین بڑی دہوم سے کردی اور سنہ ۱۱۲۸ھ سنہ ۱۷۱۶ء مین عبد الصمد نے بحکم شاہی بندا سکھون کے پیشوا پر جو حاملہ عورتون کا اسقاط حمل کرتا تھا اور وحشیانہ ظلم کا مرتکب ہوتا تھا فتح پائی اور اسکو عدم کی راہ دکھائی اور جب سید عبد اللہ و حسین علیؔ نے اپنے زور کی چالون سے فرخ سیر کو شطرنج کا بادشاہ بنا لیا اور تمام قلمرو مین اپنی مرضی کے احکام جاری کرا ئے۔ تو بادشاہ نے اُنکے دفع کرنے کی فکر کی مگر کامیاب نہوا سیدون نے سنہ ۱۱۳۱ھ سنہ ۱۷۱۹ء مین اس بدنصیب

اندھی روشنی ہوتی تھی اور اچھی طرح راستہ بھی نہین سوجتا تھا۔

طریق فروخت اشیاء۔ آجکل یورپ مین دستور ہے کہ ہر چیز پر قیمت کا ٹکٹ ہوتا ہے حتی کہ ترکاری اور میوہ پر جو چھوٹے چھوٹے گلدانون مین ہوتے ہین اور مع گلدان کے فروخت ہوتے ہین ورنہ علحدہ شے کو کاغذ کی تھیلی مین لپیٹ کر دیتے ہین۔

فروخت اخبار۔ لڑکیان اور لڑکے یورپ کے ریلون اور بازارون مین اخبارات بیچتے ہین اور لیے لیے پھرتے ہین اور اسیطرح میوہ والی بہی۔

طریق ملاقات۔ یورپ مین شرفا کا دستور ہے کہ جسکی ملاقات کرنا منظور ہوتی ہے بذریعہ خادم کے اُسکے پاس ٹکٹ بھیجدیتے ہین وہ بذریعہ چٹھی کے طلب کر لیتا ہے

تعطیل۔ یورپ مین سنیچر کے دن

طریق فروخت اشیاء ۱

فروخت اخبار ۲

طریق ملاقات ۳

تعطیل ۴

بنرول کو قید کر کے قتل کرا دیا اور رفیع الدرجات اورنگ زیب کے پوتے کو زیب اورنگ کیا پس یہہ چار ماہ مین مسلول ہوکر مرگیا۔ اور اُسکے بعد اُسکے بھائی رفیع الدولہ کو تخت نشین کیا لیکن اسنے بھی تین مہینے کے بعد ملک عدم کی راہ لی

روشن اختر محمد شاہ
۱۱۳۱ھ / ۱۷۱۹ء سے ۱۷۴۸ء تک

۱۱۳۱ھ / ۱۷۱۹ء مین روشن اختر شاہ عالم کا پوتا ملقب محمد شاہ کو سید عبد اللہ اور حسین علی نے تخت نشین کیا۔ اور ان چند عزل و نصب کے سبب یہہ سید بادشاہ گر مشہور ہوئے۔ سیدون کی حکومت دوسرے امیرون کو شاق گذرتی تھی خصوصًا نظام الملک ترکی نژاد کو جو بعد کو حیدر آباد کی ریاست کا بانی ہوا۔ اور سعادت علیخان کو جو شاہان اودھ کا مورث تھا۔ ان دونون نے باہم اتفاق کیا۔ اور نظام الملک دکن مین کھلم کھلا باغی ہوگیا اور ۱۱۳۲ھ / ۱۷۲۰ء مین اسنے سید دلاورخان کی فوج کو برہانپور کے نزدیک اور عالم علی کی فوج کو بالاپور صوبہ برار مین شکست دی جب سید حسین علیخان نظام الملک کے مقابلہ کو

دوپہر سے تعطیل ہوجاتی ہے اور اتوار کی شام تک کوئی کچھ کام نہین کرتا۔ اور شام کے وقت باغات اور دریا کی سیر کرتے ہین یہی حال انگلستان کا ہے۔

۲۰ قانون انسداد ہنگامہ پردازی۔

قانون انسداد ہنگامہ پردازی۔ ۱۷۱۵ء مین قانون انسداد ہنگامہ پردازی جس مین یہہ حکم لکھا تھا کہ جب بارہ آدمی سے زیادہ کسی مقام پر جمع ہون اور ایک وقت معین مین متفرق نہو جائین تو سرکاری سپاہی اُنکی جمعیت کو پراگندہ و منتشر کردین نافذ ہوا۔

۲۰ قانون ہفت سالہ۔

قانون ہفت سالہ۔ اور جارج اول ہی کے عہد مین قانون ہفت سالہ جاری ہوا جسکا یہہ مفاد تھا کہ پارلیمنٹ سات برس سے زیادہ نہین اجلاس کرسکتا۔ ۱۷۶۵ء مین امریکا مین ایکٹ اسٹامپ جاری کرنا چاہا لیکن ارادہ اجراے مین بڑا کشت و

خود بادشاہ کو ہمراہ لیکر روانہ ہوا تو اثنا سے راہ مین
باہمی سازش سے میر حیدر ترکی نے کٹار سے
اُسکا کام تمام کیا جب حسین علیخان کے قتل کی
خبر غیرت خان اُسکے بھانجے کو پہونچی تو تین ہزار
سوار سے بادشاہ کے قتل کو روانہ ہوا شاہی توپخانہ
سے اوسپر گولون کی بوچھار اولون کی مانند
ہوئی اور غیرت خان میدان جنگ مین مقتول
ہوا - اور ۲۲ رمضان سنہ مذکور مین جمعہ کے
روز نو مرتبہ زلزلہ آیا عمارات دہلی کو اُس سے
بڑا نقصان پہونچا اور چالیس روز تک متواتر
آتا رہا سنہ ۱۱۳۳ھ مین سید عبد اللہ اپنے بھائی
حسین علیخان کے قتل کی خبر سنکر فوج سوار کا
درماہا اسّی روپیہ مقرر کر کے نوے ہزار فوج سے
آگرہ دہلی کے درمیان آ مقابل ہوا - اور شکست
کھا کر گرفتار ہو گیا - بادشاہ نے اُسکی جان بخشی
فرمائی - اور بجائے سید عبد اللہ کے محمد امین
کو وزیر اعظم دہلی پہونچکر سنہ ۱۱۳۳ھ / ۱۷۲۱ع مین مقرر
فرمایا لیکن وہ چند روز بیمار ہو کر مر گیا اور بجائے
اُسکے نظام الملک آصف جاہ سنہ ۱۱۳۴ھ / ۱۷۲۲ع مین

سنہ مذکور مین ہمود نامی شخص نے ایک مذہب
الہٰی ایجاد کیا اور ہمود معہ مذہب نابود ہو گیا -

خون ہوا - آخر کار ایکٹ مذکور
منسوخ کیا گیا -

قانون آزادی کیتھولک سنہ ۱۸۲۹ع

قانون آزادی کیتھولک ۲

مین جارج چہارم کے عہد مین قانون
آزادی فرقہ کیتھولک جو غلامی سے
بدتر حالت مین اپنی زندگی بسر کرتا
تھا - جاری ہوا - اور ایکٹ
کارپوریشن اور ایکٹ ٹسٹ جو چارلس
دوم کے عہد سے نافذ ہوا تھا اور
کیتھولک پر نہایت دشوار اور
شاق تھا منسوخ ہوا -

قانون اصلاح - سنہ ۱۸۳۲ع مین

قانون اصلاح ۳

قانون اصلاح محکمہ ولیم چہارم
و قدرح کے نافذ ہوا - اس سے
تین تبدیلین آئین سلطنت مین
پیدا ہوئین - اول جن قصبات
اور دیہات مین ایسے لوگ کم تھے
جو پارلیمنٹ کے واسطے ممبر منتخب
کر سکتے یا اگر ایسے لوگ بقدر کافیہ
تھے تو وہان کے متوطن نہین تھے
اُنسے پارلیمنٹ وکیل بھیجنے کا حق

وزیر ہوا - اور اپنی عہد وزارت مین عمدہ کام انجام دیا جب بادشاہ کو آرام طلب اور عیش دوست دیکھا اور نوجوانی کو شاہ کا مشیر اور اپنی کارروائی کا مخالف پایا تو وہ سنہ ۱۱۳۶ھ سنہ ۱۷۲۳ع مین وزارت سے استعفا دیکر دکن روانہ ہوا - اور اپنی خودمختاری کی بنا ڈالی - اور سنہ مذکور مین دمدار تارہ برج دلو مین نمودار ہوکر بارہ روز تک آشکار رہا سنہ ۱۱۳۷ھ سنہ ۱۷۲۴ع مین نظام الملک نے دکن مین مبارز خان کو جو بادشاہ کے ایما سے لڑا تھا شکست دی اور مبارز خان کا سر مبارکبادی کے طریق پر بادشاہ کے دربار مین روانہ کیا اور حیدرآباد کو دارالریاست قرار دیا اور نظر بھیٹ اور تحفہ تحائف سے بادشاہ کو خوش رکھا - لیکن مرہٹون کو اپنی طرف مائل کیا اور بادشاہ کی جانب سے بھڑکایا جب مرہٹون نے مالوہ کی لوٹ شروع کی تو سنہ ۱۱۴۳ھ سنہ ۱۷۳۰ع مین محمد خان بنگش مالوہ کا صوبہ مقرر ہوکر اوجین گیا لیکن مرہٹون کی غارتگری سے وہ عاجز ہوا اسکی تغیری کے بعد جے سنگہ سوائی وہان کا صوبہ ہوا - اور باجی راو مرہٹہ جے سنگہ کا ہم مذہبی کی وجہہ سے مددگار ہوگیا - اور پھر جے سنگہ کی سفارش سے مالوہ کی صوبداری

سلب ہوگیا دوم جو قصبات کہ سترہوین صدی مین ترقی کر اول درجہ کے شہر ہوگئے تھے اونہین اب اول مرتبہ استحقاق دیا گیا کہ اپنی طرف سے ممبر یعنی وکیل مقرر کرکے پارلیمنٹ مین بھیجین - سوم پارلیمنٹ مین راے دینے کا حق اوسط درجہ کے لوگون مین زیادہ تر عام کر دیا گیا - اہل شہر اور قصبات مین سے یہہ حق اون لوگون کو دیا گیا جو سو روپیہ سالانہ یا اس سے زیادہ کرایہ کے مکان کے مالک تھے یا اسقدر کرایہ کے مکان مین رہتے تھے - اضلاع مین یہہ حق اون لوگون کو عنایت ہوا جنکے پاس سو روپیہ سالانہ نکاسی کی زمینداری تھی یا جو اس سے کم پانسو روپیہ سالانہ لگان دیتے تھے -

قانون آزادی غلامان سنہ ۱۸۳۳ع

سنہ ۱۲۴۹ھ مین قانون آزادی غلامان چھیالیس برس کی رد و قدح کے بعد نافذ ہوا -

قانون آزادی غلامان -

باجی راؤ کو عطا ہوگئی۔ اس سال برف دہلی
میں کوٹھوں اور مکانوں پر بکثرت گری اور
سردی کی شدت سے پانی ہر برتن میں برف
کی صورت بچ ہو جاتا تھا اور جب سنہ ۱۷۳۳ء مین
باجی راؤ غاصب مالوہ نے اکبرآباد کے گرد ونواح
مین لوٹ مار شروع کی تو خود بادشاہ اُسکی گوشمالی
کے واسطے دہلی سے روانہ ہوا۔ اور مرہٹون
کے واپس ہونیکی خبر سنکر دارالخلافت کو واپس
گیا۔ اب مرہٹون نے چارون طرف سے ہاتھ
پیر پھلائے صوبہ گجرات کو غارت کیا اور صوبہ
الہ آباد کو لوٹ مار کر برباد کیا اور خود باجی راؤ
دلی کے دروازہ کے سامنے سنہ ۱۷۳۷ء مین آموجود
ہوا لیکن حاکم اودھ سعادت خان نے مرہٹون
کے اُس حصہ فوج کو جو ابین جمنا اور گنگا لوٹ
کھسوٹ رہی تھی شکست دیکر بھگادیا اور یہہ
خبر سنکر باجی راؤ نے کالکا کے جاترئیون اور
میناباز ار کی دکانون کو لوٹ دکن کی راہ لی۔

نادر شاہ

اسیطرح ہندوستان کی سلطنت شاہی خاندان
کے عیش دوست ہونے سے طوائف ملوکی مین
پڑگئی تھی اسیطرح ایران کی بادشاہت خاندان

اور بیس کرور روپیہ غلامون کے
آقاؤن کو اُنکے نقصان کی مکافات
مین دیا گیا مگر اسپر بھی اونھون
نے غلامون کو مطلقاً نہین آزاد
کیا بلکہ یہہ شرط کرلی کہ سات برس
تک یہہ اور ہماری خدمت کرین
مگر پھر یہہ تجویز ہوی کہ اس مدت
زایدہ مین دو برس کی تخفیف کیجائے
اور سنہ ۱۸۳۴ء مین آٹھ لاکھ غلام
پانچ برس کی خدمت زایدہ کے
بعد آزاد کیئے گئے۔

تغیر قانون غربا سنہ ۱۸۳۴ء مین

قانون تکفل غربا اور مساکین مین
بہت سے تغیرات واقع ہوے۔
کچھ مدت پیشتر سے غربا اور مساکین
کی پرورش کے واسطے سات کرور
روپیہ سالانہ رعایا سے لیا جاتا تھا
مگر اس روپیہ خطیر مین سے اکثر
روپیہ ایسے مردون اور عورتون
کی پرورش مین ضائع ہوتا تھا جو
قوی اور توانا ہوتے تھے مگر محنت سے

تغیر قانون غربا ۔

صفوی کے آرام طلب ہونے کے باعث سے زوال پذیر ہوئی تھی۔ ناسخ التواریخ وغیرہ مین مسطور ہے کہ جب ایران پر افغانون نے حملہ کیا اور اصفہان دار السلطنت تک چھین لیا اور شاہ حسین رضؓ والئی ایران اور اُسکی اولاد کو قتل کر ڈالا۔ تو شاہ حسینؓ کی نسل کا ایک لڑکا طہماسپ نام باقی رہا تھا اُس نے بحیرہ خزر کی ساحل کی قومون مین پناہ لی اونہون نے اُسکی حمایت نہایت گرمجوشی سے کی۔ اُنھین ایک سردار نہایت دل چلا اور فن سپہ گری مین پورا نادر نام تھا۔ اُس نے اپنی سعی و لیاقت سے سپہ سالار ہوکر پھر اصفہان کو افغانون سے چھین لیا اور حملہ آورون کو نکالکر روم اور روس سے مصالحہ کر لیا۔ جہانکشائی نادری مین مرقوم ہے کہ جب نادر شاہ نے جملہ حملہ آورون کی مہمات سے انفراغ حاصل کیا تو ملک سے کنارہ کشی اختیار کرنی چاہی لیکن کل امرا اور سپاہ نے اُسکو اپنے امن اور چین کے لیئے اپنا بادشاہ تسلیم کیا اُسنے سپاہ کی رضا و رغبت سے بادشاہ ہوکر اپنا لقب نادر شاہ رکھا۔

اور افغانون کے حملہ کے انتقام مین نادر شاہ نے قندھار برس دن کے محاصرہ مین اور ہرات۔ اور انہین ایام مین اُسکے لڑکے رضا قلی میرزا نے

جی چراتے تھے۔ اب جو قانون اس باب خاص مین جاری ہوا اُسکے بموجب خاص خاص مقامات پر جو غربا کی خبرگیری کے واسطے کمیٹیان مقرر تھین اونپر سرکار کی نگرانی ہوگئی اور یہہ حکم ہوا کہ جو فقیر محنت کرنے کے قابل ہین اُنکی اعانت اور پرورش ہرگز نہ کیجائے ہان اگر وہ خیرات خانون مین جاکر اپنی بسر اوقات کے موافق کچھ کرین تو کیا مضایقہ ہے۔

آغاز قانون میونسپل ۱۸۳۵ء

آغاز قانون میونسپل ۱

مین میونسپل ایکٹ جاری ہوا۔ جیسے انگلنڈ اور ویلس مین جن کونسلون سے انتظام بلاد و قصبات متعلق تھا اُنکی درستی اور اصلاح ہوئی۔ اور کونسلون مین ممبر مقرر کرنے کے مستحق وہ لوگ قرار دیے گئے جو سرکار کو محصول دیتے تھے اور بکار خود آزاد تھے اور اون ممبران کو اختیار دیا گیا کہ اپنے زمرہ سے

بلخ فتح کیا اور شاہ بخارا کو دریا اکسیس پہ شکست
دی - محاصرہ قندھار کے وقت نادر شاہ نے
سنہ ۱۷۳۸ء مین دربار دہلی سے اپنے مخالف افغانون
کا اخراج ملک ہند سے چاہا تھا - دربار دہلی نے
اس درخواست کے قبول کرنے مین لیت و لعل
ہی نہین کیا بلکہ نادر شاہ کی نادر شاہی بھی تسلیم
کرنے مین تامل کیا - جب درخواست کے جواب
مین ایک زمانہ گذر گیا تو اُس نے ایک ایلچی
تساہل و غفلت کی شکایت مین دہلی روانہ کیا
لیکن جلال آباد پہ سفیر مع ہمراہیون کے مارا گیا
پس اُسکا معاوضہ ضروری ہوا اور کابل اور
غزنی کی طرف متوجہ ہوا اور کابل کے صوبہ دار
کو لکھا کہ تم مہمانداری کے سامان کرو مجکو محمد شاہ
کا ملک لینا منظور نہین ہے بلکہ سرکش افغانون
کی گوشمالی مقصود ہے لیکن کابل کا صوبہ دار بجز
جنگ ہوا اور شکست کھا کر پشاور بھاگ آیا -
نادر شاہ نے کابل پر قبضہ کیا - اور بعد انتظام
کے ہند کی راہ لی - حاکم پشاور کو تھوڑے مقابلہ
کے بعد شکست دیکر اٹک تک پہونچا - اور کشتیون
کے پل سے عبور کر کے پنجاب مین داخل ہوا ہو رہ
خفیف مقاتلہ کے بعد قابض ہوگیا - اور نادر نامہ مین

مجسٹریٹ یعنی وہ حاکم جنسے شہرون
کا انتظام متعلق ہوتا ہے مقرر کرین

قانون محصول غلہ سنہ ۱۸۴۶ء

قانون محصول غلہ

مین قانون محصول غلہ منسوخ
کیا گیا - اور سخت محصول کی بجائے
فی ساتھ مین آٹھ آنہ محصول
باقی رکھا - تو بھی تجارت کو ترقی
اور ملک کو فائدہ کم ہوا -
سنہ ۱۸۵۸ء مین ایک قانون ہندستان
کی اصلاح کے واسطے جاری ہوا
اور دوسرا یہودیون کے پارلیمنٹ
مین داخل ہونے کے باب مین
نافذ ہوا - اُس قانون کی رو سے
ایک یہودی بیرن رتھچایلڈ نامی
اہل لندن کی طرف سے محکمہ عوام کا
ممبر (وکیل) مقرر ہوا - (لیکن اہل
ہند ابتک اس نعمت عظمی اور موہبت
کبری سے محروم ہین اور دیکھیے
کب تک رہتے ہین)

مباحث پارلیمنٹ سنہ ۱۸۶۰ء سے

مباحث پارلیمنٹ

محکمہ امرا اور محکمہ عوام کے مباحثے

مرقوم ہے کہ لاہور سے جمنا کے کنارہ تک بلا روک
ٹوک چلا آیا - محمد شاہ نے اول تو غفلت شعاری
کی اور جب سر پر آ بنی تو اپنی ٹوٹی پھوٹی فوج
لیکر مع نظام الملک کے کرنال پر جا مقابل ہوا -
اور سعادت خان برہان الملک لڑنے کو بڑھ گیا
ایرانی فوج تجربہ کار نے خفیف مقابلہ کے بعد
ہزیمت دیکر سعادت خان کو اسیر کر لیا - نواب
سعادت خان نے با بجاے محمد شاہ کے ایک
عہدنامہ نادر شاہ کو لکھدیا کہ وہ دو کرور روپیہ لیکر
واپس چلا جائے - اور وہ آمادہ واپسی بھی ہو گیا
تھا لیکن سعادت خان نے بسبب نہ پانے عہدہ
امیر الامرائی کے جسکا وہ اپنے آپ کو مستحق تصور
کرتا تھا نادر شاہ کو زیادہ لالچ دلایا اور دہلی آنے پر
آمادہ کیا - نادر شاہ محمد شاہ کو ہمراہ لے دہلی مین
داخل ہوا - اور شاہی محلون مین دونون شاہون
نے نزول کیا - اور عید الضحیٰ کے روز خطبہ نادری
مسجدون مین پڑھا گیا - شروع شروع مین
تو نادر شاہ محمد شاہ کے ساتھ بڑے اخلاق سے
پیش آیا اور رعایا کے ساتھ بھی رعایت کی اور
خوب انتظام اور امن و امان رہا - دوسرے روز
رات کو یہہ مشہور ہوا کہ نادر شاہ مارا گیا - اس خبر کے

اخبارون مین چھپنے آغاز ہوے
لیکن اُس زمانہ مین آجکل کیطرح
وقائع نگار پارلیمنٹ کی تقریرین
حرف بحرف نہین قلمبند کرتے تھے
بلکہ اُنکا لب لباب لکھ لیتے تھے
اور اپنے گھر پر آکر یاد سے اُن
تقریرون کو پورا کر لیتے تھے -

محصول تجارت کی اقسام

محصول تجارت کے اقسام ۲۰

انگلستان مین مال تجارت پر دو قسم
کا محصول لگایا جاتا ہے ایک یہہ
کہ بعض اشیاء تجارت اور ملکون سے
انگلستان مین آتے ہین اونپر جو
محصول لگایا جاتا ہے اوسے کسٹم
کہتے ہین - دوسرے یہہ کہ بعض
اشیاء تجارت خود انگلستان مین
بنتی ہین اونپر جو محصول لگایا جاتا
اوسے اکسایس کہتے ہین -

تبدیل التقویم

تبدیل التقویم ۲۰

دبارج دوم کے
عہد مین تقویم سال و ماہ مین تغیر
عظیم پیدا ہوا بدین تفصیل کہ
جسطرح بعضی گھڑی بہت سریع رفتار

سنتے ہی ہندوؤن نے نادرشاہ کی فوج کا قتل شروع کردیا اور سات سو قزلباش مقتول ہوا باوجودیکہ کرنال کی لڑائی مین تین قزلباش مقتول اور بیس زخمی ہوئے تھے اور جناب نادرشاہ فجر کے وقت قلعہ سے ہنگامہ فرو کرنے برآمد ہوا تو اوسپر سنگ و خدنگ و تفنگ کی بوچھار کی پس نادرشاہ نے بھی غصہ مین آکر قتل عام کا حکم دیا۔ یہہ قتل دوپہر دن تک رہا علی حزین کا مقولہ ہے جو اُسکی سوانحہ عمری مین مرقوم ہے القصہ نادرشاہ نے اٹھاؤن دن دہلی مین رکہہ واپسی کی تیاری فرمائی اور ایک عہدنامہ محمدشاہ سے لکہا یا جسکی روسے صوبہ کابل اور لاہور اور سندھ وغیرہ اٹک کے مغربی کنارہ کے ملک ایران مین شامل ہوگئے اور تخت طاؤس اور قیمتی جواہر اور چند کرور روپیہ لیکر اور محمدشاہ کو دوبارہ تخت پر بٹھا کر ۱۱۵۲ھ مین روانہ ایران ہوا۔ اور آٹھہ برس کے بعد نادرشاہ مشہد کے قریب فتح آباد واقع خراسان مین مارا گیا۔ اور اُسکا ملک چند حصون پر منقسم ہوگیا اور اُسکا ایک افسر افغان احمد خان درانی جو پہلے ...... تھا قندھار مین تخت پر بیٹھ گیا۔

ہوجاتی ہے اور اوسیطرح یورپ مین سنہ مین بھی گئی روز زیادہ ہوگئے تھے۔ اسکی تعدیل اور تسویہ کے واسطے ۱۵۵۲ء سے گیارہ دن کی تنقیص کی گئی اور ستمبر کی تیسری تاریخ کو چودھوین قرار دیکر سال و ماہ کا حساب درست کرلیا۔ یہہ تغیر پوپ گرگری نے ۱۵۸۲ء مین ملک اطالیہ مین کیا تھا اور جو کہ جارج دوم کے عہد مین یہہ طریقہ جدیدہ انگلستان مین جاری ہوا لہذا اسے طریقہ جارجیہ کہنے لگے۔ اسی تغیر کے سبب سے انگلستان کی تقویمون مین عید ولادت حضرت مسیح کے دو دن لکھے جاتے ہین یعنی یوم العید باعتبار حساب قدیم اور یوم العید بنا بر طریقہ جدیدہ۔ مگر اہل روس ابتک اوسی قدیم طریقہ کے موافق سال و ماہ کا شمار کرتے ہین۔

نئی جنتریں۔ جارج اول کے زمانہ مین انگلستان مین یہہ باتین نئی جاری

اور اپنا لقب احمد شاہ رکھا۔ دربار دہلی نادر شاہ کی آمد و شد مین خواب غفلت سے بیدار تو ہوا لیکن اسکی غنودگی کا عالم دور نہوا۔ عیش مین چستی اور انتظام ملکی مین سستی برتتا رہا اور امور مذکور کی بدولت مرہٹون کی طاقت بڑھ گئی صوبہ خودمختاری کا دم مارنے لگے سنہ ۱۱۵۵ھ ۱۷۴۲ع مین روہیلون کا عروج ہوا۔ اور جسکو اب روہیلکھنڈ کہتے ہین علی محمد افغان اوسپر متصرف ہو گیا۔ سنہ ۱۱۶۱ھ ۱۷۴۸ع مین احمد شاہ درانی نے اپنے مغربی صوبون کے انتظام سے فارغ ہوکر مشرقی صوبون کی طرف توجہ کی اور ہند کے انتظام مین خلل دیکھکر دہلی کی جانب روانہ ہوا لیکن اُسکو شہزادہ احمد اور وزیر قمرالدین نے سرہند کے مقام پر شکست دیکر پسپا کیا۔ اٹک کے مغربی کنارہ کا ملک پھر دہلی مین شامل ہوا۔ وزیر قمرالدین جنگ مذکور مین اپنے خیمہ مین نماز پڑھتے گولے کی ضرب سے جان بحق ہوا۔ اور سن مذکور مین محمد شاہ نے بیمار ہوکر تیس برس کی تخت نشینی کے بعد وفات پائی اور نظام الملک نے بھی اسی سن مین ملک عدم کی راہ لی۔

احمد شاہ ابن محمد شاہ

ہوئین۔ آلہ مقیاس الحرارت اور ریشم بافی کی کل اٹلی سے انگلستان مین آئی اور چیچک کے ٹیکہ کا تجربہ پہلے جانورون پر پھر مجرمون پر بطور امتحان کیا گیا۔ اور سیسے کی حروف اول مرتبہ ڈھالے گئے۔

اور آلہ مقیاس الحرارت کا موجد یورپ مین فیرن ہیت کو لکھا ہے۔

فرقہ منہڈسٹ۔ جارج دوم کے عہد مین فرقہ منہڈسٹ (اصولی) حادث ہوا اور فرقہ مذکور کا بانی وزلی نامی تھا جو مدرسہ جامعہ آکسفرڈ کا تعلیم یافتہ تھا۔

ابتدائے نہر۔ سنہ ۱۷۵۵ع مین اول مرتبہ انگلستان مین نہر کھودی گئی (سندھ مین اہل اسلام کی بدولت نہرین بہت پہلے سے جاری تھین

جوا۔ جارج دوم کے زمانہ مین قماربازی (جوا) بہت کثرت سے ہوتی تھی مرد اپنے دوستون کے جلسے مین اور عورتین اپنے گھرون مین جوا

سنہ ۱۱۶۱ھ ۱۷۴۸ء سے سنہ ۱۱۶۷ھ ۱۷۵۴ء تک

سنہ ۱۱۶۱ھ ۱۷۴۸ء مین احمدشاہ نے تخت نشین ہو کر
صفدر جنگ صوبدار اودھ کو وزیر مقرر فرمایا۔
چونکہ صفدر جنگ کے صوبہ کے شمالی حد پر روہیلون
کا زور تھا صفدر جنگ نے استیصال اُنکا چاہا
اور قایم خان کو اُنکے مقابلہ کے واسطے روانہ
کیا وہ میدان جنگ مین مارا گیا اور روہیلے
فتحمند ہوے سنہ ۱۱۶۲ھ ۱۷۴۹ء مین احمدشاہ درانی
پھر ہند پر حملہ آور ہوا اور بطریق مصالحہ لاہور
سے واپس گیا سنہ ۱۱۶۴ھ ۱۷۵۰ء مین وزیر صفدر جنگ
نے احمد خان بنگش پر یورش کی اور ہزیمت
اوٹھائی اور بنگش مذکور نے الہ آباد اور لکھنو تک
کامیابی حاصل کی لیکن وزیر نے سنہ ۱۱۶۶ھ ۱۷۵۳ء مین
سورجمل جاٹ راجہ بھرت پور اور سردار مرہٹہ کو
متفق کر کے جسمین ملہار راؤ بھی تھا بنگش
کو شکست دی لیکن درحقیقت اس استمداد سے
اپنی کم زوری مخالفت قومون پر ظاہر کر دی۔
سن مذکور مین نظام الدولہ ناصر جنگ ولد نظام الملک
صوبدار حیدرآباد دکن جنکی زندگی مین مرہٹہ مردہ
رہے فرانسیس کے اشارہ سے ارکاٹ مین مارا گیا۔

کھیلا کرتی تھین اور ایک رات
مین گنجفہ یا چوسر مین لاکھ روپیہ
کی ہار جیت تو کچھ بات نہ تھی
(اب بھی میلون مین چند قسم کا
جوا ہوتا ہے اور کسی چیز پر چٹھیان
ڈالنے کا تو کل یورپ مین رواج ہے
جو ایک قسم کا باعتبار ہار جیت
کے جوا ہے۔

ناچ۔ جارج دوم کے عہد
مین ناچ کے جلسے گھرون مین
بھی رہتے تھے اور کچھ مکان
علیحدہ بنے ہوئے تھے جسکا
جی چاہتا تھا وہان جاکر اپنے
دوست آشناؤن کے ساتھ
مجلس عام مین ناچتا تھا اور
باجا بجایا جاتا تھا (اور آجکل ناچ گھر
اور محفل عام مین ناچنے والے
اسطرح ناچتے ہین کہ ایک عورت
اور ایک مرد خواہ اجنبی ہو خواہ
غیر اجنبی ایک دوسرے کی کمر مین
ہاتھ ڈالکر اور بدن کے سامنے کا حصہ

اور بچا اسکو اُسکا بڑا بھائی سید محمد صلابت جنگ جانشین ہوا
سنہ ۱۱۶۵ھ / ۱۷۵۲ء مین پھر احمد شاہ درانی لاہور پر حملہ آور
ہوا اور معین الملک صوبدار لاہور چار مہینے تک
اسکا سخت مقابلہ کرتا رہا اور دہلی کو قاصد روانہ
کرکے بادشاہ سے خواہان امداد ہوا لیکن دربار
دہلی عیش طلبی اور ہند کی آب وہوا کے پورے
متاثر ہونے کے بدولت جنگ سے خائف اور
لرزان تھا۔ روانگی مدد مین تساہل کیا۔ معین الملک
نے شکست کھائی اور درانی اپنی جانب سے
معین الملک کو لاہور کا صوبدار کرکے کابل کو روانہ
ہوا اور لاہور اور ملتان پھر درانی کے ماتحت ہوا۔
احمد شاہ اور صفدر جنگ وزیر مین باہم نزاع
اندرونی کدورتون کی وجہ سے ہوا اور نزاع
کی ابتدا یون ہوئی کہ وزیر نے بادشاہ کے
منظور نظر ہیجڑے خواجہ سرا کو بلا وجہ قتل کرادیا تھا
سنہ ۱۱۶۶ھ / ۱۷۵۳ء مین بادشاہ نے وزیر کا انتظام قلعہ
باہر کرکے وزیر کے مکان کی طرف توپین لگوادین
وزیر بھی جاٹون کو ہمراہ لے عازم جنگ ہوکر
خوب لڑا اور وزیر نے دلی کو جاٹون سے خوب
لٹوایا۔ القصہ وزیر صوبہ اودھ اور الہ آباد پر
مصالحہ کرکے سنہ ۱۱۶۷ھ / ۱۷۵۴ء مین لکھنؤ کو روانہ ہوا۔

چسپان کرکے دونون شخص
پیرون کو اسطرح حرکت دیتے
ہین کہ ایک گت معلوم ہوتی ہے
اور شوقین سننے اور دیکھنے والون
کو حیرت مین ڈالتی ہے۔ اور
راقم الحروف (محمد تراب علی) کو
بھی سنہ ۱۸۹۶ء مین مجبوراً اس قسم
کے جلسہ دیکھنے کا اتفاق چاند کی
چودھوین رات سمندر کی سیر اور
دخانی جہاز مین ہوا کہ جسکے بیان سے
شرمندہ ہوتا ہون اور توبہ کرتا ہون۔
یورپ اور امریکا مین عورت اور
مرد مین زیادہ ناجایز تعلق کا سبب
ایشیا وغیرہ سے وقیع مین آنے
کا عورتون کا بے پردہ پھرنا اور
بے روک ٹوک مخلی بالطبع ہوکر
یگانہ اور بیگانہ سے ملنا ہے اور
ایشیا اور افریقہ وغیرہ مین جن قومون
مین پردہ نہین ہے اور عورت و
مرد مین بے پردہ ملنا جلنا ہے ان مین
یہی آفت مذکورہ موجود ہے۔

وزیر کے رقیب عماد الملک نظام الملک کے پوتے
نے جاٹون کا استیصال چاہا اور مرہٹہ ہولکر اور
اور جے آپا سندھیا اپنی مدد کو بلایا سب نے
ملک تاخت و تاراج شروع کی بادشاہ عماد الملک
سے ناراض ہوا۔ عماد الملک ناعاقبت اندیش نے
ہولکر کو اشارہ کر کے بادشاہ کو قید کرا دیا۔
اور عزیز الدین خلف معز الدین جہاندار شاہ
کو تخت نشین کر کے عالمگیر ثانی کا خطاب دیا
اور احمد شاہ کی آنکھون مین سلائی کر دی۔
اسطرح مسلمانون کی طاقت کم زور ہوتی گئی
اور غیر قومون کی قوت ترقی پذیر ہوئی۔

اتفاق و نفاق۔

اتفاق و نفاق کی نظیر انسان کے بدن ہی مین
خود موجود ہے دیکھو جب دونون ہاتھون کا زور
ایک سو ہوگا تو امید کامیابی قوی ہے اور اگر مخالف
اطراف مین ہوگا تو امید کامیابی معدوم۔

عالمگیر ثانی ولد جہاندار شاہ
۱۱۶۷ھ سے ۱۱۷۳ھ تک
۱۷۵۴ع سے ۱۷۵۹ع تک

عماد الملک غازی الدین وزیر بہادر اور بد انتظام
تھا جب وہ بادشاہ کو ہمراہ لیکر پنجاب کی فتح کو
روانہ ہوا تو رسالہ داغ سین کے سوارون نے

کیونکہ عورت اور مرد کا اختلاط بالطبع میلانی
ایسا ہے جیسے آگ بارود کا اور
جن ملکون مین باعتبار مردم شماری
کے عورتین مردون سے زیادہ
ہون اور خوشی خواہ ہون اور
ایک مرد کو جائز نکاح ملکی قانون
طرز معاشرت نے ایک ہی عورت
کے ساتھ تا دوام حیات عورت
تجویز کیا ہو ان مین ناجائز تعلق
کا ہونا غیر ممکن ہے۔ کیونکہ عورت
کو مرد سے اور مرد کو عورت سے ہم بستر
ہونے کی نیچری (فطرتی) طور پر ایسی
ضرورت ہے جیسے کہ ضروریات
کھانے اور پینے وغیرہ کی اور انگلستان
بھی انہین ممالک مین سے ہے
جنکا اوپر ذکر ہوا۔ اور وہان پر
عورتین باعتبار مردون کی مردم شماری
سے زیادہ ہین۔ پس اس ناجائز
امر کے دور کرنے کی تجویز انگریز نظر
سِسل و بنجلیم اور امریکا سے یہ کی گئی
کہ ایک مرد کے واسطے موافق شریعت

قابو پاکر وزیر کو قید کر بے عزت کیا۔ بادشاہ بھی وزیر سے خائف تھا اہل رسالہ کو اطلاع دی کہ اگر تم وزیر کو اسی حالت مین ہمارے حوالہ کردو تو تمہاری تنخواہ کے ہم ذمہ دار ہین لیکن افسر رسالہ نے وزیر کو اُسکے خیمہ مین پہونچادیا اول تو وزیر نے اس رسالہ کو غارت کیا پھر بادشاہ کی بربادی پر آمادہ ہوا۔ لیکن اول وزیر نے لاہور پر حملہ کیا جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ اُسکی پاداش مین احمد شاہ درانی نے ۱۱۷۰ھ مین قندھار سے بازکیطرح ٹوٹا اور دہلی کو آلوٹا۔ ایک مہینے قیام فرماکر شہر برجاٹون کی گوشمالی کیواسطے روانہ ہوا۔ اول بلب گڈھ کو ایک بڑے مقابلہ کے بعد فتح کرتہ تیغ کیا اور پھر متھرا کو جا لوٹا اور جاٹون کو سزا دیکر اور یہان کی گرمی کا متحمل نہوکر راہی ولایت ہوا۔ اور ایک شادی اپنی اور ایک اپنے بیٹے تیمور شاہ کی شاہی خاندان مین کرگیا۔ اور بادشاہ کے کہنے سے بادشاہ کی حفاظت کے واسطے نجیب الدولہ کو امیرالامرا عمادالملک کے مقابلہ کرگیا۔ عمادالملک غازی الدین احمد شاہ کے جانے کے بعد اپنی فتنہ انگیز طبیعت جوش مین لایا اور اول نجیب الدولہ کو دہلی سے نکالا

اسلام کی ایک سے زیادہ بجد دو عورات کا نکاح تجویز کیا جائے۔

اپریل فول کی رسم انگلستان مین شاید اُس سازش کے زمانہ سے ہے جسکا نام اہل تواریخ نے (راے ہاؤس پلاٹ) رکھا ہے لیکن وہ رسم آجکل اسقدر رواج پاگئی ہے جسکا پایان نہین۔ صدہا طرح کے مضامین خلاف واقع اور بلا قیاس اور سراسر دروغ اخبارون مین چھپتے ہین اور انواع انواع کی گپین خوش گپ اور مہذب لوگ ہر طبقہ کے اپنے اپنے احباب کو لکھتے پڑھتے ہین یہہ ماہ اپریل انگلستان مین عیسائیون کے واسطے ایسا ہے جیسا ہندوستان مین ہنود کے واسطے ماہ پھاگن کہ جس مین ناجائز امور جائز قرار دئے جاتے ہین۔

تلوار بند۔ جارج دوم کے عہد مین ہر وضیع و شریف تلوار باندھتا

اور احمد شاہ نے پانی پت سے دہلی میں
آکر شاہ عالم عالی گوہر کو بادشاہ تسلیم کیا
اور اُسکے بیٹے جوان بخت کو ولیعہد اور
شجاع الدولہ کو وزیر اور نجیب الدولہ کو
امیرالامراء مقرر کیا - اور اس امر کی خبر
شاہ عالم کو بنگالہ روانہ کی اور خود بدولت
نے قندھار کی راہ لی - خبر مذکور کو سنکر
شاہ عالم الہ آباد آیا اور سنہ ۱۱۷۵ھ ۱۷۶۱ع میں باتفاق
شجاع الدولہ کالپی اور جھانسی مرہٹون
سے خالی کرائی اور شاہی انتظام قایم کیا -
جب شاہ درانی قندھار پہونچا تو سکھون
نے فراہم ہوکر پنجاب کے صوبہ دار کو قتل کیا
اور مخلوق خدا کو تکلیف دینی شروع کی
احمد شاہ اس خبر کو سنکر عازم ہند ہوا -
اور لاہور پہونچکر سکھون کی خبر لی معلوم
ہوا کہ ضلع روہی میں دو لاکھ سکھ آمادہ
جنگ ہیں احمد شاہ نے ایکسو اسی میل کو
دو روز میں طے کرکے سکھون پر حملہ کیا اور
بیس ۲۰ ہزار کو راہی ملک عدم کیا اور بقیۃ السیف
نے فرار ہوکر پہاڑون میں پناہ لی -
سنہ ۱۱۷۷ھ ۱۷۶۳ع تک شاہ عالم اور شجاع الدولہ نے

جاری ہوگئی لیکن محصول نہایت سخت
تھا لندن سے شہر یورک تک
محصول خط ایک معمولی مزدور کی ایک دن
کی مزدوری تھی - اور لندن سے
اڈنبرا تک ایک خط کا محصول اتنا
تھا جتنے میں آجکل ایک آٹے کا
بھرا ہوا پیپہ بکتا ہے دیکھو رسالہ
ڈائجسٹ تجارت مصنفہ رولینڈ - اور
کتاب [illegible]
مین مرقوم ہے کہ اُس زمانہ میں
ایک خط کا محصول دو شلنگ چھ
پنس (قریب پونے دو روپیہ) تھا
لیکن آجکل تین پائی (ایک پیسہ)
میں ہر جگہ خط بلا لحاظ مسافت کے پہونچتا ہے

فوٹو گراف کا کام سنہ ۱۸۳۹ع
میں انگلستان میں جاری ہوا -

کار سپانڈنٹ - بڑے بڑے اخبار والون
کا سپانڈنٹ نامہ نگار کبھی معرکہ جنگ میں
جانے شروع ہوئے اور وقتاً فوقتاً
خبرین جنگ کی روانہ کرنے لگے تھے -
سنہ ۱۸۵۴ع میں دریائے ٹیمس کے اندر سے

بوندیلکھنڈ کا انتظام کیا اس اثنا سے مین عالیجاہ
میر محمد قاسم خان بنگالہ سے انگریزون کا شاکی
آیا اور وزیر و بادشاہ سے امداد کا خواہان ہوا۔
وزیر نے میر مذکور کی امداد کی۔ آغاز مین وزیر
کی فتح ہوی اور انجام مین شکست۔ بعد کو
مصالحہ ہوا کہ شجاع الدولہ صوبہ اودھ کا
حکمران رہے اور بادشاہ صوبہ الہ آباد مین
اقامت گزین اور فرمان روا ہو۔ اور چوبیس لاکھ
روپیہ صوبہ بنگالہ سے انگریز بطور حق شاہی دیا
کرین۔ سنہ ۱۱۸۵ھ مین شاہ عالم الہ آباد سے روانہ
ہوکر دہلی پھونچا اور قلعہ دولت خانہ شاہی مین
نزول فرمایا۔ مرہٹے جو معاون ہوکر دہلی مین آیا
تھا دکن کو باہمی نزاع کے باعث روانہ ہوا۔
اور نجف خان نے دار الخلافت دہلی کے اطراف
کا انتظام شروع کیا اور اکبر آباد کیطرف مع
فوج روانہ ہوکر جاٹون کو شکست دیکر اکبر آباد
پر قابض ہوا اور ڈیگ کو فتح کر بادشاہ کے
دربار سے امیر الامرائی کا خطاب پایا۔ لیکن
دکن مین مرہٹون نے اپنی پانی پت کی گم شدہ
قوت کے حصول مین سعی شروع کی اور بنگال پر
انگریزون نے قدم جماکر اور اول شجاع الدولہ کو

براہ جاری ہوئی۔
عجیب پل۔ سنہ ۱۸۵۰ء مین آبنائے
منائے پر ایک عجیب پل تیار کیا اُسکی
صورت یہہ ہے کہ دو ہشت گوشہ
آہنی نلون کو لوہے کی میخون سے
خوب مضبوط جوڑا ہے اسطرح کہ
ان دونون کا ایک پل بنگیا ہی اور
ایک ریل اوپر والے نل کے اندر
چلتی ہے اور ایک نیچے والی
نل کے اندر چلتی ہے۔
راہ جدید سنہ ۱۸۵۰ء مین ایک
جہازران ایم کلیور نے شمال و مغرب
کی جانب سے ایشیا کا راستہ نکالا۔
والن ٹیر سنہ ۱۸۵۹ء مین والن ٹیر
سپاہی (بلا تنخواہ کی فوج) انگلنڈ
مین بھرتی ہوئی (اول صدی ہجری
مین عرب کی اکثر فوج بلکہ کل بلا تنخواہ کی تھی)
تجارت اجمل اہل انگلستان کی
تمام یورپ بلکہ کل اہل عالم سے
الاماشاالله روبترقی ہی اور حصول
زر کے وہ وسائل بہم پھونچائے

ہمراہ ہوکر حافظ رحمت خان اور علی محمد خان اور دوندے خان کی اولاد کو شکست دلواکر مسلمانون کا زور کم کیا۔ اور شجاع الدولہ کے بعد اُسکے جانشین عیاش آصف الدولہ نے انگریزون پر پورا بھروسا کرکے مسلمانون کو باہم لڑاکر نہایت کمزور کردیا۔ جسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ ملک غیر قومون کے قبض و تصرف مین آگیا۔

۱۱۹۵ھ/۱۷۸۱ء تک نجف خان نے ضابطہ خان کو مغلوب اور مفسد سکھون کو سزا دیکر تابع و لازم رکھا اور صوبہ پنجاب کے مشرقی حصہ کو بادشاہی قبضہ مین شامل رکھا۔ اور جب نجف خان اور ضابطہ خان راہی ملک عدم ہوا تو غلام قادر ضابطہ خان کا بڑا بیٹا ۱۲۰۱ھ/۱۷۸۶ء مین دہلی پر متسلط ہوگیا ۱۲۰۲ھ/۱۷۸۸ء کے بعد اس حیلہ سے کہ بادشاہ نے خزانہ چھپا رکھا ہے آنکھین نکال لین مگر تھوڑے روز بعد مہاجی سیندھیا نے بادشاہ کو نجات دلائی اور غلام قادر کے اعمال کی مکافات یہہ ہوئی کہ اُسکے ہاتھہ پیر قطع ہوکے اور سر کنگرا ندیسے بادشاہ کے قدمون پر ڈالا گیا۔

۱۲۱۸ھ/۱۸۰۳ء مین دہلی انگریزون کے ہاتھہ آئی اور ۱۲۲۱ھ/۱۸۰۶ء کو شاہ عالم نے وفات پائی اُسکے

ہین کہ اہل عقل کی عقل اونمین دنگ رہجاتی ہے۔ اور ہندستان کے ہر حرفہ اور پیشے کے ذریعہ کو اہل انگلنڈ نے اس خوبصورتی سے اپنے ہاتھہ لیا ہے کہ کوئی ہندوستانی اُسکی تہ کو نہین پہنچا۔ مگر وہ شخص جسنے خرد کی آنکھہ سے دولون ملکون کی حالات دیکھے اور معاملات جانچے اور غور سے سیر کی) اسیواسطے ہندوستانی اہل انگلستان کے مقابلہ مین بدرجہا مفلس ہین چنانچہ یہہ بات سیاح دانشمندون پر مثل آفتاب نیمروز کے روشن ہے۔

مصارف معابد۔ انگلستان کے کل چرچ (معبد) کے مصارف اہل ہندوستان سے لیئے جاتے ہین اور ہند کے ہنود اور مسلمانون کے معابد کے اخراجات اپنے اپنے ذمہ ہین مصرعہ ببین تفاوت رہ از کجا است تا بکجا۔

اشاعت مذہب مسیح۔ آغا زیا

مصارف معابد ۲۵
اشاعت مذہب ۲۶

ہندوستان کی عنان سلطنت انگریزون کے ہاتھ

ابو النصر معین الدین اکبر شاہ ثانی ۱۲۲۱ھ سے ۱۲۵۳ھ تک ۱۸۰۶ء سے ۱۸۳۷ء تک

۷۔ رمضان ۱۲۲۱ھ ۱۸۰۶ء مین اکبر شاہ شاہ عالم ثانی کا بیٹا تخت نشین ہوا۔ بارہ لاکھ روپیہ سالانہ اسکو کمپنی دیتی تھی اور بتول شاہی (جاگیرین) اور کوٹ قاسم کا علاقہ اور قلعہ کی حکومت اور اسکی باشندون کے مقدمات دیوانی و فوجداری بادشاہ خود فیصل کرتا تھا اور لقب بادشاہی اور جلوا اور چتر اور تخت و تاج بدستور اسکے قبضہ مین رہا اور نواب اودھ وغیرہ بھی ظاہر مین اطاعت کرتے تھے لیکن ۱۸۱۹ء مین نواب وزیر اودھ نے لارڈ ہیسٹنگز گورنر جنرل کے ایماء سے بادشاہ دہلی کی اطاعت بالکل ترک کردی اور اپنے تئین بادشاہ کہوانے لگا۔ اس بادشاہ نے ستر برس کی عمر ۱۲۵۳ھ ۱۸۳۷ء مین وفات پائی اور قطب صاحب مین دفن ہے۔

سراج الدین ابو ظفر بہادر شاہ

کمزوری کی حالت مین تو اہل مسیح کا اشاعت مذہب مین اس قول پر عمل رہا کہ جب کوئی شخص تمہارے داہنی گال پر طمانچہ مارے تو تم بایان گال بھی اسکی طرف پھیر دو۔ اور چند روز بعد زور پاکر مسیح کے اس قول کو اہل مسیح نے اختیار کیا وہ یہہ مت سمجھو کہ مین زمین پر صلح کروانے آیا صلح کروانے نہین بلکہ تلوار چلوانے آیا ہون کیونکہ مین آدمی کو اسکے باپ اور بیٹی کو اسکی ما اور بہو کو اسکی ساس سے جدا کرنے آیا ہون اور آدمی کے دشمن اسکے گھر ہی کے لوگ ہونگے۔ ابتدائی زمانہ مین تو اول قول پر حواریون (کیا بارہ آدمی تلوار سے شروع کرتے) اور انکے اتباع صادق نے (بسبب کمزوری) حتی الامکان عمل کیا۔ اور ملک مین چل پھر کر منادی کی اور لوگون کو عیسائی بنایا چنانچہ اُس عہد کی تاریخ کے صفحات اور

۱۱۵۲ھ سے ۱۲۷۴ھ تک
۱۷۳۷ء سے ۱۸۵۷ء تک

محمد بہادر شاہ ۱۲۵۳ھ مین بعد وفات باپ کے تخت نشین ہوا۔ اس ہی بادشاہ پہ خاندان تیموری کا شاہی نام بھی ہند مین تمام ہوگیا۔ جس سلطنت کو حضرت بابر نے اپنی ذاتی دلاوری اور بہادری سے حاصل کیا تھا اُسکو محمد شاہ سے بہادر شاہ تک کی عیش طلبی اور بزدلی نے مفت تلف کردیا۔ گویا یہہ اپنے سلف کے خلف ہی نہ تھے۔ فاعتبروا یا اولوالابصار۔ یہہ بادشاہ علم تصوف کا عالم اور علم موسیقی کا نہایت ماہر تھا اور نظم کلام مین بڑا شاعر تھا۔ اُسکے اشعار ہنوز زبان زد خاص و عام ہین۔ محفل رقص و سرود مین اُسکی غزلین نشاط افزا ہین اور مجلس اہل تصوف اور عرس مین اُسکے اشعار پر رقت آتی ہے اور حالت وجد طاری ہوتی ہے۔ یہہ بادشا اپنے باپ کی برابر آمدنی اور اختیارات رکھتا تھا کہ ۱۲۷۴ھ مین انگریزی فوج پوربیہ نے روغنی کارتوس کے کاٹنے سے جو ولایت سے آیا تھا اور جسکا

سینٹ پال کی تحریرات اس بات کی شاہد ہین۔

اور جب اہل مسیح کا گروہ قائم ہوکر زور پاگیا اور بادشاہ کونسٹین ٹائین اعظم نے مذہب عیسوی قبول کرلیا تو اہل مسیح نے دوسرے قول پر عمل کیا اور جہاد کے لیے تلوار اوٹھائی جسکی بدولت لاکھون بلکہ کرورون انسان غارت اور تہ تیغ ہوئی۔ بے شمار یہودیون کا خون پانی کے مانند بہایا گیا۔ کیتھولک اور پروٹسٹنٹ اور دوسرے فرقون کی شمشیرزنی مین لاکھون جانین ہلاک ہوئین۔ دو ریلیجن آف دی سورڈ ۲۲ مین مرقوم ہے کہ نئی دنیا کے کم از کم ایک کرور بیس لاکھ باشندونکی خونریزی کی جن مین سے اکثر صلیب دئے گئے۔

ایک مورخ کا بیان ہے کہ رومن کے عیسائیون نے چھ لاکھ یہودیون کو

حال عہد انگریزی اور انتزاع حکومت پلٹنی
مین لکھا جائیگا انکار کیا اور منحرف ہوکر اور
انگریزون کو قتل کر دہلی مین جاکر جمع ہوئے
اور اس بدقسمت بوڑھے بادشاہ کو جبرًا
اپنا بادشاہ قرار دیا - باقی ماندہ انگریزون کی
ہندی ریاستون نے ہر قسم کی دستگیری کی
اور فوجی مدد دی جس سے دہلی کا انگریزون
نے محاصرہ کیا اور باغی بے سری فوج کو تتر بتر
کر دیا اور دہلی کو فتح کیا (گویا ہند کو اہل ہند نے
دوبارہ فتح کرادیا) اور اس بدنصیب بادشاہ
کو گرفتار کر اور اسکے بیٹون اور پوتون کو بادشاہ
کے روبرو ہمایون کے مقبرہ کے نزدیک ۲۱ ستمبر
۱۸۵۷ء مین ہندوقون سے کپتان ہاڈسن
نے مار دیا اور انکی لاشون کو دہلی کی گلیون
مین کھچوایا اور بادشاہ کو ملک برہما شہر
رنگون مین قید کیا یہہ بادشاہ سنہ ۱۲۷۹ھ ۱۸۶۲ء
مین مفلوج ہوکر مرگیا اور خاندان تیموریہ کا خاتمہ کر گیا

طرز معاشرت عہد بہادر شاہ
عرف شاہ عالم سنہ ۱۲۲۱ھ ۱۸۰۶ء سراج الدین
ابوظفر بہادر شاہ سنہ ۱۲۷۵ھ ۱۸۵۷ء تک

جو مصر مین آباد تھے عیسائی ہونے
کی دعوت دی جب یہودیون نے
رد دعوت کی تو انکو جلاوطن کیا
اور عقب مین انکے لشکر جرار مامور کیا
فوج مامور نے وہ خونریزی کی کہ
انمین سے بچے اور بوڑھے
و جوان اور عورت مرد ایک کرور
پچاس لاکھ مقتول ہوئے -
تواریخ مین مرقوم ہے کہ تمام یورپ
کے عیسائیون نے جہاد پر مجتمع ہو
یروشلم پر حملہ کیا اور جب بیت المقدس
فتح کیا تو ستر ہزار عابد زاہد اہل اسلام
کو اس مقدس مقام مین مثل
قربانی کے مینڈھون کی ایک دم سے
قربان کر ڈالا اور جو لڑائی مین
طرفین کے جانین تلف ہوئین
انکی شمار بے شمار ہے (اور جب
اہل اسلام نے سلطان صلاح الدین
کی معیت مین بیت المقدس پھر
فتح کیا اور دیگر فتحمندیان حاصل
کین اور اتفاق سے تین لاکھ

خوراک - اہل اسلام کھانون مین صدہا قسم کے تکلفات بہ نسبت سابق کے زیادہ ہو گئے تھے اور انواع و اقسام کے کھانے گوشت و چاول وغیرہ سے تیار ہوتے تھے اور شیرینی بھی قسم قسم کی بناتے کھاتے تھے لیکن عام کھانا گیہون کی روٹی اور گوشت تھا - اور ہندو پوری کچوری اور ترکاری اور طرح طرح کی مٹھائی برہمن اور بنیون کے سوائے باقی ہنود گوشت روٹی بھی کھاتے تھے لیکن برہمن اور بنئے ساگ اور پتے کی ترکاری اور دال روٹی کھاتے تھے -

لباس - درباری لباس تو وہی تھا جو سابق مین تھا لیکن بغیر دربار کے مین جدید ایجادین بہت ہو گئین تھین - بعض سر پر ٹوپی اور اُس پر عمامہ باندھتے تھے اور گلے مین کرتہ اور اُس پر انگرکھا مسلمان سیدھے پردہ کا اور ہندو اُلٹے پردہ کا یا اچکن بجائے چکپن اور بعض شخص اوس پر چغہ پہنتے تھے اور ٹانگون مین پاجامہ اکثر سیدھے اور بعض اشخاص اُریب اکثر اہل اسلام

عیسائی سلطان کی فوج کی محاصرہ مین آکر گرفتار ہو گئی تو سلطان نے قیدیون سے دریافت کیا کہ تم ہم سے کیا امید رکھتے ہو - قیدیون نے عرض کی کہ جو ہمنے مسلمانون کے ساتھ کیا سلطان نے فرمایا نہین نہین مین تمکو رہائی دونگا چنانچہ ایسا ہی کیا کہ تمام چھوڑ دیا شاہ رچارڈ اول کے تخت نشینی کے دن انگلستان مین جہاد کے شوق اور روپیہ کے لالچ سے بے شمار یہودیون کا خون بہایا بلکہ یون کہا جائے تو بجا ہے کہ پانی کے بہانے مین تو کچھ افسوس بھی ہوتا ہے لیکن اہل انگلستان ان کم نصیب یہودیون کی خونریزی مین نہایت خوش تھے - دیکھو انگلنڈ اور سینٹ بارتھولومیو کا قتل فرانس مین وغیرہ وغیرہ -

تیسرا طریق ۲۶۶ھ جھوٹ بولنا اور فریب دینا اگرچہ کے فواید اور ترقی ہو سکنے کی صورت مین کار خیر مانلیا گیا پس اس ہیچ مین لاکر پادریون نے اکثر لوگون چپکے چپکے عیسائی بنایا)

اور بعض تنگ و چست اکثر شرعی اور بعض ٹخنون
سے نیچا گرمی کے موسم مین اکثر شہری غرارہ دار
(چوڑے پائیچون کا) اور سردی کے موسم مین تنگ
موری کا پہنتے تھے اور عوام ہنود اور متعصب
ہندو دہوتی باندھتے تھے اور پیرون مین بعض
موسم گرمی مین سوتی موزہ اور موسم سردی
مین اونی یا چرمی سابری موزہ اور اوسپر جوتہ
چوڑے پنجہ کا یا سلیم شاہی یا گرگابی اکثر سادے
اور بعض کامدار پہنتے تھے اور یورپ مین خیال کیے
لوگون کا یہہ لباس تھا کہ سر پہ ٹوپی اور گلے مین
قمیص اوسپر جاکٹ اور اوسپر کوٹ سرین سے
نیچا گھٹنون سے اونچا ٹانگون مین پتلون - پیرون
مین موزہ اوسپر بوٹ -

اور سیر المتاخرین مین مرقوم ہے کہ محمد شاہ
کے عہد دولت مین میت کے وارث اعلی کو رسم
پگڑی عطا ہونی اور بندھانے کی جاری ہوئی
اور میدان جنگ کی روانگی کے وقت سرپیچ
فتح بادشاہ کیطرف سے عطا ہونا آغاز ہوا -

اگرچہ عطای خطاب کا رواج قدیم سے جاری تھا
لیکن شاہ عالم اول کے عہد مین دربار شاہی
سے امرا اور روسا وغیرہ کو بڑے بڑے خطاب

چوتھا طریق یہہ ایجاد ہوا کہ ۱۸۱ سنہ ع
مین تہیوڈوسیس اعظم نے لوہا گرم کرکے
عیسائیت نمانیوالون کو داغ دینا
اور اُنکے تمام حقوق ضبط کر لینا
شائع کیا -
پانچوین پادری سیسلی انیس نے عیسائی
بنانیکا یہہ طریق اختراع کیا کہ آدمیون
کو تیرہ و تاریک غارون مین بغیر کھانے
اور پوشاک کے (برہنہ) تنہا قید رکھتا
تھا اور جب تک مقید عیسائیت قبول
نہین کرتا تب تک اُسکے مددگارون
کو بھی پاس نہین جانے دیتا تھا -
چھٹوین شاہ تہیوڈوسیس اور
کونسٹین ٹائین اور دوسرے متعصب
عیسائی بادشاہون کی ان قوانین
نے لوگونکو عیسائی بنادیا وہ جو کوئی
مندرون مین جائیگا یا قربانگاہون
آگ جلائیگا یا دیوتاؤن کو شراب
چڑھاویگا یا لوبان سلگھاویگا یا مندرون
کے دروازون کو پھولون سے آراستہ
کریگا وہ سزاے موت کا سزا وار ہوگا -

اور القاب عنایت ہوتے تھے اور نہایت خوش
کن الفاظ مین خطاب دیے جاتے تھے (جسطرح
سے آجکل سرکار انگریزی دیتی ہے) اُس زمانہ
کے خطاب یافتہ لوگون کی اولاد ہنوز اون خطابون
پر فخر کرتی ہے۔

اسلحہ۔ اور خوج کا حال بدستور تھا لیکن سیر المتاخرین
مین مسطور ہے کہ شاہ عالم ثانی کے عہد مین یہہ
ایجاد ہوا کہ بجای توڑیدار بندوق کے چقماقدار
بندوق کا اجرا ہوا۔ اور بندوق پر سنگین نصب کرنا
کثرت سے آغاز ہوا۔ سیر المتاخرین مین مرقوم
ہے کہ بندوق پر سنگین لگا کر لڑائی مین عمدہ
کام لیا جاتا تھا۔ پس جسطرح دور کی لڑائی مین
بندوق نے نیزہ (برچا) کو بیکار کر دیا تھا
اسیطرح قریب کی جنگ مین سنگین نے تلوار کو
بیکار کر دیا تھا۔ اور بہادر شاہ کے زمانہ مین بجای
چقماقدار بندوق کے توڑیدار بندوق کا استعمال
شروع ہوگیا تھا اور وہ بارش کی حالت مین
عمدہ کام دیتی تھی۔ اور دونالی بندوقین اور
چند فیر کے تپنچے بھی مستعمل تھے۔ اور گپتی
کی تلوار اور بندوق کا رواج ہوگیا تھا اور برچا
[illegible] اسطرف اور اُسطرف لگتے مین اور

اور جو لوگ عیسائی مذہب قبول
نہین کرین وہ جلا وطن کیے جائین
اور پھر گھسنے نہ پائین اور جو شخص
اپنی رسوم عبادت ادا کرتے پکڑے
جائین وہ قتل کیے جائین اور اُنکی
جایدادین ضبط کر لی جائین اور
مدارس اور مندر مسمار کر دیے جائین"۔

ساتوین بالجبر عیسائی کرنا چنانچہ
[illegible] آف دی سورڈ مین ہے کہ سنہ [illegible]ع
مین مذہب عیسائی ملک اسپانیہ اور فرانس
مین زبردستی اصطباغ دیکر قبول کرایا
جاتا تھا۔

آٹھوین خوف و رجا۔ چارلمن بادشاہ
آٹھوین صدی سنہ [illegible]ع مین جو آدمی
تو انعام کے لالچ سے اور بیشمار سزا
ناقابل برداشت کا خوف دلا دلا کر
عیسائی مذہب مین لایا۔

نوین جو لوگ جنگ سے گرفتار ہوکر آتے
تھے وہ غلام بنا بنا کر تکلیف مالایطاق
یعنی ناقابل برداشت دیے جاتے تھے
لہذا اونمین کی اکثر غلام تنہا ہی عیسائی

بیچ مین بینرہ رہتا ہے جب یہ چپا شکار وغیرہ پر جا تا ہے تو دونون پنچے خود بخود قیر ہوجاتے ہین بننے لگا تھا۔

کاٹھی و بگل - اور تاریخ سیر المتاخرین سے ظاہر ہوتا ہے کہ شاہ عالم کے عہد مین گھوڑون پر بجائے بھاری خوگیر کے ہلکی پھلکی کاٹھی بند ہنے کا رواج و ایجاد ہوا۔ اور جہان آواز فوج کی کمان (حکم) دینے مین کام نہین دیتی ہے اُسکے واسطے ایسا آلہ (بگل) اجراء ہوا کہ فوج کو حکم رسانی مین آسانی ہوگئی اور ایک فائدہ اُس سے یہہ ہوا کہ فوجی آدمی کے سوا اور کوئی اُسکی آواز کا حکم نہین جانتا تھا۔

تعزیہ - ہر سال قمری ماہ محرم مین جو تعزیہ داری کی خلاف شرع رسم ہندوستان مین ان ایام مین رائج ہوئی اور آجکل ہندوستان مین عوام و خواص ہنود اور بخصوص سندورریاستون اور نومسلم اور ڈہل الیقین مسلمانون مین نہایت شد و مد کے ساتھ جاری ہے - اور رسم اختراع مذکور کو امیر تیمور کی طرف منسوب کرتے ہین لیکن

ہونا پسند کر مذہب عیسائی مجبوراً اختیار کر لیتے تھے۔

دسوین جوڑ جدا کرنا - عیسائی ولانے ہر شخص کے دستخط ایک دینی کتاب پر قسطنطنیہ کی کونسل کے احکام کی موافق کرا کر عمل کیا جسکا منشا غیر مذہب والیکا جوڑ جدا کرنا اور خونریزی تھا پھر اُنکے ذریعے عیسائیت کو اشاعت دی اور اکثر مذہب والونکو ہلاک کیا۔

گیارہوین صدی تازیانہ - نوی صدی عیسوی مین عیسائی مذہب قبول کرنیوالونکو زبان کاٹڈالنے کی سزا اور تازیانہ سے مار مار کر مار ڈالنے کی سزا شروع ہوئی اور ایک لاکھ آدمی بادشاہ مجابل سوم نے سزائے محتشر بہ بھسنے ہلاک کیے۔

بارہوین صدی جلاجلاکر عیسائی کرنا - بادشاہ جسینٹی نے اشاعت عیسائیت کیلیے غیر مذہب والونکا جلانا تجویز کیا اور سواس اور

سلہ اس کونسل کا منشا تو ین عام کونسل مذہبی تھا

اُس زمانہ کی تواریخین چنانچہ توزک تیموری
جو تیمور لنگ نے خود لکھی ہے اور تیمورنامہ
اور ظفرنامہ مصنفہ ملا شرف الدین اور
تاریخ تیموری ہم نے دیکھین تو اِن تاریخ
مزبورہ قول مشہور کی تائید نہین کرتین۔
ہان تاریخون مسطورہ سے یہہ معلوم ہوتا ہے
کہ امیر تیمور کو حضرت امام حسینؑ رضی اللہ
عنہُ سے ایسی محبت تھی جیسے ایک پکے
مسلمان کو ہونی چاہئے علاوہ ازین اگر
تعزیہ داری امیر تیمور کی ایجاد ہوتی تو
اُسکے دیگر ممالک مفتوحہ مین اور خصوصًا
اُسکے دارالخلافت مین جسمین پشت در پشت
اُسکی حکومت رہی ہے تعزیہ داری کا
رسم و رواج ہوتا بخلاف ہندوستان
کے کہ مثل برق کے آیا اور مانند ہوا کے
چلا گیا اور نہ یہہ رسم تعزیہ داری کی سوا
بلاد ہند کے ملک عرب اور دیگر ممالک اہل اسلام
مین ہنوز پائی جاتی ہے وہ اسلام مین
محض لاشئے ہے پس اس سے معلوم ہوتا ہے
کہ اہل دول اور نو مسلم اور اُس عہد
کے نو وارد ...

اسٹیفن کو معہ اُنکے ہمراہیون کے صلیب
مین باندھکر شعلہ زن آگ مین جلادیا
ٹرن مین اکثر لوگونکو جلایا گیا (چنانچہ
ایک عیسائی مورخ فلیوری نے اس بات کو
مفصل لکھا ہے) اور ۱۲۰۹ع مین ضلع
نیورس کا سردار زندہ جلایا گیا۔
۲۳ جولائی ۱۲۱۰ع مین کونٹ سیمون
ڈی مونٹ فورٹ اور سردار خانقاہ
واکس سونائی نے لوگون کو جلوایا۔
۱۲۳۳ع مین پادری گریگری کی تراکیب سے
جرمن اور بوہیمیا مین گروہ کے گروہ اور
انبوہ کے انبوہ جلائے گئے۔ اور ۱۲۴۶ع
مین فلینڈرس اور فرانس کے شمال مین اکثر
لوگ زندہ جلائے گئے لیوہوم کے
عہد مین کل یہودی عیسائی بالجبر کرنے کی
سعی مجبور ہوئے اور اکثر یہودی اُنمین سے جل مرے
کونسٹین ٹاین ہفتم نے عیسائیت کے جوش
مین بخیر مذہب والون کو جلادینے والا
تیزاب پینے پر مجبور کیا اور خدا کی مخلوق کو
اس عذاب دردناک سے ہلاک کیا
... کی رگون نے بے شمار ...

وغیرہ کی انوکھی رسم دیکھکر تعزیہ داری کا
نقشہ کھینچا ہے اور خاکہ اوڑایا ہے
دیگر رسوم و اصول اوسی طریق پر جاری
تھے جسطرح اول طرز معاشرت عہد خاندان
مغلیہ مین مذکور ہوئے۔

صنائع غیر ممالک ۔ غیر ممالک کے
مخترع صنایع بھی جاری ہو چلے تھے جس
سے عمدہ عمدہ کام نکلتے تھے اور مالک بڑے
بڑے فائدہ کھینچتے تھے چنانچہ چھاپہ خانے
جاری ہوگئے تھے جس کی بدولت قیمتی اور
کمیاب کتابین ارزان اور وافر دستیاب
ہونے لگین اور ہر علم اور ہر زبان کی کتابین
چھپ کر شائع ہوئین اور علوم کی اشاعت
بکثرت ہوئی۔ جو دستی لکھی کتابین سیکڑون
روپیہ کو فروخت ہوتی تھین وہ چھاپے
کی چھپی نہایت خوش خط اور پکی روشنائی
کی جو پانی مین ڈوبکر کاغذ پہ بدستور رہے
وہ دس دس اور بیس بیس روپیہ مین
فروخت ہونے لگین اور جو دس بیس مین
آتی تھین وہ ایک دو روپیہ مین بکنے لگین۔
اور تار برقی بھی جاری ہوگیا تھا جو ہزارون

اور انگلستان کے لوگون نے بے تعداد کتنے ہو لک
مذہب والونکو قانونًا زندہ جلایا۔ دیکھو تواریخ
اٹلی اور انگلنڈ۔ اس قسم کے اندھیر پندرھوین
صدی کے آغاز تک جاری رہے۔ حال مرقومہ
بالا ہزارمین سے ایک ہے اگر مفصل دیکھا چاہو
تو تواریخ ڈگلوسی اور تاریخ موسیم تاریخ
ڈنمارک اور ملٹن اور پیلیجی آفت دی موڈ
مطالعہ کرو۔

تیسرے وہ یہ طریق ہے کہ آجکل پادری
جابجا عیسایت کا وعظ وغیرہ کہتے اور
مذہبی کتابین تقسیم کرتے ہین تاکہ عیسایت کی
اشاعت ہو۔ لیکن یورپ کے بعض ممالک
مین باوجود اس تہذیب و شائستگی کے
یہودیون پر بسبب تخالف مذہب کے
وہی قہر آسمان ٹوٹ رہے ہین دیکھو روس
وغیرہ کی یہودیون کو جلاوطن کرنا ہے یہ ہین
اور وہ بیچارے مصیبت مارے سلطان روم
کی عملداری مین اہل اسلام کی دامن کے
سایہ مین پناہ گزین ہوتے ہین اور سلطان کے
اور اہل اسلام انکے ساتھ انواع واقسام
سلوک کرتے ہین۔

کوس کی خبر منٹون مین دیتا ہے۔ اور ان جہاز کو ایک اعجاز معلوم ہوتا ہے۔

دخانی جہاز

دخانی جہاز (دہوین کا جہاز) خوب جاری و ساری تھے جسکے ذریعہ سے دریائی راستہ نہایت آسان اور بےخوف وخطر ہوگیا ہے اور بہت جلد دریائی مسافت کو آسانی سے طے کرتا ہے جسکے وسیلہ سے دریائی تجارت کو بڑی ترقی ہے۔ اور جس نے اس قول کو خوب وثوق دیا کہ

بدریا در منافع بیشمار ست

اور اس قول کے خوف کو کہ مصرعہ

اگر خواہی سلامت برکنار ست

لوگون کے دلسے محو کردیا۔ اور اس کی بدولت ہنود نے منوجی کے اوس پرانے قانون کو منسوخ کردیا جو اونہون نے اپنے عہد کے مناسب مقرر کیا تھا کہ جو جہاز مین سوار ہوگا اُسکا مت (مذہب) خراب ہوجائیگا۔ گویا حقیقت مین وہ باعتبار فوائد اور دوری کے طے کرنے مین بحری ریل ہے۔

ریل گاڑی

ریل گاڑی بھی جاری تھی جو مہینون کی مسافت دنون مین اور دنون کی گھنٹون مین طے کر دیتی

سنہ ۱۸۸۵ء سے انگلینڈ مین تبلیغ اسلام

مسٹر ویب کا بیان ہے کہ کل لوگون کی معنوی ضرورتون کو رفع کرنے کے لیئے مذہب اسلام ہی سچا اور معقول مذہب پایا ہے اسلیئے اس مذہب کو ترجیح دینا لازم اور ضروری ہے مسٹر ویب نے حضرت عیسےٰؑ وغیرہ کا مقابلہ رسول آخرالزمان کی سوانح عمری سے کیا ہے اور کہا ہے جسطرح جاہل عرب نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خلاف بہو قیاس کر رکھے تھے ویسا ہی قیاس یہودیون کو عیسےٰؑ سے خلاف تھا بلکہ کچھ زیادہ آنحضرتؐ نے ویسا ہی نبوت کا دعویٰ کیا جسطرح کہ موسیٰ اور ابراہیم اور عیسےٰ علیہم السلام نے کیا تھا اور آنحضرتؐ نے کسی مذہب ایسے نئی مضمون کی جو عیسےٰؑ وغیرہ کی خلاف تھا اشاعت نہین فرمائی کیونکہ وہ ہمیشہ عیسےٰؑ وغیرہ کا ذکر اور تعریف کیا کرتے تھے اور جو تعلیم اگلے پیغمبرون نے لوگون کو کی تھی وہی تعلیم آپ بھی کیا کرتے تھے امریکہ اور انگلستان کی ہر ایک عیسائی کا اور میرا بھی یہی خیال تھا کہ ایک مسلمان بکثرت عورات رکھتا ہے اور جبکہ اسکو کوئی دوسرا کام نہین رہتا تو وہ ایک تلوار لیکر عیسائی کی تلاش مین پھرتا ہے تاکہ اُسکو قتل کرے یعنی امریکہ مین یہ بھی سنا تھا کہ مسلمانونکا یہ عقیدہ ہے کہ

نشون مین طے کرتی ہے اور جو سفر کہ صورت سفر تھا اُس سفر کو وسیلۂ ظفر کر دیا۔

روئی کے دباؤ کے پیچ اور دوسری کلون سے جو کپڑے بننے اور کاغذ بنانے مین عمدہ کام دیتی ہین اور جنکا ذکر عہد انگریزی کے ساتھ مخصوص ہے رواج پایا۔

زینا۔ خانپور مین ایک پیچدار زینہ عباد اللہ خان رئیس نے ایسا بنوایا تھا کہ مکان پر چڑھنے کے وقت جب پیچ گھومایا بلا زحمت مکان کے بالاخانہ پر پہونچا دیتا تھا اور اسیطرح نیچے اوتار دیتا تھا

گھڑی۔ اگرچہ دہوپ گھڑی اور ریت گھڑی اور پانی گھڑی یہان مدتون سے رایج تھین لیکن جیب گھڑی وغیرہ نے اکبر شاہ ثانی کے عہد مین رواج پایا۔ اور وہ ترازو جو بموجب اصول جر ثقیل کے تھوڑے وزن کے باٹون کے بڑے بڑے بھاری وزنون کی نہایت آسانی سے جانچ کرتی ہے مابعد عہد مذکور کے یہان جاری ہوی۔ غیر ممالک کی ایجادین

خوردبین کو تنس نے ۱۵۹۰ء مین ایجاد کیا۔ اور اسکی ساخت کا حال مین (محمد تراب علی) نے اپنی کتاب تنویر العیون مین مفصل لکھا ہے

اپنی روشن شعاعون سے توحید کی نورانی چہرہ کو اہل تحقیق کی چشم یقین مین منطبع کر دیا اور تثلیث کی مثلث کو غلط ظاہر کر دکھایا ۱۸۹۱ء کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ لیورپول مین چھ ستر آدمی سے زیادہ اسلام

جب تک وہ کسی عیسائی کو قتل کرکے اسکو نہا... وہ داخل جنت نہوگا (یہہ امور تمام غلط ہین) پہر ار... کہ مذہب اسلام کو نیویارک مین پہلاؤن اور ممالک مین مذہب اسلام پہیلنے سے یہی امید کرتا ہون کہ کل جہان کے لوگ شہرت اندوز اسلام ہون گے۔

اور ممالک امریکہ کے باشندونکی خیالات جنکی نسبت

دوایم فیل وزیر ملک امریکہ کا یہہ مقولہ گرمجوشی مشہور ہوا ہے کہ دو ملک امریکہ کی نوجوان طبیعتین جو مغربی فلسفہ کی غبار آلودہ عینکین لگائی ہوئے ہین وہ اس سچے غمخوار عربی بنی نوع بشر کی فلسفۂ الہیات پر تقین کامل لانے کیلئے تیار ہین جنکی ہدایت کی آواز کرہ زمین کے دو سو ملین یعنی بائیس کرور آبادی مین گونج رہی ہے بے انتہا صداقت اور اشاعت اسلام کیواسطے اسلام دوست کو مژدہ ...

سلہ اخبار جدیدہ روزگار ... مرقوم ہے کہ سنا ... نو مسلم ممالک یورپ نے برضا خود اسلام قبول کیا

جو فن مرایا و مناظر مین ہے -

دوربین کو یفربین نے ۱۶۰۹ع مین ایجاد کیا - اور اسکی بناوٹ کی کیفیت راقم الحروف (محمد تراب علی) نے مناظر ترابیہ مین رقم کی ہے

گیس کو جو مشہور بخار ہے وان بلمانت نے ۱۸۲۵ع مین ظاہر کیا -

غبارہ کو مونت کالیفر نے ۱۷۹۳ع مین ایجاد کیا

برقی روشنی کو ہمیف نے ۱۸۱۳ع مین ایجاد کیا -

تار برقی کو ہیوس نے ۱۸۲۴ع مین ایجاد کیا

دیاسلائی کو واکر نے ۱۸۲۳ع مین ایجاد کیا -

کپڑے سینے کی کل ایک شخص الیاس نامی نے ۱۸۴۶ع مین ایجاد کی -

فوٹوگراف کو ایڈلین نے ۱۸۳۸ع مین ایجاد کیا - اور محمد ہاشم امام فن مناظر و مرایا نے چند صدی پیشتر آنکھہ مین تصویر طبع ہونے کی حالت مین اُسکی کیفیت ضمناً بیان کی ہے -

شادابی و آبادی - اور ہندوستان کی شادابی اور آبادی اور مرفہ حالی مین سابق کی نسبت بہت ترقی ہے گنجان جنگلون کا

قبول کر چکے ہین اور رات دن جوق جوق دایرہ اسلام مین آتی جاتی ہین گویا یدخلون فی دین اللہ افواجا کی مصداق ہین - اور مسٹر پول نو مسلم اپنی تاریخ اسلام مین تحریر فرماتے ہین کہ شہر لیورپول مین نو مسلم مسلمان چالیس آدمی ہین اور ایک سو بیس شہر دارالسلطنت لندن مین ہین - لندن مین دو مسجدین ہین ایک سفیر دولت عثمانیہ کی احاطے مین اور دوسری جو اہل اسلام ہند نے بنوائی ہے - اور ایک جامع مسجد لیورپول مین تیار ہو رہی ہے ان مسجدون مین پانچ وقت اذان ہوتی ہے - اور خدا واحد کی نماز اور اسکی وحدانیت پر شہادت دیجاتی ہے -

اور اپنے ملکون اور وطنون سے ہجرت کر حضرت سلطان المعظم روم خلد اللہ ملکہ کی دولت ابد مدت مین وارد ہوے ہین اور سلطان نے انکے آرام اور آسایش پہونچانے مین بہی فراخی اور چار لاکہہ روپیہ انکی واسطے دار العجزا بنوایا ہے

جنمین خوف وخطر رہزنی اور ڈکیتی کا تھا قریب قریب کل کے صاف ہوگئے تھے اور باقی رہے سہے صاف ہوتے جاتے تھے - اور زمین کی کاشت ترقی پر تھی اور افتادہ زمین (بنجر) نہایت کم تھی - زمینداروں کا تو کیا کہنا ہے کاشتکاروں تک کے پاس باغ باغیچے میوہ جات اور پھلوار کے تھے - تجارت بھی بہت رو بترقی تھی ایشیا کے کل ممالک سے اور افریقا کے بعض ممالک سے اور یورپ کے ملکوں مین سے فرانس پرتگیز اور ولندیز اور انگلستان وغیرہ سے ہندوستان کی تجارت بذریعہ دریا ہوتی تھی اور ممالک امریکا سے بذریعہ اہل یورپ ہند کی تجارت جاری تھی چنانچہ تماکو اور آلو امریکا سے بطریق تجارت ہند مین آئے اور اب بکثرت ہندوستان مین پیدا ہوتے ہین - اور فن فلاحت کے عالمون کا خیال ہے کہ غلہ مثلاً امریکا کا درخت ہے (یہہ جنس امریکا مین بہ نسبت اور جگہ کے عمدہ ہوتی ہے شاید اسی خیال سے کہا ہے)

طرز حکومت انگلستان

طرز سلطنت ۱

انگلستان کی سلطنت نہ مثل روس کے شخصی ہے کہ بادشاہ ہی کو سب سیاہ و سفید کرنے کا اختیار ہو - اور نہ مانند سوئیٹزرلنڈ کی جمہوری نوعی ہے کہ صرف امرا اور اہل قدرت کے دست قدرت مین عنان حکومت ہو - اور نہ مثل امریکا اور فرانس کے جمہوری ہے کہ جمہور عوام پر حکومت کا دار و مدار ہو بلکہ ان تینون ارکان یعنی بادشاہ - امرا - عوام - پر مبنی ہے -

اختیارات ۱

اختیارات بادشاہ کے یہہ ہین -

(۱) امارت کے مراتب اور مناصب عطا فرمانا (۲) پارلیمنٹ کو منتخب یا برخاست یا معطل کرسکنا (۳) قوانین کا اُسکے دستخط بغیر نہ جاری ہونا (۴) خلاف قانون حرکت کرنے والے کے جرم کو معاف کردینا - (۵) صلح اور جنگ وہی کرسکتا ہے - (۶) بغیر حکم بادشاہ کے چاندی یا سونا مسکوک نہین ہوسکتا -

کونسل ۱

کونسل بادشاہ وزیرون کے واسطے اور ذریعہ سے حکمرانی کرتا ہے اور سوائے وزیرون

نرخ اجناس - اور عمدہ اور بکثرت پیداوار
کی بدولت نرخ اجناس کا نہایت ارزان
رہتا تھا چنانچہ ۱۸۵۶ء تک مصنف اس
کتاب (محمد تراب علیؒ) نے اپنے وطن مین بچشم
خود عام نرخ اجناس کا یہہ خرید و فروخت
ہوتے دیکھا گیہون فی روپیہ اکیس بیس سیر
اور جو و نخود (چنا) فی روپیہ دو من قند سیاہ
پچیس سیر اور گڑ یہ شکر دو روپیہ من تیل
چار روپیہ من اور روغن زرد (گھی) دس روپیہ
من اور روئی چار روپیہ من اور کپاس
فی روپیہ پچیس سیر - اور باقی اجناس کا
نرخ اشیاء مذکورہ کے نرخ پر قیاس
کرلو - اور سیر اسی تولہ کا تھا اور من چالیس سیر کا

زمانہ - امن چین کے زمانہ مین رعایا کو
کچھہ تردد اور کسیطرح کی تکلیف واقع نہین
ہوتی تھی بلکہ تمام مخلوق خدا امن امان
اور چین چان سے اپنی گذران کرتی تھی
لیکن انقلاب سلطنت کے ایام مین انقلاب
زمانہ ہوجاتا تھا اور رعایا کو ایک گونہ مصائب
کا مقابلہ کرنا پڑتا تھا - اور یہہ بالخصوص زراع
اور امراکے واسطے زیادہ مضرت رسان ہوتا تھا

مجلس بہ تفصیل ذیل بنام کونسل وزراء ہے
(۱) وزیر خزانہ عامرہ جو اکثر وزیر اعظم
ہوتا ہے (۲) وزیر مال جسکے کل مقدمات
مال کا تعلق رہتا ہے اور تمام محاصل
ملک کا انتظام کرتا ہے (۳) وزیر جنگ جسکے
کل جنگی مقدمات متعلق ہوتی ہین -
(۴) صدر الصدور - اس وزیر پاس
مہر سلطانی رہتی ہے اور وہی جج وغیرہ مقرر کرتا ہے
(۵) داروغہ دیوان خانہ - یہہ وزیر مہر
سلطانی کاغذات پر ثبت کرتا ہے -
(۶) صدر کونسل وزراء (۷) وزیر مختص
بہ انگلنڈ جو خاص انگلنڈ کے
معاملات سے تعلق رکھتا ہے (۸) وزیر
ممالک غیر - جو غیر ملکون کے مقدمات
کو انجام دیتا ہے (۹) وزیر ممالک نو آباد
جو امریکا اور افریقا کی انگریزی بستیون
کا انتظام کرتا ہے (۱۰) وزیر ہند - جو
گورنر جنرل ہند پر حاکم ہے اور امور
ہندوستان سے تعلق رکھتا ہے (۱۱)
حاکم اعلی عدالت ہے یہی جسکے کل مقدمات
دیوانی و فوجداری بغرض تجویز مین داخل ہوتی

اور عوام الناس پر اسکا کم اثر پڑتا تھا
کچھ حصہ رسدی پہونچتا تھا - مگر نہ ایسا کہ
جیسا ۱۸۵۷ء کے غدر انگریزی فوج کے
بگڑنے مین واقع ہوا ہر شہر اور قصبہ دھڑا
دھڑی سے لٹا اور ہر شخص کو مال تو درکنار
اپنی جان کے لالے پڑ گئے ہزارون بندگان
خدا بیگناہ مارے گئے - چنانچہ تاریخ کے زمانہ
غدر مین مرقوم ہے اور نیز مشاہدہ مین آیا ہے کہ
ہزارہا مخلوق کو پھانسی اور گولی سے خاک
مین ملا دیا اور بالخصوص معزز آدمیون کو
پھانسی ہی سے برباد نہین کیا بلکہ اُنکے مزارون
کا بھی پتہ نہین لگنے دیا اور اُنکو بے نشان
کر دیا - اور جس زمیندار یا بستی کے رہنے والون
پر کچھ شبہ ہوا یا اُنکے مخالفون نے کچھ بخلاف
کہدیا تو وہ بستی جلائی گئی اور دھڑا دھڑی سے
لوٹی گئی اور وہان کے انسان مال سے اور
جان سے غارت کئے گئے -

اگرچہ ہندوستان کی اُس عمدہ حالت کے جو
اہل اسلام کی حضرت معاشرتون مین مذکور ہوئی
سننے اور کتب دیکھنے سے سننے والون اور
کتب دیکھنے والون کو اس شاداب حالت کی

متعلق ہین (۱۲) صدر کونسل تجارت
(۱۳) صدر کونسل پرورش غربا و
مساکین (۱۴) اعلی افسر محکمہ ڈاک
(۱۵) وزیر ریاست لنکیسٹر (۱۶)
وزیر ایرلنڈ -

عزل و نصب وزرا

جبکسی بڑے قانون کے بارہ مین
ان وزرا کی رائے نامقبول ہوتی
ہے تو اکثر وہ مستعفی ہو جاتے ہین
اور بادشاہ انکے فریق مخالف کے
سردار کو طلب فرما کر حکم دیتا ہے کہ
تم اور کونسل وزرا مقرر کرلیوین
اس مین سرآمد روزگار لوگ منتخب
ہوتے ہین اور وہ مشیر خاص کمیٹی
راز داران بادشاہ کہلاتی ہین -

مجلس امرا

مجلس امرا - پارلیمنٹ کی مجلس امرا مین
دو قسم کے امیر اجلاس کرتے ہین ایک
علمائے دین - اور وہ تیس ۳۰ شخص شریک
شوری ہوتے ہین یعنی ۲۶ بشپ یا اسقف
کلیسائی انگلستان اور چار اسقف آئرلنڈ
کے لیکن آئرلنڈ کے ہر سال بدل جاتے ہین
دوسرے امرا - امیرون کی کچھ تعداد

اور لال ڈگیوں اور کوٹھیوں کے کھنڈروں اور ٹوٹے ہوئے گنبدوں اور باولیوں اور شکستہ مناروں اور اجڑے ہوئے شاہی باغوں اور ایوانوں اور قصروں اور قلعوں اور سڑکوں کو دیکھنے سے اُن وقتوں کی سیاحوں کی شہادت پوری ہوتی ہے جس سے یہہ یقین ہوتا ہے کہ اُسوقت کے مورخوں اور سیاحوں نے اپنی تاریخوں اور سفرناموں میں جو کچھ بیان کیا وہ بیوجہ بیان نہیں کیا بلکہ سچا اور درست لکھا ہے اور سچ سچ بیان کیا ہے ۔

اہل اسلام ۔ اس عہد کی اہل اسلام اپنے ہندو ہمسایوں اور دوستوں کے ساتھ مل جلکر بہت ہی ہندی ہوگئے تھے خوراک و پوشاک میں اور دیگر رسوم و رواج میں شریک حال ہو گئے تھے ہند کی آب و ہوا نے انپر وہ اپنا اثر ڈالا تھا کہ انکا تن و توش اور رنگ و روغن انکی ہمسایوں جیسا ہو گیا تھا وہ نازک اندام اور زیادہ آرام طلب ہو گئے تھے اور انکی دل و دماغی قوی بھی مانند ظاہری تن و توش اور رنگ و روغن کے بخیر باد کر گئے تھے اور آپس کی موافقت جسکی بدولت حکومت کرتے تھے بجائے اُسکے آپس میں مخالفت و منافقت پیدا ہوگئی تھی گویا وہ اپنے اسلاف کے اخلاف ہی نہیں رہے تھے صورت اُنکی ایسی تھی کہ اگر وہ اپنے آبائی وطن میں جاتے تو ہندی کہے جاتے پس اسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ شاہ سے رعیت اور فاتح سے مفتوح اور حاکم سے محکوم اپنے ہمسایوں ہندوؤں کی مانند ہو گئے ۔ اب قاعدہ مطلق ہے کہ جب دن پھیر تو پھیرن لگے سب [illegible] یہانتک نظر آتی ہے کہ صورت یاس میں بن بگڑ جاتی ہے انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

اور پارلیمنٹ کا ہر محکمہ قانون تجویز کر سکتا ہے اور قانون نافذ ہونے کے پہلے بل کہلاتا ہے اور ہر ایک بل کو دونوں محکموں میں تین بار پڑھا جاتا ہے اور جب تینوں بار مقبول ہو جاتا ہے تو بادشاہ دستخط کر کے نافذ کر دیتا ہے اُسوقت بل ایکٹ پارلیمنٹ ہو جاتا ہے اور قانون انگلستان شمار ہوتا ہے اور روپیہ کے بارہ میں جو قوانین تجویز ہوتے ہیں انکا آغاز محکمہ عوام سے ہوتا ہے خواہ محکمہ امرا انکو منسوخ کر دے لیکن اُنمیں تغیر و تبدل نہیں کر سکتا ۔ اور نفوذ قوانین انگلستان کا عمل درآمد تین اصول عظیمہ پر موقوف ہے ایک جوری (پنچایت) دوم ایکٹ ہیبیاس کورپس سوم حکام عدالت کی آزادی ۔

تجویز مقدمہ ۔ انگلستان میں ایک مقدمہ کے واسطے دو جوری مقرر ہوتی ہیں اول جوری کا یہہ کام ہے کہ اس امر کی تحقیقات کرے کہ یہہ مقدمہ اس قابل ہے کہ عدالت میں تحقیقات کیواسطے بھیجا جاوے یا نہیں دوسری بارہ آدمی کی جوری اُس مقدمہ کا فیصلہ کرتی ہے ۔

قوانین انگلستان یہہ ہیں (۱) ایکٹ تسلیم شدہ (جو ایکٹ پارلیمنٹ میں داخل ہیں) ایکٹ [illegible]

(جسکو پارلیمنٹ کی دونوں مجلسون نے اور بادشاہ کی منظوری سے جاری کیا ہو) (۲) کومن لا (جو قانون رسوم قدیم پر مبنی ہو اور اُسکی عملدر آمد مین مقدمات فیصلہ شدہ بطور نظیر ہون) (۳) لا آف ایکوئٹی (وہ قانون جو ایسے مقدمات مین نافذ ہوتے ہین جن میں صدر الصدور کے ذریعہ سے بادشاہ دخل دیکر تاکہ کومن لا سے کسیطرح کی ناانصافی نہو۔

عدالتین۔ انگلستان کی بڑی عدالتین یہ ہین۔ ایک چانسری (عدالت عالیہ یا محکمہ صدر) عدالت مذکور کے ذریعہ سے تمام فرمان اور احکام شاہی جاری ہوتے ہین اور انواع و اقسام کی سنادون اور دستاویزون کی تصدیق اور رجسٹری ہوتی ہے۔ اور پارلیمنٹ اور دیگر کونسلون کے انعقاد کا حکم نافذ ہوتا ہے اور دوسری کوئینس بنچ (عدالت ملکہ معظمہ) تیسرے کومن پلیز (جسمین ہر قسم کے دعوے پیش ہوتے ہین) چوتھی ایکسچیکر (عدالت مالیات) اُسکو خراج ملک اور حقوق شاہی سے تعلق ہے۔

نوٹ۔ روئے زمین پر اسلامی ممالک۔ منجملہ مستقل سلطنت کے اہل اسلام کی چند سطور ذیل ہوتی ہین۔ سلطنت عثمانیہ (ترکی) یورپ مین بارہ مین جنکا مذکور مقدمہ کتاب مین ہوا اور باقی ایشیا اور افریقہ مین جنانچہ ایشیا کوچک اور ارمن اور کردستان اور الجزیرہ عراق و شام اور عرب اور حجاز وغیرہ جنکا حکمران سلطان عبد الحمید خان دوم ہے۔ ایشیا مین ایران جسکا بادشاہ ناصر الدین شاہ ہے۔ افغانستان اُسکا فرمان روا امیر عبد الرحمان خان ہے۔ بلوچستان جسکا دار الخلافت قلات ہے۔ بخارا اور اسکا حکمران سید عبد الاحد خان ہے۔ عمان وہان کا حاکم سلطان سید نور کی۔ اور ترکستان چین اور افریقہ مین مراکو جسکا پایہ تخت شہر فیض جسکا بادشاہ سلطان مولائی حسن۔ اور سکیٹو وہان کا فرمان روا بھی ملقب بہ سلطان ہے۔ طرابلس جسکا حاکم احمد رحیم ہے۔ اور حبش جسکا دار الحکومت گوندر اور بادشاہ سلطان حسن ہے۔ مصر وہان کا حکمران خدیو نائب السلطان۔ اور ملک بر بر جسمین چار کرور آدمی ہین۔ اور سوڈان جو کہ آبادی مین بر بر کے مساوی ہے۔ اور زنجبار جسکا دار الحکومت شہر ہے۔ اور ٹیونس و دیگر ممالک وغیرہ۔ اور دیگر جزایر جنانچہ جیلا کا جسکا حکمران سلطان محمد ہے اور جاوا۔ اور جزیرہ سماٹرہ۔ اور مالدیپ۔ ولکادیپ۔ وکمبودیا۔ اور دیگر جزیرہ مین جنکی تفصیل جغرافیہ المرآۃ الوضیہ فی الکرۃ الارضیہ اور دوسری کتب غیر زبان سے ہوتی ہے۔ ماتحت انگریزی وخود مختار ہندوستان مین راجہ جنہوں ریاستین اہل اسلام کی ہین حیدر آباد۔ بھوپال۔ بہاولپور۔ جونا گڈھ۔ رامپور۔ ٹونک۔ جاورہ۔ رادھن پور۔ پالن پور۔ کھمبی۔ سچین۔ رجپور۔ مالیر کوٹلہ۔ باؤنی۔ بالا سینور۔ کورائی۔ چین کی ماتحت ملک مین بین بہیا گلسو تنسو اور چین مین تین کروڑ مسلمان آباد ہین۔

الحمد للہ کہ حصہ اول کتاب تاریخ تراب کا منطبع ہو گیا۔ اور حصہ دوم عہد انگریزی مرتب ہو رہا ہے عنقریب طبع ہو گا۔

تصحیح اغلاط کتاب طرز معاشرت ہند و انگلینڈ معروف بہ تاریخ تراب

صفحہ	سطر	نام کالم	غلط	صحیح
۳	۷	۰	توضیع	توضیح
۴	۵	۰	پیاین	بیاپاین
۵	۱۷		دلون	دالون
۱۳	۷	۰	بیوقوف	لوگ
۱۳	۱۰	۰	مذموم	۰
۱۶	۷	۰	سنونون	ستونون
۱۷	۲۰	۰	اور	+
۱۸	۱۴	۰	ا	مان
۲۵	۵	۰	بنوا	بنوایا
۳۸	۲	۰	اس تفرقہ	یہ تفرقہ
۳۹	۱۷	انگلینڈ	اسکو	۰
۵۳	۱	〃	منھہ دیکھا	منھہ دکھایا
۷۵	۱۹	ہندوستان	اوقاف	اوقات
۷۷	۴	〃	لفشی	نسفی
۸۲	۱	انگلستان	ساقی	ساقی
۸۴	۶	〃	حیون	حیوان
۹۰	۹	〃	ڈینمارک	ڈینس
۹۸	۱۲	〃	سنہ ۱۸۰۵ء	سنہ ۱۸۱۱ء
۹۹	۲	ہند	ایک سو	ایک لاکھ
۱۰۳	۶	انگلینڈ	او	اور
۱۰۸	۱۹-۲۱	〃	مجاہدالدین	مجاہدین
۱۱۰	۹	〃	خدا بندگان	بندگان خدا
۱۱۳	۶	〃	طلب	طب
۱۲۸	۵	〃	ہندا	لہذا

صفحہ	سطر	نام کالم	غلط	صحیح
۱۴۴	۱۷	انگلینڈ	سیچوتکو	سیچیونکو
۱۳۸	۲۱	ہند	سکرجو	سکرجو
۱۴۵	۲۰	انگلینڈ	جوگ	جنگ
۱۴۶	۹	ہند	ہوا	ہو
۱۷۱	۹	انگلینڈ	۰ ۰	رہا
۱۷۴	۱۶	ہند	اہیلا	ہٹیلا
〃	۲۱	انگلینڈ	ٹے	ہٹ
۲۲۱	〃	〃	لی	سکی
۲۴۹	۱۷	ہند	زہین	زین
۲۵۰	۲	〃	سنہ ۴۶ء	سنہ ۱۰۴۶ء
〃	۵	〃	تنافر	متنفر
۲۵۱	۱۸	انگلینڈ	شاپج	نارج
۲۵۴	۲۱	ہند	جوشجاع	شجاع
۲۷۷	۲۲ نوٹ	〃	تخمیناً ہوی	تخمیناً ما ہوی
۲۸۲	۲۰	انگلینڈ	اشماور	اشراور
۲۸۸	۳	〃	ارکان	اراکان
۲۹۲	۱۲	〃	تسم	قسم
۲۹۹	۶	〃	چھان لین	چھان بین
〃	〃	〃	سمریون	مصریون
〃	۱۲	〃	سل وبیب	رسل وبیب
۳۲۰	۱	〃	اور	+
۳۳۷	۴	ہند	موری	مہری
۳۳۸	۶	انگلینڈ	ولیچن	رلیچن
۳۴۱	۸	ہند	ملک،	ملک کو

فہرست مضامین ، ہندوستان و انگلستان تاریخ نثرایسکر